جملہ حقوق محفوظ ہیں

تحفہ حضرت کی مرکزی مجلس درسگاہ جامع المنتظر کی تعلیم پیش کش

اردو ترجمہ

کتاب ارشاد والقلوب

دانائی اور نصیحتوں کی باتیں

مؤلف

علامہ شہیر شیخ ابو محمد حسن ابن ابو الحسن محمد دیلمی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

جناب ثقۃ الاسلام علامہ الحاج السید جعفر حسین صاحب قبلہ نجفی مدظلہ العالی

ناشر:

بیسٹ سیلر برادرز، شاہ عالم مارکیٹ لاہور

سے

براے افادہ عام طبع کروایا

DATA ENTERED

عرفان المجالس جلد اوّل

علمائے کرام اور ذاکرین عظام واقعات کربلا کو ہمیشہ بہترین انداز میں پیش کرتے رہے اور آئندہ بھی اعلیٰ سے اعلیٰ پیرایہ میں بیان فرماتے رہیں گے۔ بہت سے سربرآوردہ واعظین و ذاکرین نے شاہکار مضامین اور کامیاب مجالس کو ملت جعفریہ کی تعلیم و تربیت کے لیے باقاعدہ کتب کی صورت میں محفوظ فرما دیے ہیں۔ چونکہ انسان کا علمی مذاق ہر زمانے میں بدلتا رہتا ہے۔ اس لیے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ مجالس کی کتب موجودہ زمانے کی ضروریات کے مطابق مرتب کی جائیں۔ چنانچہ قوم کی اس اہم ضرورت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے۔ زبدۃ الاسلام الحاج علامہ السید صفدر حسین صاحب قبلہ نجفی مدظلہ پرنسپل جامع المنتظر لاہور نے کتاب مستطاب "عرفان المجالس" تصنیف فرما کر فن مجالس سرائی کی کتب میں شاندار اضافہ فرمایا ہے۔ اس کتاب میں عقلی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اصول و فروع دین کا اثبات علمی مباحث تحقیقی مسائل اور نادر نکات کا پیش بہا ذخیرہ عام فہم زبان میں پیش کیا ہے۔ معتبر اور مستند روایات کے مطابق فضائل و مصائب ائمہ اطہار پر مشتمل دلنشین انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب بیس مجالس پر مشتمل ہے۔ ۱۔ فلسفۂ اہل بیت کی ضرورت سے روز قیامت۔ مکہ سے سفر کربلا میں ورود۔ شہادت جناب مسلم۔ حالات شب عاشورہ شہادت جناب ہانی۔ شہادت جناب حبیب ابن مظاہر۔ شہادت شہزادہ قاسم۔ شہادت حضرت عباس علمدار۔ شہادت شہزادہ علی اکبر۔ شہادت شہزادہ علی اصغر۔ شہادت امام حسینؑ اور حالات شب گذشتہ و شام غریباں اور رقت انگیز مجالس موجود ہیں۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ دگم ۲۷۲ صفحات۔ ہدیہ مناسب

عرفان المجالس جلد دوم مترجمہ سی مجالس افتتاحی	اس جلد میں پچیس ۲۵ مجالس درج ہیں۔ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$، حجم ۲۸۰ صفحات لکھائی چھپائی عمدہ۔

ملنے کا پتہ ۔۔۔ امامیہ کتب خانہ

فہرست مضامین اردو ترجمہ کتاب ارشاد القلوب

	پیش لفظ	۶
	ارشاد القلوب تالیف دیلمی علیہ الرحمۃ	۹
پہلا باب	وعظ و نصیحت کرنے کا ثواب	۲۶
دوسرا باب	دنیا میں زہد و پرہیزگاری اختیار کرنا چاہیئے	۳۰
تیسرا باب	دنیا کی مذمت	۴۶
چوتھا باب	ترک دنیا	۴۸
پانچواں باب	تخویف و ترہیب (ڈرانا دھمکانا)	۵۸
چھٹا باب	دنیا کے عتاب سے ڈرانا	۶۴
ساتواں باب	امید کو کوتاہ ہونا	۷۰
آٹھواں باب	عمر کی کمی اور اس کا جلدی ختم ہو جانا اور عمر کے دھوکا میں آنا	۷۶
نواں باب	پیمانہ اور اس کی مصلحت	۷۸
دسواں باب	عیادت مریض کا ثواب	۱۰
گیارھواں باب	توبہ اور اس کے شرائط	۱۰۰
بارھواں باب	موت اور اس کے مواعظ کا تذکرہ	۱۱۱
تیرھواں باب	عمل میں ایک دوسرے سے سبقت کرنا	۱۱۹
چودھواں باب	موت کے وقت مومن کی حالت	۱۲۰

Marfat.com

پندرھواں باب	مصنف قدس سرہ کی موعظہ میں گفتگو	۱۲۷
سولھواں باب	قیامت کے علامات و احوال	۱۲۹
سترھواں باب	زنا اور سود کا عذاب	۱۳۸
اٹھارھواں باب	جناب لقمان کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا حکمت بلیغہ کی وصیت کرنا	۱۴۱
اُنیسواں باب	قرآن مجید کی تلاوت	۱۵۴
بیسواں باب	سورۂ فاتحہ پر ایک بلیغ خطبہ	۱۵۹
اکیسواں باب	ذکر اور اُس کی نگہداشت	۱۶۴
بائیسواں باب	نماز شب (تہجد) کی فضیلت	۱۷۱
تیئیسواں باب	خوفِ خدا سے گریہ کرنا	۱۹۰
چوبیسواں باب	راہِ خدا میں جہاد کرنا	۱۹۶
پچیسواں باب	گوشہ نشینی اور گمنامی کی مدح	۱۹۹
چھبیسواں باب	ورع اور اُس کی طرف رغبت دلانا	۲۰۴
ستائیسواں باب	سکوت اور خاموشی	۲۰۸
اٹھائیسواں باب	خوفِ خدا	۲۱۴
اُنتیسواں باب	اللہ سے امید رکھنا	۲۱۷
تیسواں باب	خدا سے شرم و حیا کرنا	۲۲۶
اکتیسواں باب	حزن و ملال اور اس کی فضیلت	۲۲۸
بتیسواں باب	خدا کے سامنے خشوع اور اظہارِ ذلت کرنا	۲۳۳

تئیسواں باب	غیبت اور چغلخوری کی مذمت اور غصہ پی جانے کی اچھائی اور غیبت وغیرہ کا عقاب	۲۴۷
چوبیسواں باب	قناعت اور اس کی فضیلت	۲۴۲
پچیسواں باب	اللہ پر توکل کرنا	۲۴۶
چھبیسواں باب	اللہ کا شکر ادا کرنا	۲۵۱
ستائیسواں باب	یقین کا بیان	۲۵۶
اٹھائیسواں باب	صبر کا بیان	۲۵۹
انتیسواں باب	خدا کے لیے مراقبہ کرنا	۲۶۳
تیسواں باب	ستمگر کی مذمت	۲۹۷
اکتیسواں باب	تاریخ خدا کی وجہ سے فراست	۲۷۰
بتیسواں باب	حسن خلق اور اس کا ثواب	۲۷۵
تینتیسواں باب	اللہ کے لیے جود و سخاوت کرنا	۲۸۱
چونتیسواں باب	ایجور عطا کا سوال کرنا	۲۸۹
پینتیسواں باب	اللہ کی ولایت کا بیان	۲۹۵
چھتیسواں باب	امیر المومنین اور آنحضرت طاہرین کے مواعظ	۳۰۰
سینتیسواں باب	دعا اس کی برکت اور فضیلت	۳۱۰
اڑتیسواں باب	فقر و فاقہ کی فضیلت اور اس کا اچھا انجام	۳۲۵
انتالیسواں باب	خدا کے ساتھ آداب	۳۳۵
چالیسواں باب	توحید خدا	۳۵۰

اکیاونواں باب	نبی اکرمؐ اور آئمہ اطہار کے ارشادات	۳۶۴
باونواں باب	مجموعہ دعا سے منتخب شدہ احادیث	۳۹۳
ترپنواں باب	عقل کا بیان اور یہ کہ عقل کی بنا پر نجات ہے	۴۱۱
پچپنواں باب	اُن چیزوں کا بیان جو رسول اللہؐ نے شب معراج اپنے پروردگار سے پوچھی تھیں	۴۱۶

ریاض المصائب جدید

مصنفہ عمدۃ الذاکرین عالی جناب مولانا سید باقر الحسن صاحب قبلہ یہ کتاب دارت ہے بالکل نایاب تھی۔ مومنین کے بیحد اصرار پر یہ قابل قدر مجموعہ مولانا مولوی سید باقر الحسن صاحب کامل مرزا پوری کربلائی مشہدی سے نظر ثانی کرانے کے بعد اس کو شائع کیا گیا ہے۔ اس میں آیات قرآنی اور احادیث پیش کرکے فضل میں تا قیام حسینی کی برکت سے روانگی۔ کربلا میں ورود۔ شہادت جناب مسلم شہادت و نسب کلثومی۔ شہادت شہزادہ قاسم۔ عمارت شب عاشور۔ شہادت حضرت عباس۔ شہادت شہزادہ علی اکبر و شہزادہ علی اصغر۔ شہادت سید الشہداء۔ اسیری اہل حرم۔ مصائب کوفہ و شام نیز فضائل و شہادت جناب امیر اور جناب فاطمہ سے بقیہ مصائب آل عبا کے متعلق انیس مجالس درج ہیں۔ انداز بیان متوسط۔ زبان آسان اور عام فہم بیان فضائل ایمان افروز اور ذکر مصائب نہایت درد انگیز و دلگداز ہے۔ مومنین اور مقررین کے لیے نادر تحفہ۔ حجم ۱۹۲ صفحات سائز ۷½ x ۵ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔

ٹائیٹل رنگین

ملنے کا پتہ

امامیہ کتب خانہ۔ مشتمل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور ۲

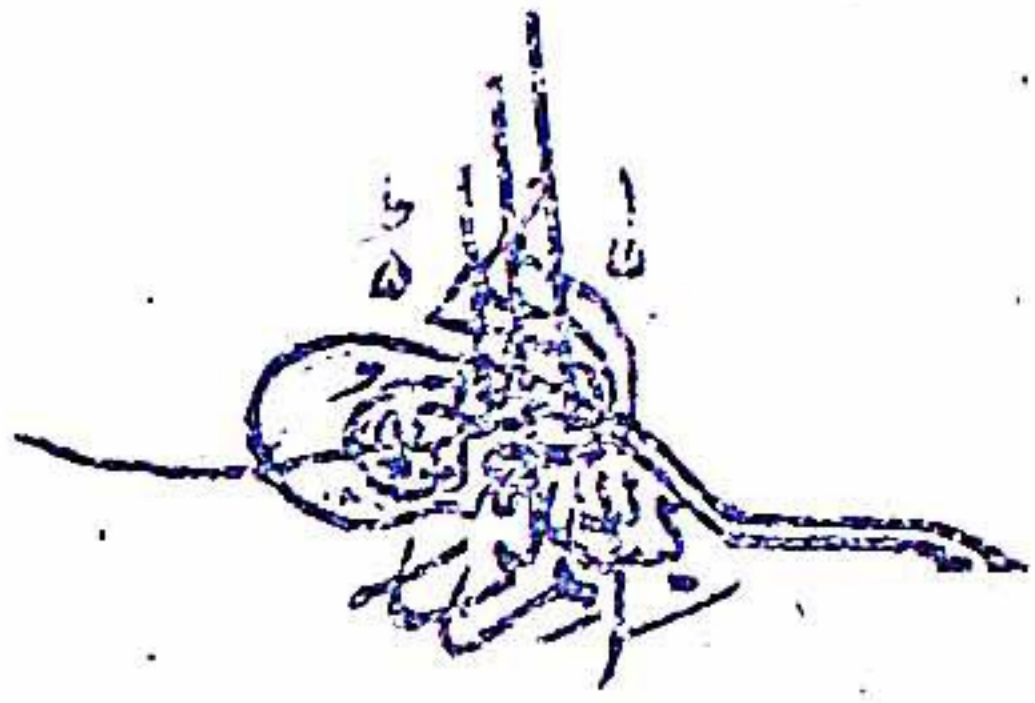

پیش لفظ از مترجم

اگرچہ میں نے حقوق اور اعتراض سب سے پہلے تالیف کی اور سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الثقلین اور علامہ کراچکی کی کنز الفوائد کا ترجمہ کیا ہے لیکن ابھی تک یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ مواعظ و اخلاق کی کوئی مستقل کتاب اردو زبان میں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ علم اخلاق اور وعظ و نصیحت کے سلسلہ میں تحریراً اور تقریراً پاکستان میں معاملہ صفر کے برابر ہے۔ گرمی کی تعطیلات میں پہلے تو سی مجلس منتظری کا ترجمہ عرفان الحبالس جلد ۲ کے طور پر کیا اور پھر زیر نظر کتاب ز تالیف علامہ دہلی جو کہ علم و فضل کے ماہ تاباں اور علامہ حلی ثانی شہید اول کے ہمعصر تھے۔ انھوں نے یہ کتاب دو جلدوں میں مکمل کی ہے۔ دوسری جلد میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل مناقب معجزات اور حالات درج کیے ہیں۔ جس کا اردو ترجمہ چند سال قبل سرگودہا میں مولانا مفتی سید حسنین علی شاہ صاحب قبلہ کے قلم سے چھپ چکا ہے۔ میں نے دیکھا تو شوق پیدا ہوا کہ اس کا ترجمہ کیا جائے۔ لیکن چھٹیاں ختم ہونے

Marfat.com

کو تھیں اور مصروفیات تعمیر مدرسہ عالیہ جامع المنتظر کی وجہ سے زیادہ تھے لہٰذا ترجمہ شروع کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ استخارہ دیکھا تو واجبیہ آیا۔ اور ترجمہ شروع کر دیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی توفیق شامل حال فرمائی اور ترجمہ ہو گیا۔ البتہ یہ یاد رہے کہ ابتدا کتاب میں مؤلف نے فرمایا ہے کہ اس میں ۵۵ باب ہیں لیکن موجود ۵۴ ابواب ہیں کیونکہ باب ۴۴ کی ابتدا میں فرمایا ہے کہ یہ خاتمہ کتاب ہے۔ میرے پاس جو کتاب کا نسخہ ہے اس کے چند صفحات آخر سے گم ہو گئے ہیں۔ لہٰذا روایت مترجمہ کا ماخذ علامہ مجلسی مرحوم کی کتاب بحار الانوار کی ستر جلدیں جلد سے مکمل کیا گیا ہے اور وہاں بھی اصل میں اسی کتاب ارشاد القلوب سے مجلسی مرحوم نے نقل فرمایا ہے۔ امید ہے اس کتاب کو پڑھ کر مومنین اصلاح نفس کے سلسلہ میں مفید فائدہ حاصل کریں گے اور اس حقیر کے لیے دعائے خیر فرمائیں گے

کمترین طلبہ نجف اشرف

دعا گو

سید صفدر حسین نجفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الرضا والتسلیم بالبیعۃ فی ولی الامر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ الطاہرین اما بعد جب شہرت اور خبر یہ کا بادشاہ اولاد آدم پر حاوی ہو گیا اور ہر شخص کا اپنے نفس کے ساتھ جھگڑا کرنا اور آخر مٹا دینا قبر کر چھوڑ بیٹھنا حاوی اور غالب ہو گیا تو میں نے یہ کتاب لکھی اور اس کا نام ارشاد القلوب رکھا یعنی دلوں کو درست کاموں کی طرف لانے والی اور جو اس پر عمل کرے اس کو دردناک عذاب سے بچانے والی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔ یہ بات جان لو کہ خدا وند عالم نے اس جہان کو عبث اور فضول پیدا نہیں کیا تاکہ اسے بیکار چھوڑ دے بلکہ اہل علم کی عقل کی دلیل ہے کہ جس کے ذریعہ انھیں اپنی مصنوع کی طرف رہبری کی ہے اور عقل ہی کے ذریعہ اپنی قدرت کے گواہ اور اپنی وحدانیت کی دلیلیں واضح کی ہیں اور انھیں ایسی قوتیں بخشی ہیں کہ جن کے سبب وہ اس کی اطاعت کی قدرت رکھتے اور اس کی نافرمانی سے بچ سکتے ہیں تاکہ ان کی طرف سے اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے پھر اس نے ان کی طرف انبیاء بھیجے ہیں اور ان انبیاء کو مختم کیا ہے۔ سید المرسلین محمد بن عبداللہ صادق امین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ وعلیہم اجمعین کے ساتھ اور ان انبیاء پر وعدہ و وعید کو سچا اور ذرا نہ ٹلنے والا کہہ دیا

Marfat.com

نازل فرمائی ہیں اور اُس سے اپنی خوشنودی سے ظہور کا راستہ
مکمل کر دیا ہے۔ پس اس کا ارشاد ہے ایسے رسول بھیجے ہیں جو بشارت دینے
والے اور ڈرانے والے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ پر رسولوں کے آجانے کے بعد
کوئی حجت باقی نہ رہے۔ مزید فرمایا ہے اور اگر ہم انہیں پہلے ہی عذاب
سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہتے کہ اے ہمارے پالنے والے تو نے ہماری طرف
کیوں نہیں رسول بھیجا تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے قبل اس کے کہ ہم
ذلیل و خوار ہوتے۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے اور ہم عذاب نہیں
کرتے جب تک رسول نہ بھیجیں۔ اور فرمایا اے لوگو! تمہارے
پاس تمہارے رب کا موعظہ اور سینوں میں جو کچھ ہے اس کی شفا اور
ہدایت و رحمت مومنین کے لیے آچکی ہے۔ فرمایا اور خدا تمہیں اپنی ذات
سے ڈراتا ہے۔ فرمایا اور تمہیں معلوم رہے کہ بے شک خدا جانتا ہے۔
ان باتوں کو جو تمہارے نفسوں میں ہیں۔ پھر اس سے ڈرو اور فرمایا اور
اللہ سے ڈرو۔ بے شک تم اس کی ملاقات کرنے والے ہو۔ فرمایا اور
مجھ سے ڈرو۔ اے صاحبانِ عقل فرمایا اور ڈرو اُس دن سے جس میں تم
اللہ کی طرف پلٹ جاؤ گے۔ پھر پورا بدلا لے گا ہر نفس اس چیز کا جو کما
رہا ہے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ فرمایا اور ڈرو اُس دن سے کہ جس دن کوئی
کسی نفس کے دوسرے نفس کا بدلہ نہیں دے سکے گا اور نہ قبول نہیں کیا جائے گا
اس سے عوض اور نہ اسے شفاعت نفع دے گی۔ فرمایا اے لوگو! اپنے
پالنے والے سے ڈرو اور اُس دن سے ڈرو کہ جس دن باپ بیٹے کا عوض

نہیں کر سکتا اور نہ بیٹا باپ کے بدلے کوئی چیز دے گا۔ بے شک
اللہ کا وعدہ حق ہے۔ پس تمہیں زندگانی دنیا دھوکا نہ دے اور نہ اللہ کے
متعلق تمہیں دھوکا دے۔ فرمایا اے لوگو! اپنے آپ کو اور
اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔ اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں
جس پر سخت خو فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے
کر گزرتے ہیں۔ فرمایا اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص جو کچھ کہ وہ
کل کے لیے کر رہا ہے دیکھ بھال لے اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ باخبر ہے اس
چیز سے جو تم کرتے ہو۔ فرمایا اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا
رحم والا ہے۔ اور فرمایا اے انسان تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈالا ہے
کہ تو رحم والا ہے۔ فرمایا، کہ ایمان لانے والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ وہ

اللہ کے ذکر اور جو حق نازل ہو چکا ہے اس کے سامنے جھکیں۔ فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تمہارا پاس کوئی ہمارا حرف نہیں ہے۔ فرمایا کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے یونہی کچھ دے دیا گیا ہے۔ کیا وہ جنگلی جانوروں کا ایسا قطار نہیں۔ فرمایا کیا بستیوں میں رہنے والے بے خوف ہیں کہ ان کے سوتے ہوئے ہمارا عذاب آ جائے۔ اور کیا بستیوں والے امن میں ہیں کہ ہمارا عذاب ان کو اچانک آ جائے جبکہ وہ کھیل کود میں مشغول ہوتے ہیں۔ فرمایا اور جو شخص ذکر سے روگردانی کرے اور محض اپنی زندگی کو تسلیم دے کے تو یہ بے شک بہت ہی ناانصافی کی جائے گی۔ اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرتا اور نفس کو خواہشات سے روکے تو جنت اس کے رہنے کی جگہ ہے۔ فرمایا کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت (بخوبی) حاصل کر سکتا ہے اور تمہارے پاس ڈرانے والا (پیغمبر) آ گیا ہے۔ فرمایا اور جو شخص اپنے رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہیں۔ فرمایا کیا یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے۔ حالانکہ اللہ بخشنے والا رحیم ہے۔ پھر خدا نے انہیں حالات قیامت اس کے اس کے زلزلوں اور عظیم شعارات سے ڈرایا ہے اور بڑے بڑے ناموں

Marfat.com

ربط سے امتحان اور طبیعی حکمت و شفقت کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا ہے تاکہ
ں سے ڈریں اور بڑے سے بڑا ذخیرہ اس کے لیے تیار کریں اور ہر حال
یقہ پر زیادہ تیاری کریں۔ اس کا نام واقعہ و ذائقہ ہونے والی (چاہنے
دینے والی) طامہ (مصیبت) صاخہ (کانوں) کے پردے پھاڑنے
ی) عاقر (بیج نہ رکھنے والی) صاخہ (گھڑی) قبروں سے اٹھنے والا دن۔
مرشد کا دن۔ طامہ کا دن، سوال کا دن، پیشیاں کا دن۔ فیصلہ کا دن۔
کاشن کا دن۔ ایک دوسرے کے حساب کا دن۔ نیکی بدی کا دن
دن میں مال، اولاد فائدہ نہیں دیں گے۔ مگر وہ جو قلب سلیم کے
ساتھ آیا۔ فرمایا اس روز دن جب صور پھونکا جائے گا۔ ہم اس کو جمع
کریں گے۔ پھر جس کے متعلق خدا چاہے گا اور
سنائیں گے۔ قرآن کے ساتھ اور پہاڑوں کو تم جامد سمجھو گے حالانکہ وہ
بادلوں کی طرح گزر رہے ہوں گے۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز
کو محکم بنایا ہے۔ پھر فرمایا وہ بتا رہے ہیں اگر چیزوں سے جو تم کرتے ہو۔
فرمایا جب دیکھیں گے اس چیز کو جس کا انکار سے وعدہ ہوا ہے تو گویا وہ
دنیا میں ٹھہرے۔ مگر دن کا ایک پہر۔ پھر فرمایا۔ خاتمہ گفتگو کے قریب وہ قیامت
ہوگا۔ فرمایا اور کہاں تک کہ کتنے دن ٹھہرے ہیں گے یہ ہے گفتگو کا دن۔ فرمایا ہم
کہیں گے۔ جب آخری پکار کہیں گے یہ ہے گفتگو کا دن۔ فرمایا ہم
ان حرکت کریں گے آسمان حرکت کرنا اور چلیں گے پہاڑ چلنا قوی الحرکت ہے
اس پر اور پہاڑ ہیں کہ بہت بڑے ہیں۔ پھر فرمایا جس دن آسمان

Marfat.com

اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا۔ پس اُن میں کسی قسم کی طاقت نہیں رہے گی۔ اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ذلت آنکھیں کھیر سے برسنے ہو گی۔ فرمایا جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا، اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی مانند ہو جائیں گے، اور آنکھوں دیکھتے کوئی دوست کسی دوست کی بات نہیں پوچھے گا اور گنہگار یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اگر ہو سکے تو اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا اور زمین میں جو بھی ہے سب کو فدیہ میں دے دے۔ پھر وہ اسے نجات دلا دے۔ (اور) اس کا وعدہ پورا ہو کے رہے گا۔ فرمایا تیرے رب کی طرف جانے کا وہی دن ہے۔ فرمایا اس دن تیرے رب کی طرف جانا مستقر ہے۔ وہ انسان کو خبر دے گا اس چیز کی جو آگے بھیج چکا تھا اور اس کی جو پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ فرمایا اس دن وہ بول نہیں سکیں گے اور نہ انہیں اجازت ہو گی تا کہ وہ عذر پیش کریں۔ فرمایا، اور یہ قیامت کا دن ہے ہم تمہیں اور اگلوں کو جمع کر دیا ہے۔ پس اگر کوئی مکر و فریب کر سکتے ہو تو کرو۔ فرمایا، قیامت کا دن وقت مقرر ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا پس تم فوج فوج ہو کے آؤ گے اور آسمان کھل جائے گا کہ دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائے

Marfat.com

[illegible] جگہ ہے جس میں کئی چشمے (دامی سانی) کا ایک حصہ ہوتا ہے
لہٰذا سگے اس میں نہا سکیں سگے ٹھنڈی چیز اور نہ پینے کی چیز۔ مگر گرم پانی
اور سب سے بعد ٹھنڈا پانی (زمزم) دینا۔ مگر ٹھنڈا پانی بڑی آواز آئے گی اس
کے بعد (دامی کی آیت) دوسری آواز آئے گی۔ دل اس دن سخت گھبرائے ہوئے
ہوں گے۔ آنکھیں ان (دلوں) کی حرکت کی ہوئی ہوں گی۔ فرمایا جس دن انسان
اپنے کئے کو یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے لیے جہنم نمایاں کر دی جائے
گی۔ فرمایا وہ دن جس دن آدمی پھیلے ہوئے پتنگوں کی مانند ہوں گے اور
پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح۔ پس جس کے اعمال نیکی کی تول بھاری
اترے گی وہ تو خاطر خواہ عیش میں ہوگا۔ اور جس کے اعمال نیکی کی تول
کم اترے گی تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا ہے
بھڑکتی آگ ہے۔ فرمایا اور جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو پر ہو گئی ہے۔
اور وہ کہے گی۔ کیا کچھ اور ہے۔ فرمایا اور جس دن کنارے رکھ دی جائے گی پس
تم دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں ہے اس سے خوف کھا رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں ہائے

Marfat.com

افسوس کیا ہوگیا ہے اس کو کہ یہ چھوٹے بڑے گناہ کو نہیں چھوڑتی مگر یہ
کہ اسے شمار کر رکھا ہے اور خداوند عالم نے قیامت کے دن کا ذکر
کئی ایک مقام پر کیا ہے کوئی الہامی صحیفہ نہیں جس میں اس کا تذکرہ نہ ہو
تاکہ یہ چیز لوگوں کے ڈرانے میں زیادہ بلیغ ہو اور ان پر گفت کے ثابت ہونے
میں زیادہ تاکید ہو۔ اور ان کے لیے تبصرہ اور ان پر شفقت اور انھیں
ڈرانے اور عذر پورا کرنے کی جگہ ہو اور ان کے لیے موعظہ ہو پس وہ اس میں
تدبر کریں اور اپنے دلوں کو اس کے لیے فارغ رکھیں اور غافل نہ رہیں۔
کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے، کیا وہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے
دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ پس تم پیدا ہو جاؤ۔ اور تفکر اور تدبر اور
عاقل ہو۔ سرکار رسالتمآب نے فرمایا۔ تمہارے پاس فتنے رات کے تاریک
ٹکڑوں کی طرح آرہے ہیں۔ عرض کرنے لگے۔ اے اللہ کے رسول پس نجات
کا ذریعہ کیا ہے۔ فرمایا تم پر لازم ہے کہ قرآن کو تھام لو، کیونکہ جو اسے اپنا
رہبر بنائے گا وہ اسے جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔ اور جو اسے
پس پشت ڈال دے، تو اسے جہنم کی طرف ہنکا کے لے جائے گا۔ اور یہ
قرآن واضح تبیین و دلیل ہے۔ بہترین راستہ کی طرف اور جو اس کے ساتھ حکم
کرے وہ انصاف کرے گا، اور اس کو پکڑ لے وہ اجر پائے گا۔ اور جو اس
پر عمل کرے وہ محق ہوگا۔ اور حضرت امیرؑ نے اس مومن کی تعریف کرتے ہوئے
جو قرآن پر عمل کرے، فرمایا اس نے اپنے آگے کی مہار کتاب کو تھما دی ہے
پس وہ کتاب ہی اس کا قائد و رہبر ہے وہ اترتا ہے جہاں قرآن اپنا بوجھ

اتارا ہے اور وہاں مقرر کرتا ہے یہاں قرآن کی منزل ہوتی ہے۔ اچھائی کی کسی انتہا کو اس کا قصد کئے بغیر نہیں چھوڑتا اور نہ اس کی منزل کا ارادہ کئے بغیر رکتا ہے اور فرمایا قرآن کا ظاہر عمدہ اور باطن گہرا ہے۔ اس کے عجائبات فنا نہیں ہوتے اور نہ اس کے غرائب ختم ہوتے ہیں اور تاریکیاں اس کے بغیر نہیں اٹھتیں پس فکر کرو اور خدا کے اس کلام کے ذریعہ اپنے آپ کو عبرت پکڑ کرو اور ڈراؤ انہیں قریب آگئے والے دن سے جب دل خوف کے نزدیک گلے کو لگے ہوئے ہوں گے ظلم کرنے والوں کا کوئی دوست اور شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ جس کی اتباع کی جائے اور فرمایا قرآن کو انہیں حسرت والے دن سے جب فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں ہوں گے اور ایمان نہیں لائیں گے اور فرمایا قریب آنے والی قریب آگئی۔ اس اللہ کے علاوہ کوئی دور کرنے والا نہیں اور فرمایا اور ڈراؤ لوگوں کو اس دن سے جب عذاب آئے گا پس ظلم کرنے والے کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں نزدیک کی مدت تک مہلت دے دے ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے پس خدا انہیں جواب دے گا کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ ہمیں تو زوال ہی نہیں حالانکہ تم رہتے تھے ان کے گھروں میں جو اپنے نفسوں پر ظلم کر چکے تھے اور تمہیں واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اور تمہارے لیے مثالیں قائم کر دی تھیں اور فرمایا کیا انہیں گمان نہیں کہ وہ ایک عظیم دن کے لیے اٹھائے جائیں گے۔ جس دن لوگ اٹھیں گے تمام جہانوں کے پالنے

Marfat.com

(اس لیے کہ) اور فرمایا جس دن ہر نفس حاضر پائے گا، جس عمل خیر کو کر چکا ہے تو اور جو عمل بد کر چکا ہے تو دوست رکھے گا کہ اس عمل اور اس کے درمیان طویل فاصلہ ہوتا، اور خدا تمھیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔ اور خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے اور فرمایا، اور جس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی غافل ہو جائے گی۔ اس سے جسے وہ دودھ پلاتی تھی اور ہر حاملہ اپنے حمل کو گرا دے گی۔ اور تو لوگوں کو دیکھے گا مستی کی حالت میں حالانکہ وہ مست نہیں ہوں گے لیکن عذاب خدا بہت سخت ہے۔ فرمایا اور وہ دن جو بچوں کو بوڑھا بنا دیگا آسمان اس پر پھٹ پڑے گا۔ اس کا وعدہ پورا ہو کے رہے گا پس ڈرو اسے اللہ کے بندے اس دن سے کہ جس دن بچوں کے سر سفید ہو جائیں گے اور (کچھ) چہرہ سیاہ ہو جائیں گے۔ فرمایا اور جس دن لوگ گروہ گروہ ہو کے نکلیں گے تاکہ وہ اپنے اعمال کو دیکھیں پس جو ذرا برابر کوئی کار خیر کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرا برابر کار بد کرے گا اسے دیکھے گا۔ اور فرمایا جس دن دوست دوست کو کچھ پرواہ نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ فرمایا اور جس دن مرد اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ اس دن ہر شخص کی اپنی حالت اسے (ہر ایک سے) بے پرواہ کیے ہوگی۔ فرمایا جس دن ہر شخص اپنے نفس سے جھگڑتے ہوئے آئے گا اور ہر نفس نے جو کچھ کیا ہے اسے وہ پورا پورا دیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ فرمایا جس دن ہر شخص دیکھے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہوتا۔ فرمایا جس دن ظالموں کو ان کی معذرت

Marfat.com

نہ نہیں دے گی، اور اُن کے لیے فتنہ ہی ہوگی اور اُن کے لیے بُرا گھر ہوگا
یا اور جس دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اس دن انسان نصیحت حاصل کرے
ا۔ اور کہاں ہوگا اس کے لیے نصیحت حاصل کرنا۔ کاش میں نے اپنی
ندگی کے لیے آگے کچھ بھیجا ہوتا۔ پس اُس دن کسی کا عذاب خدا جیسا نہیں
گا اور نہ کسی کا جکڑنا اس جیسا ہوگا۔ اور فرمایا جس دن زمین سے آسمان
بدل دیا جائے گا اور اللہ واحد قہار کی بارگاہ میں نکل کر آئیں گے۔ فرمایا
جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم دیکھو گے زمین کو ظاہر ہو گئے
ہم انھیں اکٹھا کریں گے۔ پس اُن میں سے ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے
اور وہ صف بستہ تیرے رب کے سامنے پیش ہوں گے۔ البتہ تم ہمارے
اس ایسے آئے جیسے ہم نے تمھیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا بلکہ تم تو گمان
کرتے تھے کہ ہم کبھی تمھاری وعدہ گاہ نہیں قرار دیں گے اور نامہ اعمال
ال دیا۔ جو کچھ ہم نے تمھیں عطا کیا تھا اُسے اور تمھارے پیٹھ پیچھے
فارشی نہیں دیکھ رہے ہیں۔ جن کے متعلق تمھارا خیال تھا کہ وہ تم میں
شریک کار ہیں۔ البتہ تمھیں ایک کو دوسرے سے منقطع کر دیا گیا اور گم ہو گیا
ہے تم سے وہ جس کا تم گمان کرتے تھے۔ فرمایا جس دن ہم آسمان کو لپیٹ
یں گے جیسے جلد کتاب کو لپیٹ دیتی ہے۔ فرمایا جس دن ان کے خلاف
ن کی زبانیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے۔ اس چیز کو
عدہ کرتے رہے ہیں اور فرمایا وہ ڈرتے ہیں اُس دن سے جس کا شر پھیلا
پھیلا ہوا ہوگا اور ہم عدل و انصاف کے ترازو رکھ دیں گے۔ قیامت کے

Marfat.com

دن پس کسی نفس پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا۔ اگر رائی کے دانہ کے برابر ہوگا
ہم وہ بھی اُسے دیں گے اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے۔ فرمایا
نبیؐ بے شک وہ (عمل) اگر رائی کے دانہ کے برابر ہو پس وہ کسی پتھر
ہو یا آسمان میں یا زمین میں تو خدا اُسے لائے گا بے شک اللہ صاحب
لطف و کرم جاننے والا ہے۔ اور خدا نے اس کی تاکید کی ہے اپنی ذا
کی قسم کھا کے فرمایا پس تیرے رب کی قسم البتہ ہم ان سب سے پوچھ
کریں گے اُن کاموں کے متعلق جو وہ کرتے رہے ہیں۔ فرمایا پس ہم ضرور
لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف بھیجا گیا اور ضرور ہی سوال کریں
رسولوں سے پس ہم علم کے ساتھ ان کے سامنے واقعات بیان کریں گے
اور ہم غائب نہیں تھے فرمایا اور ہم لکھتے ہیں جو کچھ وہ آگے بھیج چکے ہیں
اور اُن کے آثار اور ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا ہے امام مبین میں فر
جس دن اللہ ان سب کو اُٹھائے گا۔ پس انہیں خبر دے گا اُن چیزوں
جو وہ کرتے رہے ہیں۔ خدا نے ان کا احصا و شمار کیا ہوا ہے اور وہ بھ
چکے ہیں اور خدا ہر چیز پر نگہبان رکھتا ہے۔ فرمایا اور جس دن ظالم
ہاتھ کاٹے گا کہے گا کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ راستہ اختیار
ہوتا۔ پھر تو اور ظالم نے اس شخص کو جس نے اپنے نفس سے برائی کی
اور اس پر ظلم کیا ہے اپنی رحمت سے باہر نہیں کیا۔ بلکہ اس سے تو
کے قبول ہونے اور اس سے محبت کرنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ توبہ کر
اور پلٹ آئے۔ پس وہ شاد ہوا۔ اور جو شخص برا کام کرے یا اپنے نفس پ

Marfat.com

ہے۔ پھر اللہ سے استغفار کرے تو خدا کو غفور و رحیم پائے گا۔ اور فرمایا
اسی کے لئے ہے نے اپنی ذات پر رحمت لکھ دی ہے۔ یہ کہ جو برائی کی وجہ
سے کوئی تم میں سے کوئی کام کرے۔ پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اچھا
کام کرے تو بے شک وہ غفور و رحیم ہے۔ فرمایا اور وہ لوگ جب کوئی برا
کام کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں۔ جب اللہ کو یاد کریں۔ پس
اپنے گناہوں سے استغفار کریں اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو
معاف کرے۔ اور اپنے کئے پر اصرار نہ کریں۔ جب کہ وہ جانتے ہیں
یا اگر وہ لوگ جب اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں، تیرے پاس آئیں،
پھر اللہ سے بخشش طلب کریں اور رسول اللہ کے لئے استغفار کرے
تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحیم پائیں گے اور خدا سے اپنے
گناہوں کی بخشش چاہیں اور ان کے دلوں کو زیادہ قریب کلام کے سوا نہیں پکارا ہے اپنے
رب سے بخشش اور توبہ کی طرف رجوع کرنے کے بنا پر پس فرمایا کہ دو
اپنے رب سے پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک اللہ تمہارے گناہوں
کو بخش دیتا ہے۔ بیشک وہی غفور و رحیم ہے۔ فرمایا بے شک اللہ
نہیں بخشتا اس بات کو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس
کے علاوہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ فرمایا جلدی کرو اپنے رب
کی بخشش اور جنت کی طرف۔ فرمایا پھر پکارا اس نے پس تمہاری دعا قبول کی
اس نے پس اگر وہ پھر جائیں سے تو اللہ قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ان کی اطاعت

Marfat.com

کے ساتھ عمل کرنے والے بشارت کی طرف جلدی کرنے والے (الفائز) سے
ساتھ مدح کی ہے تاکہ اپنے بندوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دے
جیسا کہ بُرے اعمال سے ڈرایا ہے تاکہ لوگ ان سے رُک جائیں فرمایا
جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ قرار دیتا ہے
اُسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے۔ جہاں سے اُسے گمان نہیں ہوتا اور
جو اللہ پر توکل کرے پس وہ اس کے لیے کافی ہے۔ خدا اپنے حکم کو پہنچانے
تک پہنچانے والا ہے۔ اور خدا نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر
رکھا ہے۔ فرمایا اور جو شخص خدا سے ڈرے تو وہ اپنے حکم سے اس کے
آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ فرمایا اور جو اللہ سے ڈرے وہ اس کے گناہ
کا کفارہ دلوا دیتا ہے اور اس کے لیے اجر عظیم قرار دیتا ہے۔ فرمایا اے
لوگ ایمان لے آئے اور وہ تقویٰ اختیار کیے ہیں۔ ان کے لیے رزق
دنیا اور آخرت میں خوش خبری ہے اور اللہ کے کلمات کے لیے تبدیل
ہونا نہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ فرمایا کہ وہ کہ اللہ کے فضل پر
رحمت پر ہی خوش نہ ہو وہ تمہارے جمع شدہ مال سے کہیں بہتر ہے
فرمایا آج کے دن تم پر کوئی ڈر و خوف نہیں اور نہ تم غمزدہ ہو گے۔ اے
بندے جو ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں۔ اور وہ سر تسلیم خم کرتے
ہیں۔ بہشت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیویاں خوش کیے جاؤ گے
فرمایا اور مشتی نوکروں کے جنت اقرار کر دی گئی اور وہ کامیاب ہے یہ وہ چیز
ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہر واپس لوٹنے والے رجوع کرنے

1998

Marfat.com

کے لیے جو شخص رحمٰن سے ڈرتا رہا غیب میں اور رجوع کرنے والے دل کے
ساتھ آیا۔ پس خدا نے کسی کو بھی اپنے فضل اور رحمت سے ناامید نہیں کیا۔
اور عفو و رحمت کو پھیلا دیا اور وعدہ دیا اور دھمکی یا کوئی وعدہ جو خدا
کے درمیان و بندہ ہے جیسا کہ روایت میں ہے کہ اگر بندے کے گناہ و امید
کا وزن کیا جائے تو کوئی ایک دوسرے پر بھاری نہیں ہوگا۔ اور جب
خوف زیادہ ہو تو وہ سلامتی کی طرف سے زیادہ بڑا ہے۔ کیونکہ روایت ہے
کہ خداوند عالم نے بعض کتب میں نازل فرمایا کہ مجھے میری عزت و جلال
کی قسم ہے کہ میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن کو جمع نہیں
کروں گا جب وہ دنیا میں مجھ سے خائف رہے تو آخرت میں اسے
امن دوں گا اور اگر دنیا میں مامون رہا تو قیامت کے دن اسے
خوف میں مبتلا کروں گا۔ اور آگاہ ہو اس کی بہت سی امثلہ ہیں۔
ارشاد قدرت ہے اور جو شخص میرے مقام و منزلت سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ فرمایا
سوائے اس کے نہیں کہ انذر سے اس کے بندوں میں سے خاشع ڈرنے والے
اور فرمایا بعض بعض سے آگے بڑھ کر سوال کریں گے بعض سلامتی کے تابع ہیں
کہ ہم تو اس سے پہلے اپنے اہل میں ڈرتے رہتے تھے پس ہم پر احسان
کیا اور ہمیں زہریلے عذاب سے بچا لیا۔ فرمایا کہ وہ اپنے فرزندوں کے جو جنت
میں تھے۔ اللہ نے اس بات کا الہام کیا کہ اس پر دروازے سے داخل ہو جاؤ۔
جب اس سے داخل ہو گئے تو تم نے سچ کہا یعنی خدا نے ان کے اسباب میں

Marfat.com

طرح کی ہے۔ فرمایا اور وہ ہمیں رغبت کرتے اور ڈر کے ہوئے پکارتے ہیں اور خدا کے لیے خشوع کرنے والے ہوتے فرماتا ہے۔ بے شک میں تو عالمین کے مالک اللہ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا اور مجھ سے ڈرو۔ اے صاحبانِ عقل اور آیات الٰہی کے سلسلہ میں کثرت سے غور کرنے والے سے غور و تدبر حاصل کرتا۔ اور ان میں وہ شخص فکر کرتا ہے جسے خدا نے نتیجہ حاصل کرنے کی سعادت بخشی ہے اور جس کے ذریعہ سے اسے بہرہ ور کیا ہے اور اسے بخشش کے لیے اچھی اور بہتر باتوں میں رہنے دیا۔ کیونکہ ایک قوم ایسی ہے جنہیں مغفرت اور عفو کی اچھی خبر دی گئی ہے۔ وہ دنیا سے ایسے زاد راہ اور نفع بخش عمل کے بغیر چلے گئے جو انہیں منزل تک پہنچاتا پس ان کی تجارت نقصان میں رہی اور ان کا کاروبار برباد ہو گیا اور اللہ کی طرف سے ایسا معاملہ ان کے لیے ظاہر ہوا جس کا وہ گمان نہیں کرتے تھے پس ہم اللہ سے توفیق اور درستی کا سوال کرتے ہیں تاکہ وہ ہمیں غفلت سے نکلنے کی توفیق دے اور رشد و ہدایت کے راستہ کی طرف ہمیں ہدایت کرے۔

وہ بندہ جو اپنے رب کی رحمت و رضوان کا محتاج ہے ابو محمد حسن بن ابو الحسن بن محمد دیلمی ان آیات کا قرآن مجید سے جمع کرنے والا یہ کہتا ہے کہ میں نے موعظہ کی ابتداء کتاب خدا سے کی ہے۔ کیونکہ وہ بہترین ذکر اور نفع بخش ترین موعظہ ہے۔ اور انشاء اللہ اس کے بعد سید نا مولانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبرک اور تیمن کے ذریعہ درستی کروانے والے تھے کے کلام کو لے آئیں گے جو اختصار و بلاغت کی ایسی جامع کلام ہے کہ پوری دنیا کے لوگ

Marfat.com

جس کی حد تک نہیں پہنچ سکتے پس آپؐ نے فرمایا بے شک مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں اور بے شک اللہ کے رسولؐ نے سچ فرمایا، کیونکہ جب انسان فکر کرے آپؐ کے اس ارشاد میں کہ لذات کو ختم کرنے والی کو یاد کرو تو وہ جان لے گا کہ حضرتؐ نے اس جملہ میں تمام مواعظ جمع کر دیئے ہیں اور نصیحت کی انتہا کر دی ہے۔ اس لیے والا لفظ کرتا ہے خدا کا ارشاد، جہاں اس نے اپنا تعارف اور اُن کی ذریت پر اپنا احسان جتایا ہے۔ ہم نے اُن کو عاقبت کی یاد کے واسطے خالص کر لیا تھا اور آپؐ کے اس ارشاد میں اور جو اس چیز سے آگاہ جس کا عذر کرنا پڑے۔ اس جملہ میں آپؐ نے دنیا کے پورے آداب جمع کر دیئے ہیں اور اس ارشاد میں کہ چھوڑ دے وہ چیز جو شک میں ڈالے (اور جا) اس کی طرف جو شک میں داخل نہ کرے۔ تمام شبہات سے روک دیا ہے۔ اور آپؐ کا ارشاد امور تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ معاملہ ہے جس کی ہدایت و رشد واضح ہے۔ پس اس کی اتباع کرو۔ اور ایک وہ معاملہ ہے کہ جس کی گمراہی واضح ہے اس سے اجتناب کرو، اور ایک وہ امر ہے جو تم پر مشتبہ ہے پس اس کو اللہ کی طرف پلٹا دو۔ اور آپؐ کے اس ارشاد میں کہ چھوڑ ایسی چیز سے جس میں شک ہو۔ اس میں ہر مکروہ و مذموم فعل کو سمو دیا ہے۔ آپؐ کی احادیث میں ایسے مواعظ اور زواجر ہیں جو ہر مخلوق کی کلام سے زیادہ بلیغ ہیں اور میں اُن میں سے انشاء اللہ جتنا میسر ہوا ذکر کروں گا۔ حذف اسناد کے ساتھ کیونکہ وہ اساتیذ کی کتب میں شہرت رکھتی ہیں اور آپؐ کے ارشادات کے بعد آپؐ کے اہل بیتؑ کے کلام اور

جن صالحین نے ان کی اتباع کی ہے کو لاؤں گا۔ انس بن مالک کہتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں قساوتِ قلبی (دل سخت ہونا) کی آپ سے شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا قبروں پر جایا کرو، اور قبروں سے اُٹھنے والے دن سے عبرت حاصل کرو۔ فرمایا بیماروں کی عیادت کرو جنازوں کے ساتھ چلو۔ یہ بات تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی اور خدا ذلیل عالم نے وعظ و نصیحت پر اکسایا ہے۔ اور رسول ﷺ کو وعظ کرنے کی طرف بلایا ہے۔ ارشاد ہے کہ بلاؤ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ۔ فرمایا اور انھیں وعظ کرو اور انھیں ان کے متعلق قول بلیغ کہو۔ فرمایا اور یاد دہانی کرو، کیونکہ یاد دہانی مومنین کے لیے نفع بخش ہیں۔ فرمایا انھیں اللہ کے دنوں کی یاد دہانی کراؤ۔ یعنی قیامت کے دن، موت کے دن، سوالِ قبر کے دن اور قبر سے باہر آنے کے دن، اور اس کے مسائل کی اور انھیں دنوں کی سلامتی کا عیسیٰ نے خدا سے سوال کیا ہے۔ اس قول کے ساتھ اور سلامتی ہے میرے لیے جس دن میں پیدا ہوا، اور جس دن میں مروں گا، اور جس دن میں زندہ ہو کے اٹھوں گا اور اس میں بحریہ قول ہے کہ جس دن میں پیدا ہوا، تو اس سے مختلف قسم کے شکر کا سوال کیا ہے کہ وہ اس دن صحیح سالم تھا جو کہ سخت مشقت پر دلالت کرتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ میں نے اس کتاب کو تین ۵۵ ابواب پر مرتب کیا ہے۔

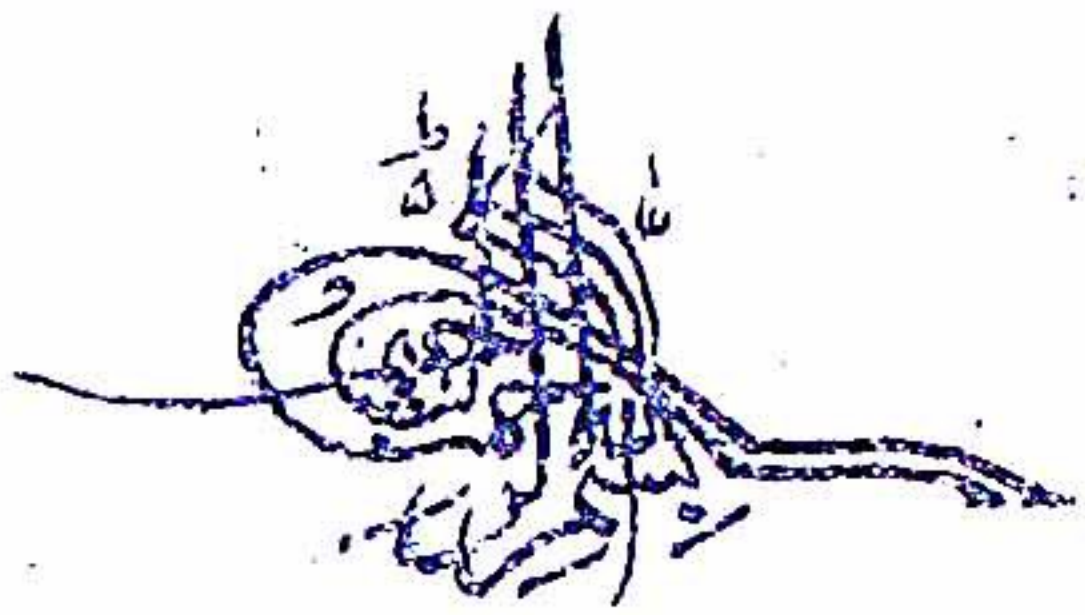

پہلا باب

وعظ و نصیحت کرنے کا ثواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان اپنے بھائی کے پاس حکمت و دانائی کی بات سے بہتر ہدیہ نہیں پیش کرتا کہ جس سے اس کی ہدایت میں زیادتی ہو، یا اسے ہلاکت سے روک دے۔ فرمایا بہترین عطیہ اور بہترین ہدیہ وعظ ہے۔ اور خداوند عالم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ بھائی کی تعلیم حاصل کرو، اور اس کی اسے تعلیم دو جو نہیں جانتا کیونکہ میں عالم و متعلم کی قبور کو روشن کر دیتا ہوں تاکہ انہیں اپنی جگہ میں وحشت محسوس نہ ہو۔ روایت ہے کہ سرکار رسالت کے سامنے دو اشخاص کا ذکر ہوا ایک وہ جو صرف واجب نماز پڑھتا ہے اور بیٹھ کے لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے اور دوسرا دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پہلے شخص کو دوسرے پر اتنی فضیلت ہے جتنی مجھے تمام لوگوں پر ہے۔ اور خداوند عالم نے اسماعیل کی تعریف کی ہے کہ وہ

وعدہ کا سچا تھا اور رسول نبی تھا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھا۔ فرمایا مومن کا کوئی صدقہ اللہ کے نزدیک اس وعظ سے زیادہ محبوب نہیں جو وہ کسی قوم کو کرے جو ایک دوسرے سے جدا ہو رہے ہوں اور اس سے انھیں فائدہ پہنچے اور اس نصیحت سے اعراض نہ کرو اور اپنی خواہش پر غالب آجاؤ۔ اور اپنے نفس سے جہاد کرو۔ اور اپنے دل کو فارغ کرو۔ کیونکہ خداوند عالم نے تجھے سننے کی قوت اس لیے دی ہے تاکہ اس سے حکمت و دانائی کو یاد رکھو، اور بینائی اس لیے دی ہے تاکہ تم آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو مخلوق ہے اُسے دیکھ کر عبرت حاصل کرو، اور زبان اس لیے دی ہے تاکہ اس کے ذریعہ اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو۔ اس کا قدیمی ذکر کرو۔ اس کی حمد اور اس کی کتاب کی تلاوت کرو۔ اور دل اس لیے دیا ہے کہ اس سے فکر کرو۔ پس اپنے آپ کو آخرت میں مشغول رکھو جس کی طرف پلٹ کے جانا ہے اور اپنی ہمت کو اس میں صرف کرو، کیونکہ دنیا کا جو تمھارا حصہ ہے۔ وہ تو بغیر فکر و حرکت کے تمھیں مل کے رہے گا۔ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں۔ تحقیق جنت عدن کی طرف کچھ لوگ بڑھیں گے جو تمام لوگوں سے زیادہ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے تھے۔ جب دروازے پر پہنچیں گے تو انھیں واپس پلٹا دیا جائے گا۔ اور داخل نہیں ہونے دیں گے۔ کہا جائے گا، انھیں کیونکر واپس کیا جا رہا ہے۔ کہا انھوں نے دنیا میں نمازیں روزے اور حج نہیں کئے تھے۔ چنانچہ

Marfat.com

شہنشاہ اعلیٰ جل وعلیٰ کی طرف سے ندا آئی گی۔ پھر فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ
نماز حج اور عمرہ میں کوئی زیادہ نہیں تھا، لیکن یہ اللہ سے خوف کی وجہ سے
غافل تھے۔ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے
رسول اللہ نے ارشاد فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب
وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت کے لیے مصروف کر دے اور
اپنے نبی کی امت کو نصیحت کرے اور اپنے محبوب میں غور و فکر کرے
اور اگر کوئی اشارہ کرے کہ اور علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اور
لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔ انس کہتا ہے رسول اللہ نے فرمایا، کیا میں
تمہیں سب سے زیادہ سخی کی خبر نہ دوں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں
اسے اللہ کے رسول فرمایا سب سے زیادہ سخی اللہ ہے اور میں
اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد ان میں سے وہ
شخص ہے جو میرے بعد علم حاصل کرے، پھر اسے پھیلائے وہ قیامت
کے دن تنہا امت ہو کر اٹھے گا اور وہ شخص جو اپنے نفس کی سخاوت
کرے۔ اللہ کی راہ میں اور یہاں تک کہ قتل ہو جائے۔ آپ سے روایت
ہے کہ جو شخص علم کی تعلیم دے تو قیامت تک جتنے لوگ اس پر عمل کریں
اتنا اس کو اجر ملے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو
اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزوں سے صدقہ جاریہ، وہ علم کہ جس
سے نفع حاصل کیا جائے۔ اور نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرے۔
جناب علی نے فرمایا، جو شخص علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے تو

Marfat.com

ملکوت میں عظیم شمار ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک شخص کو لایا جائے گا پس اس کا عمل ترازو میں رکھ دیا جائے گا۔ پھر بادل کی مانند ایک چیز لائی جائے گی اور وہ اس میں رکھ دی جائے گی۔ پھر اُس سے کہا جائے گا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کیا ہے وہ کہے گا کہ نہیں۔ پس ارشاد ہوگا۔ یہ وہ علم ہے جو تو نے لوگوں کو سکھایا تھا۔ اور انھوں نے تیرے بعد اس پر عمل کیا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ ملعون ہے سوائے عالم طالب علم اور ذکر خدا کرنے والے کے۔ خدا کے اس قول کے متعلق روایت ہے کہ ابراہیمؑ ایک اُمت تھا۔ اللہ کی خالص عبادت کرنے والا تھا اور مشرک نہیں تھا۔ یعنی وہ اچھائی کی تعلیم دیتا تھا۔ کہا گیا ہے کہ وعظ و نصیحت خطا و غلطی کے لیے حرز، اذیت کے لیے امان اور دلوں کی زنگ کے لیے جلا ہے حضرت امیرؑ فرماتے ہیں کہ دنیا میں زاہد وہ لوگ ہیں جو وعظ کریں پس خود اس سے وعظ حاصل کریں اور لوگوں کو ڈرائیں اور خود بھی ڈریں اور علم حاصل کریں پس اس پر عمل کریں۔ اگر ان کو کچھ میسر آجائے تو شکر کریں اور اگر تنگی لاحق ہو تو صبر کریں۔ عرض کیا گیا اے رسول اللہؐ کے جانشین کیا ہم نیکی کا اس وقت تک حکم نہ کریں۔ جب تک ہم پوری نیکیوں پر عمل نہ کریں، اور برے کاموں سے نہ روکیں جب تک اُن سب سے خود نہ رُکیں۔ فرمایا نہیں بلکہ اچھی چیزوں کا حکم کرو چاہے اُن سب پر تم عمل نہ کرتے ہو۔ اور بُری چیزوں سے منع کرو چاہے اُن سب سے نہ رُکتے ہو۔ آپؑ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا

Marfat.com

ہوگا۔ جس نے علم حاصل کیا ہو، لیکن اس سے فائدہ حاصل نہ کیا ہو اور فرمایا جتنا چاہو علم حاصل کرو۔ لیکن تم کبھی اس سے نفع نہیں حاصل کر سکتے۔ جب تک اس پر عمل نہ کرو۔ اور بے شک علماء کی اہتمام رعایت علم میں ہے اور یہ جو فقہ کی صحت روایت کرنے میں ہوتی ہے اور جس طرح فرمایا خداوند عالم نے کسی نبی کو ایک وحی میں ارشاد فرمایا اُن سے کہو وہ جو دین کے لیے فقیہ نہیں بنتے اور عمل کے لیے علم حاصل نہیں کرتے ہیں اور عمل آخرت سے دنیا طلب کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے لیے بھیڑ کا لباس پہنتے ہیں، حالانکہ اُن کے دل بھیڑیوں جیسے ہیں اور اُن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی، اور اُن کے اعمال ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ وہ مجھے ہی دھوکہ دیتے ہیں، اور مجھے ہی فریب دیتے ہیں، اور میرے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ ان کے لیے یہ مصیبت اچھی نہیں جو ایک دانا کو حیران کر دیتی ہے۔ فرمایا اس کی مثال جو عالم تو ہے اور عامل نہیں۔ اُس چراغ جیسی ہے جو دوسروں کے لیے روشنی دیتا ہے اور خود کو جلاتا ہے اور عالم تو وہ ہے جو کہ دنیا سے بھاگتا ہو، نہ وہ جو دنیا کی طرف رغبت کرے۔ کیونکہ اس کا علم تو اس کی رہبری کرتا ہے کہ دنیا زہر قاتل ہے۔ لہٰذا وہ اُسے اُگلتا ہے کہ وہ ہلاکت سے بھاگے پس جب وہ زہر کو کھانے لگ جائے تو لوگ سمجھیں گے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے اس میں جھوٹا ہے۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے کچھ مخصوص بندے ہیں کہ جنہیں وہ اپنی جنت کے رفیع و اعلیٰ مقام میں سکونت دے گا۔

کیونکہ وہ اہل دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں۔ عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول وہ کیسے طرح انسان دنیا سے زیادہ عاقل ہیں۔ فرمایا ان کی ہمت اور مقصد اپنے رب کی طرف جانا ہوتا ہے۔ ان چیزوں میں جو اسے راضی کرتی ہیں۔ پس دنیا ان کے نزدیک حقیر ہو گئی ہے۔ اور وہ دنیا کی فضول چیزوں میں رغبت نہیں کرتے۔ انھوں نے تھوڑا سا صبر کیا پس طویل راحت حاصل کی۔ فرمایا ہر چیز کی کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عارف لوگوں کے دل ہیں۔ فرمایا قیامت کے دن کسی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال نہ ہوا۔ (۱) عمر کے متعلق کہ اسے کہاں فنا کیا اور (۲) جوانی کے متعلق اسے کہاں بوسیدہ کیا (۳) اس کے مال کے متعلق وہ کہاں سے کمایا کیا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) اور علم کے متعلق کہ اس میں سے کتنا پر عمل کیا۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ لوگ اس سے طلب علم سے پرہیز کرتے ہیں۔ چونکہ دیکھتے ہیں جو عمل کے بغیر علم حاصل کرے۔ وہ اس سے بہت کم فائدہ لیتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو علم سے نفع نہ حاصل کیا جائے وہ اس خزانہ کی مانند ہے کہ جس سے خرچ نہ کیا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا علم دو قسم کے ہیں۔ ایک زبانی علم ہے جو کہ اپنے جاننے والے کے خلاف حجت ہے اور ایک قلبی وجدانی علم ہے اور وہ نفع مند ہے اس کے لیے جو اس پر عمل کرے اور ایمان صرف آرزو کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ہے جو دل میں ثبت ہو اور اعضاء

Marfat.com

وچوارج اس کے منافی عمل کریں۔ امام حسینؑ بن علیؑ کی انگوٹھی پر نقش تھا کہ تو نے علم حاصل کیا ہے تو اس پر عمل کر۔ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ ابتدائے علم خاموشی ہے پھر کان دھر کے سننا پھر اسے یاد کرنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے دوسرے لوگوں میں پھیلانا۔ خداوند عالم کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہا گیا ہے پس انھوں نے اسے پس پشت ڈال دیا۔ یعنی اس پر عمل کرنا اور اسے نشر کرنے کو ترک کر دیا۔ فرمایا جس ہدایت اور رحمت کو لے کر میں مبعوث ہوا ہوں اس کی مثال اس بارش کی سی ہے جو زمین پر برسے۔ بعض زمینیں تو ایسی ہیں کہ جن پر گھاس پھونس اگتا ہے اور بعض جگہ گڑھے ہوتے ہیں جن میں پانی محفوظ ہو جاتا ہے جس سے لوگ نفع اٹھاتے ہیں۔ لوگ خود پیتے ہیں اور اپنی زراعت کو سیراب کرتے ہیں۔ اور ایک شورہ دار زمین ہوتی ہے نہ وہ پانی کو روک سکتی ہے اور نہ زراعت اس سے اگتی ہے۔ اسی طرح ان علماء کے دل ہیں جو عمل کرتے ہیں اور ان علماء کے جو عمل نہیں کرتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے سالم نہ رہیں اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا بھائی اس کی اذیتوں سے اور پڑوسی اس کی جلد بازیوں سے مامون نہ ہو۔ اور کوئی عالم نہیں ہو سکتا جب تک عمل نہ کرے۔ اس علم پر جسے وہ جانتا ہے اور عابد نہیں ہو سکتا جب تک اس میں ورع نہ ہو اور صاحب ورع نہیں ہو سکتا جب تک زہد نہ اختیار کرے ان چیزوں سے جو لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اے بھائی طویل

Marfat.com

خاموشی اختیار کرے، اکثر غور و فکر کرے، وعظ و نصیحت پر عمل کرے اور تھوڑا ہنسا کرے اور اپنی غلطی پر پشیمان ہو تب اللہ کے نزدیک وجیہہ و مقبول ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے معراج کی رات ایک قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کے مقراضوں سے کاٹے جاتے تھے پھر انھیں پھینک دیا جاتا تھا۔ پس میں نے جبرئیل سے کہا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں۔ عرض کیا یہ آپ کی اُمت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو اچھی چیزوں کا حکم دیتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ اور وہ کتاب کی تلاوت تو کرتے ہیں۔ لیکن اسے سمجھتے نہیں۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ عالم اُمت کا طبیب و حکیم ہے اور دُنیا بیماری ہے پس جب دیکھو کہ طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ تو اسے اس کے علم میں متہم کرو اور جان لو کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر اُسے وثوق و اطمینان نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اس لیے نہ حاصل کرو تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے ساتھ فخر و مباہات کرو۔ اور نہ اس لیے تاکہ اس کی وجہ سے بیوقوف لوگوں سے جھگڑو اور نزاع کرو اور نہ اس لیے تاکہ مجالس میں اپنی نمائش کرو اور نہ اس لیے کہ رئیس و بڑا بننے کے لیے لوگوں کے رُخ اپنی طرف موڑ دو۔ پس جو ایسا کرے گا جہنم کی آگ میں ہوگا، اور اس کا علم قیامت کے دن اس کے خلاف حجت ہوگا۔ بلکہ علم کو حاصل کر کے دوسروں کو سکھاؤ۔

دوسرا باب

دنیا میں زہد و پرہیزگاری اختیار کرنا

اُن آیات کا ذکر جو زہد کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ ارشاد قدرت ہے۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن سے خوف کرو جہاں [illegible] بیٹے کا بدلہ نہیں دے گا اور نہ بیٹا باپ کے بدلے کوئی چیز دے گا [illegible] اللہ کا وعدہ حق ہے۔ پس تمہیں دنیا کی زندگی مغرور نہ کر دے [illegible] نہ غرور ہی تمہیں اللہ سے دھوکا دے۔ فرمایا اے وہ لوگ جو ایمان لائے [illegible] اللہ سے ڈرو، اور ہر نفس کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کل کے لیے کیا بھیج چکا ہے [illegible] اللہ سے ڈرو بے شک اللہ باخبر ہے ان چیزوں سے جو تم کرتے ہو۔ فرمایا وہ دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے۔ حالانکہ دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں سوائے متاع (مردار) کے کچھ نہیں۔ فرمایا بے شک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اُس پر مطمئن ہیں اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں، اُن کی [illegible] ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ بسبب اُن چیزوں کے جو انہوں نے کی ہیں۔ فرمایا زندگانی دنیا کی مثال اُس پانی جیسی ہے جسے ہم نے بلندی سے نازل [illegible] ہے۔ پس اُس سے زمین کی انگوری مل گئی ہے جسے لوگ اور چوپائے [illegible] ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنی زینت و زخرف لے چکی اور مزین

ہوگئی اور اہل زمین نے گمان کیا کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم
رات کو یا دن کو اس پر آگیا۔ پس اسے کٹا ہوا قرار دیا کیونکہ وہ کل بے پر
نہ کر سکی۔ اس طرح ہم آیات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ فکر کر
والے لوگوں کے لیے فرمایا جو ہمارا جلد (دُنیا) کو چاہتا ہے تو ہم جلدی کر
ہیں۔ اس میں جتنا ہم چاہتے ہیں پھر ہم اس کے لیے جہنم قرار دیتے ہیں جو
میں مذموم مدحور (دھتکارا ہوا) ہو کے وہ داخل ہوگا، اور جو آخرت کو چاہ
ہے اور اس کے لیے اُس جیسی کوشش کرتا ہے اور وہ صاحب ایما
ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش مشکور ہے۔ فرمایا جو شخص زندگانی دُنیا کو
اُس کی زینت کو چاہتا ہے تو ہم ان کے اعمال اسی میں پُورے کر دیتے ہ
اور وہ اس میں گھاٹے میں نہیں رہتے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا آخرت میں
آگ کے علاوہ کوئی حصہ نہیں اور حبط ہو جائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے
ہیں اس میں اور باطل ہو جائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔ فرمایا جو آخ
کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھیتی میں زیادتی کرتے ہیں اور جو دُنیا
کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس میں سے اُسے دیتے ہیں حالانکہ اُن کے
آخرت میں سے کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور خداوند عالم ایک قوم کی مذمت
کرتے ہوئے فرماتا ہے ہرگز نہیں، بلکہ تم دُنیا سے محبت کرتے ہو اور آخ
کو چھوڑے ہوئے ہو۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا سے محبت رکھتے ہیں
اُنھوں نے سخت دن کو پس پُشت ڈال دیا ہے۔ فرمایا اور جو کچھ تمھیں
گیا ہے۔ وہ زندگانی دنیا کا مال و متاع اور اس کی زینت ہے اور جو

Marfat.com

اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ فرمایا یہ دنیاوی
زندگی لہو ولعب کے علاوہ کچھ نہیں۔ بے شک آخرت کا گھر ہی زندگی
کا گھر ہے اگر تم جان لو۔ فرمایا اور جان لو کہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ زندگی
دنیا لہو ولعب زینت تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ فخر کرنا اور
مال واولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونا ہے۔ مثل اس بارش کے
ہے جس کی انگوری کفار کو بھلی معلوم ہوئی، پھر اس میں ہیجان آیا، پس تو
نے اس کو زرد پایا، پھر وہ خشک گھاس بن گئی اور آخرت میں سخت
عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت ورضوان ہے اور دنیاوی
زندگی غرور کے مال ومتاع کے علاوہ کچھ نہیں۔ فرمایا تمہیں کفار کا
شہروں میں گھومنا پھرنا دھوکا نہ دے، یہ تو تھوڑا سا نفع ہے پھر ان کی
گزشت جہنم ہے اور وہ بری رہنے کی جگہ ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب
سے ڈرے ان کے لیے جنات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ
ان میں رہتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے نازل شدہ رحمت ہے اور جو
کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ نیک لوگوں کے لیے فرمایا اور
تمہیں اٹھا کے نہ دیکھو ان چیزوں کی طرف جو ہم نے نفع کے طور پر دے
رکھی ہیں ان کی بیویاں جو ان میں سے ہیں زندگی دنیا کی زینت ہیں تاکہ
ہم ان کے ذریعے ان کا امتحان کریں اور تیرے رب کا رزق تو بہتر اور
زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ فرمایا اور کہہ دو کہ دنیا کا مال ومتاع تھوڑا
ہے اور آخرت بہتر ہے اس شخص کے لیے جو ڈرتا ہے اور تم پر ایک بٹ

برابر ظلم نہیں ہوگا اور نبی اکرمؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا تو دنیا میں ایسا ہو کہ گویا تو
ہیں مسافر ہے اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر۔ جب تم صبح کرو تو اپنے آپ
سے شام کی بات نہ کرو۔ اور جب شام ہو تو اپنے نفس سے صبح کی گفتگو نہ
اور اپنے صحت کے زمانے سے . . . . . اپنی بیمار
کے وقت کے لیے لو، اور اپنی جوانی سے اپنے بڑھاپے کے لیے کچھ۔
اور اپنی زندگی میں سے موت کے لیے لے لو کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ کل تمہارا
کیا نام ہوگا اور فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی کا زیادہ ذکر کیا کرو۔ کیونکہ اگر
تنگی میں ہوئے تو یہ اُسے تم پر وسیع کر دے گا۔ پس تم اس پر راضی ہو جا
پھر تم ثابت قدم ہو جاؤ گے اور اگر تم تونگری میں ہوئے تو اسے تمھارا
طرف مفوض بنا دے گا۔ پس تم اس کی سخاوت کرنے لگ جاؤ گے
پس تمھیں اس کا اجر ملے گا۔ پس تم میں سے جو شخص مر جاتا ہے۔ اس
قیامت قائم ہو جاتی ہے جو کچھ خیر و شر میں ہے اس کے لیے اس کو دیا
جاتا ہے، بے شک لاتیں لذتوں کو قطع کرنے والی ہیں اور وہ ناجلوں
ہے اور انسان اپنے روح کے خارج ہونے کے وقت اور اپنی قبر
اُترنے کے وقت جو کچھ آگے بھیج چکا ہے، اس کی خبر اور جو کچھ پیچھے
چھوڑ چکا ہے اس کی تلاش استغفار کو دیکھ لیتا ہے اور شاید باطل سے
نے جمع کیا ہو یا حق سے روک رکھا ہو۔ سعد نے سلمانؓ سے ان کی بیما
کے زمانے میں کہا۔ آپ اپنے نفس کو کیسا پاتے ہیں۔ تو سلمانؓ رونے
سعد نے پوچھا کیوں روتے ہو، فرمایا خدا کی قسم میں دنیا کے غم و حزن

Marfat.com

نہیں روتا، بلکہ میں تو اس لیے روتا ہوں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ دنیا میں تمہاری ضرورت کی چیزیں صرف اتنی ہیں جتنی سوار کے زادِ راہ جتنی ہوں پس تجھے خوشخبری ہو کہ میں نے اس سے کہیں تجاوز نہ کیا ہو حالانکہ ان کے گھر میں ان کے گرد سوائے ایک لوٹے آٹا گوندھنے کے برتن اور ایک کاسہ کے کچھ نہیں تھا۔ ثوبان نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول دنیا میں سے میرے لیے کتنا کافی ہے فرمایا جو تیری بھوک کو روک سکے۔ اور تیری شرمگاہ کو چھپا سکے اور اگر تیرا گھر بھی ہو تو کیا کہنا اور اس کے علاوہ جو تجھ سے اس کا سوال ہو گا اور فرمایا جتنا ہو سکے دنیا کے ہم و غم سے اپنے آپ کو فارغ رکھو۔ کیونکہ جس کا مقصد دنیا ہو اس کا دل بہت جوڑ جاتا ہے اور اس کا فقر و فاقہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ حالانکہ دنیا میں سے اس کے معین حصہ سے زیادہ اس کے کچھ نہیں ہوتا اور جس کا مقصد آخرت ہو تو خدا اس کے معاملہ کو درست کرتا ہے اور اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے جناب رسول خدا نے فرمایا۔ دنیا کو حقیر سمجھو کیونکہ جو شخص اسے حقیر سمجھے گا وہ اس سے غافل ہو گا اور فرمایا جتنا ہو سکے دنیا کے ہم و غم سے اپنے آپ کو فارغ رکھو۔ کیونکہ جس کی توجہ

جگہ ہے اور جنت اس کا ملجا و ماویٰ ہے اور بے شک دنیا کافر کی جنت
اور قبر اس کے لیے عذاب اور جہنم اس کے رہنے کی جگہ ہے فرمایا جو دنیا
کو چھوڑ دیتا ہے اس کا دل اور بدن راحت و آرام میں ہے۔ فرمایا مومن
زاد راہ تیار کرتا ہے اور کافر نفع اٹھاتا ہے۔ اے فرزند آدم خدا کی حرام
شدہ چیزوں سے بچو تو عابد بن جاؤ گے اور جو کچھ خدا نے تقسیم کیا ہے اس پر
راضی رہو تو غنی ہو جاؤ گے اور اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرو تو مسلمان
ہو جاؤ گے۔ اور لوگوں سے اس طرح میل جول رکھو جیسا چاہتے ہو کہ وہ تم
سے میل جول رکھیں تو تم منصف ہو گے کیونکہ تم سے پہلے کچھ ایسے لوگ تھے
جنھوں نے بہت سا مال جمع کیا اور پختہ مکان بنائے اور لمبی چوڑی امیدیں
رکھیں پس ان کا جمع شدہ مال تباہ ہو گیا۔ اور ان کے گھر قبریں بن گئے
اے فرزند آدم تم اپنے عمل کے گرو ہو، اپنے مالک کے سامنے پیش ہونے
والے ہو۔ جو کچھ تمھارے ہاتھ میں ہے اس کی سخاوت کرو اور اپنے قدموں
کے نیچے والی زمین کو روندکر ہموار کرو۔ کیونکہ یہی عنقریب تمھارا مسکن ہے
تم جب سے اپنی ماں کے شکم سے باہر زمین پر آئے ہو اپنی عمر کو ختم کرنے
کے پیچھے لگے ہو۔ فرمایا جو اللہ سے تونگری چاہے خدا، لوگوں کو اس کی
شناخت بتا دیتا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا دنیا اندھے کی بینائی کی انتہا ہے
وہ اس کے پیچھے کوئی چیز نہیں دیکھتا اور بینا کی آنکھیں دنیا سے گزر کر آگے
دیکھتی ہیں اور وہ جانتا ہے کہ (حقیقی) گھر اس کے آگے ہے پس بینا اس
سے دیکھتا ہے اور اندھا اس کی طرف دیکھتا ہے اور بینا اس سے زاد راہ

لیتا ہے، اور اندھا اس کے لیے زادِ راہ بناتا ہے۔ فرمایا زہد نام ہے اُمید کو کوتاہ کرنے، نعمتوں پر شکریہ ادا کرنے اور خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے کا۔ اور اگر یہ بات تم سے مفقود ہو جائے تو پھر حرام تمہارے صبر پر غالب نہ ہونے پائے اور نعمتوں کے وقت شکر کو نہ بھول جاؤ۔ کیونکہ خداوند عالم نے تم پر ظاہر اور پوشیدہ دلیلوں اور کتب کے ساتھ اپنا عذر پورا کر دیا ہے۔ فرمایا اے لوگو! دنیا گزرگاہ اور آخرت رہنے کی جگہ ہے پس اپنی گزرگاہ سے اپنے رہنے کی جگہ کے لیے سامان حاصل کر لو اور دنیا سے اپنے دل نکال لو، قبل اس کے کہ تمہارے بدن اس سے نکالے جائیں۔ پس آخرت کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو اور دنیا میں رزق دیے گئے ہو۔ اور انسان جب مرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں کہ آگے کیا بھیج چکا ہے، اور لوگ کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑ گیا ہے۔ پس اللہ کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔ تو وہ آگے بھیجو جو تمہارے لیے نفع بخش ہو۔ نہ وہ جو تمہارے لیے مضر ہو سوائے اس کے نہیں کہ دنیا کی مثال زہر جیسی ہے کہ اسے وہ کھا لیتا ہے جو جانتا نہیں۔ فرمایا دنیا میں نیک بخت وہ ہیں جو آج اس سے بھاگیں۔ فرمایا مال و اولاد کو وہ شخص کیا کرے گا جو یہاں سے باہر جانے والا ہے اور جس سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ دنیا میں تم ننگے بدن آئے تھے۔ اور ننگے بدن ہی جاؤ گے۔ اور یہ تو ایک پل ہے پس اس سے عبور کرو اور منتظر رہو۔ اور آپؑ نے اپنی دعا میں کہا خدایا مجھے فقیر کر کے مارنا۔ اور غنی بنا کے موت نہ دینا اور مجھے مساکین کے گروہ میں محشور کرنا۔

Marfat.com

فرمایا بدبختوں میں سے زیادہ بدبخت وہ ہے جس میں دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اللہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں رغبت کرنا آرام و راحت کا سبب ہے اور دنیا میں رغبت کرنا ہم و غم و حزن کا ذریعہ ہے اور فرمایا اولیاء خدا کی ایک صفت یہ ہے کہ ہر چیز میں وہ خدا پر بھروسہ کرتے اور اس کے سبب ہر چیز سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہر چیز میں اسی کا محتاج رہتے ہیں اور فرمایا جنازہ اور راہ تمہارے پاس ہو اس سے دنیا کو دفع کرو۔ اور اسی سے اپنے مقصد تک پہنچو۔ اور آپؑ یہ شعر پڑھا کرتے تھے اور دفع کرو دنیا کو جیسے بھی وہ دفع ہو اور دنیا کو عبور کرو جیسے بھی ہو۔ انسان تونگری کو قناعت طلب کرتا ہے اور تونگری تو نفس میں ہے۔ اگر وہ قناعت کرے۔ اور آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے اپنے کرتے کو اتنے پیوند لگائے کہ اب مجھے پیوند لگانے والے سے حیا آنے لگا۔ اور مجھ سے کہنے والے نے کہا کیوں اسے پھینک نہیں دیتے۔ تو میں نے کہا دور ہو جا۔ صبح کے وقت قوم رات کو چلتے رہنے کی مدح کرتی ہے۔ فرمایا جو دنیا سے زہد و پرہیز کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں۔ اور جو دنیا سے پرہیز نہ کرے اور اس میں رغبت کرے تو وہ دنیا و آخرت کا فقیر ہے۔ اور جو دنیا سے زہد اختیار کرے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اور جو اس میں رغبت کرے یہ اس کی مالک ہو جاتی ہے۔ ثوف سکالی کہتا ہے میں ایک رات حضرت امیرؑ کے ساتھ تھا۔ آپؑ اپنے بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ستاروں کی طرف دیکھا

Marfat.com

پھر آپ نے آلِ عمران کی یہ آیات پڑھیں۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض الخ
پھر فرمایا اے نوف سو رہے ہو یا جاگتے ہو۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین
میں جاگ رہا ہوں۔ فرمایا اے نوف خوش خبری ہے اُن لوگوں کے لیے جو
دُنیا سے پرہیز اور آخرت میں رغبت کریں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے
زمین کو فرش اور اس کی مٹی کو اپنا بستر، اس کے پانی کو خوشبو۔ قرآن کو
شعار (اندرونی لباس) اور دعا کو دثار (بیرونی لباس) بنایا ہے۔
انھوں نے کاٹا ہے دُنیا کو کاٹنا عیسیٰ مسیح کے طریقہ پر۔ اے نوف
خود اللہ عالم نے مسیح کی طرف وحی کی تھی بنی اسرائیل سے کہو کہ میرے گھر میں
داخل نہ ہوں۔ مگر پاکیزہ دلوں اور پاک صاف کپڑوں اور سچ بولنے والی
زبانوں کے ساتھ اور انھیں بتا دو کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کی دعا
قبول نہیں کرتا کہ جس نے میری مخلوق میں سے کسی پر ظلم کیا ہوا ہو۔ اے
اے نوف رسول اللہ اسی قسم کے وعظ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس
وقت کسی کی دعا رد نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ ظالم بادشاہ کا معاون و مددگار
ہو یا ظلم کرنے والا۔ کوئی ایسا شاعر اور بڑا یا چھوٹا، طبل بجانے
والا ہو۔ فرمایا اور جو شخص تیرے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے تو اس کی
سزا اس سے بڑھ کر کچھ نہیں تو اس کے معاملہ میں وہاں اللہ کی اطاعت
کرے اور اپنے بھائی کے معاملہ کو احسن وجہ پر حمل کر اور جو بات اس کی
زبان سے نکلی ہے، اس کے متعلق برا گمان نہ کر جبکہ اس کی اچھی تاویل تجھے
مل سکتی ہو۔ اور جو شخص اپنے راز کو چھپا سکتا ہے وہ اپنے معاملہ کا خود

مالک ہے اور خیر اُس کے ہاتھ میں ہے اور جو اپنے نفس کو تہمت کے پیش کر دے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے اور جو اس کے متعلق بُرا گمان کرے اس کو ملامت و سرزنش نہ کرے۔ اور تم پر لازم ہے کہ سچے بھائی بناؤ اور اُن کے اطراف و پہلو میں زندگی بسر کرو۔ اور قسم کو آسان نہ سمجھو، ورنہ خدا تمہیں حقیر و ذلیل کر دے گا۔ اور جو چیزیں تمہارے مقصد کی نہیں ان سے معترض نہ ہو اور تم پر لازم ہے کہ سچ بولو کیونکہ وہ نجات اور نجابت کی جگہ ہے۔ اور جن دانش میں سے اپنے دشمن ہیں سے ڈرو۔ اور فاسق و فاجر لوگوں کو اپنا ساتھی نہ بناؤ اور دیندار اور نصیحت کرنے والوں سے مشورہ کرو تو ہدایت پاؤ گے۔ ان لوگوں سے بھائی چارہ رکھو جو اللہ کے لیے بھائی بنیں۔ اور ایسی چیز کا کسی کو عیب نہ لگاؤ جس میں تم خود کرتے ہو۔ سعید بن عقلہ کہتا ہے میں امیر المومنینؑ کے دولت کدہ میں آپؑ کے ہاں حاضر ہوا، پس مجھے گھر میں کوئی چیز نظر نہ آئی تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنینؑ گھر کا سامان کہاں ہے۔ فرمایا اے ابن عقلہ ہم ایسا خاندان ہیں کہ دنیا میں سامان نہیں بناتے۔ ہم نے تو اپنا بہترین مال و متاع آخرت کی طرف منتقل کر دیا ہے۔ ہماری مثال دنیا میں اس مسافر جیسی ہے جو ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہو۔ پھر اُسے چھوڑ کر چل دے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے جس چیز کا زیادہ شدید خوف ہے تم پر وہ خواہشات کی پیروی اور طویل امید رکھنا ہے۔ کیونکہ خواہشات کی اتباع حق سے روک دیتی ہے اور طویل امید آخرت کو بھلا دیتی ہے اور اس میں

Marfat.com

شک نہیں کہ خدا دنیا تو اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت کرے یا بغض رکھے لیکن آخرت صرف اُسے دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور بے شک کچھ دُنیا کے بیٹے ہیں اور کچھ آخرت کے۔ تم آخرت کے بیٹے بنو، اور دُنیا کے بیٹے نہ بننا۔ کیونکہ ہر بیٹا اپنی ماں کے تابع ہوتا ہے اور یقیناً دُنیا پُشت پھیر کے کوچ کر رہی ہے اور آخرت اپنے آپ کو سنوار کے آگے بڑھ رہی ہے۔ اور تم عمل کے دن میں ہو۔ جس میں حساب نہیں اور وقت قریب ہے کہ تم حساب کے دن میں ہو گے جس میں عمل نہیں اور فرمایا اے لوگو! دھوکہ نہ کھاؤ۔ کیونکہ خدا اگر کسی چیز کو مہلت دیتا تو مکھی، رائی اور پتھر کو دیتا۔ ابنِ مسعود نے کہا اس میں شک نہیں کہ تم دنیا میں ہو موتیں ناقص ہیں عمل محفوظ ہیں اور موت اچانک آجائے گی پس جو شخص خیر کی زراعت کرے تو وہ اپنی زراعت رضا و رغبت سے کاٹے گا۔ اور جو کوئی شر کا بیج بوئے وہ ڈرتے ہوئے اپنی زراعت کاٹے گا۔ جسے خیر عطا ہو تو اللہ نے عطا فرمائی ہے اور جو بدی سے بچ جائے، تو اللہ نے بچایا ہے متقی سردار ہیں فقہا زائر ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا زیادتی (علم) کا باعث ہے۔ اگر ہم میں اور کوئی عیب نہ ہوتا۔ سوائے اس کے کہ ہم اس چیز سے محبت کرتے ہیں جس سے خدا کو بغض ہے اور وہ دنیا ہے تو یہی ہمارا گناہ کافی ہے اور نبی اکرمؐ نے فرمایا محبت دنیا ہر گناہ کا سر ہے اور بُرائی کی چابی ہے، اور ہر نیکی کے ضبط ختم ہونے کا سبب ہے اور تعجب ہے خدا تو کہتا ہے کہ مال اور اولاد فتنہ ہیں، اور لوگ انھیں جمع کرنے

Marfat.com

میں لگے ہوتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں حالانکہ انھیں معلوم ہے کہ وہ ان سے جُدا ہو جائیں گے، اور اس پر اُن سے حساب لیا جائے گا۔ اور کتنا بہترین شعر کہا ہے کسی شاعر نے "یہ دُنیا اس میں رہنے والوں سے کہتی ہے۔ میرے سلسلے نہ بچ رہنا میرا حُسن تمہیں مغرور نہ کرے کیونکہ میری بات تو ہنسا دیتی ہے اور میرا کلام رُلا نے والا ہے"

تیسرا باب

دُنیا کی مذمت

روایت ہے کہ ایک شہر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ "اے خوش قسمت آدمی! فرصت کو غنیمت سمجھ اس کے امکان کے وقت اور تمام معاملات تیرے اختیار کے تدبیر کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اپنے اوپر اس دن کا لیجہ نہ ڈال جو تجھ پر نہیں آیا۔ کیونکہ اگر وہ تیری عمر میں داخل ہے تو خدا اس میں تجھے تیرا رزق ضرور دے گا۔ تم دنیا کمانے والوں کے لیے عبرت بنو اور مشرق ہونے والوں کے لیے نہ بنو۔ مال پر مال جمع کر لینے میں کتنے اشخاص ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کے شوہر کے لیے مال جمع کیا ہے۔ اور انسان کا خود تنگی سے وقت گزارنا غیر کے خزانہ میں زیادتی کا سبب ہے اور خلیل کہتے ہیں کہ انسان تین اشخاص میں سے کسی ایک کے لیے مال جمع کرتا ہے اور وہ تین

Marfat.com

ں کے دشمن ہیں یا اپنی بیوی کے دوسرے شوہر یا اپنے بیٹے کی بیوی کے
ہے یا اپنی بیٹی کے شوہر کے لیے تو انسان کا مال ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے
روہ اسے چھوڑ جائے۔ لہٰذا عقلمند شخص جو اپنے آپ کے لیے مخلص ہے
اپنا زیادہ اکثر وقت کے لیے حاصل کرتا ہے اور وہ ان کو اپنی ذات
ترجیح نہیں دیتا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کے صالح بندوں میں سے
کچھ لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے اے اللہ کے رسول فرمایا تم اس گھر
تعمیر کی کوشش کرتے ہو۔ جس کے خراب کرنے کا حکم اٹھ گیا ہے
تم زیادہ تر اس گھر کو پختہ کرتے ہو۔ جو دنیا کو اپنا مستقل بنانے
مثل اس شخص کے ہے جو پانی کو اپنی مٹھی میں لینے کی کوشش کرے
انگلیوں کے درمیان کی درزیں اس سے خیانت کریں۔ نبی اکرم نے
ایا۔ خدا دنیا کو اپنے تمام دوستوں سے امتحان قرار دیا ہے۔ اور آخرت کو
خری گھر بنایا ہے پس دنیا کے امتحان کو آخرت کے ثواب کا سبب
ایا ہے اور آخرت کے ثواب کو دنیا کے امتحان کا عوض قرار دیا ہے
ں وہ لیتا ہے تاکہ عدل کرے اور وہ معاملہ کرتا ہے تاکہ جزا دے اور یہ
نیا جلد ہی زائل ہونے والی ہے۔ اس کا انتقال قریب ہے پس اس
ے وجود کی مٹھاس سے بچو کیونکہ اس کی ذرہ برابر چاہت کڑواہٹ ہے
ر اس کی فوری لذت کو چھوڑ دو۔ اس کی بعد والی تکلیف کی وجہ سے
ر اس سے وصال نہ کرو جیسا کہ خدا نے اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیا
ہے اور اس کو آباد کرنے کی کوشش نہ کرو جیسا کہ اللہ نے اس کے

Marfat.com

خراب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورنہ تم اس کی ناراضگی کا نشانہ اور اس کے عتاب کے مستحق ہو جاؤ گے۔

چوتھا باب

ترکِ دنیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا کہ لوگ دنیا میں مہمان ہیں اور دنیا ان کے ہاتھ میں عاریۃً ہے اور مہمان کو کوچ کرنے والا اور عاریہ واپس لے جانے والی ہے۔ یاد رکھو دنیا پیٹھ کی ہوئی حاضر چیز ہے کہ جس سے نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت سچا وعدہ ہے جس میں شہنشاہِ عادل قاہر حکم لگائے گا۔ پس خدا رحم کرے اس شخص پر جو اپنی ذات کے لیے غور و فکر کرے اور اپنی قبر کے لیے زین ہموار کرے اور اس کی رسّی اس کے کندھے پر پڑی جو قبل اس کے کہ اس کی حیات ختم ہو اور اس کی امید منقطع ہو۔ اور پشیمانی فائدہ نہ دے

امام حسنؑ کا ارشاد ہے جو دنیا سے محبت رکھتا ہے آخرت کا خوف اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ اور جو دنیا پر زیادہ حریص ہو وہ اس سے اتنا ہی دُور ہوتا چلا جائے گا اور وہ اللہ کا زیادہ مخزون ہوگا اور کوشش کرنے والا حریص اور قناعت کرنے والا زاہد اپنا کھانا پورا لیتے ہیں

کے رزق میں سے کوئی چیز کم نہیں ہوتی پھر یہ آگ پر لگا ہار گرنا کس لیے ہے۔ یہ ساری خیر صبر میں ہے۔ ایک گھڑی طویل راحت اور کثیر سعادت کا سبب ہے۔ لوگ دو قسم کے طلب گار ہیں۔ ایک دنیا کو طلب کرتا ہے جب اسے پالیتا ہے تو مر جاتا ہے۔ دوسرا آخرت کو طلب کرتا ہے جب اُسے پالیتا ہے تو وہ نجات حاصل کر لیتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے اور جان لے اے شخص جو دنیا تجھ سے فوت ہو گئی ہے اور جو اس کے شدائد اور سختیاں تجھے پہنچیں ہیں وہ تیرے لیے مضر نہیں جب کہ تو آخرت پر کامیابی حاصل کرے اور جو دنیا تجھے حاصل ہو گئی ہے وہ تیرے لیے نفع مند نہیں۔ اگر تو آخرت سے محروم ہو گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے حسن بصری کی طرف لکھا کہ مجھے وعظ کر، تو اس نے اس کی طرف لکھا جو چیز تیری اصلاح کر سکتی ہے اس کا سرزہ فی الدنیا ہے۔ (دنیا کو چھوڑ دینا) اور زہد یقین سے ہے اور یقین فکر سے ہے اور فکر عبرت حاصل کرنے کا نام ہے پس جب تم دنیا میں فکر کرو تو اس کو اس لائق نہیں پاؤ گے کہ وہ ساری کی ساری تیرے لیے فائدہ مند ہو، اس کا بعض حصہ کس طرح ہو سکتا ہے اور تو اپنے نفس کو پائے گا، اس لائق سمجھے گا کہ دنیا کا حقیر سمجھے کہ اس کا اکرام و تعظیم و توقیر کرے۔ اور خدا کے اس قول کو یاد رکھو اور ہر انسان کے نامۂ اعمال کو اس کی گردن میں ڈال رکھا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے سامنے کتاب نکال کے رکھ دیں گے، جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ البتہ تیرے ساتھ انصاف کیا ہے اس ذات نے کہ جس نے تجھے اپنا حساب کرنے

Marfat.com

والا اقرار دیا ہے اور خدا کے اس قول کو چکھ لو۔ اپنی کتاب کو آج کے دن
نفس ہی تیرے حساب کرنے کے لیے کافی ہے۔ فرمایا اور دنیا میں ایسے
لوگ ہیں، جو خدا کی قسم آنکھوں کی جھپک تھے اور اُن کی گفتگو سیلقوں کی
تھی اور خدا کی قسم وہ حلال سے زیادہ پرہیز کرتے تھے تمہارے حرام
پرہیز کرنے سے اور تم اپنے فرائض کی حفاظت نہیں کرتے جتنی وہ نوافل
کرتے تھے اور خدا کی قسم ان کے حسنات و اعمال میں سے جب کوئی
ان پر وارد ہوتی تو وہ اس سے زیادہ خوف ناک ہوتے جتنا تمہیں
اعمال سے معذب ہونے کا خوف نہیں ہوتا اور خدا کی قسم انھیں سخت
خوف ہوتا تھا اپنی نیکیوں کے ظاہر ہونے کا جتنا تمہیں گناہوں کے ظاہر
ہونے کا نہیں ہوتا اور خدا کی قسم وہ اپنی نیکیوں کو چھپائے پھرتے تھے
کہ تم برائیوں کو چھپاتے ہو۔ وہ نیک کام کرتے تھے باوجود اس کے وہ
تھے اور تم برے کام کرتے ہوئے بھی ہنستے ہو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
مخفی باتیں ظاہر ہوگئیں علماء کم ہوگئے سنت مٹ گئی کتاب کو چھوڑ دیا
بدعت عام ہوگئی لوگوں نے منافقانہ رویہ اختیار کرلیا۔ تعریف کیجئے
طریق کا ٹتے ہی لوگ چلے گئے، ان کا تلچھٹ رہ گیا اور قریب ہے
دعا مانگو اور وہ قبول نہ ہو۔ مشرک تمہارے خلاف یکا مشت ہوگئے
دوسرے کی مدد کریں، اور تمہاری فریاد رسی نہ ہو۔ پس جواب تیار کرکے
تم سے سوال کیا جائے گا۔ خدا کی قسم کاش کہ تم کھول کر دیکھتے ان چیزوں کو
جنھیں دفن کر چکے ہو، پس اللہ سے ڈرو اور اپنی بچت آگے بھیجو کیا جو

لوگ تم سے پہلے تھے۔ وہ دُنیا سے قدرِ ضرورت لیتے تھے اور جو اس سے بچتا تھا اس میں اپنے مومن بھائیوں، مساکین، یتیموں اور بیواؤں کو توجہ دیتے تھے پس اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ بے شک موت نے دنیا کو رُسوا کر دیا ہے اور صاحبِ عقل کے لیے خوشی کا کوئی مقام نہیں چھوڑا اور جان لو جس نے اپنے رب کو پہچان لیا وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے اور جو شیطان کی دشمنی کو پہچان لے وہ اُس کی نافرمانی کرتا ہے اور جو دُنیا کو پہچان لے اور اس کا اپنے اہل کے ساتھ دھوکا کرنا تو وہ اس سے پرہیز کرتا ہے اور مومن لہو، تعصب اور غفلت میں رہنے والا نہیں، بلکہ اس کی کوشش غور و فکر اور عبرت حاصل کرنا ہے اور اس کا شعار اُٹھتے بیٹھتے اور ہر حالت میں ذکر کرنا ہے۔ اس کا بولنا ذکر اس کی خاموشی ذکر اور اس کی نظر عبرت حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اپنے صبح و شام تین خطرات میں گزار رہا ہے یا کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے یا کوئی نعمت چھن جاتی ہے یا فیصلہ شدہ موت آجاتی ہے اور بے شک موت کی یاد ہر عقلمند کی زندگی کو گندلا کر دیتی ہے پس تعجب ہے اُس قوم کے لیے جن میں کوچ کرنے کی منادی کر دی گئی ہے اور وہ زادِ راہ مہیا کرنے سے غافل ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ہر سفر کے لیے زادِ راہ کی ضرورت ہے ان کے اوّل کو آخر سے روک دیا گیا ہے اور وہ لہو و لعب اور غفلت میں پڑے ہوتے ہیں۔ خدا کے اس قول (کہ ہم نے یحییٰ کو بچپنے میں حکم عنایت کیا) کے متعلق روایت ہے کہ یحییٰ کی سات سال کی عمر تھی کہ بچے ان سے کہنے لگے ہمارے ساتھ

Marfat.com

چل کے کھیلو، تو اُنھوں نے فرمایا ہم کھیلنے کے لیے پیدا نہیں ہوئے۔ اور امیر المومنینؑ نے خدا کے اس قول (اور دُنیا سے اپنے حصّہ کو نہ بھول جاؤ) کے متعلق فرمایا کہ اپنی صحت، قوت، جوانی، توانگری اور نشاط و خوشی کو نہ بھول جاؤ۔ اس سے کہ آخرت کو طلب کرو، اور ایک عالم نے کہا ہے۔ اِس حصّہ سے مُراد کفن ہے۔ تیسری پوری مملوکہ جائداد میں سے تو بھول نہ جا کہ سارا دنیا میں تمھارا یہی حصّہ ہے۔ چاہے تم تمام دنیا ہی کے مالک ہو جاؤ۔ امام زین العابدینؑ کا ارشاد ہے۔ سب سے عظیم قدر و منزلت کا مالک وہ شخص ہے کہ جسے یہ پرواہ نہ ہو کہ دُنیا کس کے ہاتھ میں ہے۔ جناب محمد بن حنفیہ نے کہا جس کے نزدیک اس کی ذاتِ مکرم ہے۔ دنیا اُس کی نظر میں حقیر ہوتی ہے۔ رسُول اللہؐ نے فرمایا، زمانہ میں زیادتی نہیں ہوگی مگر سختی و شدّت کی عمر و زندگی میں کمی کی۔ رزق میں قلّت کی۔ علم میں چلے جانے کی۔ خلق میں کمزوری کی دنیا میں پُشت پھیرنے کی، لوگوں میں بخل کی اور قیامت میں قریب ہونے کی (لہٰذا) قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔ فرمایا وہ خزانہ جو دیوار کے نیچے تھا (یہ تھا) تعجب ہے اس پر جسے موت کا یقین ہے وہ کیسے خوش ہوتا ہے اور اُس پر تعجب ہے جسے رزق کا یقین ہے وہ کیسے محزون ہوتا ہے اور جسے آتشِ جہنّم کا یقین ہے اور کس طرح گناہ کرتا ہے اور جو دُنیا کو اور اس کا اپنے رہنے والوں کو سابقہ الٹ پھیر دیکھا ہے۔ وہ کیسے اس پر مطمئن ہوتا ہے۔ رسُول اللہؐ نے فرمایا۔ جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُسے مبتلا کر دیتا ہے

Marfat.com

اور جس سے انتہائی محبت رکھتا ہے۔ اس کو امتحان میں ڈال دیتا ہے۔
عرض کیا گیا افتتان (امتحان) کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا اس کا مال و اولاد
ختم کر دیتا ہے اور خدا بندہ مومن کی اس کے مال و اولاد میں مبتلا رکھنے
کی اسی طرح دیکھ بھال کرتا ہے۔ جیسے ماں دودھ پلانے میں بچے کی
دیکھ بھال رکھتی ہے اور وہ اپنے بندہ مومن کو دنیا سے اس طرح پرہیز
کراتا ہے[۱] اور حضرت امیرؑ فرماتے تھے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
دنیا سے الگ رہنے اور اس سے بغض رکھنے کا کیونکہ اس کی اچھی چیزیں
پرہیز کے قابل اور بری چیزیں سخت دردناک ہیں اس کا صاف ستھرا گندا ہوتے
والا ہے اور اس کا نیا پرانا ہو جاتا ہے اور جو اس میں ہاتھ سے نکل گیا
پلٹ کے نہیں آئے گا اور جو اس میں حاصل ہو جائے وہ فتنہ ہے۔ مگر
جسے تو بچا لے اور تیری رحمت اس کے شامل حال ہو جائے مجھے ان
اشخاص میں نہ قرار دے جو اسے پسند کرتے ہیں اور اس پر مطمئن ہیں اور
اس پر بھروسہ رکھتے ہیں کیونکہ جو اس پر اطمینان کر لے یہ اس سے خیانت
کرتی ہے اور جو اس پر وثوق کرے اسے دھوکہ دیتی ہے۔

امام حسینؑ اوس کے محل و قصر کے قریب سے گزرے تو پوچھا یہ کس کا
محل ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اوس کا۔ فرمایا اوس چاہتا ہے۔ (کاش)
آخرت میں اس کے بدلے اسے ایک روٹی مل جائے۔ روایت ہے کہ جب
سعد بن ابی وقاص عراق کا گورنر ہوا تو اس نے خرقہ بنت نعمان کو بلایا وہ
اپنی کنیزوں کے جھرمٹ میں آئی تو سعد اس سے کہنے لگا۔ تم میں سے خرقہ

---

[۱] جیسے حکیم بیمار کو کھانے میں پرہیز کراتا ہے۔

کہانی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ کتنے لگی ہاں میں ہاں ملانے والوں سے متاثر ہوئے
نے خصوصی طور پر مجھ سے کہاں ابتدا ہوئی ہے۔ خدا کی قسم سورج نے کسی چیز
پر طلوع نہیں کیا ہوگا جو کوئی چیز سورج کے نیچے نہیں چلی۔ مگر یہ کہ وہ ہمارے
قبضہ میں تھی۔ پس ہمارا آفتاب ڈوب گیا اور ہم پر وہ تمام اشخاص رحم
کھانے لگے جو ہم پر حسد کرتے تھے اور کسی شخص میں حیرت داخل نہیں ہوئی
مگر یہ کہ اس کا انجام عبرت ہوتا ہے پھر اس نے کچھ اشعار پڑھے۔
اس کے بعد کہنے لگی۔ یہ دنیا فنا و زوال کا گھر ہے۔ وہ ایک حالت میں
نہیں رہتی۔ وہ دنیا والوں کو الٹ پھیر کرتی رہتی ہے اور ایک حالت
کے بعد دوسری حالت لے آتی ہے اور ہم اس قصر کے مالک تھے۔ اس
میں رہنے والے ہماری اطاعت کرتے تھے، اور یہاں کے خزانے ہمارے
پاس جمع ہوتے تھے پس امارت نے پشت پھیری اور زمانہ نے صحیح اٹھا اور
ہمارے حصہ کو تبدیل دیا۔ اور ہماری جماعت کو منتشر کر دیا اور اسی طرح
زمانہ ہمیشہ کسی کے حق میں نہیں رہتا۔ پھر وہ رونے لگی اور بہت بھی رو
پڑا۔ اور اس نے کچھ عبرت ناک اشعار پڑھے۔ سعد نے کہا اپنی حاجت
پیش کرو۔ وہ کہنے لگی بنی نعمان کے منافع ان کے لیے جاری کر دے۔ وہ
کہنے لگا اپنی ذاتی حاجت بیان کرو، اس نے کہا امیر کا ہاتھ خطا کرنے
میں میری زبان سوال سے زیادہ کھلا ہوا ہے۔ سعد نے انھیں کئی ہزار
دینے اور اسے بھی دیا اور کافی دیا تو اس نے کہا تیرا شکریہ ادا کرتا ہے
وہ جو تونگری کے بعد فقیر ہوا ہے اور اس ہاتھ کا جو پر قبضہ نہ ہو جو فقر

Marfat.com

کے بعد تو نگر نے اور تیری نیکی مستحق تک پہنچے اور خدا تجھے کسی کہنے کا محتاج نہ کرے۔ اور کسی شریف سے کوئی خدمت خدا سلب نہ کرے۔ بلکہ یہ کہ اس کے پلٹ آنے کا سبب تجھے قرار دے۔ سعد کہنے لگا یہ باتیں حکمت و دانائی کے دیوان میں لکھ دی جائیں۔ جب وہاں سے واپس آئی تو خوندوں نے اس سے سوال کیا۔ امیر نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے (کہنے لگی) میری ذمہ داری کی حفاظت کی ہے اور میری عزت کی ہے اور شریف ہی شریف کی عزت کرتا ہے۔ کسی بزرگ کا قول ہے کہ اے انسان اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھ کیونکہ تو بڑا اور عظیم نہیں ہو سکتا جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اور اس کی طرف پلٹ جائے گا، اور کس طرح تکبر کرتا ہے وہ جس کی ابتدا گندہ نطفہ ہے اور انتہا بدبودار مردار ہے اور وہ اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان پاخانہ اٹھائے پھرتا ہے اور جان لو وہ بڑا نہیں ہو سکتا جس کو بیماریاں پچھاڑ دیتی ہیں۔ اور وہ اپنے تخت کی بلندی سے قبر کی تنگ جگہ میں جا گرتا ہے۔ بادشاہ تو وہ ہے جو ان عیوب سے منزہ اور پاک ہو۔ امام حسینؑ نے فرمایا اے فرزند آدم تکبر کرو اور کہو کہ ہم ہیں دنیا کے بادشاہ اور اس کے مالک ہمیں نے اس کے تیر آباد کو آباد کیا ہے اور اس میں نہریں کھودی ہیں اور درخت لگائے ہیں اور شہر آباد کئے ہیں وہ اس سے اس وقت جدا ہوئے جب اس کی جدائی کا لکھا ہوا تھا۔ کرتے تھے، اور اس کے وارث دوسرے لوگ بن گئے اور ہم بھی عنقریب ان سے جا ملیں گے۔ اے فرزند آدم اپنے پیٹھ پھیرنے کی جگہ قبر میں اٹھنے کی

Marfat.com

منزل اور اللہ کے سامنے اپنے پیش ہونے کو یاد کرو۔ تیرے خلاف تیرے اعضا و جوارح گواہی دیں گے جب کہ قدم پھسلیں گے اور دل منہ کو آجائیں گے اور کچھ چہرے سفید اور (کچھ) سیاہ ہوں گے اور بھید ظاہر ہوں گے اور عدل کا ترازو لگا دیا جائے گا۔ اے فرزند آدم اپنے باپ دادا اور اولاد کے پچھڑنے کو یاد کرو۔ وہ کس طرح کے تھے اور کہاں جا کے اُترے اور عنقریب تو بھی ان کی منزل میں پہنچ جائے گا۔ اور عبرت حاصل کرنے والا خود عبرت بنے گا۔ کسی نے دنیا کی عیب جوئی اس طرح نہیں کی جس طرح حضرت امیر المومنینؑ نے اس کے ننگ و عار کو بیان کیا ہے اپنے اس قول کے ساتھ کہ وہ ایسا گھر ہے جو مصیبت سے گھرا ہوا ہے جس کی دھوکہ بازی مشہور ہے اس کے حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ اس میں اترنے والے صحیح سالم نہیں رہتے۔ اس کے حالات مختلف اور اس کے حلے بدلتے رہتے ہیں۔ اس کی زندگی مذموم اور اس میں امان معدوم ہے اور دنیا والے اس میں ایسے نشانے ہیں جن پر تیر مارے جاتے ہیں تو دنیا انھیں اپنے تیر مارتی ہے اور موت کے ذریعے انھیں فنا کر دیتی ہے۔ اور جان لو کہ اے اللہ کے بندے تم اور وہ چیزیں جن میں تم رہتے ہو۔ اس دنیا میں سے ان لوگوں کے راستہ میں ہو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں جن کی عمریں تم سے طویل تھیں۔ جنھوں نے تم سے زیادہ گھر آباد کیے تھے۔ ان کے آثار لمبے چوڑے تھے۔ اب ان کی آوازیں خاموش ہو چکی ہیں۔ ان کی ہوائیں ٹھہر گئیں ہیں ان کے جسم پرانے ہو گئے ہیں اُن کے

Marfat.com

پر خالی پڑے ہیں اُن کے آثار مٹ چکے ہیں۔ اور گنجینہ عمارات اور
ہے ہوئے گاؤں کے حوض سخت پتھر اور خرابہ میں بنی ہوئی قبریں کہ جو مٹی
ے مضبوط کی گئیں ہیں انھیں ملی ہیں۔ ان کی جائے رہائش تو قریب ہے
ن اصل محلہ کے درمیان اس میں رہنے والے مسافر ہیں جو کہ وحشت
ہیں۔ ہیں تو فارغ لیکن مشغول ہیں وہ وطنوں کے ساتھ مانوس نہیں
وس اور گھروں کے قرب کے باوجود وہ پڑوسیوں کی طرح ایک
سرے سے میل جول نہیں رکھتے اور میل جول کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ
نے سہنے کے ساتھ مصیبت نے انھیں نہیں دیا ہے۔ اور پتھر اور
ی انھیں کھا رہے ہیں اور گویا کہ تم بھی وہاں پہنچ گئے ہو۔ جہاں وہ ہیں
لباس پہننے کی جگہ اور سپرد ہونے کے مکان نے تمھیں بھی اپنا گرویدہ بنا لیا ہے
ں کیا حالت ہوگی تمھاری جب معاملات تمھیں انتہا کو پہنچا دیں گے
ر قبریں پھٹیں گی اور وہاں ہر نفس کا امتحان ہوگا۔ اس کے متعلق جو
ہ پہلے کر چکا ہے اور اپنے حقیقی آقا و مولا کی طرف پلٹ جائیں گے
ر اُن سے گم ہو جائیں گی وہ باتیں جو وہ یہاں تراشتے تھے۔ ابو اسحٰق ہلال
حوان کے گھر میں داخل ہوا تو کہنے لگا۔ تیرا یہ گھر تجھ سے پہلے بادشاہوں
ی رہائش گاہ تھا۔ جن کے آثار مٹ چکے ہیں اور ان کی عمریں ختم ہو
لی ہیں۔ پس نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے وعظ حاصل کرے۔

پچاسواں باب

تخویف و ترہیب (ڈرانا دھمکانا)

کتاب خدا کی بعض آیات ارشاد قدرت ہے ہم انھیں ڈراتے ہیں پس اس سے سوائے سرکشی اور کفر کے کسی چیز کی زیادتی نہیں ہوتی فرمایا بلکہ قیامت ان کی وعدہ گاہ ہے اور وہ قیامت زیادہ مصیبت والی اور کڑوی چیز ہے۔ فرمایا ہم آیات صرف ڈرانے ہی کے لیے نازل کرتے ہیں۔ فرمایا کیا بستیوں والے مامون ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر رات کے وقت نازل ہو جبکہ وہ سوئے ہوئے ہوں۔ کیا بستیوں والے امن میں ہیں کہ ہمارا عذاب دن کے وقت آئے جب وہ کھیل کود میں شامل ہوں کیا وہ عذاب خدا سے مامون ہو گئے ہیں۔ حالانکہ سوائے خسارہ والے گروہ کے کوئی بھی عذاب خدا سے مامون نہیں رہتا۔ فرمایا ہر جھوٹے گناہگار کے لیے ہلاکت ہے۔ جو آیات خدا کو سنتا ہے جن کی اس پر تلاوت ہوتی ہے۔ پھر وہ متکبر ہو جاتا ہے گویا اس نے کچھ سنا ہی نہیں پس اُسے دردناک عذاب کی بشارت دے۔ فرمایا اگر خدا لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے مواخذہ کرتا تو زمین پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتا فرمایا شکی اور تری میں فساد ظاہر ہو چکا ہے بسبب ان اعمال کے جو لوگوں نے کیے ہیں تاکہ ان کے بعض کرتوتوں کی سزا چکھائے شاید وہ پلٹ

میں۔ فرمایا ان بستیوں کو اُن کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ہلاک کیا۔ فرمایا
دیوں کے ظلم کی بنا سے ہم نے طیبات (حلال چیزوں) کو ان پر حرام
رویا جو ان کے لیے حلال تھیں۔ فرمایا اگر تیرے رب کی طرف سے بات
لے نہ ہو چکی ہوتی تو ان پر عذاب لازم ہوتا اور مدت معین ہوتی یعنی ہر
اہ پر انھیں عذاب کرتا۔ پہلے سے جو بات خدا کہہ چکا ہے وہ یہ ہے
خدا انھیں اس وقت تک عذاب نہیں کرے گا جب تک تو (رسولؐ)
یں موجود ہے اور انھیں عذاب نہیں کرے گا۔ جب تک وہ
ستغفار کرتے رہیں گے۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا لوگوں میں دو امانتیں
یں رسول اللہؐ اور استغفار۔ ایک امان یعنی رسولؐ اللہ اُٹھ گئی ہے اور ایک
ن یعنی استغفار موجود ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو
م کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ خدا سخت عتاب والا ہے۔ رسول اللہؐ نے
مایا خدا واپس لینے کے لیے نہیں دیتا۔ اگر خدا کسی قوم سے جو چاہے
نجام کرے اور وہ دن رات رہتی دنیا تک اس کا شکر ادا کرتے رہیں تو
ھر اُن سے وہ نعمت نہیں چھینے گا۔ مگر یہ کہ وہ شکر کے بدلے کفر کرنے
یں اور اطاعت چھوڑ کے معصیت اختیار کر لیں اور اسی پر خدا کا یہ
رشاد والا ہے کہ خدا اس وقت تک قوم کی حالت نہیں بدلتا
جب تک وہ اپنے نفسوں کو نہ بدلیں۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں خدا اپنے
ندوں کو ذلیل برائیوں کے وقت بھلاوں کے کم ہوتے، بدکتوں کے رک جانے
برائیوں کے خزانوں کے دروازے بند ہو جانے کے ساتھ مبتلا کر دیتا ہے

Marfat.com

تاکہ توبہ کرنے والا توبہ کرلے اور گناہ سے باز آنے والا باز آجائے نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرے۔ اور متوجہ ہونے والا متوجہ ہو (گناہ کرنے کے بعد اپنے اوپر کڑھنا) اور خدا نے استغفار کو اس کا اور رزق و مخلوق پر رحمت نازل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے پس فرماتا ہے اپنے رب سے استغفار کرو۔ بے شک وہ بخشنے والا ہے تم پر موسلا دھار بارش برسائے اور تمہیں مال اور اولاد زیادہ دیتا ہے اور وہ تمہارے لیے باغات اور نہریں قرار دے گا۔ پس خدا رحم کرے اس شخص پر جو اپنی توبہ کو آگے اور شہوت کو پیچھے کرے۔ اور اپنی لغزش سے معافی طلب کرے۔ کیونکہ اس کی اُمید اسے دھوکا دیتی ہے اور اس کی اجل اس سے پوشیدہ ہے اور شیطان اس پر موکل ہے۔ وہ اسے توبہ کی اُمید دلاتا ہے تاکہ وہ اُسے تاخیر میں ڈال دے اور گناہ کو اس کے سامنے بنا سنوار کر پیش کرتا ہے تاکہ وہ اس کا ارتکاب کرے۔ یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے اور وہ اس سے انتہائی طور پر غافل ہوتا ہے پس ہائے حسرت صاحب غفلت پر کہ اس کی عمر اس کے لیے حسرت ہوگی اور اس کے دن اُسے بدبختی کی طرف لے جائیں گے پس ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں ان افراد میں سے قرار دے کہ جنھیں نعمت ناشکر گزار نہ بنائے۔ اور اللہ کی اطاعت میں آخر تک پہنچنے سے کوتاہی نہ کرنے دے۔ اور موت کے بعد اسے پشیمانی اور حزن و ملال نہ ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر لوگ جب ان سے نعمتیں زائل ہو جائیں

Marfat.com

اور مصیبتیں اُن پر نازل ہوئیں گھبرا کے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں اپنے نفسوں کی گھڑاہٹ، سچی نیتوں اور خالص باطنوں کے ساتھ تو یہ بھاگی ہوئی نعمت انھیں واپس کر دے اور ان کا ہر بگڑا ہوا معاملہ سلجھا دے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا خدا کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو ہر رات اتر کر یہ آواز دیتا ہے۔ اے بیس، سال والے جو جوانی کو اور اے تیس سال والے زندگانی دنیا تمھیں دھوکا نہ دے، اور اے چالیس سال والے تم نے اپنے پروردگار کی ملاقات کے لیے کیا تیار کیا ہے۔ اور اے پچاس سال والے تمھارے پاس ڈرانے والا آچکا۔ اے ساٹھ سال والے یہ ایسی کھیتی ہے جس کے کاٹنے کا وقت قریب آگیا اور اے ستر سال والے تمھیں پکارا گیا ہے پس تم لبیک کہو۔ اور اے اسی سال والے تمھارے پاس قیامت آگئی اور تم غافل پڑے ہو۔ پھر فرمایا اگر رکوع کرنے والے بندے خشوع و خضوع کرنے والے، اشخاص دودھ پینے والے بچے اور جنگل میں چرنے والے جانور نہ ہوتے تو خدا پھینکتا تمھاری طرف عذاب کو پھینکنا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ضعیف و کمزور لوگوں کی عزت کرو کیونکہ تمھیں رزق اور نصرت ضعفاء کی وجہ سے نصیب ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنی ہاشمؓ۔ اے اولادِ عبدالمطلبؓ اے اولادِ عبدِ مناف کے اولاد قصی اپنے نفوس اللہ سے خریدا کرو۔ اور جان لو کہ میں ڈرانے والا ہوں۔ موت تغیر لانے والی ہے اور وعدہ گاہ قیامت ہے اور جب آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریب ترین قبیلہ کو ڈراؤ، تو

آپؐ صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو گئے اور اپنے اعزا و اقربا کو جمع کیا اور فرمایا اے فرزندانِ عبدالمطلبؑ اے بنی ہاشمؑ اے بنی عبدِ منافؑ۔ اے بنی قصی اپنی جانیں آگ سے خریز کر لو۔ کیونکہ میں کسی چیز میں تمھیں خدا سے بے پرواہ نہیں کر سکتا۔ اے محمدؐ کے چچا عباسؓ، اے محمدؐ کی پھوپھی صفیہ اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ پھر آپؐ نے ہر مرد عورت کو اس کے نام کے ساتھ قیامت کے دن لوگ اس طرح نہ آئیں کہ آخرت کا بوجھ اٹھائے پیچھے ہوں اور آپ کہتے رہیں کہ محمدؐ ہم میں سے ہیں اور یا محمدؐ یا محمدؐ کر کے پکاریں گے پس میں ادھر اُدھر اور دائیں بائیں طرف منہ پھیروں گا پس خدا کی قسم میرے اولیاء و دوست سوائے متقیوں کے کوئی نہیں۔ بیشک خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم وہ ہیں جو اس سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ روایت ہے جب آپؐ مرض الموت میں بیمار ہوئے تو آپؐ سر پر پٹی باندھے ہوئے امیرالمومنینؑ اور فضلؓ بن عباسؓ کے سہارے باہر تشریف لائے لوگ آپؐ کے پیچھے ہو لیے۔ تو آپؐ نے فرمایا اے لوگو! میری رحلت قریب آگئی ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں قبرستان بقیع والوں کے لیے استغفار کروں۔ پھر حضورؐ جنت البقیع میں داخل ہوئے اور فرمایا السلام علیکم یا اھل التربۃ السلام علیکم یا اہل الغربۃ اے خاک میں مل جانے والے مسافرو تمھیں خوش گوار ہو وہ حالت جس میں تم ہو اور باقی لوگ نہیں ہیں فتنے آگئے ہیں مثل تاریک رات کے ٹکڑوں کے جن کا اول آخر کے پیچھے ہے پھر آپؐ نے اُن کے لیے استغفار کی اور کافی دیر تک استغفار کرتے رہے

Marfat.com

پھر واپس آگئے تو منبر پر تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! میرے جانے کا وقت قریب آگیا ہے۔ کیونکہ جبرئیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن میرے سامنے پیش کرتا تھا اور اس سال دو مرتبہ پیش کیا ہے۔ اور میں نہیں کہتا کہ یہ بات مگر اس لیے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ پس جس کا میرے ذمہ کوئی قرض ہو تو وہ اس کو بیان کرے، تاکہ میں اُسے ادا کر دوں اور جس کا میرے ہاں کوئی وعدہ ہو تو اس کو واضح کرے تاکہ اُسے عطا کیا جائے۔ اے لوگو کوئی تمنا کرنے والا تمنا نہ کرے اور کوئی دعوے دار دعویٰ نہ کرے کیونکہ خدا کی قسم عمل اور خدا کی رحمت کے علاوہ کوئی چیز نجات نہ دینے والی نہیں اور اگر میں بھی نافرمانی کروں تو ہلاک ہو جاؤں۔ پھر آپ نے آنکھ اُٹھا کے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ خدایا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا اور فرمایا کہ چھوٹے بڑے گناہوں سے بچو۔ کیونکہ خدا کی طرف سے ان کا بھی مواخذہ ہونے والا ہے۔ اور یہ جب کسی شخص پر اکٹھے جمع ہو جاتے ہیں تو اُسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ اور فرمایا اگر تمھیں معلوم ہو جائے وہ کچھ جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو، اور اپنے اوپر زیادہ گریہ کرو اور تم پہاڑوں کے اوپر جا کے اپنے اعمال پر گریہ کرو۔ اور اگر چوپاؤں کو موت کے متعلق وہ کچھ معلوم ہو جائے جو تمھیں معلوم ہے تو کبھی کوئی موٹا جانور تمھیں کھانے کو نہ ملے فرمایا خدا کی قسم اگر تمھیں معلوم ہو جو مجھے معلوم ہے تو تم اپنے اوپر گریہ کرو اور پہاڑوں پر چلے جاؤ اور اپنے اعمال پر پشیمان ہو اور تم اپنے اموال کو اس

Marfat.com

حالت میں چھوڑ جاؤ کہ ان کی نگہبانی کرنے والا کوئی نہ ہو اور نہ ان
کسی کو خوف ہو۔ لیکن تم تو بھول چکے ہو اس چیز کو جو تمھیں یاد دلائی گ
ہے اور تم مامون ہو گئے ہو اس سے جس سے تمھیں ڈرایا گیا ہے۔ پ
تمھاری رائے تم سے گم ہو جائے گی اور تمھارا معاملہ بگڑ جائے گا۔
کی قسم میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا مجھے ان لوگوں سے ملحق کر دے
میرے لیے تم سے بہتر ہیں۔ خدا کی قسم وہ قوم بابرکت رائے والی ہے جس
دانائی کی باتوں کو ترجیح دیتی اور سچ بولتی ہے وہ بغاوت کو چھوڑ
ہوئے ہے اور ان کے قدم سیدھے راستے پر چلے ہیں۔ انھوں نے
رستہ پر چلا کر اپنے نفسوں کو تھکا دیا ہے۔ وہ دائمی آخرت اور باقی
والی کرامت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یاد رہے تم
خدا کی قسم کہ تم پر بنی ثقیف کا ایک لونڈا غلبہ حاصل کرے گا جو تازو نخ
سے چلنے والا اور مرمر کے اپنے دامنوں کو دیکھے گا۔ تمھاری سبزی
کھا جائے گا۔ اور تمھاری چربی کو پگھال دے گا۔ کہ یہ چھپکلی والے یعنی ح
بن یوسف۔ اور فرمایا بے شک جو لوگ دنیا میں زاہد ہیں ان کے دل
ہیں۔ اگرچہ وہ ہنس رہے ہوں اور ان کا حزن و ملال شدید ہوتا
اگرچہ وہ خوش و خرم دکھائی دیں۔ اور وہ اپنے نفوس پر زیادہ نادم
رہتے ہیں۔ اگرچہ جو کچھ ان کو رزق دیا گیا ہے اس پر ان پر رشک کیا
ہے۔ ایک اور خطبہ میں فرمایا اما بعد بے شک دنیا پشت پھیر چکی
وداع کرنے کی اطلاع دے چکی ہے اور آخرت آگے بڑھ رہی ہے

بالکل قریب آچکی ہے۔ یاد رکھو آج کا دن تیاری کا ہے اور کل دوڑ ہوگی اور انعام میں جنت ملے گی اور انتہا جہنم ہے تو کیا کوئی شخص موت کے آجانے سے پہلے اپنے گناہ سے توبہ کرنے والا نہیں کیا کوئی شخص فقر و فاقہ اور حسرت و یاس کے دن سے پہلے اپنے نفس کے لیے عمل کرنے والا نہیں یاد رکھو کہ تم عمل کے دنوں میں ہو جن کے پیچھے اجل ہے۔ پس جو شخص عمل کے زمانہ میں عمل نہ کرے۔ اجل کے آجانے سے پہلے تو اس کا عمل اسے فائدہ دے گا اور موت اس کے لیے مضر نہیں ہوگی اور جو عمل کے زمانہ میں کوتاہی کرے گا اس کا عمل ضیاع میں ہے اور اجل اس کے لیے مضر ہوگی۔ خبردار پس رغبت اور میلان میں اس طرح عمل کرو جیسے خوف کے وقت کرتے ہو۔ یاد رکھو میں نے جنت کی طرح کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کا طلب گار سویا ہوا ہو۔ اور نہ جہنم کے مانند کوئی چیز دیکھی ہے کہ جس سے بھاگنے والا سویا ہو، اور جس کو حق فائدہ نہیں دیتا۔ باطل اسے ضرر دے گا اور جس کو ہدایت سیدھا نہیں کر سکتی، اسے گمراہی ہلاک کر دے گی۔ یاد رکھو تمہیں کوچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور زادِ راہ کی رہبری کر دی گئی ہے۔ اور سب سے زیادہ خوف مجھے تم پر خواہشات کی پیروی کرنے اور طویل امید کا ہے۔ دنیا میں رہ کر دنیا سے زادِ راہ مہیا کرو کہ جس سے اپنے نفسوں کو نجات دلا سکو۔ اللہ کی رحمت اور رضوان کا محتاج ہے۔ بندہ حسن بن محمد دیلمی کہتا ہے کہ آپ کا یہ کلام بہت بڑا موعظہ جلیلہ، افادہ اور بلیغ مقالہ ہے۔ اگر کوئی کلام وعظ و نصیحت میں گھر کر سکتا ہے تو وہ

یہ ہے امیدوں کے علائق کو توڑنے اور وعظ حاصل کرنے اور بیدار کرنے کے لیے یہ کافی ہے۔ خدا کی قسم اس میں فکر کرنے والوں کی گردنوں کو اور زہد میں بالبصیرت ہونے والوں کو یہ اپنی گرفت میں لیتا ہے اور انھیں آخرت کے عمل پر مجبور کر دیتا ہے۔ پس اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو، اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو، اور بصیرت حاصل کرو۔ ایک اور خطبہ میں جو اسی قسم کا ہے۔ آپ نے فرمایا دنیا کی طرف ان زاہدوں کی آنکھوں سے دیکھو جنھوں نے اس سے منہ پھیر لیے ہیں۔ خدا کی قسم یہ دنیا عنقریب بوسیدہ ہونے والے ساکن کو اپنی جگہ سے ہٹا دے گی اور ناز و نعمت میں پلے ہوئے کو دردِ تکلیف پہنچائے گی۔ دنیا کی جو چیز پشت پھیر چکی وہ پلٹ کے نہیں آئے گی اور معلوم نہیں کہ کونسی چیز اس کی آنے والی ہے تاکہ اس کی انتظار کی جائے اس کی خوشی حزن سے ملی ہوئی ہے اور مردوں کی قوت و طاقت کمزوری اور سستی کی طرف جا رہی ہے۔ پس تمھیں کثرت ان چیزوں کی جو تمھیں معلوم ہیں دھوکہ نہ دے۔ کیونکہ بہت کم وقت وہ تمھارا ساتھ دیں گی۔ اور خدا رحم کرے اس شخص پر جو غور و فکر کر کے عبرت حاصل کرے پس وہ بالبصیرت ہو جائے اور گویا جو کچھ دنیا میں ہے عنقریب وہ نہیں ہوگا اور جو کچھ آخرت میں ہونے والا ہے وہ کبھی زائل نہیں ہوگا اور ہر وہ چیز جو شمار کی جا سکتی ہے وہ ناقص ہونے والی ہے اور ہر وہ چیز جس کی توقع ہے وہ آ کے رہے گی اور جو آنے والی ہے وہ بہت قریب ہے اور عالم وہ ہے جو اپنی قدر و منزلت کو پہچانے اور انسان کی جہالت کے

Marfat.com

بے نیازی کا نشان ہے کہ وہ اپنی قدر و منزلت کو نہ جانتا ہو، اور اللہ کی طرف سب بندوں میں سے زیادہ مبغوض وہ بندہ ہے جسے خدا اس کے اپنے نفس کے سپرد کر دے۔ وہ میانہ راستہ سے ہٹا ہوا اور بغیر رہبر کے چلنے والا ہے۔ اگر کسی سے دنیا کی کمینگی کی طرف پھیلا جائے تو وہ عمل کرتا ہے اور اگر اُسے آخرت کی زراعت کے لیے بلائیں تو سستی کرتا ہے۔ گویا جس کے لیے وہ عمل کر رہا ہے وہ اس پر ضروری اور واجب ہے اور جس میں وہ سستی کرتا ہے وہ اس سے ساقط ہے اور یہ ایسا زمانہ ہے کہ جس میں صحیح سالم نہیں رہ سکتا۔ مگر وہ مومن جو گمنام ہے اگر وہ موجود ہو تو اُسے کوئی نہ پہچانے اور اگر وہ غائب ہو تو اس کے متعلق کوئی پوچھ گچھ نہ کرے۔ ایسے ہی لوگ ہدایت کے چراغ اور راستہ کے نشان ہیں۔ وہ پرانی گھروں میں چھپ جاتے اور نہ محفل خوری کا بیج بوتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن پر خدا اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اپنے عذاب کی تکلیف ان سے دور رکھتا ہے۔ اے اگر تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں اسلام کو اس طرح اُنڈیل دیا جائے گا جس طرح برتن میں رکھی ہوئی چیز کو برتن سمیت اُنڈیلا جاتا ہے۔ اے لوگو! اُنہیں اس سے پناہ دی ہے۔ کہ تمہارے خلاف کسی کی حمایت کرے لیکن اس سے نہیں بچایا کہ تمہارا امتحان کرے، کیونکہ اس کا ارشاد ہے۔ اس میں نشانیاں ہیں۔ اور ہم مبتلا کریں گے۔ ایک اور خطبہ میں فرمایا ہے جو اسی قسم کا ہے۔ یاد رکھو کہ دنیا ختم ہو چکی ہے اور وہ اپنے زوال کی خبر دے چکی ہے

Marfat.com

اور ختم ہونے کی اطلاع دے چکی ہے اور اس کے ختم ہونے سے اس کی نیکی بدی ہو چکی ہے اور وہ پورے طور پر پشت پھیر چکی ہے۔ وہ اپنے میں رہنے والوں کی فنا ہونے کی رہنمائی کر چکی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو موت کے ساتھ حُدی خوانی کر چکی ہے اور اس کا میٹھا کڑوا ہو چکا ہے اور اس کا صاف پانی گندلا ہو چکا ہے۔ پس اس میں سے باقی نہیں رہا۔ مگر پھٹے کوزے کے پھٹے کی طرح یا ایک گھونٹ گدلے کے گھونٹ جیسا اگر اس کو پیاسے کی خوش گواری کے لیے الگ نہ کیا جائے تو وہ نفع نہیں دیتا۔ پس پختہ ارادہ کر لو۔ اے اللہ کے بندو اس گھر سے کوچ کرنے کا کہ جس کے رہنے والوں کے لیے زوال مقدر ہو چکا ہے اور اس کی مہلت تمہیں دھوکا نہ دے اور نہ تم پر کبھی اُمید غلبہ کرے۔ پس خدا کی قسم اگر تم متحیر کمزور شخص کی طرح آواز نکالو اور تم کبوتر کی آواز میں دُعا مانگو اور تم خدا رسیدہ راہب کی طرح گڑگڑاؤ اور اللہ کی طرف اپنے مال و اولاد کو چھوڑ کے نکل کھڑے ہو اس کے تقرب کو چاہتے ہوئے تاکہ تمہارا درجہ اُس کے ہاں بلند ہو یا تمہارا وہ گناہ معاف ہو جائے جیسے اس کے منشیوں نے لکھ لیا ہے اور اس کے بھیجے ہوئے فرشتوں نے محفوظ کر لیا ہے تو یہ بات کم ہے اس چیز کے مقابلہ جس کا مجھے اس کے عتاب میں سے ڈر ہے اور جس کی اس کے ثواب میں سے مجھے امید ہے اور خدا کی قسم اگر تمہارے دل پگھل جائیں اور تمہاری آنکھیں اللہ کی طرف رغبت کرنے اور اس کے عذاب سے ڈرنے کی وجہ سے خون بہائیں پھر تم دنیا میں اس

Marfat.com

کی عبادت میں کھڑے ہو کر زندگی گزارو، تو تمہارے اعمال اس کی عظیم نعمتوں اور اس کا تمہیں ایمان کی طرف ہدایت کرنے کی یہ جزا نہیں ہو سکیں گے۔ اگر پھر تم اپنی کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو، ابو رسول اللہ نے فرمایا عنقریب نفاق ظاہر ہوگا اور امانت اٹھ جائے گی اور یہ نعمت عذاب سے بدل جائے گی۔ امین متہم ہوگا اور خائن امین سمجھا جائے گا فتنے تمہارے پاس تاریک رات کی مانند آئیں گے اور اس آیت کی تفسیر میں (اور جہنم دکھا دیں گے) اے مالک جہنم ہمارا فیصلہ ہی کر دے تیرا رب آیا ہے کہ وہ چالیس سال تک پکارتے رہیں گے تم انہیں کوئی جواب نہیں ملے گا۔ پھر مالک ان سے کہے گا تم یہیں رہو گے پس وہ کہیں گے اے ہمارے مالک ہمیں جہنم سے نکال لے۔ اگر ہم پھر برے اعمال کی طرف لوٹے تو بے شک ہم ظالم ہیں۔ وہ چالیس سال تک یہ دعا کرتے رہیں گے۔ دوبارہ انہیں کہا جائے گا دفع ہو جاؤ اسی میں اب تم سے کوئی بات چیت نہیں کی جائے گی۔ تو وہ لوگ اس کے بعد مایوس ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جہنم کی آواز اور ان کی چیخ و پکار کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہوگا۔ (ان کی چیخ و پکار) گدھے کی آواز کی طرح ہوگی۔ فرمایا اہل جہنم کو سخت بھوک لگے گی۔ باوجود اس عذاب کے جس میں وہ مبتلا ہوں گے، وہ کھانے کے لیے فریاد کریں گے پس انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائے گا اور دردناک عذاب ہوگا۔ اور کھولتا ہوا گرم پانی جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا تو وہ جہنم

Marfat.com

کے دربانوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے کہو کہ ایک دن کے لیے ہم سے عذاب میں تخفیف کر دے تو انھیں جواب ملے گا کیا تمہارے پاس ہمارے رسول واضح نشانیوں کے ساتھ نہیں آتے تھے۔ وہ کہیں گے بیشک تو پھر پکارتے رہو اور کافروں کی پکار گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا اصل جہنم کے گڑھے میں مخلوق نہیں ڈالے گا کیونکہ وہ اس سے عاجز ہیں۔ بلکہ جب جہنم کے فرشتے ان پر قابو پا لے گا تو انھیں جہنم کی تہہ میں گرا دے گا۔ پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا اے فرزند آدم اپنے نفس پر رحم کر دیکھ تیرا ایک ہی نفس ہے۔ اگر اس نے نجات پائی تو تم نجات پا لو گے اور اگر یہ ہلاک ہو گیا تو دوسرے کسی کا نجات حاصل کرنا تمہارے لیے مفید نہیں ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہلاکت ہے انھیا کے لیے قیامت کے دن فقراء سے فقراء کہیں گے۔ خدایا انھوں نے ہمارے ان حقوق میں ہم پر ظلم کیا جو تو نے ان کے اموال میں ان پر فرض کیے تھے۔ فرمایا برا بندہ وہ ہے جو بھول جائے اور لہو و لعب میں مشغول ہو کر غافل ہو جائے اور قبر و بلا (مصائب قبر) کو بھول بیٹھے اور وہ بندہ برا ہے جو سرکشی کرے بغاوت کرے اور ابتدا و انتہا کو بھول جائے اور برا ہے وہ بندہ جس کو طمع اپنی طرف کھینچے۔ تونگری اسے سرکش بنائے اور خواہشات اس کو ہلاک کریں۔ قیس بن عاصم کہتا ہے بنی تمیم کے ایک وفد میں میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں کوئی

Marfat.com

ایسا وعظ و نصیحت کیجئے جس سے ہمیں فائدہ ہو۔ آپ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عزت کے ساتھ ذلت ہے اور زندگی کے ساتھ موت ہے اور دنیا کے ساتھ آخرت ہے اور ہر چیز کا ایک حساب کرنے والا اور ہر چیز پر ایک نگاہبان ہے۔ ہر نیکی پر ثواب ہے اور ہر برائی پر عذاب ہے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پیارہ کار ہی نہیں کہ ایک ساتھی تیرے ساتھ دفن ہوگا جو کہ زندہ ہوگا جب کہ تو مر چکا ہوگا۔ اگر تو وہ کریم و شریف ہوا تو تیری عزت و اکرام کرے گا۔ اور اگر وہ کمینہ اور ذلیل ہوا تو تجھے (عذاب کے) سپرد کر دے گا اور تم اس کے بغیر دفن نہیں ہو گے اور وہ تمہارے بغیر دفن نہیں ہوگا پس وقار دے اسے مگر صبائح اور نہ کھو تکہ اگر وہ تمہارے اندر نیک ہوا تو نہیں تیرا انیس ہوگا۔ اور اگر برا ہوا تو تو کسی دہشت میں نہ ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کے تین دوست ہیں ان میں سے ایک تو اس سے کہتا ہے کہ تم مجھے آگے بھیج دو تو میں تیرا ہوں اور دوسرا اس سے کہتا ہے میں تو بادشاہ کے دروازے تک تیرے ساتھ ہوں پھر تجھے الوداع کہہ کر چلا آؤں گا اور تیسرا اسے کہتا ہے کہ میں تو تیرے ساتھ رہوں گا۔ اور تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا۔ پہلا ساتھی تو اس کا مال ہے اور دوسرا اس کے رشتہ دار اور اولاد ہے اور تیسرا ساتھی اس کا عمل ہے تو اس کو قیامت کے دن کہے گا خدا کی قسم تو میرے دوستوں میں سے میری نظر میں زیادہ حقیر تھا، سو کوشش کر میں تیرے علاوہ کسی چیز سے مشغول نہ ہوتا۔ عرباض بن ساریہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا کہ جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور دل دہشت کھانے لگے۔ تو ہم

نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ تو وداع کرنے والے کا موعظہ ہے۔ اب آپ ہمیں کس بات کی نصیحت کرتے ہیں۔ فرمایا میں تمہیں ایک واضح و سیدھے راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات دن کی طرح ہے اس کے بعد کوئی بھٹکنے والا نہیں ہوگا مگر ہلاک ہونے والا اور جو تم میں سے زندہ رہا تو وہ بہت کچھ اختلاف دیکھے گا۔ لہٰذا تم پر لازم ہے میرے بعد میری وہ سنت جسے تم پہچانتے ہو اور میری اہل بیتؑ میں سے خلفاء راشدین کی سنت پر ان اپنی ڈاڑھوں (یعنی ان کی اتباع پر ایڑی چوٹی کا زور لگا دو) اور حق کی اطاعت کرو چاہے حق دار ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مومن کھرپالتو اونٹ کی طرح ہے جدھر اس کو کھینچا جائے وہ چل پڑتا ہے حضرت امیر المومنینؑ نے خدا کے اس قول (پھر ضرور تم سے نعیم کے متعلق اس دن سوال ہوگا) کے بارے میں فرمایا یہ صحت امن فراغت اور عافیت ہے اور حسنؑ کا کہنا ہے کہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی مراد ہے۔ اور رسولؐ جب پانی پیتے تو کہتے کہ حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمارے گناہ کی وجہ سے اسے کڑوا نہیں کیا۔ اور اسے اپنی نعمت و احسان کی بنا پر میٹھا اور خوشگوار بنایا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں جس کے خلاف خدا کی حجت قائم نہ ہوئی ہو یا اس نے اللہ کی اطاعت کو معمولی چھوٹا سمجھا ہوگا۔ یا وہ اس کی نافرمانی کا مرتکب ہوا ہوگا اس کے شکم میں اس نے کوتاہی کی ہوگی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرزند آدم تجھ سے میرا معاملہ انصاف نہیں کرتا میں تو نعمتوں کے

Marfat.com

ذریعہ دوستی اور محبت کو بڑھاتا ہوں اور تو گناہ کر کے میرا مبغوض بنتا ہے
میری خیر تجھ پر نازل ہوتی ہے اور تیرا شر و بُرائی میرے پاس اُوپر آتے ہیں
اور ہمیشہ آتا رہا اور ہر دن ایک کریم فرشتہ تیری طرف سے عملِ قبیح لے
کر آتا رہتا ہے۔ اے فرزند آدمؑ اگر تو اپنی توصیف اپنے غیر سے سُنے
جب کہ تجھیں معلوم نہ ہو کہ یہ موصوف کون ہے تو تم فوراً اس پر ناراض ہو جاؤ
فرمایا تمھیں تمھارے رب کا طویل عرصہ مہلت دینا اور اچھے تقاضے دھوکہ
میں نہ ڈالیں کیونکہ اس کی گرفت دردناک ہے اور اس کا عذاب شدید
ہے۔ بے شک خدا کی نعمت میں ایک حق ہے اور وہ اس کا شکر ہے جو
اس شکر کو ادا کرے گا وہ اس کو زیادہ دے گا اور جو اس میں کوتاہی کرے گا
وہ اس سے چھین لے گا۔ پس خدا تمھیں اپنے عذاب کی وجہ سے اس طرح
خوفناک دیکھنا چاہتا ہے۔ جس طرح تمھیں نعمت میں خوش دیکھتا ہے۔ اور
ابن عباسؓ کا قول ہے کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی تھی اور ڈرو اس دن
سے جس میں تم اللہ کی بارگاہ میں پلٹ کے جاؤ گے۔ پھر ہر نفس کو پورا پورا
دیا جائے گا جو کچھ وہ کرتا رہا اور اُن پر ظلم نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میں کتاب خدا میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اُس کو اپنا
لیں تو وہ سب کے لیے کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی
آیت ہے۔ فرمایا، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اُس کے لیے نکلنے کی
راہ قرار دے گا، اور اُسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اُسے وہم و گمان
بھی نہیں ہوگا۔

Marfat.com

چھبیسواں باب

دُنیا کے عذاب سے ڈرانا

ارشادِ قدرت ہے پس ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے اُسے گرفت کی پھر اُن میں سے کچھ لوگوں پر ہم نے پتھر برسائے اور کچھ لوگوں کو آسمانی آواز نے آلیا اور بعض لوگوں کے ساتھ زمین دھنس گئی اور بعض کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ اُن پر ظلم نہیں کرتا۔ لیکن وہ خود ہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اور رسول اللہ نے فرمایا میری اُمت میں زمین کا دھنسنا اور پتھروں کا برسنا ظاہر ہوگا۔ عرض کیا گیا یہ کب ہوگا اے اللہ کے رسول فرمایا جب آلات لہو بنا لو گے۔ گنہگار کرنے والی عورتیں اور شراب پینا ظاہر ہوگا اُس وقت میری اُمت کے کچھ لوگ رات گزاریں گے عیش و عشرت میں اور صبح کو وہ بندر اور خنزیر ہو کے اُٹھیں گے، کیونکہ اُنھوں نے حرام کو حلال سمجھ رکھا ہوگا اور اُنھوں نے بنی سنوریں عورتوں اور شراب خوری کو اپنا رکھا ہوگا اور وہ سُود کھائیں گے اور ریشم کا لباس پہنیں گے۔ فرمایا جب حاکم ظلم کرے تو بارش کم ہوتی ہے اور جب اہلِ ذمہ سے دھوکا کریں گے تو اُن پر اُن کا دشمن غالب آجائے گا، اور جب بُرائیاں ظاہر ہوں گی تو زلزلے آئیں گے اور جب امر بالمعروف کم ہو جائے گا تو حرام مباح سمجھا جائے گا سوائے اس کے نہیں کہ وہ تبدیلی ہے پھر تدبیر اور اس کے بعد ہلاکت ہے۔

Marfat.com

ساتواں باب

اُمید کا کوتاہ ہونا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس اُن کو رہنے دو، وہ کھاتے رہیں اور نفع حاصل کرتے رہیں اور امید انھیں غافل رکھے رہے پس عنقریب انھیں معلوم ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُمید سے پہلے موت آجاتی ہے ایک بزرگ نے کہا اگر تم اجل کو اور اس کے چلنے کو دیکھ لو تو اُمید کو آرزو اور دھوکا بازی کو مبغوض رکھو۔ اور انس نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے پس آپ نے اپنا کپڑا اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور سو گئے تو سخت ہوا چلنے لگی۔ پس آپ گھبرا کے اُٹھے اور اپنی چادر رہنے دی۔ ہم نے عرض کیا کیا بات ہے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا میں نے خیال کیا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور دو چیزیں اس کے ساتھ رہتی ہیں حرص و طمع اور طویل اُمید۔ امیر المومنین نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو کتنے ایسی اُمیدیں رکھنے والے ہیں جن تک وہ پہنچ نہیں سکتے اور ایسی چیز کو جمع کرتے ہیں جس کو کھا نہیں سکتے اور شاید اُس نے اسے باطل طریقے سے جمع کیا ہو اور حق سے روک رکھا ہو۔ حاصل کیا ہوا سے حرام سے اور وارث ہو گیا ہے عمدہ غذا وہ اُس کے بوجھ کو اُٹھائے گا اور اُس کا عذاب جھیلے گا اور اپنے رب کے ہاں

Marfat.com

خائب و خاسر افسوس و فریاد کرتے ہوئے جائے گا اور دُنیا و آخرت کا
اُسے ہوگا اور یہی واضح خسارہ ہے اسمعی کہتا ہے۔ میں نے ایک عر
یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اُمیدیں مردوں کی گردنیں توڑ دیتی ہیں۔ مثل سراب
اس کی اُمید رکھے وہ اس کی امید کے خلاف کرتا ہے اور جو اُسے
اُسے دھوکا دیتا ہے۔ اور جس کی سواری رات دن چلے تو اس کا سفر
تمام ہوگا اور اُسے منزل تک پہنچا دیں گے۔ امام حسینؑ نے فرمایا۔ ا
فرزند آدمؑ گویا تو ہی ایام (دن) ہے۔ جب ایک دن گزرتا ہے تو
حصّہ ختم ہو جاتا ہے۔ کسی نے کسی شخص سے پوچھا کہ کس حالت میں تو
صبح کی ہے۔ (یعنی تیرا کیا حال ہے) کہنے لگا خدا کی قسم میں نے موت
غفلت کی حالت میں صبح کی ہے، باوجود ایسے گناہوں کے جو مجھے گھیرے ہ
ہیں اور ایسی اجل میں جو جلدی آنے والی ہے۔ میں ایک ہولناک منزل کی
جا رہا ہوں۔ معلوم نہیں کہاں جا کے ٹھہروں گا۔ پس مجھ سے زیادہ بُری
میں کون ہے اور زیادہ عظیم خطرہ کسے ہے۔ پھر وہ رو پڑا۔ ابو عتاہیہ ابو نوا
کی مرض الموت کے زمانہ میں اس کے پاس گیا تو کہنے لگا تو اپنے نفس کو کیسا
پاتا ہے۔ ابو نواس نے شعر میں جواب دیا اوپر و نیچے کا حصّہ فنا کی طرف
جا رہا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک ایک عضو مر رہا ہے۔ میرا عمدہ وقت
کی اطاعت میں گزرا ہے۔ پس اللہ کی اطاعت کو کمزور پاتا ہوں۔ کوئی گھڑی ہی
نہیں گزری۔ مگر یہ کہ وہ اپنے گزرنے کے ساتھ میرے ایک جز کو کم کر دیتی ہے
نے سب کچھ بُرا ہی کیا ہے۔ پس اے خدا ہم سے درگزر اور معاف کر معاف کر

آٹھواں باب

موت کی کمی اور اُس کا جلدی ختم ہو جانا اور عمر کے دھوکا میں نہ آنا

اُس قول کی تفسیر میں (کیا ہم نے تمھیں عمر نہیں دی اور اس سے نصیحت حاصل نہیں کی جسے نصیحت حاصل کرنا ہے) آیا ہے کہ یہ چالیس سال کی عمر والے شخص کو سرزنش ہے۔ بعض کہتے ہیں اٹھارہ سال والے کو ہے۔ اور ہمارے پاس ٹھہرانے والا آیا ہے۔ یعنی بڑھاپا اور خدا کا یہ ارشاد کہ میں بڑھاپے میں حد سے بڑھ چکا ہوں۔ یعنی ساٹھ سال سے تجاوز کر گیا ہوں اور بعض نے کہا ہے جو ساٹھ کے گھاٹ پر پہنچ گیا ہے وہ پانی میں وارد ہو گیا (یعنی مر جائے گا)۔

اور خدا کا یہ ارشاد کہ ہم اُن کے لیے شمار کرتے ہیں۔ شمار کرنا، کے متعلق ہے کہ اس کے سانس شمار میں ہیں جو انھیں اطاعتِ خدا میں خرچ کرے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عمر کوتاہ ہے اور سفر طولانی ہے پس اپنے زندگی کے دنوں کی اصلاح میں مشغول ہو جا اور طویل سفر کے لیے زادِ راہ تیار کر اور جو کچھ جمع کیا ہے اس سے فائدہ اٹھا لے۔ پس اس کو اپنی گزرگاہ سے رہنے کی جگہ کے لیے بھیج دے قبل اس کے کہ زبردستی تجھے اُس سے الگ کر لیا جائے اور تجھ سے اس کا حساب لیا جائے اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں پس کتنا کم ہے تیرا رہنا فنا کے گھر میں اور کتنا عظیم

Marfat.com

ہوگا تیرا ٹھہرنا بقار کے گھر میں اور اس ارشاد ربانی کی تشریح میں (کہ ہم نے انسان کو بہترین تقویم (سانچے) میں پیدا کیا ہے) آیا ہے کہ اس سے مراد جوانی ہے۔ پھر اسے پست ترین درجہ کی طرف پلٹا دیا یعنی بڑھاپا۔ عقل طاق کرنے والا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا تم میں سے بہترین جوان وہ ہے جو بوڑھوں کے لباس میں ہو۔ برا بوڑھا وہ ہے جو جوانوں کے طور طریقوں سے رہے۔ اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ارشادِ ربانی ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ مجھے اپنے اس بندے اور اس کنیز سے شرم آتی ہے کہ جو اسلام میں بوڑھے ہوتے ہیں کہ میں انہیں عذاب کروں پھر آپؐ رونے لگے۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپؐ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا میں ان کی وجہ سے روتا ہوں کہ جنہیں خدا تو عذاب کرنے سے حیا کرتا ہے اور وہ اس کی نافرمانی کرنے سے حیا نہیں کرتے۔

نواں باب

بیماری اور اس کی مصلحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ صحیح و سالم رہے اور بیمار نہ ہو، وہ کہنے لگے ہم سب یہی چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ گذشتہ گدھوں کی مانند رہو

اتم یہ نہیں چاہتے کہ صاحب کفارہ بنو قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں
ی جان ہے کہ ایک شخص کے لیے جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے کہ جس
ا وہ کسی عمل کی بنا پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مصیبت پر صبر کرنے سے
تا ہے اور عظیم جزا، عظیم بلا و مصیبت سے حاصل ہوتی ہے اور خدا
ب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بڑی مصیبت میں مبتلا
دیتا ہے۔ اب اگر وہ راضی رہا تو اس کے لیے رضا ہوگی اور اگر ناراض
تو اس کے لیے ناراضگی ہے۔ فرمایا اگر بیماری کی حالت (ثواب) مومن
علوم ہو جائے تو وہ پسند کرے اس بات کو وہ بیماری سے کبھی الگ
ہے۔ اور فرمایا صحت و عافیت میں رہنے والے قیامت کے دن
کریں گے کہ کاش ان کے گوشت قینچیوں سے کاٹے جاتے جب
صیبت زدہ لوگوں کے ثواب کو دیکھیں گے جناب موسیٰؑ نے عرض
خدایا نہ تو بیماری مجھے قبول بناتی ہے اور نہ صحت مجھے نسیان میں
تی ہے۔ لیکن اس کے درمیان میں کبھی بیمار ہوتا ہوں تو تجھے یاد کرتا ہوں
کبھی صحیح و سالم ہوتا ہوں تو تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ روایت ہے کہ
ردؑ بیمار ہوئے تو لوگ اس کی عیادت کو گئے اور کہنے لگے تجھے کس
ر کی شکایت ہے کہنے لگا اپنے گناہوں کی۔ انھوں نے کہا تیرا علاج کیا
تا ہے، کہنے لگا خدا کی بخشش۔ کہنے لگے کیا تیرے لیے کوئی طبیب یا ڈاکٹر
ے لے آئیں۔ کہنے لگا طبیب نے ہی مجھے بیمار کیا ہے۔ کہنے لگے پھر اس
ے اس کا سبب پوچھ۔ کہنے لگا میں نے پوچھا ہے وہ کہتا ہے میں جو چاہوں

Marfat.com

وہ کرتا ہوں۔ ایک شخص بیمار ہوا تو اس سے کہا گیا تم علاج کیوں نہیں کراتے
وہ کہنے لگا کہ عاد و ثمود اور اصحاب رس اور ان کے درمیان کتنی زیادہ
صدیاں گزریں۔ ان کے پاس طبیب بھی تھے اور دوائیں بھی پیش کرنے
بتانے والا باقی رہا اور نہ وہ جسے بتایا تھا اگر دوائیں ہی بیماری کو روک
سکتیں تو نہ کوئی طبیب مرتا اور نہ بادشاہ۔

دسواں باب

عیادتِ مریض کا ثواب

حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ بخار
موت کا قاصد ہے اور زمین میں اللہ کا قیدی خانہ ہے اور اس کی گرمی جہنم
آگ سے ہے اور یہی حصہ ہے ہر مومن کا جہنم کی آگ سے اور بہترین تحفہ
بخار ہے ہر عضو کو بلا میں سے اس کا حصہ ملتا ہے اور ہر شخص کے لیے خیر
جو مبتلا نہ ہو۔ جب مومن کو ایک دفعہ بخار آئے تو اس کے سب گناہ
طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔ پس اگر وہ اپنے فرش پر کر
تو اس کا کراہنا تسبیح اس کا چیخنا تہلیل اور اس کا پہلو بدلنا اس طرح
جیسے کوئی شخص اللہ کی راہ میں تلوار چلائے۔ پس اگر وہ بیماری کی حالت
میں اللہ کی عبادت کرے تو اسے بخش دیا جائے گا اور اس کے لیے خوشخبری

Marfat.com

اور ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے، کیونکہ اس کا اثر ایک سال تک جسم میں رہتا ہے۔ لہٰذا یہ اپنے سے پہلی اور بعد کی ایک سال کا کفارہ ہے اور جو شخص ایک رات بیمار رہے اور وہ اُسے قبول کر لے اور اس کا شکر ادا کرے تو یہ اس کے ساٹھ سال کے لیے کفارہ ہوگا۔ اس کو قبول کرنے اور اس پر صبر کرنے کے صلہ میں اور بیماری محو ہونے کے لیے تطہیر اور پاکیزگی اور رحمت ہے اور کافروں کے لیے عذاب اور لعنت ہے اور مومن بیمار رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور ایک رات کا درد سہہ لینا گناہوں کے علاوہ ہر معصیت کو گرا دیتا ہے اور آپ نے فرمایا بیمار کے لیے اس کی بیماری میں چار چیزیں ہیں اس سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے اور خداوند عالم فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس کے لیے ان اعمال کا ثواب لکھے جو صحت کی حالت میں وہ کیا کرتا تھا۔ اور اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے پتے درخت سے اور جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے تو خدا سے جس چیز کا وہ سوال کرے وہ اُسے عطا فرماتا ہے اور بائیں طرف والے فرشتے کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری قید میں ہے (یعنی وفات تک) میرے بندے کے خلاف کچھ نہ لکھو۔ اور دائیں طرف کے فرشتہ کو کہتا ہے کہ اس کے کرانے کو تکیاں قرار دے اور بیماری جسم کے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دیتی ہے جیسے بھٹی لوہے کی خرابی کو صاف کرتی ہے اور جب بچہ بیمار ہو تو اس کی بیماری اُس کے ماں باپ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ روایت ہے کہ

Marfat.com

موسیٰؑ نے جو مناجات کی اس میں یہ بھی عرض کیا۔ اے پروردگار تجھے بندۂ مومن کی عیادت میں کیا اجر و ثواب ہے۔ ارشاد ہوا کہ میں اس پر ایک فرشتہ کو موکل کرتا ہوں جو اس کی قبر میں حشر تک عیادت کرتا رہے گا۔ عرض کیا جو بیمار کو غسل دے اس کو کیا ملے گا۔ فرمایا میں اس کے گناہ دھو دوں گا جیسا کہ اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔ عرض کیا جو اس کی تشییع جنازہ کرے اس کے لیے کیا ہے۔ فرمایا ایسے اشخاص پر میں فرشتے موکل کرتا ہوں جو ان کی تشییع کریں گے۔ قبر سے لے کر حشر تک۔ عرض کیا اس کے لیے کیا ہے جو مصیبت زدہ کو تعزیت کہے۔ فرمایا میں اس دن اس کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔ جس دن میرے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا بیمار کی عیادت کرنے والا دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے جب کوئی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو اس نے رحمت میں غوطہ لگا لیا اور عیادت کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ دعا کرے پس کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَمَا تَحْتَھُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اشْفِہٖ بِشِفَائِکَ وَدَاوِہٖ بِدَوَائِکَ وَعَافِہٖ مِنْ بَلَائِکَ وَاجْعَلْ شَکَایَتَہٗ کَفَّارَۃً لِمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَلِمَا بَقِیَ۔ اے اللہ ایسے سات آسمانوں اور سات زمینوں اور جو ان میں ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور جو ان کے نیچے ہے کے مالک اور عرش عظیم کے مالک اس کو اپنی شفا سے شفا دے اور اپنی دوا سے اس کا علاج کر اور اپنی بلاء و مصیبت سے اسے عافیت دے۔ اور اس

کی بیماری کو اُس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کا کفارہ قرار دے اور بیمار کے پاس زیادہ دیر بیٹھنا مکروہ ہے۔

گیارھواں باب

توبہ اور اُس کے شرائط

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو اللہ کی بارگاہ میں توبہ نصوح کرو۔ نصوح سے مُراد وہ توبہ ہے جس میں گناہ کی طرف پھر رجوع نہ ہو۔ فرماتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ پر ان لوگوں کی توبہ قبول کرنا ضروری ہے، جو جہالت کی وجہ سے بُرا کام کر بیٹھتے ہیں۔ پھر توبہ کی وقت میں توبہ کرتے ہیں۔ پس ان لوگوں کی اللہ توبہ قبول کرتا ہے۔ خدا کے قول جہالت سے مراد معاقبہ عقاب سے جہالت ہے۔ بعض کہتے ہیں عظمتِ خدا سے جہالت اور یہ کہ جب انسان گناہ کر رہا ہے تو وہ اس وقت بھی بندے کی گرفت کرتا ہے پھر فرماتا ہے اور ان لوگوں کی توبہ توبہ نہیں جو بُرے اعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں اور نہ اُن لوگوں کی جو مرتے ہیں کفر کی حالت میں خداوندِ عالم نے اس توبہ کے قبول ہونے کی نفی کی ہے جو گناہگار اور کافر موت کے علامات و نشانات کو دیکھ کر کرے۔ حالانکہ توبہ تو صرف اُس

Marfat.com

وقت قابلِ قبول ہے جب موت کا یقین نہ ہو۔ کیونکہ خداوندِ عالم نے وعدہ فرمایا ہے۔ قبول توبہ کا اس قول میں کہ وہ وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے متعلق اس کا ارشاد ہے گناہ کو بخشنے والا، توبہ کو قبول کرنے والا، شدید عذاب والا پس فی نفسہٖ اور ذاتہٖ توبہ فعلِ قبیح کے ارتکاب اور واجب کے چھوڑنے پر لازم و واجب ہے۔ پھر اگر توبہ حق اللہ سے ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا ترک کرنا اور باقی مخلوق کہ جن کا تعلق نفس (روح و بدن) دونوں کے ساتھ ہے، یا ان میں سے ایک کے ساتھ ہے۔ تو توبہ کرنے والے پر واجب ہے کہ قدرت رکھتا ہو تو انھیں شروع کر دے اور اگر قدرت نہیں رکھتا تو پختہ عزم و ارادہ کرے کہ جس وقت قدرت حاصل ہوئی ادا کروں گا اور گزشتہ زمانہ میں ان حقوق کے ترک پر پشیمان ہو اور ارادہ کرے کہ پھر دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ اور اگر توبہ کا تعلق بندوں کے حقوق کے ساتھ ہے تو واجب ہے کہ اس حق کو اُن کی طرف لوٹا دے۔ اگر وہ زندہ ہوں اور ان کے مرنے کے بعد ان کے وارثوں کو دے۔ اگر عین مال موجود ہے۔ ورنہ اس کی مثل دے۔ اور اگر اُن کا کوئی وارث نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ دے۔ اگر اس کی مقدار معلوم ہے ورنہ اتنا صدقہ دے جس کے متعلق ظن غالب ہو کہ وہ اس کے برابر ہے اور اس مال کے غصب کرنے پر پشیمان اور نادم ہو اور ارادہ کرے کہ پھر ایسا نہیں کروں گا اور اللہ سے استغفار کرے کہ اُس نے اُس کے اور اُس کے

Marfat.com

رسولؐ کے حکم اور اس کے امامؑ کے فرمان سے تجاوز کیا تھا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا اس سلسلہ میں حق ہے جو کہ استغفار سے ساقط ہو سکتا ہے اور اگر توبہ ہو کسی عزت و ناموس کے معاملہ میں یا چغلخوری یا لوگوں پر جھوٹا بہتان باندھا ہو تو ضروری ہے کہ اپنے آپ کو اُن کے سامنے جھکا دے اور اقرار کرے کہ میں نے ان پر جھوٹ اور بہتان باندھا تھا اور ان سے اس حق سے بری الذمہ کرنے کی استدعا کرے۔ اگر وہ اپنے حق سے تنزل کر لیں ورنہ جس طرح وہ راضی ہوں انھیں راضی کرے۔ اور اگر جان بوجھ کر کسی شخص کو قتل کیا تھا یا زخم لگایا تھا یا لوگوں کو کسی قسم کی بدنی تکلیف دی تھی تو اپنے آپ کو اُن کے سپرد کر دے تاکہ اُن کے حقوق سے وہ خارج ہو سکے جس طرح کہ شرعاً حکم ہے۔ قصاص کی صورت میں یا زخم سے یا اگر وہ چاہیں اور راضی ہوں۔ تو عمدی قتل کی دیت لے لیں ورنہ قتل کے بدلے قتل ہوگا۔ اور اگر توبہ کا تعلق زنا شراب پینے اور اس قسم کے گناہوں سے ہو تو اُن سے توبہ یہ ہے کہ وہ اس فعل پر پشیمان ہو اور ارادہ کرے کہ پھر اس کی طرف نہیں لوٹے گا اور انسان کا صرف استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ (میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں) توبہ نہیں جبکہ نہ اللہ کا حق ادا کرے نہ اس کے رسولؐ و امامؑ کا اور نہ لوگوں کا۔ اب اگر صرف ایسا کرے تو وہ اپنے نفس سے مذاق کرتا ہے اور جھوٹ کی وجہ سے ایک اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ جیسا کہ روایت ہے کہ ایک شخص کسی کے قریب سے گزرا وہ استغفر اللہ

Marfat.com

بھی کہتا تھا اور ساتھ ساتھ اگروں کو گالیاں بھی دیتے جا رہا تھا۔ اور بار بار استغفر اللہ کرتا اور گالیاں دیتا تو سننے والا کہنے لگا میں ایسی استغفار سے اللہ سے استغفار چاہتا ہوں۔ اور اس نے انا للہ کہا بلکہ تم تو اپنے آپ سے مذاق کر رہے ہو۔ اور رسول اللہ ؐ نے فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے خالص توبہ کر لو اور اعمالِ صالح کی طرف جلدی کرو قبل اس کے کہ مشغول ہو جاؤ اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان اصلاح کر لو۔ تم نیک بخت ہو جاؤ گے اور زیادہ صدقہ دیا کرو تمھیں رزق دیا جائے گا اور نیکی کا حکم دو محفوظ ہو جاؤ گے اور بُرائی سے منع کرو تو تمھاری مدد و نصرت کی جائے گی۔ اے لوگو تم میں سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو موت کی زیادہ یاد کرتا ہے اور تم میں سے زیادہ ہوشیار وہ ہے جو موت کے لیے بہترین تیاری کرتا ہے اور عقل کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ غرور و دھوکا کے گھر سے دُوری اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کیا جائے اور قبروں میں رہنے کے لیے زادِ راہ تیار کیا جائے اور حشر و نشر کے دن کے لیے تیاری کی جائے اور رسول اللہ ؐ یہ دُعائیں فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغفر لی کل ذنب علی انک انت التواب الرحیم۔ روایت ہے کہ ابلیس نے کہا تیری عزت و جلال کی قسم میں لگاتار ابنِ آدم کو گمراہ کرتا اور گناہ کی طرف بُلاتا رہوں گا۔ جب تک رُوح اس کے جسم میں باقی رہتی ہے۔ تو خداوندِ عالم نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اس کو توبہ سے منع نہیں کروں گا۔ جب تک اس کی رُوح جدا نہیں ہوتی اور خداوندِ عالم ؐ

Marfat.com

وقت بندہ کی رُوح کو قبض نہیں کرتا جب تک کہ یہ متنوع نہیں ہو جاتا اگر یہ
باقی رہے تو توبہ نہیں کرے گا جیسا کہ خداوند عالم اپنی کتاب میں اس قول
کے جواب کے متعلق خبر دیتا ہے کہ اسے ہمارے پاس کیا ہمیں واپس لوٹایا جائے
ہم اچھے کام کریں گے پس فرماتا ہے اور اگر انھیں واپس کیا جائے تو یہ
پھر وہی کام کریں گے اس کی طرف جس سے انھیں روکا گیا تھا اور بے شک
یہ جھوٹے ہیں اور رسول اللہ ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے اور کہتے
تھے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ اور اس طرح آپ کے اہل بیت علیہم السلام
اور آپ کے نیک اصحاب بھی کرتے تھے بسبب خدا کے اس ارشاد کے
اور اللہ سے استغفار کرو۔ پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ ایک شخص نے کہا
اے اللہ کے رسول میں گناہ کرتا ہوں۔ فرمایا استغفار کرو، وہ کہنے لگا میں
توبہ کرتا ہوں، پھر گناہ کی طرف لوٹا جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب گناہ
کرو تو توبہ کرلو۔ وہ کہنے لگا پھر تو میرے گناہ زیادہ ہو جائیں گے تو آپ
نے فرمایا خدا کی بخشش و بخشش کہیں زیادہ ہے۔ تم ہمیشہ توبہ کرتے رہو
یہاں تک کہ شیطان مردود ہو جائے گا، اور فرمایا خدا بندے کی توبہ سے
خوش ہوتا ہے اور خدا کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے اور اپنے آپ کو پاک کرنے والوں کو بھی دوست رکھتا
ہے اور رسول اللہ نے فرمایا جو بندہ گناہ کرتا ہے۔ پھر کھڑا ہو جاتا ہے اور
وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو خدا اُسے
بخش دیتا ہے اور خدا پر حق ہے کہ وہ اس کی استغفار کو قبول کرے۔ کیونکہ

Marfat.com

وہ خود فرماتا ہے کہ جو شخص بُرا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو خدا کو غفور و رحیم پائے گا اور آپ نے فرمایا بندہ گناہ کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے وہ جنّت میں داخل ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا یہ کیسے ہوتا ہے۔ اے اللہ کے رسول فرمایا اس لیے کہ اس کا نصب العین یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس سے استغفار کرتا اور اس پر پشیمان ہوتا رہتا ہے پس خدا اس وجہ سے اُسے جنّت میں داخل کر دیتا ہے اور میں کسی نیکی کو اتنا بہتر نہیں سمجھتا۔ جتنا وہ نیکی جو ایک قدیم گناہ کے بعد ایجاد ہو بیشک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے اور فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے اب اگر وہ توبہ کر لے اور اُسے چھوڑ دے اور استغفار کر لے تو اس کا دل اُس سے صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور نہ استغفار کرے تو گناہ پر گناہ اور سیاہی پر سیاہی بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ دل کو گھیر لیتی ہے تو وہ دل گناہوں کے پردے کی زیادتی کی وجہ سے مر جاتا ہے اور اسی پر والٹ کرتا ہے۔ خدا کا یہ ارشاد بلکہ اُن کے دلوں پر زنگ آ جاتا ہے بسبب ان کے کسب شدہ افعال کے یعنی پردہ آ جاتا ہے اور عقلمند گمان کرتا ہے کہ اس کا نفس مر چکا ہے اور وہ اللہ سے رجوع کا سوال کرتا ہے تاکہ یہ توبہ کرے اور گناہ کو چھوڑ دے اور نیک صالح بن جائے تو خدا اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے پس وہ جد و جہد کرتا ہے اور خدا کے اس ارشاد کی تفسیر میں آیا ہے (اور

Marfat.com

م انھیں پست عذاب چکھاتے ہیں بڑے عذاب کے علاوہ تاکہ وہ پلٹ
یں) کہ اس ادنیٰ عذاب سے مراد وہ مصائب ہیں جن کا تعلق مال اہل و
یال اور اولاد و نفس سے ہے اور عذاب اکبر سے مراد عذاب جہنم ہے
رشاید وہ لوٹ آئیں سے مراد گناہ سے لوٹنا ہے۔ اور یہ بات دنیا
ے علاوہ نہیں ہو سکتی۔ اور خداوند عالم نے داؤدؑ کی طرف وحی کی اس
ے ڈرو کہ میں اچانک تمھاری گرفت کروں۔ پس تم میری ملاقات کرو۔
ہر حجت کے۔ اس سے مراد توبہ ہے اور روایت ہے کہ وہ کلمات جو
دمؑ نے اپنے رب سے حاصل کئے تھے کہ جن کی وجہ سے اُن کی توبہ
بول ہوئی تھی۔ وہ اللہ کا یہ ارشاد تھا۔ اے ہمارے رب ہم نے
پنے نفسوں پہ ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پہ رحم
کیا تو ہم خسارہ میں رہنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور ایک روایت
ہے کہ آدمؑ اور ان کی بیوی نے جنت کے دروازے پر دیکھا تھا کہ محمدؐ
علیؑ فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ مخلوق میں سے میرے پیچھے ہوئے ہیں۔ پس
دونوں نے ان کا واسطہ دے کر سوال کیا تو ان کی توبہ اللہ نے قبول کی اور توبہ
کے چار خصال (ارکان) ہیں دل سے پشیمانی اور دوبارہ نہ کرنے کا عزم اور
مخلوق سے بری الذمہ ہونا اور اعضاء و جوارح سے اس گناہ کو بجا نہ لانا۔
اور توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد اس فعل کی طرف رجوع نہ کرے
جس سے توبہ کی ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ جیسے اس
نے گناہ ہی نہیں کیا اور جو گناہ پر اصرار کرتا ہے استغفار کے باوجود وہ

Marfat.com

اپنے آپ سے مذاق کرتا ہے اور شیطان بھی اس کا تمسخر اڑاتا ہے
اور انسان جب کہے کہ اے میرے رب میں تجھ سے استغفار اور
بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہ گناہ کی طرف لوٹ جائے، پھر
لوٹ جائے تو چوتھی دفعہ وہ جھوٹوں کی فہرست میں لکھا جائے گا
بعض نے کہا ہے تو خود اپنا وصی بن اور لوگوں کو اپنا وصی نہ بنا
کس طرح تو لوگوں کو اپنی وصیت کے ضائع کرنے پر ملامت کرے
حالانکہ تو نے خود اپنی زندگی میں اسے ضائع کر دیا ہے حضرت
نے ایک شخص کو استغفر اللہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری ماں تیرے
میں روئے۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ استغفار کی کیا تعریف اور حد
استغفار علیین کا درجہ ہے اور یہ چھ معانی پر واقع ہوتی ہے
معنی پشیمان ہونا اس پر جو گذر چکا ہے۔ دوسرا معنی یہ عزم و
کہ پھر کبھی بھی اس کام کی طرف نہیں لوٹوں گا اور تیسرا یہ کہ جو حق
کے ہیں وہ انھیں ادا کرے یہاں تک کہ بارگاہ ایزدی میں صاف
ہو کر جائے اور چوتھا یہ کہ تو قصد کرے ہر اس فریضہ کا جسے ضائع
پس اس کے حق کو ادا کرے اور پانچواں یہ کہ وہ گوشت جو حرام
کے زمانہ میں اگا ہے اسے پگھال دینے کا ارادہ کرے اور چھٹا
کو اطاعت کا دردِ تکلیف چکھاؤ۔ جس طرح اسے نافرمانی کا
چکھایا ہے پھر کہو استغفر اللہ۔

Marfat.com

بارھواں ۱۲ باب

موت اور اُس کے مواعظ کا تذکرہ

حسن بن ابی الحسن بن محمد دیلمی اِس کتاب کا مصنف خدا اُسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے کہتا ہے جو شخص موت کو اپنا نصب العین بنا لے تو وہ دُنیا میں زاہد ہو جاتا ہے اور مصائب اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں اور اس سے وہ اچھے افعال میں رغبت کرنے لگتا ہے اور یہ بات اُسے توبہ پر اکساتی ہے اور اسے الھڑ پن سے روک دیتی ہے اور دُنیا میں اُمید کے پھیلانے سے قطع کر لیتی ہے اور وہ کم گناہ کی طرف لوٹتا ہے تھوڑی سی دنیا پر اس کا دل خوش رہتا ہے اور خُدا نے کسی پر اس سے بڑا انعام نہیں کیا کہ وہ آخرت کے گھر کی یاد کو اپنا نصب العین بنا لے۔ اسی لیے خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ اور ان کی ذریت پر یہ احسان جتلایا ہے کہ انھیں آخرت کی یاد کے لیے خالص کر لیا ہے اور رسول اللہؐ نے فرمایا لذتوں کو توڑنے والی (موت) کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اگر تم تنگی میں ہوتے تو ذکر موت اس کو وسعت دے گا۔ پس تم اس پر راضی ہو گے اور ثابت قدم ہو جاؤ گے اور اگر تم تونگری میں ہوتے تو وہ اس کو تمھارا مبغوض بنا دے گی۔ اور تم کہیں سخاوت کرتے لگو گے پس تم کو اجر ملے گا۔ کیونکہ موت میں امیدوں کو کاٹ دیتی ہیں اور

اجلوں کو قریب لاتی ہیں اور انسان اپنی روح کے نکلنے کے وقت اور قبر میں
داخل ہوتے ہی جو کچھ آگے بھیج چکا ہے اس کی جزا اور جو کچھ پیچھے چھوڑے
جا رہا ہے اس کا کم بے پرواہ کرنا دیکھ لیتا ہے، اور شاید باطل سے اُس
جمع کیا ہو اور حق سے منع کیا ہو اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں جسے یہ معلوم
جائے کہ موت اس کا مصدر اور قبر اس کا مورد ہے اور اللہ کے سامنے
اس کی پیشی ہے اور اس کے اعضاء و جوارح اس کے گواہ ہوں گے تو اُس
کی حسرت طویل اور اس کے آنسو زیادہ نکلیں گے اور ہمیشہ متفکر رہے
اور فرمایا جو جانتا ہے کہ وہ احباب سے جدا اور مٹی میں ساکن ہو جائے
اور حساب کا آمنا سامنا ہے۔ تو اُس کے لیے مناسب ہے کہ وہ اُمید کو
توڑ لے۔ اور اچھا عمل کر لے۔ پس یاد کرو خدا تم پر رحم کرے۔ خدا کے اس
قول کو کہ موت کی سختی آگئی حق کے ساتھ یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تو دور ہٹا
تھا پس ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ پس تیری نظر آج کے دن تیز ہے
یعنی وہ دیکھ رہی ہے۔ موت کو تجھے اس میں کوئی شک و ریب باقی نہیں
رہا۔ بعد اس کے کہ تو اسے بھولا ہوا تھا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا
اور آپؑ نے فرمایا کیا تمھیں معلوم ہے کہ تم میں سے زیادہ عقلمند کون ہے
کہنے لگے نہیں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا جو موت کو تم میں سے زیادہ یاد کرے
اور اس کے لیے بہترین تیاری کرے، کہنے لگے اور اس کی علامت کیا ہے
اے اللہ کے رسولؐ فرمایا غرور و دھوکا کے گھر سے دوری اور دائمی گھر کی طرف
رجوع کرنا اور قبروں میں رہنے کے لیے زادِ راہ تیار کرنا۔ اور حشر و نشر کے دن
کی تیاری کرنا۔

تیرھواں باب

عمل میں ایک دوسرے سے سبقت کرنا

اس کتاب کا مصنف کہتا ہے خدا اُس پر رحم کرے۔ اے انسان
پنے خواب غفلت سے بیدار ہو جا اور اپنی مستی سے افاقہ حاصل کر اور عمل کر
ب کر تجھے چھوٹا ہے۔ اجل کے آجانے سے پہلے اور اُس مال سے سخاوت
ر جو تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے لیے جو تیرے سامنے ہے۔ کیونکہ تیرے
امنے ایک سخت گھاٹی ہے کہ جسے کم بوجھ والوں کے علاوہ کوئی طے نہیں
ر سکے گا۔ پس احسن طریقہ پر تیاری کر۔ اس گھر سے جس میں ننگا داخل ہوا تھا
ر جس سے عریاں ہی خارج ہوگا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ البتہ میرے پاس تنہا
ؤ گے جیسا کہ ہم نے تمھیں پہلی مرتبہ خلق کیا تھا اور جو ہم نے تمھیں عطا کیا ہے
سے پیچھے چھوڑ کر جاؤ گے، اور ہم تمھارے ساتھ تمھارے وہ سفارشی نہیں
یکھیں گے جنھیں تم گمان کرتے تھے۔ اور نبی اکرمؐ نے فرمایا صحت میں بیماری سے
پہلے اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور فراغت کے وقت شغل سے پہلے اور
زندگی میں موت سے پہلے عمل کرو اور جبرائیلؑ میرے پاس اترا ہے اور اُس نے
کہا ہے اے محمدؐ خدا تمھیں درود و سلام کے بعد کہتا ہے جس گھڑی میں تم مجھے یاد
کرو۔ وہ میرے پاس تمھارے لیے ذخیرہ ہے اور ہر وہ گھڑی جس میں تم مجھے یاد
کرو، وہ تیری ضائع ہو گئی ہے اور خداوند عالم نے داؤدؑ سے وصیت کی،

Marfat.com

اے داؤدؑ جس گھڑی تم مجھے یاد نہ کرو، میں اُس گھڑی کو معدوم کر دیتا ہوں اور
امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے وہ شخص جو اپنی عمر کی کسی گھڑی کو ضائع کر دے
اس چیز کے علاوہ کسی بات میں کہ جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے تو وہ اس لائق
ہے کہ اس پر قیامت کے دن اُسے طویل حسرت و ندامت ہو۔ روایت
کہ ایک جوان اپنے باپ سے کافی زیادہ مال کا وارث بنا تو اُس نے اُسے راہ میں خرچ کرنے لگا۔ پس اس بات کی شکایت اس کی ماں نے اس کے
باپ کے ایک دوست سے کی۔ اور کہنے لگی میں اس پر فقر و فاقہ سے ڈرتی
ہوں۔ اس دوست نے اسے حکم دیا کہ اس مال میں سے کچھ اپنی ذات
کے لیے بھی رکھ لے۔ تو وہ جوان کہنے لگا آپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے متعلق
جو شہر کی سرائے میں ساکن ہو، اور چاہتا ہو کہ وہ شہر میں داخل ہو۔ اور وہ اپنا
غلام۔ مال و متاع کے ساتھ شہر والے گھر میں بھیجے تو یہ بات اس کے
بہتر ہے۔ یا خود تنہا چلا جائے اور اپنا مال و متاع پیچھے چھوڑ جائے جب
اُسے معلوم نہیں کہ پیچھے سے کوئی اس کو اس کی طرف بھیجے گا۔ پس وہ دوست
سمجھ گیا کہ وہ اپنی مثال میں سچا ہے تو اس نے اُسے حکم دیا کہ تم صدقات
اُسے خرچ کرو۔ لہٰذا اے بھائی تجھ پر لازم ہے کہ ہمیشہ صدقے دیا کرو کیونکہ
اُن کا دوام مخفی اور آخرت کی نیکیوں کی دلیل ہے اور تھوڑے صدقہ
کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ تھوڑا تھوڑا مل کر زیادہ ہو جاتا ہے اور دلی رغبت
کے ساتھ واجب زکوٰۃ کے نکالنے میں جلدی کرو۔ کیونکہ صدقہ مومن کے ہاتھ
سے نہیں نکلتا۔ جب تک شر شیطان نہیں چھوٹ جاتے۔ جن میں سے ہر ایک

Marfat.com

نہ آدم پر وراثت کا ٹیا ہے اور اُسے زکوٰۃ نکالنے سے روکتا ہے اور اے
ئی جو چیز تم صدقہ میں دو اُسے زیادہ نہ سمجھو اور خدا کی اطاعت کو جب
ن بڑا سمجھے تو وہ اللہ کے نزدیک چھوٹی ہو جاتی ہے اور جب عمل کم
یک چھوٹی ہو تو اللہ کے نزدیک بڑی ہو جاتی ہے۔ روایت میں ہے کہ
رت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا کہ مجھے وہ گناہ بتاؤ کہ جب فرزند آدم
کا مرتکب ہو جائے تو تم اس پر غالب آجاتے ہو۔ وہ کہنے لگا جب وہ
نے اوپر اترائے اور اپنے عمل اور صدقہ کو بڑا سمجھے اور اپنے گناہوں کو
ول جائے تو میں اس پر چھا جاتا ہوں۔ اور جو اور کچھ نہ سوائل کو جھڑکنے
ے یا اُسے ناامید پلٹانے سے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ
سوال میں لچھ نہ دے۔ بلکہ اُسے خوب صورتی سے واپس کر۔ جب تیرے
ں دینے کے لیے کچھ نہ ہو اس کے لیے نیک چیز جگہ پر لحمت خدا کر زیادہ
ل نہ دینے کی کیونکہ بعض اوقات سوال کرنے والا فرشتہ ہوتا ہے کہ
شتہ خدا تیری طرف آدمی کی شکل میں بھیجا ہوتا ہے تاکہ اس سے تیرا
متحان کرے۔ اور وہ دیکھے کہ جو رزق اس نے تجھے دیا ہے اس کے ساتھ
ا کیا کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب خدا نے حضرت موسیٰ سے مناجات
ں تو فرمایا اے موسیٰ سائل کو ناامید واپس نہ کر چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر یہ
ے خوب خوشی سے لوٹا دو۔ کیونکہ کبھی تمہارے پاس وہ آتا جو نہ انسان
ہے اور نہ جن۔ بلکہ خدائے رحمٰن کے فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ تم سے آکر سوال
رتا ہے اس سے جو تم پر حق ہے اور وہ تمہارا امتحان کرتا ہے اس میں جو

Marfat.com

اللہ نے تمھیں رزق دیا ہے اور روایت ہے کہ ایک عالم اپنے ساتھیوں
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک مسکین آیا اور اس نے کچھ لینے کے لیے سوال
تو وہ عالم ان سے کہنے لگے تمھیں معلوم ہے کہ یہ سائل کیا کہتا ہے۔ یہ کہتا
کہ مجھے کچھ دو جو میں تمھارے لیے آخرت کے گھر کی طرف اُٹھا کے لے جا
جو تمھارا ذخیرہ ہو کہ کل عرصۂ محشر میں تم اس کے پاس جاؤ۔ پس اے
تیرے لیے ضروری ہے کہ تم ان فقراء کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ اپنا مال
کے لیے بھیجو تاکہ تمھارا ثواب دارِ نعیم باقی و دائم میں جنت ہو خلیل
نے اپنے ایک تونگر ساتھی سے کہا تم مال جمع کرتے ہو ایسے اشخاص
لیے جو سب کے سب تمھارے دشمن ہیں یا تو تمھارے بعد والے اپنی
کے شوہر کے لیے یا اپنی بیٹی کے شوہر کے لیے اور یا اپنے بیٹے کی بیوی
لیے اور یہ سب تیری موت کی تمنا کرتے اور تیری زندگی کو طویل سمجھتے ہیں
اگر تم عقلمند اور اپنے نفس کے لیے مخلص ہو تو اپنا مال اپنی آخرت کے زادِ راہ
طور پر اپنے ساتھ اُٹھا لو اور ان میں سے کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہ دو
ایک مردِ صالح نے کسی عالم سے کہا کہ مجھے وصیت نصیحت کرو۔ وہ کہنے
میں تمھیں ایک ہی چیز کی وصیت کرتا ہوں۔ جان لو کہ رات دن تجھ میں اپنا
کر رہے ہیں پس تم بھی ان میں عمل کرو اور اس بات میں جب عقلمند غور
تو اسے معلوم ہوگا کہ یہ بہت بلیغ موعظہ ہے۔ ایک عالم سے کہا گیا کہ مو
دل میں تمام چیزوں میں تعریف سے زیادہ لائق اور زیادہ مٹھی کونسی ہے
کہنے لگا ایک ہی چیز اور وہ عملِ صالح کا ثمرہ اور نتیجہ ہے کہا گیا۔ اِنتوں

دشی کس چیز میں ہے کہنے لگا موت کے وقت خوف سے ماموں ہوتا پھر
ں نے یہ دو اشعار پڑھے۔ جب تیری ماں نے تجھے جنا تھا تو تو رو رہا تھا
در لوگ تیرے گرد خوشی سے ہنستے تھے پس اپنے لیے ایسی کوشش کر کہ
ب لوگ تیری موت کے وقت روئیں تو تو خوشی سے ہنسے۔ ایک شخص
نے حضرت صادقؑ سے عرض کیا کہ مجھے وصیت کیجئے۔ آپؑ نے فرمایا اپنا
امان تیار کرو اور طویل سفر کے لیے زادِ راہ زیادہ مہیا کرو۔ اور اپنی ذات کا
وصی بن جا اور کسی غیر کو امین نہ بنا کر وہ تیری قبر کی طرف تیری نیکیاں
بھیجے گا کیونکہ تیری اولاد میں سے کوئی بھی نہیں بھیجے گا اور حق کتنا واضح ہے
ر آنکھوں والے شخص کے لیے کہ وہ دنوں میں سے ایک میں کوچ کرنا ہے
یک اعمال کا زادِ راہ اکٹھا کرو۔ اور خالص مال سے صدقہ دو۔ کیونکہ کوچ
ر زوال قریب ہے۔ عقلمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز کے اوّل اوقات
کی حفاظت کرے اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرے پس نیکی اور بہتر قوت
یادہ دے کیونکہ عمر چند لحظے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ خوش شخص مر گیا جب
ہ قبر میں ہو تو اگر چیزیں اور حسرتیں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے تو کہتا ہے
پچھے دنیا کی طرف پلٹا دو تاکہ میں اپنے مال کا صدقہ دوں پس اس سے
کہا جاتا ہے یہ بات اب دور کی ہے پس اے صاحب عقل جو وقت باقی
رہ گیا ہے اُسے غنیمت سمجھ کیونکہ تیری بقیہ زندگی کے لیے کوئی بقاء نہیں ہے
پس اس سے تبارک کر لے جو تجھ سے چھوٹ چکا ہے اور کوشش کر کہ
تیری نظر آخرت پر ہو۔ وہ تیرے لیے دنیا پر نظر رکھنے سے زیادہ مفید ہے

Marfat.com

کیونکہ دُنیا فنا ہونے والی ہے اور آخرت نے ہی باقی رہنا ہے اور نیک بخت وہ ہے جو آگے کے لیے تیاری کرے اور موت سے پہلے نیک عمل آگے بھیجے کہ جس پر اُس نے جانا ہے کہ جس دن مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد میں کہتا ہوں کہ مال جمع کرنا اور اس کا اپنی ذات پر خرچ کرنا اور رضائے خدا میں اُسے خرچ نہ کرنا ایسا ہے جیسے خدا فرماتا ہے اور اُن لوگوں کے متعلق کہ جو بخل کرتے ہیں۔ اس میں جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں دیا ہے یہ گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے لیے بدتر ہے عنقریب قیامت کے دن طوق بنا کر اُن کے گلے میں ڈال دیا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے تھے۔ روایت میں نبی اکرمؐ سے مروی ہے کہ خداوند عالم تمہارے مال پر بڑا زہریلا سانپ بنا کے تمہارے گلے میں بطور طوق ڈال دے گا پس وہ سانپ کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کو صدقہ کرنے سے تو نے روک رکھا تھا پھر وہ اپنے ڈاڑھوں سے اُسے کاٹے گا پس وہ اس سے بہت زیادہ چیخے گا۔ لہٰذا تم پر لازم ہے۔ اے جنت اور اس کی نعمتوں کے طلب گار کہ تو محبت دُنیا اور اُس کی زینت کو ترک کر دے کیونکہ خداوند عالم نے اپنی کتاب عزیز میں اس کی مذمت کی ہے اور فرمایا جو لوگ زندگی دُنیا اور اس کی زینت کو چاہتے ہیں تو ہم ان کے اعمال کو اسی میں پورا کر دیں گے اور اس میں ان کے لیے کوئی کمی اور نقص نہیں ہوگا۔ یعنی مال و عزت و منزلت میں نقص نہیں ہوگا۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں جہنم کی آگ کے علاوہ کچھ نہیں اور حبط ہو جائے گا جو وہ اُس میں

رتے رہتے ہیں۔ یعنی اُن کے دنیا کے اعمال باطل ہو جائیں گے۔ فرمایا
آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی کو بڑھا دیں گے اور جو دنیا کی
یتی چاہتا ہے تو اس میں سے ہم اُسے دیں گے اور آخرت میں اُس کا
ئی حصہ نہیں۔ حرث آخرت سے مراد آخرت کے لیے عمل کرنا کہ جس
ے انسان جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ حرث سے
زمین کی زراعت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہل جنت
دنیا میں سے کسی چیز پر پشیمان نہیں ہوں گے سوائے اس گھڑی کے
جو دنیا میں ذکرِ خدا کے بغیر ان سے گزری ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا کوئی
نہیں گزرتا۔ مگر یہ کہ خداوندِ عالم ندا کرتا ہے۔ اے میرے بندے تو نے
سے انصاف نہیں کیا۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھولے ہوئے
ہ اور میں تجھے اپنی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور تو میرے غیر کی طرف
اتا ہے اور میں تجھے اپنے خزانہ سے دیتا ہوں اور تجھے حکم دیتا ہوں کہ
رے لئے مجھ سے صدقہ دے۔ پس تو میری اطاعت نہیں کرتا اور میں تجھ
رزق کے دروازے کھول دیتا ہوں، اور اپنے دیئے ہوئے مال سے
سے قرض چاہتا ہوں اور تو ترش روئی سے پیش آتا ہے اور میں تجھ
ے مصیبت کو ٹالتا ہوں اور تو برے کاموں پر ڈٹا ہوا ہے۔ اے فرزندِ آدم
تیرے پاس کیا جواب ہوگا جب تو مجھے جواب دے گا۔ ایک عالم کا قول
ہ اے بھائی مرد کے موت پر نہیں رونا چاہیے کیونکہ وہ تو جنتی ہے اور اس سے
ئی چارہ کار نہیں۔ بلکہ وہ (اعمالِ صالح) کے فوت ہو جانے کی حسرت پر

روتے ہیں۔ اب کہاں سے اعمالِ صالحہ کا زادِ راہ لے آئیں کہ جس سے
وہ بلند درجہ کے مستحق ہوں اور چونکہ وہ کوچ کر چکے ہیں ایسے گھر سے
کہ جس سے انھوں نے زادِ راہ تیار نہیں کیا اور اتر چکے ہیں ایسے
گھر میں جسے آباد نہیں کیا تو اُس وقت وہ کہیں گے ہائے حسرت اس
بات پر کہ ہم نے خُدا کے معاملہ میں کوتاہی کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہر رات
ملک الموت پکارتا ہے کہ اے مرنے والے آج کے دن تم کس پر رشک
کرتے ہو جب کہ تم مطلع کی ہریالی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو تو مُردے
جواب دیتے ہیں کہ ہم مومنین کی مسجدوں پر رشک کرتے ہیں کہ وہ نماز
پڑھ رہے ہیں اور ہم نہیں پڑھ سکتے۔ اور وہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہم
نہیں دے سکتے اور وہ ماہِ رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں
رکھتے اور جو کچھ اُن کے اہل وعیال سے بچ جاتا ہے وہ اس کا صدقہ
دیتے ہیں اور ہم نہیں دیتے اور وہ اللہ کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور ہم نہیں
کرتے۔ پس ہائے حسرت و افسوس اس چیز پر جو دارِ دنیا میں ہم سے
فوت ہوئی ہے اور لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹا اگر تو جنت کو
چاہتا ہے، تو تیرا رب اطاعت کو چاہتا ہے۔ پس تو اس چیز کو دوست رکھ
جسے وہ پسند کرتا ہے تاکہ وہ تجھے وہ چیز دے جس سے تجھے محبت ہے اور
اگر تو جہنم کو ناپسند کرتا ہے تو تیرا رب گناہ کو ناپسند کرتا ہے پس اس کو ناپسند
کر جسے وہ ناپسند کرتا ہے تاکہ وہ تجھے نجات دے اُس سے جسے تو ناپسند
کرتا ہے اور جان لو کہ موت کے بعد وہ چیزیں ہیں جو زیادہ عظیم اور زیادہ مصیبت

ہیں۔ خداوند عالم اپنی کتاب محکم میں ارشاد فرماتا ہے اور صور میں پھونکا گیا پس آسمان و زمین میں جو کوئی ہے وہ مر جائے گا۔ مگر جسے خدا چاہے پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا اچانک وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ قابل وثوق راویوں نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ صور ایک بہت بڑا سینگ ہے جس کا ایک سرا اور دو طرفین ہیں اور اس کی نچلی طرف جو زمین کی طرف ہے اور اوپر والی طرف جو آسمان کی طرف ہے کے درمیان کا فاصلہ ساتویں زمین کی سرحد سے لے کر ساتویں آسمان کے اوپر والے حصہ جتنا ہے اور اس میں مخلوق کے روحوں جتنے سوراخ ہیں۔ اس کے منہ کی وسعت آسمان سے لے کر زمین تک ہے اور اس میں تین دفعہ پھونکا جائے گا۔ ایک دفعہ پھونکا جائے گا کہ جس سے لوگ گھبرا جائیں گے دوسری دفعہ کے پھونکنے سے مر جائیں گے اور تیسری دفعہ پھونکنے سے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ جب دنیا کے دن ختم ہوں گے تو خداوند عالم اسرافیلؑ سے کہے گا کہ صور میں گھبرا دینے والا پھونک کرے۔ پس جب ملائکہ اسرافیلؑ کو اس حالت میں اترتے دیکھیں گے کہ اس کے ساتھ صور ہو گا تو وہ کہیں گے خداوند عالم نے اہل آسمان و زمین کی موت کا حکم دے دیا ہے۔ پس اسرافیلؑ بیت المقدس کے پاس اترے گا اور کعبہ کی طرف منہ کر کے گا پس صور میں گھبرا دینے والا پھونک پھونکے گا۔ ارشاد قدرت ہے اور صور میں پھونکا گیا تو آسمان و زمین میں جو کوئی تھا وہ گھبرا اٹھا مگر جسے خدا نے چاہا اور سب اس کے پاس ذلیل ہو کر آئیں گے۔ خدا کے اس قول

تک جو کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اس کو اس سے بہتر ملے گا اور وہ اس
کی گھبراہٹ سے امان میں ہوں گے اور زمین کانپنے لگے گی اور دودھ
والی اپنے بچہ سے غافل ہو جائے گی اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور
جھومنے لگیں گے اور بعض بعض پر گر رہے ہوں گے گویا وہ نشہ میں ہیں
حالانکہ وہ نشہ میں نہیں لیکن وہ عظیم ترین گھبراہٹ میں ہوں گے اور جو
کی داڑھیاں گھبراہٹ سے سفید ہو جائیں گی اور شیاطین بھاگ کر اطرا
زمین کی طرف اتر جائیں گے اور اگر خدا نے مخلوق کے ارواح کو ان میں
روک رکھا ہوتا تو صور پھونکنے کی آواز کے ہول سے ارواح جسم سے
ہو جاتے پس وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ جب تک خدا چاہے
پھر خدا اسرافیل کو حکم دے گا کہ اب موت کا صور پھونکے پس آوا
اس طرف سے نکلے گی جو زمین کی طرف ہے تو زمین میں کوئی انسان
اور شیطان وغیرہ کہ جن میں رُوح ہے باقی نہیں رہے گا۔ مگر یہ کہ
چیخ مار کر مر جائے گا۔ پھر اس طرف سے آواز نکلے گی جو آسمان کی طرف
ہے تو جو ذی رُوح آسمان میں ہوگا وہ مر جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے
مگر جسے خدا چاہے اور وہ جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ ہیں
وہ ہیں جنھیں خدا چاہے گا پس خداوندِ عالم کہے گا اے ملک الموت
میری مخلوق میں سے کون باقی رہ گیا ہے تو اسرافیل عرض کرے گا۔ ا
پروردگار تو ہی وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ جبرائیلؑ میکائیلؑ اسرا
اور میں باقی رہ گیا ہوں۔ پس خدا عزرائیلؑ کو حکم دے گا کہ ان کے رُو

Marfat.com

بھی قبض کر لے پس ان کے رُوح ملک الموت قبض کر لے گا۔ پھر ارشادِ قدرت ہوگا اے ملک الموت کون باقی رہ گیا ہے۔ ملک الموت عرض کرے گا تیرا ضعیف و مسکین بندہ ملک الموت باقی رہ گیا ہے۔ پس خداوندِ عالم اس سے کہے گا۔ اے ملک الموت میرے حکم سے مر جا پس ملک الموت مر جائے گا۔ اور جب اس کی روح نکلے گی تو اتنی بڑی چیخ مارے گا کہ جسے اگر اولادِ آدم اپنی موت سے پہلے سُنتی تو سب ہلاک ہو جاتی اور ملک الموت کہے گا، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اولادِ آدمؑ کے ارواح کے نکلنے میں یہ کڑواہٹ شدت اور سختی ہے تو میں مومنین کے روحوں کے قبض کرنے میں شفقت کرتا۔ جب اللہ کی مخلوق میں سے آسمان و زمین میں کوئی باقی نہیں رہے گا، تو خدائے جبار جل جلالہ کی طرف سے ندا آئے گی۔ اے دُنیا کہاں ہیں بادشاہ اور بادشاہوں کے بیٹے۔ کہاں ہیں جبابرہ اور ان کے بیٹے؟ کہاں ہیں وُہ جو پوری دُنیا کا مالک ہوا؟ کہاں ہیں وہ جو میرا رزق کھانے کے باوجود اپنے اموال میں سے میرا حق نہیں نکالتے تھے۔ پھر فرمائے گا آج کس کی بادشاہی ہے۔ کوئی جواب دینے والا نہیں ہوگا۔ پھر وہ خود ہی جواب دے گا اور فرمائے گا خدائے واحد قہار کی بادشاہی ہے۔ پھر خداوندِ عالم آسمان کو حکم دے گا۔ وُہ اپنے افلاک اور نجوم کے ساتھ گھومنے لگے گا۔ جیسے چکی گھومتی ہے اور پہاڑوں کو حکم دے گا پس وہ بادلوں کی طرح چلیں گے۔ پھر زمین دوسری زمین کے ساتھ بدل جائے گی کہ جس پر گناہ نہیں ہوئے ہیں اور نہ اس پر ظاہر یا ظاہر کسی کا خون بہایا گیا۔ ہے نہ اس

پر پہاڑ ہلنے لگے اور نہ ثبات جس طرح اُسے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اسی طرح آسمان بدل دیئے جائیں گے جس طرح کہ وہ سنتا ہے کہ جس دن زمین و آسمان دوسرے بدل دیئے جائیں گے اور لوگ خدائے واحد قہار کی بارگاہ کی طرف نکلیں گے اور اپنے حشر کی پیشی کی خبر دے گا۔ جس طرح کہ آسمان و زمین کی خلقت سے پہلے مستقل تھا اس کی حکمت و قدرت سے۔ پھر خدا آسمان کو حکم دے گا کہ وہ زمین پر چالیس دن تک بارش برسائے۔ یہاں تک کہ ہر چیز کے اوپر پانی پانچ گز چڑھ جائے گا پس مخلوق کے جسم گل جائیں گے جیسے سیسہ پگھل جاتا ہے۔ پھر ان کے متفرق اجزا دوسرے اجزاء کے قریب ہو جائیں گے۔ بعد تخلیق خدا کی قدرت سے جو کہ منتشر ہو چکے تھے یہاں تک کہ اگر ایک ہی قبر میں ہزار مردہ دفن ہوئے ہوں اور ان کے گوشت جسم اور بوسیدہ ہڈیاں مٹی ہو کر بعض دوسرے بعض سے مل چکی ہیں تو بھی ایک میت کی مٹی دوسری میت کی مٹی سے نہیں ملے گی۔ کیونکہ اس قبر میں شقی اور سعید تھے۔ ایک جسم جنت کی نعمتوں سے منعم تھا۔ اور ایک جسم جہنم کی آگ سے معذب تھا۔ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے گا کہ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور حاملین عرش زندہ ہو جائیں پس وہ حکم خدا سے زندہ ہو جائیں گے۔ پھر خدا اسرافیل کو حکم دے گا کہ وہ صور کو اپنے ہاتھ میں لے لے اس کے بعد تمام مخلوق کے ارواح کو حکم ہوگا کہ وہ صور میں داخل ہو جائیں پھر خدا جو زندہ عالم اسرافیل کو حکم دے گا کہ وہ زندہ ہونے کے لیے صور پھونکے۔

Marfat.com

اور ان دو دفعہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس سال ہوگا۔ فرمایا پھر
روح صور کے سوراخوں سے نکلیں گے پھیلی ہوئی بدلیوں کی طرح اور
وہ آسمان و زمین کی درمیانی فضا کو پُر کر دیں گے۔ پس زمین پر روح
جسموں میں داخل ہوں گے۔ درآنحالیکہ وہ قبروں میں سوئے ہوئے مُردوں
کی طرح ہوں گے پس روح اپنے ہی جسم میں داخل ہوگا۔ پھر وہ اُن کے
نتھنوں میں داخل ہوں گے۔ تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جائیں گے
پس زمین اُن سے پھٹ جائے گی جس طرح فرماتا ہے۔ جس دن وہ قبروں
سے جلدی جلدی نکلیں گے۔ گویا وہ اپنے حصّوں کی طرف جا رہے ہیں۔
اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ذلت نے انھیں گھیر رکھا ہوگا۔ یہ
وہ دن ہے جس کا انھیں وعدہ دیا گیا تھا۔ فرمایا پھر اس میں دوبارہ پھونکا
جائے گا۔ پس اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر وہ عرصۂ محشر
کی طرف بلائے جائیں گے۔ پس خداوند عالم سورج کو حکم دے گا کہ وہ
چوتھے آسمان سے نیچے آسمان کی طرف اتر آئے۔ اس کی گرمی لوگوں
کے سروں کے قریب ہو جائے گی۔ پس انھیں اس کی گرمی سے ایک
ہیبت عظیم لاحق ہوگی۔ یہاں تک کہ اس کی گرمی اور مصیبت کی شدت
سے انھیں پسینہ آئے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پسینوں میں ڈوبے ہوئے
ہوں گے۔ پھر وہ سر سے پاؤں تک ننگے اٹھیں گے اور پیاس سے ہر ایک اپنی
زبان دونوں ہونٹوں پر پھیر رہا ہوگا۔ فرمایا وہ اس وقت اتنا گریہ کریں گے
کہ ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے، پھر آنسوؤں کے بعد خون روئیں گے

راوی کہتا ہے جبکہ حسن بن محبوب ہے اور وہ اس روایت کو پولس بن فاختہ تک لے گیا ہے۔ وہ کہتا ہے میں نے امام زین العابدینؑ کو دیکھا جب آپؑ یہاں تک پہنچے تو پھوٹ پھوٹ کر اس طرح روتے تھے پسر مردہ عورت روتی ہے اور کہتے تھے افسوس ہائے افسوس میرے پر کہ میں نے اُسے عبادت و اطاعت خدا کے علاوہ کس طرح ضائع کیا ہے تاکہ میں نجات پانے والے کامیاب ہونے والوں میں سے ہو میں کہتا ہوں اور یہ سورۂ مومنین کی آخری آیات کی اس آیت کی تفسیر آیا ہے "یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک پر موت آتی ہے وہ کہتا ہے پالنے والے مجھے واپس پلٹا دے شاید میں اچھا عمل کروں ان چیزوں میں جنھیں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی اپنے وارثوں کے لیے پیچھے چھوڑ آیا ہوں پس میں اُن کا صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہوتا" پس اس کو ملک الموت کہتا ہے ہرگز نہیں یہ ایسی بات ہے جسے وہ کہہ رہا ہے۔ یعنی تیرے لیے دنیا کی طرف رجوع نہیں ہے اور یہ بات اس لیے کہہ رہا ہے چونکہ اس نے سکرات موت کی شدت عذاب قبر ابتدار آخرت کا طلوع اور سوال منکر و نکیر دیکھا ہے فرمایا اگر ان کو واپس کیا جائے تو یہ دوبارہ انھیں کاموں کو کریں گے کہ جن سے انھیں منع کیا گیا ہے اور یہ تو جھوٹے ہیں یعنی اگر انھیں ڈالا دنیا میں دوبارہ پلٹا دیا جائے اور اُن کی عمروں کو بڑھا دیا جائے تو یہ اسی حالت کی طرف پلٹ جائیں، اپنے اموال میں بخل کریں اور صدقہ نہ دیں اور نیکوں کو سیر نہ کریں

اور ننگوں کو کپڑے نہ پہنائیں اور پڑوسیوں کے ساتھ مواسات نہ کریں بلکہ بُخل اور ترکِ اطاعت میں شیطان کی اطاعت کریں، پھر فرماتا ہے اور ان کے پیچھے برزخ ہے مبعوث ہونے کے دن تک۔ تفسیر میں برزخ مراد قبر ہے۔ پھر فرماتا ہے جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان نسب باقی نہیں رہیں گے اس دن اور نہ ایک دوسرے کے متعلق ان سے سوال ہوگا پس جس کے ترازو بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے ترازو ہلکے ہوں گے پس ان کے نفس خسارہ میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اُن کے چہروں کو آگ جھلس دے گی اور اس آیت کا معنی کہ جب صور پھونکا گیا تو اس دن ان کے درمیان نسب نہیں ہوں گے خبر صحیح میں نبی اکرمؐ سے منقول ہے کہ مخلوق جب قیامت اور وقتِ حساب اور دردناک عذاب کو دیکھے گی تو اُس دن باپ بیٹے سے چمٹ جائے گا۔ اور کہے گا دارِ دُنیا میں میں تیرا کیسا باپ تھا۔ کیا میں نے تیری تربیت نہیں کی۔ تجھے غذا نہیں کھلائی اور تجھے سختی و تنگی کے باوجود کھانا نہیں کھلایا اور تجھے لباس نہیں پہنایا یا تجھے حکم و آداب کی تعلیم نہیں دی۔ اور آیاتِ کتابِ خدا کا درس نہیں پڑھایا اور میں نے اپنی قوم کی باعزت عورت سے تیری شادی نہیں کی تھی اور تجھ پر اور تیری بیوی پر اپنی زندگی میں خرچ نہیں کیا اور اپنی وفات کے بعد اپنے مال میں تجھے اپنی ذات پر ترجیح نہیں دی۔ وہ کہے گا بے شک اے میرے باپ جو کچھ تو نے کہا ہے سچ و حق ہے۔ پس تجھے کس چیز کی ضرورت ہے وہ کہے گا

بیٹا میرا ترازو ہلکا ہے اور میری بُرائیاں میری نیکیوں سے بھاری ہیں۔ حالانکہ یہ کہتے ہیں تیری نیکی کا پلڑا ایک نیکی کا محتاج ہے تاکہ وہ اس سے بھاری ہو جائے۔ اب میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ مجھے ایک نیکی دے دے تاکہ اس عظیم خطرہ کے دن میرا ترازو بھاری ہو جائے تو بیٹا کہے گا اے باباجان کی قسم یہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ میں بھی اسی بات سے ڈرتا ہوں جس کا تجھے خوف ہے اور مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ میں اپنی نیکیوں میں سے کچھ دے سکوں۔ فرمایا پس باپ روتا ہوا پشیمانی کے عالم میں کہ وہ اس سے دنیا میں کیا کرتا رہا۔ وہاں سے چلا جائے گا اور اسی طرح کہا گیا ہے کہ ماں اس دن اپنے بیٹے سے ملاقات کرے گی تو کہے گی اے بیٹا کیا میرا شکم تیرا ظرف نہیں تھا وہ کہے گا بے شک اے ماں پھر کہے گی کیا میرے پستان تیری سیرابی کے سبب نہیں تھے۔ وہ کہے گا بے شک اے ماں پس وہ کہے گی اب میرے گناہوں نے مجھے ثقیل کر دیا ہے میں چاہتی ہوں کہ تم میرے ایک ہی گناہ کا بوجھ اٹھا لو وہ کہے گا اے ماں اب مجھ سے دور چلی جا کیونکہ میں اپنی ہی ذات میں مشغول ہوں پس وہ روتے ہوئے پلٹ جائے گی اور یہی ہے تاویل خدا کے اس قول کی کہ اُس دن ان کے درمیان کوئی نسب نہیں ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے وہ پوچھیں گے فرمایا اور شوہر اپنی بیوی سے پلٹے اور کہے گا اے فلانی میں دنیا میں تیرا کیسا شوہر تھا، وہ اس کی اچھی تعریف کرے گی اور کہے گی تو میرا بہترین شوہر تھا تو وہ کہے گا پھر

Marfat.com

ہیں تجھ سے ایک بات کہنی چاہتا ہوں، شاید میں اس کی وجہ سے نجات
حاصل کر لوں۔ وقت حساب سخت عزیز ان اور پل صراط کے گزرنے میں کہ
جنہیں تم دیکھ رہی ہو وہ کہے گی نہیں خدا کی قسم مجھ میں اس کی ہمت نہیں
اور میں بھی اسی طرح ڈر رہی ہوں جیسے تجھے خوف ہے تو وہ حضرت
عمران مل کے ساتھ وہاں سے چلا جائے گا اور یہ بات خدا کے اس قول
کی تاویل میں وارد ہوئی ہے اگر بوجھل نفس سوال کرے گا ان کے اٹھانے
کا تو اس سے کوئی چیز اٹھانے والا نہیں ہوگا چاہے ذی القربیٰ ہی کیوں
نہ ہو۔ یعنی وہ نفس جو گناہوں کی وجہ سے بوجھل ہوگا وہ اپنے گھر والوں
اور رشتہ داروں سے سوال کرے گا کہ وہ اس کے بوجھ اور گناہوں میں
سے کچھ اٹھا لیں۔ لیکن کوئی اس کا بوجھ اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔
بلکہ قیامت کے دن سب کی حالت نفسی نفسی ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے جس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی ماں باپ بیوی اور
اولاد سے اس دن ہر شخص کی اپنی ایک حالت ہوگی جو اسے دوسروں
سے غافل کیے ہوگی۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ
اچانک لوگ عرصہ قیامت میں کھڑے ہوں گے جب کہ خدا جہنم پر موکل
ملائکہ کو حکم دے گا کہ وہ جہنم کو کھینچ کر لے آئیں پس اسے ستر ہزار فرشتے
ستر ہزار مہار کے ساتھ کھینچ کر لائیں گے پس مخلوقات اس کی گرمی اور
بھڑک کو تیز رفتار گھوڑ سوار کے ایک مہینہ کی راہ سے محسوس کریں گے
جبکہ جہنم کے شرر اڑ رہے ہوں گے اور اس کی آواز بلند ہوگی اور وہ

عرصہ قیامت کے قریب آئے گی تو اپنی چنگاریاں پھینکے گی جو مثل قصر کے ہوں گی۔ پس اس دن ہر نبی و وصی نبی اور شہید گھٹنے ٹیکا دے گا اور باقی مخلوق گھٹنے کے بل گر پڑے گی اور ہر ایک پکارے گا میرا نفس میرا نفس مگر آپؐ اے اللہ کے نبیؐ آپ کھڑے ہوں گے اور کہیں گے خدایا مجھے میری ذریت، میرے شیعوں اور میری ذریت کے محبوں کو نجات دے جبرئیلؑ کہتے ہیں پس نبی کریمؐ مطالبہ کریں گے کہ جہنم کو پیچھے ہٹایا جائے تو خداوند عالم خازن جہنم کو حکم دے گا کہ اسے وہیں واپس لے جاؤ جہاں سے آئی ہے اور یہ اس آیت کے ضمن میں آتا ہے اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اس دن انسان یاد کرے گا۔ لیکن وہ یاد کس کام کی۔ اس دن سے مراد قیامت کا دن ہے۔ تذکر حاصل کرے گا یعنی فرزند آدمؑ اپنے گناہوں اور معصیتوں کو یاد کر کے پشیمان ہوگا کہ کیوں میں نے اپنے مال کو آگے نہیں بھیجا تاکہ قیامت کے دن میرا اس کے پاس پہنچتا اور خدا کا یہ قول کہ وہ یاد کرنا کس کام کا یعنی قیامت کے دن یاد کرنے کا کیا فائدہ جب کہ دار عمل میں اس نے یاد نہیں کیا۔ اور نصیحت حاصل نہیں کی۔ اس نے تو دار جزا میں یاد کیا ہے تو اس کے لیے یہ یاد کرنا فائدہ مند نہیں ہوگا۔ اور خدا کا یہ ارشاد فرزند آدمؑ کی حکایت کرتا ہے، وہ کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی کے لیے کچھ بھیجا ہوتا، یعنی آگے کچھ بھیجا ہوتا۔ پس میں نے اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے صدقہ دیا ہوتا اور میں نے عمل خیر نماز عبادات تسبیح اور ذکر خدا

سنے زادِ راہ بنایا ہوتا تاکہ میں اس دن بلند درجے آخرت کے اور
ی نعمتیں بلند ترین جنات کی شہداء اور صالحین کے ساتھ حاصل کی
یں اور خداوندِ عالم نے آخرت کا نام حیات (زندگی) رکھا ہے۔
لکہ جنت کی نعمتیں قائم و دائم ہیں وہ ختم ہونے والی نہیں اور
کی بقاء کے ساتھ وہ باقی ہیں۔ بخلاف دنیا کے کہ اس کی زندگی
نقطع ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہم و غم بیماری و خوف کمزوری بڑھاپا
قرض وغیرہ سے ملی ہوئی ہے۔ پس اے بھائی اپنی غیر سے بیدار
اور اپنی غفلت سے خارج ہو اور یوم حساب سے پہلے اپنے
ں کا حساب کر اور حقوق العباد سے اپنے آپ کو نکال اور مصالحت
ان لوگوں سے جن سے تو نے سود لیا ہے اور ان سے معذرت
ب کر جنھیں زنا کی تہمت لگائی ہے اور ان کی غیبت کی ہے یا
کی عزت سے کھیلا ہے۔ کیونکہ انسان جب تک دنیا میں ہے تو
کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ جب وہ گناہوں سے توبہ کرے۔ اور
یا اپنے قرض خواہوں سے معذرت کرے تو وہ اس پر رحم کریں گے
سے معاف کر دیں گے اور اس پر جو ان کے حقوق ہیں انھیں چھوڑ
گے۔ لیکن آخرت میں نہ تو کوئی حق بخشا جائے گا اور نہ کوئی معذرت
قبول ہوگی اور نہ گناہ کی مغفرت ہوگی اور نہ گریہ کرنا فائدہ مند ہوگا
نے فرمایا کوئی شخص دنیا میں گریہ کے لیے فارغ نہیں رہا مگر یہ
اس کا یہ بے کار رہنا قیامت کے دن اس کے لیے حسرت کا سبب

Marfat.com

ہوگا۔ کیونکہ انسان لہو ولعب کے لیے پیدا نہیں ہوا۔ خدا کے اس ارشاد کی طرف دیکھو۔ کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اسے بے کار چھوڑ دیا جائے گا اور ارشاد ہے کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمھیں فضول پیدا کیا ہے۔ اے بھائیو تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ عمر بہت بڑی تجارت ہے اور نفع کی چیز ہے اور اس کا ہر سانس ایک جوہر ہے اور ایسا کیوں نہ ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ الٰہا واحداً احداً فرداً صمداً لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً کہے تو خداوند عالم اس کے لیے ان کلمات کے بدلے چار کروڑ پچاس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور چالیس کروڑ گناہ اس کے مٹا دیتا ہے اور چار کروڑ پچاس لاکھ درجے جنت میں اس کے بلند کرتا ہے۔ آپ سے جبرئیل نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہر چیز کا حساب ہو سکتا ہے سوائے کسی شخص کے اس قول کے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کہ اس کا ثواب سوائے خداوند عالم کے کوئی شمار نہیں کر سکتا یہ آپ کے لیے اور آپ کی اُمت کے لیے ذخیرہ ہے (خداوند عالم فرماتا ہے) تم مجھے یاد رکھو میں تمھیں یاد رکھوں گا اور خداوند عالم فرماتا ہے کہ میرا ذکر کرنے والے میری ضیافت و مہمانی میں ہیں اور میری اطاعت کرنے والے میری نعمت میں رہتے ہیں۔ اور میرا شکر کرنے والے میرے زائر ہیں اور میری نافرمانی کرنے والوں کو میں اپنی رحمت سے مایوس نہیں کرتا اگر وہ توبہ کر لیں تو میں ان سے سرگوشی کرتا ہوں۔ اگر وہ بیمار ہوں تو میں ان کا

Marfat.com

طبیب ہوں شدائد و مصائب کے ساتھ ان کا علاج کرتا ہوں تاکہ گناہوں اور عیوب سے انھیں پاک کر دوں۔ علی بن الحسینؑ زین العابدینؑ کا ارشاد ہے۔ کہ عقل خیر اور اچھائی کا رہبر ہے۔ خواہش گناہ کی سواری ہے۔ توفیق عمل کا ظرف ہے۔ دنیا آخرت کا بازار ہے۔ نفس انسانی تاجر ہے۔ رات اور دن پونجی ہیں۔ جنت نفع اور جہنم خسارہ ہے خدا کی قسم یہ وہ تجارت ہے جو تباہ نہیں ہوتی اور ایسی پونجی ہے جس میں خسارہ اور نقصان نہیں اور اسی طرح آنحضرتؐ نے بھی فرمایا اور یہ بازار تو آپ کے اور آپ کے آباؤ اجداد اور اولاد کے کامیاب شیعوں کے لیے ہے اور ان سب باتوں کو خدا نے اپنے اس قول میں جمع کر دیا ہے اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو تمھیں تمھارے مال اور اولاد ذکر خدا سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں گے تو وہی خسارہ میں ہیں اور فرمایا کچھ ایسے جو نہ خرید و فروخت کو نہ تجارت اور خرید و فروخت ذکر خدا سے غافل نہیں کرتی۔ فرمایا منہ پھیر لے اس شخص سے جو ہمارے ذکر سے منہ پھیر لے اور سوائے زندگانی دنیا کے کچھ نہ چاہے یہی ان کا مبلغ علم ہے۔ فرمایا اور اس کی اتباع نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی اتباع کرتا ہے اور اس کا معاملہ کوتاہی کرنا ہے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا خدا نے اپنے ذکر کو دلوں کی جلا قرار دیا ہے۔ وہ بہرہ پن کے بعد ذکر کی وجہ سے سنتا اور اندھے پن کے بعد اس کے ذریعہ دیکھتا اور عناد کے بعد اس کے ذریعہ مطیع ہوتا ہے۔ اور خداوند عالم عزت اسماعہ (جس کے نام عزت والے ہیں) کچھ

زمانہ کے بعد اور سستی کے زمانوں کے بعد کچھ بندوں کا شرح صدر کرتا ہے۔
ان کے دلوں میں سرگوشی کرتا ہے اور اپنے کلموں میں ان سے باتیں کرتا ہے
پس وہ اس حالت میں صبح کرتے ہیں کہ ہدایت کی روشنی ان کے کانوں آنکھوں
اور دلوں میں ہوتی ہے۔ وہ اللہ کے دنوں کو یاد کرتے اور اس کے مقام
مرتبہ سے ڈرتے ہیں (یہ بات) اُن کے دلوں میں دلیلوں کی جگہ لے لیتی ہے
(اب) جو سیدھا راستہ اختیار کرنے لگتا ہے اس کے لیے راستہ بیان کرتے
ہیں اور اُسے نجات کی بشارت دیتے ہیں، اور جو دائیں بائیں کا راستہ اختیار
کرتا ہے۔ اس کے راستہ کی مذمت کرتے ہیں اور اُسے ہلاکت سے ڈراتے
ہیں وہ اس وجہ سے ان تاریکیوں میں چراغ ہیں اور ان شبہات کی دلیلیں
ہیں اور ذکر کے کچھ اہل ہیں۔ جنھوں نے اسے دنیا کے بدلے اپنایا ہے انھیں
تجارت اور خرید و فروخت اس سے مشغول نہیں کرتی اور اسی میں وہ اپنی
زندگی کے دن کاٹتے ہیں وہ محرمات الٰہی سے زجر و توبیخ کی پکار غافلین کے
کانوں میں کرتے ہیں وہ اچھی چیز کا حکم دیتے ہیں اور خود اسی حکم کی پیروی
کرتے ہیں اور بُری چیز سے منع کرتے ہیں اور خود وہ اس سے رُکتے ہیں۔
گویا وہ دنیا کو عبور کر کے آخرت میں پہنچ گئے ہیں۔ جب کہ وہ ابھی دنیا میں ہیں
لیکن انھوں نے اس کے بعد جو کچھ کیا ہے اس کو دیکھ لیا ہے اور وہ گویا اہل برزخ
کے عیوب پر مطلع ہو چکے ہیں۔ باوجود طویل قیام کے اور قیامت کا عذاب
ان پر محقق ہو چکا ہے۔ پس انھوں نے اس کا پردہ اہل دنیا کے لیے کھول دیا
ہے گویا کہ وہ اس چیز کو دیکھ رہے ہیں جسے عام لوگ نہیں دیکھ رہے اور سن

Marfat.com

رہے ہیں جسے وہ نہیں سُن رہے۔ کاش کہ تم ان کی اپنے عقل سے تصویر کشی کرتے کہ ان کے مقامات کہیں ہیں اور وہ کس حال میں ہیں تم نہیں دیکھ سکتے ہو کہ انھوں نے اپنے اعمال کے بوجھ کندھوں پر اٹھا رکھے ہیں اور انھوں نے سر جھکا دیے ہیں بڑے گناہ کے حساب کے لیے انھوں نے اپنے آپ کو فارغ کیا ہوا ہے کہ جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا اور انھوں نے اس میں کوتاہی کی تھی یا اسے رہا کر دیا تھا اور انھوں نے اس میں زیادتی کی اور اپنے بوجھ پشت پر لاد لیے ہیں اٹھانے کے لیے کہ اٹھنے سے عاجز ہیں کیسی وہ جگہ ہے اور کیسی اور کس کو نصیب ہوئی ہے کیا اچھا ٹھکانہ ہے وہ مقام پشیمانی اور گناہ کا جو کہ کتنے ہی سچے بندگان خدا ہیں چیخ و پکار کرتے رہیں گے وہ ہمیشہ کے لیے جنت کے بلند درجوں کی بالاخانوں کی طرف اضیاح کیے گئے ہیں اور اس کی حکمت کے مقابلہ میں ذلت کے قیدی ہیں طویل تکلیف نے ان کے دلوں کو مجروح کر دیا ہے اور زیادہ رونے نے ان کی آنکھوں کو نمی کر دیا ہے۔ اللہ کی طرف ہر رغبت کا دروازہ ان کا ہاتھ دق الباب کرنے والا ہے۔ اس ذات سے سوال کرتے ہیں کہ جس کے ہاں پیارے کاریں

کے لیے تنگی نہیں اور جہاں سوال کرنے والے ناامید نہیں ہوتے پس اپنی ذات کے لیے اپنے آپ کا حساب کرلے کیونکہ تیرے علاوہ نفوس کے دوسرے حساب کرنے والے موجود ہیں۔ جناب نبی اکرمؐ سے روایت ہے کہ جنت کے باغوں میں چرتے پھرتے رہو لوگوں نے عرض کیا جنت کے باغ کونسے ہیں۔ فرمایا صبح و شام ذکرِ خدا کرنا۔ لہٰذا ذکر الٰہی کیا کرو اور جو چاہتا ہو کہ اللہ کے ہاں اپنی قدر و منزلت معلوم کرے تو وہ دیکھے کہ اس کے نزدیک اللہ کی کیا قدر و منزلت ہے۔ کیونکہ خدا بندے کو اس مقام پہ رکھتا ہے۔ جہاں بندہ اپنے خدا کو سمجھتا ہے۔ یاد رکھو کہ تمہارے اعمال میں سے بہترین اور وہ کہ جن کا تمہارے مالک کے ہاں تذکرہ ہوتا ہے اور جو تمہارے درجات کو اللہ کے ہاں زیادہ بلند کرتا ہے اور جن چیزوں پہ سورج طلوع کرتا ہے ان سے بہتر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور یاد ہے اس نے اپنے متعلق خبر دی ہے کہ میں اس کا ہم نشیں ہوں جو میرا ذکر کرے۔ اور خدا کے ہمنشیں سے کس کی قدر و منزلت زیادہ بلند ہو سکتی ہے۔ اور روایت ہے جب کوئی قوم ذکرِ خدا کے لیے جمع ہوتی ہے تو شیطان اور دنیا وہاں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پس شیطان دنیا سے کہتا ہے دیکھتی نہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں تو دنیا کہتی ہے انھیں رہنے دو جب یہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو میں ان کی گردنوں کو پکڑ لوں گی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ارشاد قدرت ہے جس سے حدث سرزد ہوا اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے مجھ پہ جفا کی ہے اور جس سے حدث ہوا اور وہ وضو کر لے لیکن دو رکعت نماز نہ پڑھے

اور مجھ سے دعا نہ کرے تو اس نے مجھ سے جفا کی ہے اور جس سے حدث صادر ہو اور وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور مجھ سے دعا کرے اب اگر میں اس کی دعا قبول نہ کروں دنیا و آخرت میں سے جس چیز کا بھی سوال کرے تو میں نے اس پر جفا کی ہے اور میں جفا کرنے والا پروردگار نہیں ہوں اور روایت ہے کہ جب رات کا آخری ثلث ہوتا ہے تو خداوند عالم فرماتا ہے کیا کوئی دعا کرنے والا نہیں کہ جس کی دعا کو قبول کروں۔ کیا کوئی سوال کرنے والا نہیں کہ جسے میں اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کروں۔ کیا کوئی استغفار کرنے والا نہیں کہ جس کو میں بخش دوں، کیا کوئی توبہ کرنے والا نہیں جس کی توبہ میں قبول کروں۔ روایت ہے کہ خداوند عالم نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی نازل فرمائی۔ اے داؤدؑ جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کی بات کی تصدیق کرتا ہے اور جو کسی محبوب سے مانوس ہوتا ہے وہ اس کا قول قبول کرتا ہے اور جو کسی دوست پر یقین و بھروسہ رکھتا ہے اس پر اعتماد کرتا ہے اور جو کسی دوست کا مشتاق ہوتا ہے وہ اس کی طرف جانے میں پوری کوشش کرتا ہے۔ اے داؤدؑ میرا ذکر ذکر کرنے والوں کے لیے ہے اور میری جنت اطاعت کرنے والوں کے لیے ہے اور میری زیارت میرے مشتاق بندوں کے لیے ہے اور میں مخصوص ہوں اپنے محبت کرنے والوں کے لیے۔ اور آپؐ نے فرمایا ہر دل پر شیطان کا ایک خادم مقرر ہے پس جب وہ خدا کو یاد کرتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور جب وہ ذکر کو چھوڑ دیتا ہے تو

Marfat.com

اپنا لقمہ بنا لیتا ہے۔ اُسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسے گمراہ کرتا ہے اسے پھسلاتا ہے اور اسے سرکش بناتا ہے۔ کعب الاحبار نے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے ایک نبی کی طرف وحی کی اگر تم چاہتے ہو کہ کل قیامت میں میری ولایت کو تم سے نزدیک کروں تو میرا ذکر کرنے والا تلاش کرو (میرے خیر مقدم) وحشت کرنے والا بن جاؤ۔ مثل اس اکیلے پرندے کے جو خالی زمین میں اڑتا پھرتا ہے۔ جو پھل دار درختوں سے کھاتا ہے جب راستہ آتی ہے تو اپنے گھونسلے میں پناہ لیتا ہے اور اس کو اس سے کوئی وحشت نہیں اور وہ اپنے پروردگار سے انس رکھتا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا۔ فرشتے ذکر کی مجالس کے قریب سے گزرتے ہیں اور ان لوگوں کے سروں پر ٹھہر جاتے ہیں اور ان کے رونے سے رو دیتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور جب آسمان کی طرف جاتے ہیں تو خداوند عالم اُن سے پوچھتا ہے کہ اے میرے فرشتے تم کہاں تھے۔ حالانکہ اسے معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ہمارے مالک تجھے معلوم ہے کہ ہم ایک ذکر کی مجلس میں حاضر ہوئے تھے۔ ہم نے انھیں دیکھا کہ وہ تیری تسبیح و تقدیس اور تجھ سے استغفار کر رہے تھے۔ وہ تیری آگ سے ڈرنے اور تیرے ثواب کی اُمید رکھنے تھے تو خداوند عالم فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے انھیں بخش دیا ہے اور انھیں اپنی آگ سے مامون قرار دیا ہے اور ان کے لیے جنت واجب کر دی ہے۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ خدا تجھے معلوم ہے کہ ان میں ایسا شخص بھی تھا جو تیرا ذکر نہیں کر رہا تھا تو ارشاد

Marfat.com

ہوتا ہے کہ اسے اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے میں نے بخش دیا کیونکہ
ذکر کرنے والوں کا ہمنشین بھی بدبخت نہیں ہوتا۔ ایک بزرگ سے روایت
ہے کہ میں ایک رات سویا ہوا تھا میں نے ایک ہاتف کی آواز سنی وہ
کہہ رہا تھا۔ کیا تم خدائے رحمٰن کے حضور میں حاضر ہونے سے سویا ہوا ہے
جا انکہ وہ رضوان کے انعامات اپنے محبت کرنے والوں اور دوستوں کے
درمیان تقسیم کر رہا ہے۔ پس جو ہم سے مزید انعام کا خواہاں ہے وہ اپنی
طویل رات میں نہیں سوتا اور اپنے آپ سے تھوڑے پر قناعت نہیں
کرتا۔ کعب الاحبار کہتا ہے کہ تورات میں لکھا ہوا ہے اے موسیٰ جو
مجھ سے محبت کرتا ہے وہ مجھے نہیں بھولتا اور جو میرے احسان کی امید
رکھتا ہے وہ مجھ سے سوال کرنے میں اصرار کرتا ہے۔ اے موسیٰ میں اپنی
مخلوق سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے فرشتے
دعائی چیخ و پکار کو سنیں اور میرے محافظ فرشتے اولاد آدم کا میرے
ہاں جو قرب ہے اسے دیکھیں کہ کس بنا پر میں ہی انہیں تقویت دیتا ہوں۔
اور میں ہی اس کا سبب ہوں۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہہ دے کہ
تمہیں قسمت قول حق سے متکبر نہ بنائے۔ اور نہ جاہ کی قسم سے وہ نعمت
چھن جائے گی۔ اور ذکر و شکر سے غافل نہ رہو ورنہ نعمتیں تم سے سلب
ہو جائیں گی اور تم پر ذلت و خواری نازل ہو گی ساری الجھنوں و زاریوں سے
دعا کرو تو جا بجا دعا تمہیں شامل ہو گی اور تم سب عافیت کے ساتھ
تمہارے لیے خوش گوار ہو اور خدا کا یہ ارشاد آیا ہے کہ نشر ہے ذرہ

Marfat.com

جو حق ہے ڈرنے کا۔ فرمایا اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے اور اسے یاد رکھا جائے اور بھلایا نہ جائے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے اور کفران نعمت نہ کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضؓ سے فرمایا اے ابوذر اپنی شہوات کو کم کر دے۔ فقر و ذلت کم ہو جائے گا۔ اور گناہوں کو تھوڑا کر دے حساب کی تجھ پر تخفیف ہو گی اور جو کچھ تجھے دیا گیا ہے اسی پر قناعت کر تیرے لیے موت آسان ہو جائے گی، اور اپنا مال آگے بھیج دے تو تیرے لیے اس سے ملنا خوشی کا باعث ہو گا۔ اور اس عمل کو نظر میں رکھ کر جس کے متعلق تو دوست رکھتا ہے کہ جب موت آئے تو تم اس میں مشغول ہو۔ پس اسے کر دو اور اس کو چھوڑ کر جو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اس میں مشغول نہ ہو جس کی ضمانت دی گئی ہے اور کوشش کر اس ملک کے لیے جس میں زوال نہیں جو ایسی جگہ ہے جس سے منتقل نہیں ہونا پڑے گا۔

چودھواں باب

موت کے وقت مومن کی حالت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت ہوتا ہے تو خدا بہتے رحمت کے فرشتے اس کے پاس سفید حریرہ (ریشمی) لے کر آتے ہیں۔ پس اس کے روح کو کہتے ہیں چل آرام سے جو راضی خوشی نفح و ریحان اور بہشت

Marfat.com

پروردگار کی طرف جو غضبناک نہیں تو وہ روح اس طرح نکلے گی جیسے خوش بو
کستوری سے نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض فرشتے دوسروں سے اُسے لیتے
ہیں پس وہ اُسے لے کر آسمان کے دروازے تک پہنچتے ہیں۔ تو اُس کے
چننے والے کہتے ہیں کس قدر عمدہ ہے اس روح کی خوشبو اور جب ایک آسمان
سے دوسرے آسمان تک پہنچتے ہیں تو ہر ایک کے رہنے والے یہی کہتے ہیں
یہاں تک کہ اسے جنت میں ارواح مومنین کے پاس لے جاتے ہیں تو اُسے
دیکھ کے ہم و غم سے راحت و آرام مل جاتا ہے۔ اور باقی رہا کافر تو اُس کے
پاس عذاب کے فرشتے آتے ہیں تو اس کی روح سے کہتے ہیں کہ کارہ و مکروہ
ہو کر نکل اللہ کے عذاب و سزا کی طرف اور پروردگار تجھ پر غضب ناک ہے
نبی اکرمؐ نے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ حالت احتضار میں مُردہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کے دیکھتا ہے لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہوتا ہے اس کی نظر اس کی روح کے
پیچھے ہوتی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہر گھر میں ملک الموت روزانہ پانچ مرتبہ
آتا ہے۔ جب کسی شخص کو دیکھتا ہے کہ اس کی مدت اور اس کی روزی
ختم ہو گئی ہے تو موت کا غم اس میں ڈال دیتا ہے۔ پس موت کے دکھ و درد
اور اسکی شدائد و مصائب اُسے گھیر لیتے ہیں اس کے گھر والوں میں سے
کوئی اپنے بال کھول دیتا ہے کوئی اپنے منہ پر طمانچے مارتا ہے۔ کوئی دردناک
آواز میں روتا ہے۔ کوئی واویلا کر کے چیخ و پکار کرتا ہے تو ملک موت کہتا
ہے تم پر ویل و ہلاکت ہو یہ جزع فزع کس لیے ہے۔ میں نہ تم میں سے کسی
کا رزق لے کر گیا ہوں اور نہ اس کی اجل کو نزدیک لایا ہوں اور جب تک

Marfat.com

مجھے حکم نہیں ملا ہیں نہیں آیا ہوں اور نہ ہیں نے اس کی تُوضیح تفویض کی ہے۔ تم تک اجازت نہیں لے لی اور میں نے تو بار بار تمہاری طرف آنا ہے۔ تک کہ تم میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ پھر فرمایا قسم ہے اُس کی کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس کو دیکھ لو اور اس کی کلام سُنو تو مُردہ سے غافل ہو جاؤ اور اپنے اوپر رونے لگو۔ جب میت کو چارپا اُٹھایا جاتا ہے تو اُس کی رُوح اس کے اوپر پھڑ پھڑاتی ہے اور پکارتی اے میرے گھر والے اے میری اولاد دُنیا تمہارے ساتھ نہ کھیلے جیسے مجھ سے کھیل کھیلی ہے۔ میں نے حلال و غیر حلال سے مال جمع کیا ہے اُسے تمہارے لیے چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کی خوش گواری تمہارے لیے ہے اور باز پُرس مجھ سے ہوگی۔ پس ڈرو تم اس مصیبت سے جو مجھ پر نازل ہے۔ سلمان رضؓ فارسی نے فرمایا تین چیزوں نے مجھے ہنسایا اور تین ہی چیز نے رُلایا۔ مجھے اس غافل پر ہنسی آتی ہے جس سے غفلت نہیں ہوتی اور جو اپنے ملنے والے کے ساتھ ہنستا ہے۔ حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے اور جو دنیا کی امید رکھتا ہے حالانکہ اُسے معلوم نہیں کہ اس کی موت آجائے گی اور مجھے دوستوں کی جُدائی آخرت کی ہولناکی اور اللہ کی بارگاہ حاضری نے (سب کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ پر خوش ہے یا ناراض) رُلایا ہے اور جان لو خدا تم پر رحم کرے کہ صحیح و سالم کو اس بیماری کی توقع ہے اُسے ہلاک کرے گی اور ایسی موت جو اُسے بڑی مصیبت کے نزدیک کر گویا وہ دنیا میں رہا ہی نہیں۔ حالانکہ وہ اسی کی طرف مائل ہے۔ موت

Marfat.com

نازل ہوتی ہے وہ اپنے اہل وعیال کے درمیان پڑا ہے لیکن اُن کی بات نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ اُن کے سلام کا جواب دے سکتا ہے۔ اس کا چہرہ زرد ہو چکا ہے۔ اس کی نظریں پھٹی ہوئی ہیں۔ اس کے سینے سے آواز نکل رہی ہوتی ہے۔ اس کی حلق خشک ہو چکی ہوتی ہے اس کے جوڑ کانپ رہے ہوتے ہیں اور اس کی انتڑیاں پھڑک رہی ہوتی ہیں۔ اس کے دوست و احباب اس کے ارد گرد ہوتے ہیں دیکھتا ہے لیکن انھیں پہچانتا نہیں۔ اُن کی آواز سُنتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا۔ اسے پکارا جاتا ہے۔ وہ جواب نہیں دے سکتا۔ وہ قصر و محلات اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہے اور گھر اُس سے خالی پڑے ہیں اور وہ مردوں کی گردنوں پر سوار ہے وہ اسے جاہلی مُردوں کے محلے اور خسارہ کے گھر اور تنہائی مسافرت اور وحشت کی جگہ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ پھر وہ اس کے مال کو تقسیم کر لیتے ہیں اور اس کے گھر میں رہنے لگتے ہیں اور اس کی بیویوں سے شادی کر لیتے ہیں اور وہ اپنی قبر میں پڑا ہے۔ پس خدا رحم کرے اُس شخص پر جس کا ایک ہی ہم و غم ہو۔ وہ اپنی روزی کھائے اور اچھا عمل کرے اور تھوڑی امید رکھے۔ ایسا روایت ہے کہ جب دشمن خدا اپنی قبر کی طرف اُٹھا کے لایا جاتا ہے تو یہ اس کے پیچھے آ رہے ہوتے ہیں انھیں پکار کے کہتا ہے۔ اے بھائیو ڈرو اس سے جس میں میں آ گرا ہوں میں شکایت کرتا ہوں کہ دنیا نے مجھے دھوکا دیا ہے یہاں تک کہ جب میں اس پر مطمئن ہو گیا تو اس نے مجھے ذلیل و خوار کیا اور میں شکایت کرتا ہوں اُن دوستوں سے جو خواہش نفس کے پجاری ہیں جب

میں نے ان کی موافقت کرلی تو وہ مجھ سے برائت کرنے لگے اور میرا سا
دیا۔ اور میں تمہارے سامنے اولاد کی شکایت کرتا ہوں کہ جنھیں میں
اپنی ذات پر ترجیح دی اور انھوں نے مجھے چھوڑ دیا، اور میں تم سے
مال کی شکایت کرتا ہوں کہ جس کو خشکی اور تری سے جمع کرنے میں میں
تکلیف اُٹھائی اور اس کے لیے ہولناک مناظر برداشت کیے پس اُ
میرے دشمن لے گئے اور اس کا وبال میرے اوپر رہا اور اس کا نفع
کو پہنچا اور میں اس کا گرو پڑا ہوں اور میں تم سے تنہائی وحشت
اور چھوٹے بڑے گناہ سے سوال کیے جانے والے گھر کی شکایت
ہوں۔ اس طرح کی مصیبت سے ڈرو کہ جس میں مبتلا ہوا ہوں۔
ہائے میری مصیبت کی طوالت اور عظیم سختی۔ میرا کوئی سفارشی ہے
نہ مخلص دوست اور رسول اللہ ؐ جب قبرستان میں جاتے تو فرما
السلام علیکم ایہا الدیار الخالیۃ والعظام البالیۃ التی خرجت
الدنیا بحسراتہا وحصلت منہا بر ہنہا اللہم ادخل علیہم
روحا منک وسلاما منا ومنک یا ارحم الراحمین۔

ترجمہ:۔ تم پر سلام ہو اے پرانے ہو جانے والے اجسام اور ا
ہڈیاں ہو کہ دنیا سے اس کی حسرتیں لے کر نکلے ہو۔ اور قبروں میں انھیں
گرد پڑ گئے ہو۔ خدایا اپنی طرف سے راحت و آرام ان پر وارد کر
ہماری اور اپنی طرف سے سلام اپنے رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم
کرنے والے۔

Marfat.com

ایک بزرگ نے کہا قبرستان بلیغ ترین وعظ ہے۔ لہٰذا قبروں کی زیارت
یا کرو۔ اور قبر سے (قیامت کے دن) مبعوث ہونے سے عبرت حاصل
رو۔ روایت ہے کہ ایک شخص رات کو قبرستان میں جاتا۔ پس وہ پکار
ار کر کہتا ہے کہ اے اہل قبور تم کون ہو؟ پھر خود ہی جواب دیتا۔ ہم
باؤ اجداد ہیں بھائی اور بہنیں ہیں ہم دوست و احباب اور پڑوسی
ں۔ ہم دوست اور بھائی ہیں۔ ہم محبت کرنے والے ساتھی ہیں ہم کو
نے ہونے نے پیس دیا ہے اور پتھروں اور مٹی نے ہم کو کھا لیا ہے۔

براء بن عازب کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک آپ ﷺ
کی نظر ایک جنازے پر پڑی جو دفن ہو رہا تھا۔ پس آپ ﷺ جلدی جلدی اس
کی طرف گئے اور اس کے پاس جا کے رک گئے اور رونے لگے یہاں تک
کہ آپ کا کپڑا تر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
اے بھائیو! اس جیسے وقت کے لیے عمل کرنے والوں کی عمل کرنا چاہیے
اس سے ڈرو اور اس کے لیے عمل کرو۔ کسی بزرگ نے ایک بادشاہ کی طرف
خط لکھا اور اس میں اس کو وعظ کیا۔ اے بادشاہ اپنی رعیت کے ساتھ
عدل و انصاف کر اور جو تیرے ماتحت ہیں ان پر رحم کر اور ان پر جبر نہ کر
اور اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھ اور اپنی قبر کو نہ بھول جو کہ تیرا انجام ہے۔ کیونکہ
موت تیرے پاس آ کے رہے گی چاہے تیری عمر طویل ہو اور حساب تیرے
آگے ہے اور قیامت تیری وعدہ گاہ ہے اور یہ حکومت جو تیرے پاس ہے
تیرے غیر کے ہاتھ میں تھی اگر اس کے لیے باقی رہتی تو تجھ تک نہ پہنچتی اور

مقدر ہے تجھ سے منتقل ہو جائے گی۔ جس طرح اس سے منتقل ہوئی ہے وہ
تیرے لیے باقی رہے گی اور نہ تو اس کے لیے باقی رہے گا پس اپنے
نیکی کو کسی کے نہ کر اسے حاضر پائے گا اور غرور دھوکا کے گھر سے نکل
کر منزل کے لیے زاد راہ تیار کر اور عبرت حاصل کر ان لوگوں سے جو تجھ
پہلے تھے جنہوں نے مال کے خزانے اور بڑے محلات تعمیر کیے اور لوگوں کو
جمع کیا۔ لیکن وہ موت کو نہ روک سکے اور مصیبت کو نہ ٹال سکے۔ پھر
اس پست دنیا سے مخمور نہ ہو جس کو خداوند عالم اپنے اولیاء کی جگہ
اور اپنے دشمنوں کی سزا کے لیے پسند نہیں فرمایا۔ اور عبرت حاصل کر
شاعر کے اس قول سے کس طرح زندگی سے لذت حاصل کرتا ہے۔ جو
جسے یقین ہے کہ موت آ کر رہے گی اور کس طرح لذت حاصل
ہے نیند سے وہ جس کا یہ ایمان ہے کہ خداوند عالم اس سے سوال کرے
اور کس طرح لذت حاصل کرتا ہے زندگی سے وہ جو قبر میں جانے والا
جو لباس کو پرانا کر دیتی ہے اور کس طرح نیند سے لذت حاصل ہوتی ہے
اسے کہ جس پر غفلت نے چھا دیا گیا ہے۔ ان چیزوں کا تعلق ہے

Marfat.com

پندرھواں باب

مصنف قدس سرہٗ کی مجلس میں گفتگو

اس کتاب کا جامع یہ کہتا ہے کہ اس شخص کو وعظ فائدہ نہیں دیتا جس کا دل تفویض کرنے والا اور اس کو وعظ کرنے والا اس کے نفس کے اندر عقیدہ اور ارادہ اور خواہش اپنے بغیر پر کچھ بخشش کرتا ہے اس میں سب سے زیادہ فائدہ مند اس کے اپنے اندر نہ جھگڑنے والے کا ہونا ہے جابر و متکبر قسم کے اشخاص کے لیے وعظ کم فائدہ مند ہے اور جیسے آنکھ سے جو کچھ دیکھتی ہے دل اور زبان دیتے ہیں ایسے ہی وہ لوگ ہیں جو ولایت و حکومتوں پر قبضہ کیے ہوئے ہیں اور اپنے کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اور خیانتوں کے معترف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ شخص کہ جو ان کو نصیحت کرتا ہے اور اپنی خواہش کو پاتے ہیں تو جو اس سے مسائل فضول و فحش میں سے اس سے زیادتی کرتے ہیں اور جو اس سے بہت بڑے اور کینہ کی قسم کے مسائل ہیں پوچھتے ہیں۔ آنکھوں سے اپنے بدن موٹے کر لیے ہیں اور دین کو کمزور کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کر رکھا ہے۔ انھوں نے اپنے گھروں کو ویران اور قبروں کو شکستہ کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک اپنے دائیں طرف تکیہ لگاتا ہے اور دوسرے کا مال کھاتا ہے اور ترش سے بدلے کا حکم دیتا

ہے خشک کے بعد تر اور ٹھنڈے کے بعد گرم منگواتا ہے۔ یہاں تک کہ
میں اس کا سانس رُکنے لگتا ہے اور پیٹ کی پُرنی اُسے بوجھل بنا دیتی ہے
اور بدہضمی غالب آجاتی ہے تو کہتا ہے اے کنیز ہضم کرنے والی اور بدہضمی
دُور کرنے والی دوا لے آ۔ خدا کی قسم اسے جاہل و مغرور تو نے کھانے
ہضم نہیں کیا بلکہ دین کو ہضم کر گیا ہے۔ اور تو نے علم و یقین کو الگ
دیا ہے پس تیرا فقیر، تیرا یتیم، تیرا پڑوسی کہاں ہے اور وہ کہاں ہے
جس کا مال تو نے غصب کیا ہے۔ جس پر تو نے ظلم کیا ہے اور جس
تو نے ترجیح حاصل کی ہے۔ اس میں اور اپنی سلطنت کی وجہ سے
پر جبر کیا ہے۔ یہاں تک کہ جب یہ شخص مظالم میں مبالغہ کرتا ہے اور گھر
میں گھر جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں نے زیارت کی، میں نے حج کیا اور
دیا۔ حالانکہ وہ خدا کا یہ ارشاد بھول گیا ہے کہ اللہ تو صرف متقیوں
قبول کرتا ہے اور یہ ارشاد کہ یہ آخرت کا گھر ہم اُن لوگوں کے لیے قرار
جو زمین پر بڑائی اور فساد نہیں چاہتے۔ اور غایت متقیوں کے لیے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جو
کے حرام شدہ افعال کو حلال سمجھے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ وہ شخص
میرا شیعہ نہیں جو حرام سے کسی مومن کا مال کھائے۔ اس کیفیت کا شخص جو
کی سی زندگی بسر کرتا اور مغرور ہو کے مرتا ہے اور قیامت کے دن تو
اُس جیسے اشخاص اہل سعادت میں سے جو جنت میں جائیں گے۔ ان
سے کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے ہے تو ایسا لیکن

تم نے اپنے نفوس کو مفتون کر رکھا تھا اور انتظار میں رہے اور شک سا
ریب میں پڑے اور اُمیدوں نے تمہیں دھوکا دے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ
حکم خدا آ گیا اور تمہیں غرور نے خدا سے دھوکا میں رکھا۔ پس آج تم سے
اور ان سے جنہوں نے کفر کیا ہے کوئی فدیہ اور بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ یہ
ارشاد بتاتا ہے کہ وہ لوگ کافر نہیں ہوں گے (بلکہ مسلمان ہوں گے)۔

سولھواں ۱۶ باب

قیامت کے علامات و احوال

کیا وہ قیامت کے علاوہ کسی چیز کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک اُن پر
آجائے۔ یقیناً اس کے علامات تو آچکے۔ فرماتا ہے قیامت اُن کی
وعدہ گاہ ہے۔ وہ زیادہ حیران کن اور زیادہ کڑوی ہے۔ فرمایا قیامت
آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور
فرمایا کہ بہترین گفتگو اللہ کی کتاب ہے اور افضل ترین ہدایت اللہ کی
ہدایت ہے اور بدترین امور نئے پیدا شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے
پس ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول قیامت کب
آئے گی۔ فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے اُسے سائل سے زیادہ اس کا
علم نہیں وہ نہیں آئے گی مگر اچانک پس وہ شخص کہنے لگا اس کے علامات

ہمیں بتائیے فرمایا اُس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک علم نہ اُٹھ جائے زلزلے زیادہ نہ ہوں، فتنہ اور فساد کثرت سے ہوں، ہرج و مرج ظاہر ہوں اور تم میں خواہشات زیادہ ہوں۔ آباد جگہ برباد اور برباد آباد ہو جائے۔ مشرق میں اور مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین دھنس جائے اور سورج مغرب سے طلوع کرے اور دابۃ الارض خروج کرے اور دجال کا ظہور ہو اور یاجوج و ماجوج زمین میں پھیل جائیں اور عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہو۔ پس اس وقت ایک ہوا چلے گی یمن کی طرف سے جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ اور پس وہ کسی میں ذرہ برابر ایمان نہیں پائے گی۔ مگر وہ اس سے چھین لے گی اور قیامت صرف بُرے لوگوں پر قائم ہوگی۔ پھر عدن کی طرف سے آگ آئے گی باقی زمین پر جو لوگ باقی ہوں گے ان کو جلا کے محشور کرے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کب ہوگا اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا جب تمہارے قاری امراء کے ساتھ مناقفت کریں گے اور تم اغنیاء کی تعظیم کرو گے اور فقراء کی اہانت کرو گے اور تم میں راگ ظاہر ہوگا اور زنا عام ہوگا اور مکان اُونچے اُونچے بنیں گے اور تم قرآن راگ سے پڑھو گے اور اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں گے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کم ہو جائے گا۔ اور نماز ضائع کر دی جائے گی اور شہوات کی اتباع کی جائے گی اور خواہش کی طرف جھکا جائے گا پس ظالم امیر آگے بڑھیں گے۔ پس وہ خیانت کریں گے اور وزیر فاسق ہوں گے اور قاریوں میں حرص و طمع اور علماء میں نفاق ظاہر ہوگا۔ تو اس وقت ان پر بلاء و مصیبت نازل ہوگی حالانکہ کوئی اُمت مقدس و پاک نہیں ہو سکتی جب تک اس کے

Marfat.com

کمزور کی صاحبِ قوت کے خلاف امداد نہ کی جائے۔ مساجد میں نقش و نگار کیے جائیں گے اور مصاحفِ (قرآن مجید) پر سونے کا پانی چڑھایا جائے گا اور منبر اونچے بنائے جائیں گے اور صفیں زیادہ ہوں گی اور مساجد میں بیکار گفتگو ہوگی۔ جمعہ اکٹھے ہوں گے اور زبانیں مختلف ہوں گی اور ہر ایک کا دین اس کی زبان کی چاٹ ہوگا۔ اگر اُسے کچھ دیا جائے تو شکریہ ادا کرے گا اور اگر روک دیا جائے تو کفرانِ نعمت کرے گا۔ وہ چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے اور بڑے کی عزت و وقار نہیں سمجھیں گے اپنے نفسوں کو ترجیح دیں گے۔ ان کے اہلِ حرم سے بدکاری کی جائے گی وہ حکم میں ظلم و جور کریں گے۔ غلام ان کے حاکم ہوں گے اور لونڈے ان کے مالک اور ان کے معاملات کی تدبیر کنونیں کریں گی۔ مرد سونے چاندی کے زیورات پہنیں گے اور ریشم و دیباج زیب تن کریں گے اور لڑکیوں و کنیزوں کو سب و شتم اور قطع رحمی کریں گے۔ راستہ خوفناک کر دیں گے۔ چونگیاں قائم کر دی جائیں گی اور مسلمانوں سے جنگ اور کفار سے صلح کریں گے پس اس وقت بارش زیادہ ہوگی اور انگوری کم اگے گی۔ استہزا کرنے والے زیادہ اور علماء کم ہوں گے۔ امراء زیادہ اور امین تھوڑے ہوں گے۔ اس وقت دریائے فرات سونے کے پہاڑ سے جاری ہوگا اس کے کنارے لوگ قتل ہوں گے پس سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے اور ایک بچے گا۔ ایک شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ نے ہمیں اندھیرے میں نماز پڑھائی تو ایک شخص نے پکار کر کہا۔ اے اللہ کے رسول قیامت کب آئے گی تو آپ نے اُسے جھڑک دیا۔ یہاں تک کہ جب ہم پر روشنی چھا گئی تو آپ نے آسمان کی

Marfat.com

طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھا۔ پھر فرمایا بابرکت ہے اس کا پیدا کرنے والا۔ اس کو
رکھنے والا۔ اس کو بچھانے والا اور ثبات و قرار سے اُسے آراستہ کرنے والا
پھر فرمایا اے قیامت کے متعلق سوال کرنے والے وہ اُمراً کے خبیث ہو جائے
قاریوں کے مکر و فریب علماء کے نفاق کے وقت آئے گی اور جب میری اُمت
علم نجوم کی تصدیق اور قضاء و قدر کی تکذیب کرے گی۔ جب وہ امانت کو
غنیمت، صدقہ کو جرمانہ، بدکاری کو مباح عبادت کو فخر اور لوگوں پر اپنی بڑائی
سمجھیں گے۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان
ہے۔ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم پر فاسق امیر خیانت
کرنے والے وزیر اور حکومت کے معاون ظالم اور فاسق قاری اور جاہل
عبادت گزار نہ ہوں۔ خداوند عالم اُن پر تاریک غبار والے فتنے کا دروازہ
کھول دے گا۔ پس وہ اُس میں سرگردان ہوں گے جس طرح یہودی سرگردان
ہوئے تھے۔ اس وقت اسلام کا ایک ایک دستہ لوٹنے لگے گا۔ یہاں تک
کہ صرف اللہ اللہ کہا جائے گا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جس بادشاہ کو خدا
نعمت و قوت عطا کرے۔ پس وہ اس سے بندوں پر ظلم کرے تو خداوند عالم
پر لازم ہے کہ وہ اس سے سلطنت چھین لے کیا تم خدا کے اس ارشاد کو نہیں
دیکھتے کہ خدا قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے آپ کو نہ بدلیں۔
نبی اکرمؐ نے فرمایا یہ اُمت ہمیشہ خدا کے انعام اور رحمت کے سایہ میں رہے
جب تک اس کے قاری امراء کی طرف مائل نہ ہوں۔ اور اس کے حملہ آور بُرے
لوگوں سے دوستی اختیار نہ کریں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو خدا اُن سے اپنی

نعمت چھین لے گا اور انھیں فقر و فاقہ میں مبتلا کرے گا اور بُرے لوگوں کو اُن پر مسلط کر دے گا۔ اور ان کے دل خوف سے بھر دے گا اور اُن میں سے چار لوگوں پر سخت عذاب کرے گا۔ پس وہ دعائے غریق پڑھیں گے تو وہ قبول نہیں ہوگی۔ آپؒ نے فرمایا بدبخت وہ ہے جو مغفرت کی دعا مانگتا ہے حالانکہ وہ گناہ کرتا ہے اور نجات کی اُمید رکھتا ہے اور اس کے لیے عمل نہیں کرتا اور عذاب سے ڈرتا ہے اور اس سے بچتا نہیں۔ گناہ میں تعجیل اور توبہ میں تاخیر کرتا ہے اور خدا پر جھوٹی اُمیدیں لگائے بیٹھا ہے پس ویل ہے اس کے لیے پھر ویل ہے اُس دن جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔ مروی ہے کہ جب عمر بن ہبیرہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کا گورنر بن کے آیا تو اس نے سعبی اور حسن بصری کو دربار میں بُلایا اور ان دونوں سے کہنے لگا۔ ہشام بن عبدالملک نے اس کا حکم سننے اور اطاعت کرنے پر مجھ سے بیعت لی ہے پھر اس نے مجھے عراق کا گورنر بنا دیا ہے۔ بغیر اس کے کہ میں اس سے اس کی حکومت کا سوال کرتا اور ہمیشہ اس کے خطوط آتے رہتے ہیں کہ میں لوگوں کی جاگیریں چھین لوں اور اُن کی گردنیں مار دوں اور اُن کے مال اپنے قبضہ میں کر لوں۔ اس بارے میں تم دونوں کی کیا رائے ہے۔ سعبی نے تو اس سے منافقت برتی اور کمزور قسم کی بات کی لیکن حسن بصری اُس سے کہنے لگا اے عمر میں تجھے منع کرتا ہوں کہ تو ہشام کو راضی کر کے خدا کی ناراضگی مول لے۔ اور جان لے کہ اللہ تو تجھے ہشام سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ لیکن ہشام تجھے خدا سے محفوظ نہیں کر سکتا اور نہ ہی پورے اہل زمین۔

Marfat.com

کیا تیرے پاس اللہ کا خط آتا ہے کہ اس کے خط میں جو لکھا ہے اس پر عمل کرو اور عدل و احسان کرو اور رسول اللہ ؐ کا خط بھی آتا ہے اور ہشام کا خط اُن کے خلاف آتا ہے۔ پس تم ہشام کے خط پر تو عمل کرتے ہو اور خدا کی کتاب اور رسول ؐ کی سنت کو چھوڑ دیتے ہو یہ تو بہت بڑی جنگ اور واضح خسارہ ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اس کی مخالفت سے بچو کیونکہ عنقریب تمہارے پاس آسمانی فرشتہ آئے گا اور وہ تجھے تخت کی بلندی سے اُتار لے گا اور تیرے قصر و محل کی دُھنست سے کھینچ کر قبر کی تنگی کی طرف لے جائے گا۔ پھر تیری قبر کو تیرے عمل کے بغیر کوئی چیز وسیع نہیں کر سکے گی۔ اگر وہ عمل اچھا ہو اور تمہیں وحشت میں نہیں ڈالے گا۔ مگر وہی عمل اگر قبیح ہوا۔ اور جان لو اگر تم نے اللہ کی نصرت کی تو وہ بھی تیری نصرت کرے گا۔ اور تجھے ثابت قدم بنا دے گا۔ کیونکہ خدا اس کی عزت کا ضامن ہے جو خدا کی عزت کرے اور اس کی نصرت کرتا ہے۔ جو اس کی نصرت کرے وہ فرماتا ہے اگر تم اللہ کی نصرت کرو تو وہ تمہاری نصرت کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بنا دے گا اور فرمایا خدا ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے۔ اور فرمایا کیا حال ہو گا تمہارا جب تم میں بدعتیں ظاہر ہوں گی یہاں تک کہ ان میں بچہ بڑے گا اور بوڑھا ہو جائے گا اور ان میں کچھ سالم رہیں گے اور جب بدعتیں ظاہر ہوتیں تو کہا جائے گا یہ سنت ہیں اور جب سنت پر عمل کیا گیا تو کہیں گے یہ بدعت ہے۔ عرض کیا گیا یہ کب ہو گا اے اللہ کے رسول ؐ۔ فرمایا جب تم دنیا کو آخرت کے عمل سے خرید کرو گے۔ ابن عباس ؓ نے کہا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں سنت کو ختم کر دیں گے اور بدعت پر عمل کریں گے۔ یہاں تک کہ سنتیں مُردہ ہو جائیں گی اور بدعتیں زندہ ہوں گے

اور خدا کی قسم لوگوں کو ہلاک نہیں کیا اور حجت و دلیل سے قدیم و جدید زمانہ میں نہیں ہٹایا۔ مگر میرے علماء نے وہ آخرت کے راستہ پر بیٹھ جاتے ہیں، اور لوگوں کو اس پر چلنے سے منع کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں انھیں شک میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو پیاسا تھا اُس نے ایک پانی کا بھرا ہوا گھڑا دیکھا۔ پس اُس نے چاہا کہ اس سے پانی پیئے۔ تو اس سے ایک شخص نے کہا اس میں ہاتھ نہ ڈالو اس میں سانپ ہے جو تمہیں ڈس لے گا اور وہ زہر سے بھرا ہوا ہے۔ پس وہ شخص تو رُک گیا اور منع کرنے والا اس میں ہاتھ ڈالنے لگا، تو پیاسے نے کہا اگر اس میں تمہیں موت ہی تو یہ اپنا ہاتھ اس میں نہ ڈالتا۔ اب میرے علماء کی حالت لوگوں کے ساتھ ایسی ہے۔ وہ لوگوں کو دُنیا میں پرہیزگاری کی تلقین کرتے ہیں اور خود اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور لوگوں کو حاکموں کے پاس جاتے اور اُن کی تعظیم کرنے سے روکتے ہیں اور خود ان کے پاس جاتے اُن کی تعظیم کرتے اُن کی مدح و ثنا بجالاتے اور اُن کے افعال و کردار کو اُن کے سامنے اچھا بتلاتے اور انھیں سلامتی کا وعدہ دیتے ہیں۔ بلکہ اُن سے کہتے ہیں ہم نے تمہارے متعلق خواب دیکھے ہیں عظیم منازل اور مقبولِ بارگاہ ہونے کے۔ پس انھیں مفتون کر دیتے اور دھوکا دیتے ہیں اور خدا کے ارشاد کو بھول جاتے ہیں کہ بے شک نیک لوگ جنتِ نعیم میں اور بُرے لوگ دوزخ جحیم میں ہوں گے اور اس کا یہ ارشاد کہ ظالموں کا کوئی حمایت کرنے والا اور اطاعت کیے جانے والا شفیع نہیں ہے اور خدا کا ارشاد جب ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا۔

Marfat.com

اور یہ ارشاد اُس دن کوئی دوست دُوسرے دوست کو کسی چیز سے بے پرواہ نہیں کر سکے گا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا جنت حرام ہے اس جسم پر جس نے حرام کی غذا کھائی ہو۔ اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں وہ شخص میرا شیعہ نہیں جو کسی کا مال حرام کھائے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا وہ جسم جنت کی بُو نہیں سُونگھے گا جو حرام سے اُگا ہے۔ اور فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے۔ اور یارب یارب کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا اور اس کا لباس حرام ہے پس کونسی اس کی دُعا اور عمل قبول ہوگا۔ حالانکہ وہ حلال مال سے خرچ نہیں کرتا۔ اگر حج کرے تو حج حرام۔ اگر صدقہ دے تو صدقہ حرام۔ اگر شادی کرے تو شادی حرام۔ اگر روزہ رکھے تو افطار حرام کے ساتھ کرتا ہے پس ہائے افسوس اس کے لیے کیا اُسے معلوم نہیں کہ خدا طیب و طاہر ہے اور طیب و طاہر کو ہی قبول کرتا ہے اور خدا نے اپنی کتاب میں کہہ دیا ہے کہ اللہ تو صرف متقیوں سے قبول کرتا ہے البتہ تمہارے اوپر تمہارے امیر اور حاکم ہوں گے جو شخص ان کے قول کی تصدیق کرے گا اور حکم میں اُن کی مدد کرے گا۔ اور ان کے دروازہ دل پر جائے گا۔ وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (یعنی اس کا میرے ساتھ اور میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں) اور وہ حوضِ کوثر پر میرے پاس ہرگز نہیں آسکے گا۔ آپؓ نے حذیفہؓ سے فرمایا۔ اے حذیفہ کیا حال ہوگا تمہارا جب تمہارے امیر ایسے اشخاص ہوں گے کہ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو وہ تمہیں کافر بنا دیں گے اور اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ حذیفہؓ کہنے لگا پھر میں کیا کروں اے اللہ کے

Marfat.com

رسول فرمایا اگر قوت و طاقت ہو تو ان سے جہاد کرنا اور اگر کمزور ہو تو ان سے
بھاگ جانا۔ فرمایا میری امت کی دو ایسی صفتیں ہیں اگر وہ درست ہو جائیں
لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر وہ فاسد ہو گئے تو لوگ فاسد و خراب
ہو جائیں گے۔ (۱) امراء (۲) علماء۔ ارشادِ قدرت ہے اور نہ مائل ہو جاؤ
ان لوگوں کی طرف جو ظلم کرتے ہیں۔ پس تمہیں جہنم کی آگ مس کرے گی اور
فرمایا اس میں طغیان نہ کرنا ورنہ میرا غضب تم پر نازل ہوگا۔ خدا کی قسم لوگوں
کے معاملات خراب نہیں ہوتے مگر انہیں دو صنفوں کی بدولت خصوصاً وہ شخص
جو اپنے فیصلہ اور قضاوت میں ظلم کرے اور حکم کرنے پر رشوت قبول کرے
بولو اس نے کتنا عمدہ شعر کہا ہے۔ جب امیر اور اس کا منشی خیانت کرے
اور حکومت کا قاضی قضاوت میں مکر و فریب کرے تو ویل ہے پھر ویل ہے
(ہلاکت) پھر ویل ہے۔ حکومت کے قاضی کے لیے آسمان کے قاضی کی طرف
سے اور خدا کے اس قول (کہ اس قوم کو نہیں پائے گا جو اللہ اور آخرت پر
ایمان رکھتے ہیں کہ وہ محبت کریں اس شخص سے جو خدا اور رسول سے دشمنی
کرتا ہے) کی تفسیر میں آیا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہے
جو بادشاہوں اور ظالموں سے میل جول رکھتے ہیں۔ فرمایا اسلام زبان سے
اعلان کرتا ہے اور ایمان دل میں چھپا ہوتا ہے اور تقویٰ اعضاء و جوارح سے
عمل کرنے کا نام ہے تم کیسے مسلمان ہو سکتے ہو جبکہ لوگ تم سے سالم نہ رہیں
اور کس طرح مومن بن سکتے ہو جبکہ لوگ تم سے امن میں نہ ہوں، اور تم متقی
کیسے ہو سکتے ہو جبکہ لوگ تمہارے شر اور اذیت سے بچتے پھرتے ہوں۔ فرمایا

Marfat.com

جو ہماری محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور ہمارے کہنے پر عمل نہیں کرتا تو وہ
ہے اور نہ ہم اس سے ہیں۔ کیا انھوں نے اللہ کا یہ ارشاد نہیں سُنا
اپنی نبیؐ کے متعلق خبر دیتا ہے کہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میر
کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور جب آپؐ نے اپنے اصحاب
لی تو اُن سے یہ عہد و میثاق لیا کہ وہ اللہ کے ارشاد کو گوش ہوش سے
اور تنگی و آسائش کے زمانہ میں آپؐ کی اطاعت کریں گے اور یہ کہ
ہوئے حق بات کریں گے اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے
کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا خداوند عالم بندے کی
شمار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بیماری میں اس کے کراہنے کی آواز او
دلیل۔ خدا کا یہ ارشاد ہے وہ کوئی بات نہیں کہتا۔ مگر یہ کہ اس کے
نگہبان ہے اور یہ ارشاد کہ اور بے شک تم پر نگران ہیں۔ مکرم لکھ
جو جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اور یہ ارشاد کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں
اُسے ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا۔

ستر سوال باب

زنا اور سُود کا عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہلِ جہنم چیخیں گے زانیوں کی شرمگاہ

Marfat.com

نے والی بدبو سے، پس تم زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ برائیاں ہیں۔ تین دنیا
اور تین آخرت میں۔ جو دنیا میں ہیں وہ یہ کہ اس سے چہرہ کا حسن و رونق
م ہو جاتی ہے، فقر و فاقہ کا سبب بنتا ہے، اور عمر و زندگی کو کم کر دیتا
ے۔ اور وہ جو آخرت میں ہیں یہ کہ خدا کی ناراضگی۔ برے حساب اور
یم عذاب کا سبب ہے۔ بے شک زانی قیامت میں اس حالت میں
ئیں گے کہ ان کی شرمگاہوں میں آگ بھڑک رہی ہو گی۔ وہ اپنے شرمگاہوں
بدبو سے پہچانے جائیں گے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا خدا تمھیں دنیا میں خلیفہ
نے والا ہے۔ یعنی گزشتہ لوگوں کا قائم مقام پس تم دیکھو کہ کس قسم کا
ل کر رہے ہو۔ پس زنا اور سود سے بچو کہتے ہیں کہ معتزلہ نے امام رضاؑ
مجلس میں ایک دن کہا کہ گناہان کبیرہ میں سب سے بڑا گناہ قتل ہے
ونکہ خدا وند عالم فرماتا ہے جو کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا
نم ہے ہمیشہ اس میں رہے گا۔ امام رضاؑ نے فرمایا میرے نزدیک قتل سے
ا گناہ اور اس سے زیادہ بڑی مصیبت زنا ہے۔ کیونکہ قاتل مقتول کو
ل کرنے کے بعد صرف اپنے آپ کو خراب و فاسد کرتا ہے اس کے آگے
ئی خرابی نہیں اور زنا قیامت تک کے لیے نسل کو خراب کر دیتا ہے
ر وہ حرام چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔ پس اس مجلس میں کوئی ایسا فقیہ
تھا جس نے آپؑ کا ہاتھ نہ چوما ہو اور آپؑ کے قول کا اقرار نہ کیا ہو
ر آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم میں پانچ چیزیں ہوں گی تو پانچ مصیبتوں
ں مبتلا ہو گے۔ جب تم سود کھاؤ گے تو زمین کے دھنس جانے میں مبتلا

Marfat.com

ہو گے جب تم میں زنا ظاہر ہونے لگا تو تم جلدی مرنے لگے۔ اور جب ظلم کریں گے تو چوپائے مر جائیں گے اور جب اہل ملت ظلم کریں گے زائل ہو جائے گی۔ اور جب تم سنت کو چھوڑ دو گے تو بدعت ظاہر آنحضرتؐ نے فرمایا جو قوم اپنے عہد کو توڑ دے گی دشمن اس پر مسلط جائے گا۔ اور جو قوم ظلم و جور کرے گی اس میں قتل زیادہ ہوں گے زکوٰۃ نہیں دے گی۔ اس سے بارش رک جائے گی اور جس قوم میں زیادہ ہو گی اس میں موتیں زیادہ واقع ہوں گی۔ اور جو قوم کیل و کمی کرے گی وہ قحط سالی میں مبتلا ہو گی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جب امت پندرہ کام کرے گی تو اس پر مصیبت نازل ہو گی۔ جب دولت بن جائے امانت غنیمت سمجھی جائے۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے اور اپنے دوست سے نیکی کرے باپ پر جفا کرے اور مسجد میں آوازیں بلند ہوں۔ ایک انسان کی اس شر سے محفوظ رہنے کی وجہ سے عزت کی جائے اور قوم کا سردار اس سے کمینہ شخص ہو اور لوگ ریشم کے کپڑے پہنیں اور گانے والی عورتوں اپنے پاس رکھیں اور شرابیں پئیں اور زنا زیادہ کریں تو اس وقت سرخ یا زمین کے دھنس جانے یا مسخ ہونے یا دشمن کے غالب آنے کے رکھو پھر تمہاری مدد و نصرت بھی نہیں ہو گی۔

Marfat.com

اٹھارھواں باب

لقمان کا اپنے بیٹے کو علوم و حکمت تبلیغ کی وصیت کرنا

فرمایا اے بیٹا مرغ تجھ سے زیادہ عقلمند اور اوقات نماز کا زیادہ محافظ ہے۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہر نماز کے وقت اذان کہتا ہے اور سحر کے وقت وہ آواز بلند کرتا ہے جب تو سویا ہوا ہوتا ہے۔ فرمایا بیٹا! جس کی زبان پر قابو نہیں وہ پشیمان ہوگا اور جو زیادہ جھگڑالو ہو وہ گالیاں سنے گا اور جو بری جگہوں میں جاتا ہے وہ متہم ہوگا۔ جو برے شخص سے دوستی کرتا ہے وہ صحیح سالم نہیں رہ سکتا اور جو علماء کے پاس نہیں بیٹھتا وہ فائدہ نہیں اٹھاتا ہے۔ اے بیٹا! توبہ میں تاخیر نہ کرو، کیونکہ موت اچانک آتی ہے۔ اے بیٹا! تیرا دل تونگر ہونا چاہیئے اور جب تو فقیر ہو جائے لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کرو، ورنہ اُن کی نگاہ میں ذلیل ہو جائے گا خدا سے اُس کے تفضل و کرم سے سوال کر۔ اے بیٹا! وہ جھوٹا ہے جو کہتا ہے نیکی کو برائی سے کاٹا جاتا ہے کیا دیکھتے نہیں کہ آگ آگ سے نہیں بجھتی بلکہ پانی سے بجھتی ہے۔ اسی طرح شر کو خیر سے بجھایا جاتا ہے۔ اے بیٹا مصیبت زدہ پر شماتت نہ کر اور بیقلا پر طنز نہ کر اور نیکی کو رد نہ کر کیونکہ ہر چیز دنیا و آخرت میں تیرے لیے ذخیرہ ہے۔ اے بیٹا تین اشخاص سے نرمی کرنا ضروری ہے۔ بیمار، بادشاہ اور عورت۔

Marfat.com

قانع بن جا غنی ہو کر زندگی بسر کرے گا۔ متقی ہو جا باعزت ہو کے رہے
اے بیٹا! جب سے تو شکم مادر سے گرا ہے دنیا کی طرف پشت اور آخرت کی
کی طرف بڑھ رہا ہے اور تو ہر دن جس کی طرف بڑھ رہا ہے، زیادہ قریب ہو
رہا ہے بہ نسبت اُس کے جس سے پشت پھیرے ہوئے ہے۔ پس اُس گھ
کے لیے زادِ راہ تیار کر جس کی طرف جا رہا ہے اور تجھے تقویٰ و پرہیزگاری
لازمی ہے۔ کیونکہ یہ سب تجارتوں میں سے زیادہ نفع بخش ہے اور جب تم
کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے پیچھے استغفار پشیمانی اور اس جیسے گناہ کے
ترک کرنے کا عزم بالجزم کر اور موت کو اپنا نصب العین بنا لے اور اللہ
کے دربار میں ٹھہرنے کو اپنا مطمحِ نظر قرار دے اور اپنے ذہن میں اپنے اعضا
و جوارح اور اُن ملائکہ کا تیرے خلاف گواہی دینا جو تجھ پر موکل ہیں تصور کر
اور شرم و حیا کر اُن فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے جو تجھے دیکھ رہا ہے او
تجھ پہ لازم ہے کہ موعظہ پر عمل کرے۔ کیونکہ عقلمند کے نزدیک یہ شہد سے زیادہ
میٹھا ہے اور بیوقوف کے لیے کسی بوڑھے شخص کے سیٹھ بیٹوں پر بڑھنے
سے زیادہ دشوار ہے اور لہو و لعب کی باتیں نہ سنا کرو، کیونکہ وہ آخرت
کو بھلا دیتی ہیں۔ بلکہ جنازوں پر حاضر ہوا کرو اور قبرستان کی زیارت کیا کر
اور موت اور اس کے بعد کی ہولناک باتوں کو یاد رکھو اور اپنا بچاؤ کرو
اے بیٹا! بُری عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو اور اچھی عورتوں سے بھی ڈرتے
رہو۔ اے بیٹا! کسی پر ظلم کرنے سے خوش نہ ہو۔ بلکہ ظلم کرنے پر محزون و مغموم
ہو۔ اے بیٹا! ظلم میں تاریکیاں اور آخرت میں حسرتیں ہیں اور سب تیر

Marfat.com

تا اپنے سے پست پر ظلم کرنے پر اکسائے تو اللہ کو جو قدرت تجھ پر حاصل
اُسے یاد کرائے۔ بیٹا! علماء سے وہ چیز سیکھو جس سے تم جاہل ہو اور جو
لو، لوگوں کو اُس کی تعلیم دو۔ تیرا اس سے ملکوت اعلیٰ میں تذکرہ ہوگا۔
بیٹا! سب لوگوں میں سے زیادہ غنی و تونگر وہ ہے جو اس چیز پر قناعت
ے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ فقیر وہ
ن کی آنکھیں اس چیز پر لگی ہوں جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اے بیٹا!
لوگوں کے ہاتھ میں ہے اُس سے مایوس ہو جا اور اللہ کے وعدے
ر بھروسہ رکھ اور جو کچھ اس نے تجھ پر فرض کیا ہے اس میں کوشش کر۔
ں چیز کا وہ ضامن ہوا ہے اس کو چھوڑ دے، اور اپنے تمام امور
تر پر توکل کر وہ تیرے لیے کافی ہے۔ اور جب نماز پڑھے تو وداع
ہ والے شخص کی طرح ادا کر اور یہ گمان رکھ کہ تم اس کے بعد ہرگز زندہ
ہو گے اور ایسی چیزوں سے بچو کہ جن کی معذرت کرنی پڑے کیونکہ خیر
ذرت نہیں کرنی پڑتی اور لوگوں کے لیے وہ چیز پسند کر جو اپنے لیے
تا ہے اور ان کے لیے وہ ناپسند کر جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے اور
ت نہ کہہ کہ جس کا تجھے علم نہیں اور کوشش کر کے تیرا آج کا دن کل
تر ہو اور آنے والا دن آج سے بہتر ہو کیونکہ جس کے دونوں دن
ا وہ خسارے میں ہے اور جس کا آج کا دن کل سے بُرا ہے وہ ملعون
ر جو کچھ اللہ نے تیری قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی رہ کیونکہ وہ
ہے کہ میرے بندوں میں زیادہ عظیم گناہ گار وہ ہے جو میری قضا و قدر

Marfat.com

پر راضی نہیں اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا اور میری بلاء پر صبر نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل کو وصیت کی۔ فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں۔ اللہ سے ڈرنے، سچ بولنے، امانت کے ادا کرنے، تواضع اور انکسار سے رہنے۔ وعدہ کی وفا کرنے، خیانت کے چھوڑنے اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، صلہ رحمی کرنے، یتیم پر رحم کرنے، نرم گفتگو کرنے، اعمال بجا لانے، اُمید کو کوتاہ کرنے، ایمان کی تاکید کرنے، دین کو سمجھنے، قرآن میں تدبّر کرنے، آخرت کو یاد رکھنے، حساب سے گھبرانے اور موت کو زیادہ یاد رکھنے کی اور کسی مسلمان کو سب و شتم نہ کرو، کسی گناہ گار کی اطاعت نہ کرو۔ کسی رشتہ دار سے قطع رحمی نہ کرو کسی بُرے کام پر راضی نہ ہو۔ ورنہ اس کے بجا لانے والے کی طرح ہو جاؤ گے اور ہر درخت و پتھر کے پاس اور سحری کے اوقات میں بلکہ ہر حالت میں اللہ کو یاد کرو۔ وہ تمہیں یاد رکھے گا۔ کیونکہ خدا اُسے یاد رکھتا ہے جو اسے یاد رکھے۔ اس کو شکریہ کی جزاء دے گا جو اس کا شکریہ ادا کرے اور ہر گناہ کی توبہ تجدید کرو، پوشیدہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ اور جان لے کہ سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور زیادہ قابل وثوق عزت تقویٰ سے ہے زیادہ شریف ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ اور بہترین قصص قرآن ہے اور بہترین امور وہ ہیں جو نئے ایجاد ہوتے ہیں اور بہترین ہدایت انبیاء کی ہدایت ہے اور شریف ترین موت شہادت ہے اور سب سے زیادہ اندھا ہدایت کے بعد گمراہ ہو جانا ہے اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے

Marfat.com

رترین اندھاپن دل کا اندھا ہونا ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے
بہتر ہے - اور وہ کم مقدار جو کافی ہو بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل
کر دے اور بُری ہے وہ معذرت جو عذر کے وقت کی جائے اور بدترین
پشیمانی قیامت کے دن کی ہے اور سب سے بڑا گناہ جھوٹی زبان ہے
اور بہترین غنیٰ دلونگری نفس کی غنیٰ دلونگری ہے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ
ہے اور حکمت کا سر خلوت و خلوت میں خوفِ خدا ہے۔ اور بہترین وہ چیز
جو دل میں ڈالی جائے یقین ہے اور گناہوں کا ملاپ نجوم اور شاعری
اور رقص شیطان کا جال ہیں اور جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے اور بدترین
کسب سُود ہے اور بدترین گناہ یتیم کا مال کھانا ہے۔ اور نیک بخت وہ
ہے جو دوسروں سے وعظ حاصل کرے۔ وہ جسم جو حرام سے اُگا ہے اس
کے لیے جہنم کی آگ کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور جو حرام غذا کھاتے وہ جہنم کا
مستحق ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور نماز نور ہے۔ صدقہ، حج
اور عمرہ طہارت کی جگہ ہے۔ روزہ مضبوط ڈھال ہے۔ دانائی مومن
اور اس کو چھوڑ دینا چاہئے اور عقلمند کے لیے ایک ایسا وقت ہونا چاہیے جس میں وہ اپنے
پروردگار سے مناجات کرے اور ایک وقت ایسا ہو جس میں خدا کی صنعت کاری میں
غور و فکر کرے اور ایک ایسا وقت ہو جس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور ایسا
وقت ہو جس میں اپنی حلال حاجت کے لیے خلوت میں جائے۔ ذرا عقلمند کیلئے ضروری
ہے کہ اس کی کوشش صرف تین چیزوں میں ہو۔ آخرت کیلئے زادِ راہ معاش کی اصلاح اور جائز
لذت حاصل کرنا اور عقلمند کو چاہیے کہ وہ اپنے زمانہ میں بابصیرت ہو اور اپنی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہو اور

اس زبان کی حفاظت کرے اور حضرت موسیٰؑ کی توراۃ میں ہے مجھے تعجب ہے اُس شخص سے جسے موت کا یقین ہے وہ کیسے خوش رہتا ہے اور جسے حساب و کتاب کا یقین ہے کس طرح گناہ کرتا ہے اور جسے قدر و قضا کا یقین ہے کیسے محزون ہوتا ہے اور جسے جہنم کی آگ کا یقین ہے وہ کس طرح ہنستا ہے اور جو دُنیا کا اپنے رہنے والوں کے ساتھ اُلٹ پھیر دیکھتا ہے وہ کس طرح مطمئن ہوتا ہے۔ اور جسے جزاء کا یقین ہے کس طرح عمل نہیں کرتا دین کی طرح کوئی عقلمندی نہیں گناہ سے رُکنے جیسی ورع و پرہیزگاری نہیں اور حسن خلق جیسا حسب و نسب نہیں۔ ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے مجھے پانچ چیزوں کی وصیت کی مساکین سے محبت کرنا اور ان کے قریب رہنا اور اغنیاء سے دُور رہنا اور یہ کہ صلہ رحمی کروں اور حق کے بغیر کوئی بات نہ کروں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں اور اپنے سے پست کی طرف دیکھوں اور اپنے سے اُوپر والے کی طرف نگاہ نہ کروں اور سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم؛ زیادہ کہا کروں کیونکہ یہ باقیات صالحات ہیں اور فرمایا جو شاہراہ پر چلے وہ پھسلنے سے مامون رہتا ہے اور صبر سلامتی کی سواری ہے اور ورع شرع کرنا ہدایت و پاکبازی کی سواری ہے اور حلم بردباری کی کڑواہٹ انتقام کی حلاوت سے زیادہ میٹھی ہے اور کینہ کا قبضہ پشیمانی ہے اور جو صبر کرے اُس چیز پر جسے پسند نہیں کرتا وہ اس چیز کو پالے جسے پسند کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرنا شماتت کرنے والے کے لیے مصیبت

Marfat.com

ہے اور اس پر جزع و فزع کرنا ایک دوسری مصیبت ہے۔ ثواب کے فوت ہونے کی اور یہ سب سے عظیم مصیبت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو اور بہترین ذکر وہ ہے جو مخفی ہو اور میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اپنے نفوس کے لیے اچھی فکر و نظر کرنا اور اپنی آخرت سے غافل نہ ہونا اور باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز دے کر خرید کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جان لو کہ یہ گنے چنے دن ہیں اور رزق تقسیم شدہ ہیں اور اجلیں معلوم ہیں اور آخرت ایسی ابدی چیز ہے کہ جس کی کوئی مدت نہیں اور ایسی اجل ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں اور ایسی نعمت ہے کہ جس کے لیے زوال نہیں۔ پس معلوم کرو کہ تم کیا چاہتے ہو اور تم سے کیا چاہا گیا ہے اور دنیا کی وہ چیز چھوڑ دو جو تمہیں آخرت سے مشغول رکھے اور کوتاہی کرنے والوں کی حسرت اور دھوکا کھانے والوں کی پشیمانی سے بچو اور جتنی زندگی رہ گئی ہے اس میں جو کچھ فوت ہو چکا ہے اس کا تدارک کرو، اور ہلاکت کے گھر سے برقرار رہنے والے گھر کی طرف کوچ کرنے کی تیاری کرو اور موت سے ڈرو کہیں غفلت میں اچانک نہ آجائے اور تیاری و استعداد سے پہلے جلدی نہ کرلے۔ خداوند عالم فرماتا ہے نہ وصیت کی طاقت ہوگی ان میں اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ کے آئیں گے۔ پس کتنے صاحبانِ عقل ہیں کہ جنہیں خواہش نفسانی مشغول کر دیتی ہے اس چیز سے کہ جس کے لیے وہ پیدا کیے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بے عقلوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور اپنے نفسوں کو غلطی کرتے ہیں اور نہ سمجھو اور اس باطل میں جھگڑا نہ کرو جو تمہاری خسارت

Marfat.com

کے موافق ہے بلکہ تمہاری ہمت حق کی نصرت ہو۔ چاہیئے وہ تمہاری طرف ہو یا اُس کی طرف جو تم سے جھگڑا کر رہا ہے۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے اے وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہو، اللہ کے مددگار بنو اپنی خواہش اور شیطان کے مددگار نہ بنو اور جان لو کہ گمراہ امام کی طرح دین کو کوئی نہیں ہرم کرتا اور گراتا جو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور منافق کا باطل کے لیے جدال و جھگڑا کرنا اور دنیا اپنے طلب گاروں اور اس میں رغبت کرنے والوں کی گردنیں توڑ دیتی ہے اور جان لو کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے لہٰذا اس کو عمل صالح سے درست اور ہموار بنالو پس تم میں سے جو نیک کام کرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو ایسی بات کرتا ہے کہ جس سے وہ اپنی راہ ہموار کرے۔ خدا فرماتا ہے وہ اپنے نفوس کے لیے اسے ہموار کرتے ہیں اور جب تم دیکھو کہ خدا بندے کو وہ کچھ دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے حالانکہ وہ اس کی نافرمانی پر قائم ہے تو سمجھ لو کہ وہ اُسے بتدریج عذاب کے قریب لیے جا رہا ہے ارشاد ہے کہ ہم عنقریب درجہ بدرجہ انھیں قریب لاتے ہیں جہاں سے انھیں پتہ نہیں ہوتا۔ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا ان لوگوں کے متعلق جو خدا کا سچا خوف رکھتے ہیں کہا وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے دل خوف سے زخمی ہیں اور ان کی آنکھیں اشکبار ہیں اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر بہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم کیسے خوش ہوں حالانکہ موت ہمارے پیچھے لگی ہوئی ہے اور قبر ہمارے وارد ہونے کی جگہ ہے۔ قیامت ہماری وعدہ گاہ ہے اور اللہ کے سامنے ہماری

Marfat.com

پیشی ہے اور ہمارے اعضاء و جوارح ہمارے خلاف گواہ ہیں اور جہنم کا پُل ہمارا راستہ ہے اور اللہ نے ہم سے حساب لینا ہے۔ پس منزہ ہے ہمارا خدا۔ ہم پناہ مانگتے ہیں اس سے تعریف کرنے والی زبانوں اور مخالف اعمال سے جب کہ دل پچھتاتے ہیں بے شک عمل علم کا ثمر ہے اور تعوف عمل کا نتیجہ ہے اور امید یقین کا پھل ہے اور جو جنت کا مشتاق ہے۔ وہ اس تک پہنچنے کے اسباب میں کوشش کرتا ہے اور جو جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو وہ اس چیز سے دُور ہوتا ہے جو اس کے قریب کرے اور جو خدا کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے وہ اس کی ملاقات کی تیاری کرتا ہے

روایت ہے کہ خداوندِ عالم اپنے بعض کتب میں ارشاد فرماتا ہے۔ اے فرزندِ آدمؑ میں زندہ ہوں مجھ پر موت نہیں تو ان چیزوں میں میری اطاعت کر جن کا میں نے تجھے حکم دیا ہے۔ تجھے ایسی زندگی دوں گا کہ تیرے لیے موت نہیں ہوگی۔ اے فرزندِ آدمؑ میں کسی چیز کے لیے کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے تو میری اطاعت کر ان امور میں جن کا میں تجھے حکم دیتا ہوں تو تجھے ایسا بناؤں گا۔ کہ کسی چیز سے کہے گا تو وہ ہو جائے گی اور اسی طرح خداوندِ عالم اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرماتا ہے اور تمہارے لیے ہے۔ اس میں جو تمہارے نفوس چاہیں اور تمہارے واسطے ہے۔ اس میں جو تم مانگو یہ چیزیں خدا غفور رحیم کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین نجات دینے والی ہیں۔ وہ جو ہلاک کرنے والی ہیں تو وہ صفت بخل ہے کہ جس کی اطاعت کی جائے اور وہ خواہش ہے جس کی پیروی

ہو اور انسان کا اپنے اُوپر اترانا ہے۔ اور وہ جو نجات دینے والی ہیں تو خلوت جلوت میں خدا کا خوف رکھنا غنیٰ و فقر میں میانہ روی اختیار کرنا اور رضا و غضب میں عدل و انصاف کرنا اور امام حسینؑ کا ارشاد ہے کچھ لوگ اس حالت میں صبح کرتے ہیں کہ وہ جنت اور اس کی نعمتوں کو آگ اور اس کے شعلوں کو دیکھتے ہیں جاہل گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں حالانکہ انھیں کوئی بیماری نہیں۔ یا وہ مخبوط الحواس ہیں۔ حالانکہ اُن کے دل و دماغ میں امر عظیم کا خطرہ اور ملایت ہے اور (وہ ہے) خوفِ خدا اور دلوں میں اس کی ہیبت وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی ہمیں ضرورت نہیں اور نہ ہم اس کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور نہ اس میں کوشش کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ انھوں نے اپنے مال اور خون خرچ کر دیئے ہیں اور ان کے بدلے اپنے خالق کی مرضی خریدی ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر اُن کے مال اور نفس اُن سے جنت کے بدلے خرید لے تو وہ انھیں بیچ ڈالیں۔ تو اُن کی تجارت نفع کی ہے اور ان کی سعادت اور عظیم خوش بختی ہے اور اس سے ان کی فلاح و کامیابی ہے۔ پس تم اُن کے آثار پر چلو خدا تم پر رحم کرے اور ان کی اقتدا کرو۔ کیونکہ خداوند عالم نے نبی کریمؐ کے سامنے ان کے بزرگوں ابراہیمؑ و اسماعیلؑ اور ان دونوں کی ذریت کی تعریف کی ہے۔ اور فرمایا ہے پس ان کی ہدایت کی اقتدا کرو اور جان لو اسے اللہ کے بندو تم پر لازم کیا گیا ہے ان کی اقتدا اور اتباع کرنا لہٰذا جدوجہد کرو اور بچو اس سے کہ ظالموں کے مددگار ہو جاؤ، کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کسی ظالم کے ساتھ چلے اور اس کے ظلم میں اعانت کرے تو وہ اسلام سے

Marfat.com

دائرہ سے خارج ہے اور جس کی سفارش اللہ کی کسی حد کے گرد چکر لگائے تو وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا دشمن ہے اور جو کسی ظالم کی اعانت کرے تاکہ اس سے کسی مسلمان کے حق کو باطل کرے تو وہ اسلام اللہ اور رسولؐ کے ذمہ سے بری ہے۔ جو کسی ظالم کی بقاء کی دعا کرے تو وہ دوست رکھتا ہے کہ خدا کی معصیت کی جائے اور جس کی موجودگی میں کسی مومن پر ظلم ہو رہا ہو یا اس کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قدرت رکھتا ہے اور اس کی مدد و نصرت نہ کرے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب کی طرف اس نے رجوع کیا ہے اور جو اس کی مدد کرے تو وہ اللہ کی طرف سے جنت کا مستحق ہوا ہے اور خداوند عالم نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی کی کہ فلاں جبار سے کہو میں نے تمہیں اس لیے نہیں بھیجا کہ دنیا پر دنیا جمع کیے جاؤ بلکہ اس لیے بھیجا ہے تاکہ مظلوم کی پکار مجھ سے پلٹا نہ دو۔ اور اس کی مدد کرو کیونکہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں مظلوم کی مدد کروں گا اور اس شخص سے نصرت نہ کرنے کا بدلہ لوں گا کہ جس کے سامنے اس پر ظلم کیا گیا اور اس نے اس کی مدد نہیں کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو ذلت پہنچائے چاہے ایک کلمہ کہہ کر یا اشارہ کر کے تو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے کعبہ اور بیت المقدس کو گرایا ہو اور دس ہزار ملائکہ کو قتل کیا ہو۔ رفاعہ بن انس کہتا ہے کہ مجھ سے صادقؑ آل محمدؐ نے فرمایا کیا میں تجھے اس

Marfat.com

شخص کی خبر نہ دوں جو قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ میں نے عرض کیا ہاں میرے آقا و مولا۔ فرمایا سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا۔ قیامت کے دن جو مومن کے خلاف کفر کے ایک جز کے ساتھ اعانت کرے۔ پھر فرمایا کیا اس سے زیادہ شدید عذاب والے کی خبر دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں میرے سید و مولا۔ فرمایا جو شخص مومن کے قول یا فعل پر کسی قسم کا عیب لگائے۔ پھر فرمایا میرے قریب ہو جا تاکہ قریب تجھے کچھ باتیں بتاؤں۔ وہ شخص اللہ اس کے رسول اور ہم اہل بیت کی ولایت پہ ایمان نہیں رکھتا کہ جس کے پاس کوئی مومن کسی ضرورت و حاجت کے لیے آئے اور وہ اس کے سامنے منہ موڑ پیش نہ آئے پس اگر وہ حاجت پوری کر سکتا ہے تو خود پوری کرے اور اگر وہ چیز اس کے پاس نہیں تو اپنے ذمے لے لے یہاں تک کہ پوری کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو ہمارے اور اس کے درمیان کوئی ولایت و محبت نہیں۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مومن کی خدا کے ہاں کیا قدر و منزلت ہے تو گردنیں اس کے سامنے جھکیں کیونکہ خداوند عالم نے مومن کا نام اپنے ناموں سے مشتق کیا ہے۔ خدا خود مومن ہے اور اس نے اپنے بندے کا نام مومن رکھا ہے اس کی شرافت و کرامت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور وہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے اپنا ایمان پیش کرے گا اور خدا اس کے ایمان کو اپنی پناہ میں لے لے گا اور خداوند عالم فرماتا ہے کہ وہ شخص میرے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہے جو کسی مومن کو

Marfat.com

ذیت دیتا یا اُسے ڈراتا ہے۔ اور جناب عیسیٰؑ فرماتے تھے اے حواریوں کی جماعت
اللہ کے محبوب بنو گناہگاروں سے بغض رکھ کر اور اللہ کا قرب حاصل کرو۔ اُن
سے دور رہ کر اور ان پر غضب ناک ہو کر اس کی رضا تلاش کرو اور جب
تمہیں بیٹھنا تو ایسے شخص کے پاس بیٹھو جس کی گفتار تمہارے عمل میں زیادتی
کا سبب ہو اور جس کا دیکھنا تمہیں خدا کی یاد دلائے اور اس کا عمل تمہیں
آخرت کی طرف راغب کرے۔ امیر المومنینؑ نے ابوذرؓ سے فرمایا اپنے دل پر
ذکر کو زبان پر ذکر کو جہنم پر عبادت کو اور آنکھوں پر خوفِ خدا سے رونے
کو لازم قرار دو اور کل کی روزی کا اہتمام نہ کرو اور مساجد کو لازم پکڑو
تمہیں آباد رکھنے والے اللہ والے ہیں اور اس کے مخصوص بندے اس کی
کتاب کی قرأت کرنے والے اس پر عمل کرنے والے ہیں اور فرمایا مروّت
کی چیزوں میں سے ہے ان میں سے تین سفر میں اور تین گھر میں ہیں۔ وہ جو گھر
سے متعلق ہیں قرآن مجید کی تلاوت کرنا مساجد کو آباد رکھنا اور اللہ کے لیے
بھائی بنانا اور جو سفر میں ہیں زادِ راہ کا خرچ کرنا خوش خلقی سے پیش آنا
اور اچھا برتاؤ کرنا ہے۔ اور امام حسنؑ فرمایا کرتے تھے اے فرزندِ آدمؑ
تجھ جیسا کون ہے؟ حالانکہ تجھ سے خدا خلوت میں گفتگو کرتا ہے۔ جب تم چاہو
تو اس کی بارگاہ میں جا سکتے ہو وضو کرو اور اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ
اس نے تیرے اور اپنے درمیان کوئی حجاب اور دربان مقرر نہیں کیا تم اپنے
ہم و غم اور فقر و فاقہ کی اس سے شکایت کرو اور اس سے اپنی حاجات
طلب کرو اور اپنے معاملات میں اُس سے مدد چاہو اور آپؑ فرمایا کرتے

Marfat.com

ہے کہ اہلِ مسجد اللہ کے زائر ہیں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر لازم ہے کہ زیارت کرنے والے کو تحفہ دے اور روایت ہے کہ جو شخص مسجد میں ناک صاف کرے تو اس کی وجہ سے قیامت کے دن وہ رسوائی کا سامنا کرے گا۔ اور لوگ مسجد میں تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک صف نماز میں، قرآن مجید کی تلاوت میں اور ایک صف علوم سیکھنے میں مشغول ہوتی ہے ایک صف خرید و فروخت کرنے والوں کی، ایک صف لوگوں کی غیبت والی اور ایک قسم جھگڑے اور باطل قسم کی باتیں کرنے والوں کی ہوگی اور فرمایا جو قبلہ کی طرف ناک صاف کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے جب وہ مبعوث ہوگا تو وہ غلاظت اس کے چہرے پر ہوگی اور آپ نے فرمایا نماز پڑھنے والا مجھ سے سرگوشی کرتا ہے اور خرچ کرنے والا اپنی تونگری کے مجھے قرض دیتا ہے اور روزہ دار میرا تقرب حاصل کرتا ہے فرمایا دو اشخاص ایک ہی نماز میں ہوتے ہیں اور ثواب میں ان کا تفاوت زمین و آسمان جتنا ہوتا ہے۔

اُنتیسواں ۱۹ باب

قرآن مجید کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہے کو

لگتا ہے اور اُن کی جلا۔ قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا قرآن
کی تلاوت کرنے والا جو اس کی پیروی کرے دنیا میں گمراہ اور آخرت میں بدبخت
نہیں ہوتا۔ فرمایا حاملِ قرآن کی رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں
دن کو جب لوگ غافل ہوں اور رونے سے جس وقت لوگ ہنس رہے
ہوں اور ورع و پرہیزگاری سے جب لوگ حرص و طمع میں مبتلا ہوں اور
خشوع و خضوع کیساتھ جب لوگ اکڑ اکڑ کے چلیں اور حزن کے ساتھ جب لوگ فرحت و سرور میں ہوں اور
خاموشی کیساتھ جب لوگ باتوں میں لگے ہوں پہچان ہونی چاہیئے۔ نبی اکرمؐ نے
فرمایا قرآن مجید وجوہ و اقسام پر ہے حلال و حرام، محکم و متشابہ اور امثال
پس حلال پر عمل کرو، حرام سے اجتناب کرو، محکم کی اتباع کرو، متشابہ
پر ایمان رکھو اور مثالوں سے عبرت حاصل کرو اور وہ قرآن پر ایمان
نہیں لایا جو اس کے محرمات کو حلال سمجھے اور لوگوں میں سے بدترین شخص
وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور باوجود وجد اس کے کسی چیز سے خوف نہ کھائے
اور جعفر بن محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (کہ جنہیں ہم نے کتاب دی
ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جو حق ہے تلاوت کا) فرمایا وہ اس کی
آیات کو ترتیل سے پڑھتے ہیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس کے وعدہ کی امید رکھتے ہیں اور
اس کی وعید (دھمکی) سے ڈرتے ہیں اور اس کے قصص سے عبرت حاصل
کرتے ہیں اور اس کے اوامر کی اطاعت اور اس کے نواہی سے رکتے ہیں
خدا کی قسم تلاوت کے معنی اس کی آیات کو یاد کرنا اور اس کے حروف کو پڑھنا

اس کی سورتوں کی تلاوت کرنا اور اس کے دسویں اور پانچویں حصہ کا ور
لینا نہیں ہے۔ لوگوں نے اس کے حروف کو یاد رکھا ہے اور اس کی
کو بھلا دیا ہے حالانکہ اس کی آیات میں تدبر کرنا اور اس کے احکام
کرنا مقصود ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے یہ کتاب ہے بابرکت کہ
ہم نے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں۔ عمان لیجئے
آپ پر رحم کرے کہ اللہ کا صرف ایک ہی رستہ ہے اور اس کا مجموعہ
ہے اور وہ عالم جو اس پر عمل کرے اس کی برگشت جنت ہے اور جو اس
مخالف ہو اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایمان صرف آرزو کا نام نہیں بلکہ
وہ چیز ہے جو دل میں نقش ہوتی ہے اور اعضاء و جوارح جس پر عمل کر
ہیں اور اعمال صالح اس کی تصدیق کرتے ہیں اور آج تو بے حفاظ ظاہر ہو چکا
اور وفا کم ہے اور سنت کو چھوڑ دیا گیا ہے، اور بدعت ظاہر ہو چکی
اور لوگوں نے فسق و فجور پر بھائی چارہ بنا لیا ہے اور ان سے شرم و
دور ہو گیا ہے اور معرفت زائل ہو گئی ہے اور جہالت باقی رہ گئی
تجھے نظر نہیں آئے گا مگر ناز و نعمت کا وہ پلا ہوا شخص جو دنیا دار ہے۔
پر خوشی اور اسی سے ناراض ہوتا ہے اور اسی پر جنگ کرتا ہے۔ نیک
چلے گئے ہیں اور کھجور کا تلچھٹ باقی رہ گئے ہیں اور امام حسنؑ نے فرمایا
دنیا میں باقی رہنے والی کتب میں سے یہی قرآن رہ گیا ہے۔ اس کو
بنا لو۔ یہ ہدایت پر تمہاری رہبری کرے گا اور قرآن کا زیادہ حق دار
ہے جو اس پر عمل کرے اگرچہ اُسے یاد نہ ہو اور اس سے زیادہ دور وہ شخص

Marfat.com

جو اس پر عمل نہ کرے اگرچہ اُسے پڑھتا رہتا ہو۔ فرمایا جو قرآن میں اپنی
ئے سے گفتگو کرے پس وہ درست بھی کہے تب بھی خطا کار ہے۔ فرمایا یہ قرآن
ت کے دن قائد و سائق (ہانکنے والا) ہو کے آئے گا۔ اس قوم کو جنت
ف لے کر چلے گا۔ جنھوں نے اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا
اور اس کے متشابہ پر ایمان رکھا ہے اور ایک قوم کو جہنم کی طرف
ے کے لے جائے گا جنھوں نے اس کے حدود اور احکام کو ضائع کر دیا
س کے محرمات کو حلال سمجھا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا قرآن کو ترتیل
پڑھو۔ اُسے زیادہ نہ بکھیر دو اور نہ اشجار کی طرح اس کو کاٹو اس کے
بات کے نزدیک رُک جاؤ اور اس سے دلوں کو جھنجھوڑو اور تم میں
سی کا مقصد سورت کے آخر تک پہنچنا نہ ہو۔ آنحضرتؐ نے خطبہ دیا
فرمایا زندگی میں اچھائی نہیں مگر گفتگو کرنے والے عالم اور سن کر یاد رکھنے
لے شخص کے لیے اے لوگو! تم صلح کے زمانہ میں ہو اور تمھیں تیز چلایا جا رہا
اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات دن کس طرح ہر نئی چیز کو پرانا کر رہے ہیں۔
ر بعید کو قریب لا رہے ہیں اور ہر وعدہ شدہ چیز کو لا رہے ہیں پس
اؤ نے آپؐ سے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ ہدنہ (صلح کے زمانہ) سے
راد ہے۔ فرمایا ابتلاء اور انقطاع کا گھر جب معاملات تم پر مشتبہ ہو۔
ا تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح تو تم پر لازم ہے کہ قرآن سے تمسک
ر۔ کیونکہ یہ شفاعت کرنے والا مقبول الشفاعۃ ہے اور یہ ایسا گواہ ہے
کی تصدیق کی جائے گی جو اس کو آگے رکھے گا۔ یہ اُسے جنت کی طرف لے

Marfat.com

جائے گا اور جس نے اُسے پس پشت ڈال دیا یہ اُسے ہانک کر جہنم کی
لے جائے گا۔ یہ زیادہ واضح دلیل ہے۔ بہترین راستہ کی اس کا ظاہر حکمت
اور اس کا باطن علم ہے۔ اس کے عجائبات کا شمار نہیں ہو سکتا اور
کے غرائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور
کا سیدھا راستہ ہے جو قرآن سے گفتگو کرے وہ سچ کہتا ہے اور جو
سے حکم لگائے وہ عدل و انصاف کرتا ہے اور جو اس پر عمل کرے وہ کا
ہے کیونکہ جو مومن قرآن کو پڑھتا ہے وہ مثل لیموں کے ہے جس کا ذا
اور بو اچھی ہیں اور کافر مثل حنظل کے ہے جس کا ذائقہ اور بو بری ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں میں سے زیا
زیادہ بخیل زیادہ عاجز زیادہ جفاکار زیادہ عاجز کی نشان دہی نہ کروں
لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا لوگوں میں سے
سست وہ شخص ہے جو صحیح سالم اور فارغ ہونے کے باوجود
اور زبان سے ذکر خدا نہ کرے اور زیادہ بخیل وہ ہے جو کسی مرد مسلمان کے
قریب سے گزرے اور اس پر سلام نہ کرے اور زیادہ عاجز وہ شخص
جو اپنی نماز میں سچ نہ کہے۔ اس کو ایسے بستر جیسے پرانے کپڑے کی
لپیٹا جاتا ہے وہ نماز اس کے منہ پر ماردی جائے گی اور زیادہ جفاکار
شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے
سب سے عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو۔

Marfat.com

بیسواں باب

سورۂ قاف پڑھا ایک بلیغ خطبہ کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے

اے لوگو! اگر آپ مجھ پر غور کرو، پس وہ تمہیں نیک کام کی طرف راہبری کرتا ہے اور اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرو، کیونکہ وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور وہ جو اور جس کی شان سے ڈرو اور خدا کی اطاعت کے طور پر عمل کرو۔ کیا یہ دلیل کی شان ہے اور اس کے غضب سے ڈرو، پس تم سے جبار سرکش تھے کہ جن کی گردنیں اس نے توڑ دی ہیں۔ تو قسم ہے قرآن کریم کی کہاں ہے وہ جس نے پختہ مکانات و عمارات بنوائے۔ طویل عمر گزاری اور لوگوں پر حکومت کی اور پہلے زمانے میں سرداری کی اور جہالت و حیرت میں بسر کیا کہ اس کی حکومت نہیں بدلے گی۔ زمانہ اُن پر پلٹا اور اس نے اُن سے چھین لیا جو کچھ انھیں دیا تھا۔ جب انھوں نے فسق و فجور کیا تو ناکث کا پیالہ انھیں پلایا گیا۔ کیا ہم پہلی دفعہ خلق کرنے سے کوئی عاجز تھے بلکہ وہ نئی خلقت سے اشتباہ میں ہیں۔ پس اے وہ شخص کہ جس کے آج اور کل نے اُسے عجز تک کے ساتھ ڈرایا ہے اور شمس و قمر نے تغیرات کے ساتھ اس کی گفتگو کی ہے اور اس سے اس کا بیٹا بھائی اور بیوی جدا کر لی ہے اور وہ دامن سمیٹ کر گناہوں میں کوشش کرتا پھرتا ہے حالانکہ اس کی قید کا زمانہ قریب آگیا ہے اور البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں

Marfat.com

کہ اُس کا نفس اس کے ساتھ کیا کیا وسوسے کرتا ہے اور ہم اُس کی شہ رگ
سے زیادہ قریب ہیں کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تجھے اس زمانے کے متعلق سوا
کیا جائے گا۔ جو تیرے خلاف گواہی دے گا۔ جس دن تیرے اعضاء جوارح
بولیں گے اور دُنیا میں جو عمل تو کرتا رہا ہے اسے محفوظ کر لیا گیا ہے جبکہ
ملاقات کرنے والے ملتے اور دائیں بائیں بیٹھتے ہیں۔ کوئی لفظ نہیں بولتا
مگر اس کے پاس نگہبان ہیں تیار۔ گویا تجھے موت بجلی کی طرح اچک لے گی
اور مشرق و مغرب کی حکومت کے باوجود تو اس کے دُور کرنے کی قدرت
نہیں رکھے گا اور وسعت کے باوجود کوتاہی کرنے پر پشیمان ہوگا اور تو
پہلی چیز (دنیا) کے ترک کرنے پر افسوس کرتا ہے، حالانکہ دوسری (آخرت)
زیادہ حقدار ہے اور موت کی غشی حق کے ساتھ آگئی اور یہ وہ چیز ہے جس
سے تو انحراف کرتا تھا پھر تو کوچ کر دے گا۔ قصور سے قبور کی طرف اور
اکیلا رہ جائے گا کئی زمانے گزرنے کے باوجود مثل بند قیدی کے اور صور
پھونکا جائے گا اور یہ وعید کا دن ہے۔ پس اُس وقت خدا جمعوں کو جمع
دے گا اپنی صنعت سے اور مختلف چیزوں کو جمع کر دے گا اپنی قدرت
سے اور انھیں جمع کر کے پکارے گا نغمہ صور کے ساتھ پس انھیں سنے گا
اور ہر نفس کے ساتھ اس کا ہانکنے والا اور گواہ ہوگا۔ پس بھائی تجھ سے
بھاگے گا اور تو اپنے بھائی کو بھول جائے گا، اور تیرا دوست تجھ سے اعراض
کرے گا اور تیری دوستی چھوڑ دے گا اور تیرا ساتھی تجھ سے دُوری اختیار
کرے گا اور تیرے احسانات کا انکار کر دے گا اور خوفناک چیزوں سے

رسامنا ہوگا جبکہ وہ تجھے مجبور کر دیں گے اور وہ تجھے بُری لگیں گی اور تو اپنی
لاد اور اپنی بھلائی کو بھول جائے گا تم تو اس وقت غفلت میں تھے پس
ج تم سے پردہ اُٹھا دیا ہے پس آج کے دن تمہاری بصارت تیز ہو گئی
ہے اور افسوس و پشیمانی کے آنسو رو رہے ہوں گے اور آگ کفار کی طرف
ڑ رہے ہوں گے اور آگ کے شعلے کفار کی طرف
ڈ رہے ہوں گے پس وہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اور گناہگار کو
نم کی آگ سے کوئی پناہ دینے والی چیز نہیں ہوگی اور اس کا ساتھی کہے گا
چیز میرے پاس تیار ہے جس دن زبانیہ (جہنم کے درمیان) کفار کو گرفتار
نے کے لیے کھڑے ہوں گے اور جلدی کرے گا وہ جس کو وہ سختی سے ہنکائیں گے
ر آنسو بہہ رہے ہوں گے اور آگ کفار کی طرف کود کود کر جا رہی ہوگی جس
ں طرح شیر حملہ کرتا ہے جب وہ چنگھاڑ رہا ہو پس جہنم کی آواز سے ذلیل ہو
ائے گا جو عزیز تھا اور فخر کرتا تھا جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا
لیا تھا پس تم دونوں اس کو سخت عذاب میں پھینک دو، اور خدائے
حق کہے گا تو تو ہمیشہ ٹال مٹول اور چھپ چھپ کے گناہ کرتا رہا ہے
ور حالانکہ اس بات کا فیصلہ میرے ذمہ تھا اور مظلوم کے لیے ظالم سے
نتقام میں نے لینا ہے۔ فرمایا میرے سامنے جھگڑا نہ کرو، اور میں تو پہلے سے
ذاب کی دھمکی دے چکا ہوں، اُن چیزوں کے ذریعہ کہ جن سے تمہیں گزشتہ
دنوں میں ڈرا چکا ہوں۔ کیا میں نے تمہیں ان چیزوں سے نہیں ڈرایا جو نافرمانیوں
ور گناہوں کے مقابلہ میں تیار کی گئی ہیں کیا میں نے تم سے اس دن کا وعدہ نہیں

کیا تھا باقی دلوں کو چھوڑ کر میرے پاس بات نہیں بدل سکتی اور میں بند
پر ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ کی پناہ ہے اس ہولناک عذاب سے کہ جس
غافل و جاہل حیران ہوں گے اور صاحبان عقل و فکر جس سے سرگرداں
جائیں گے جو ابن ملجم اور یزید جیسے کفار کے لیے تیار کیا گیا ہے جس
ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو پُر ہو گئی ہے اور وہ کہے گی کچھ مزید ہے۔
ہائے حسرت گناہگاروں کے لیے کہ جس کی تلافی نہیں ہو سکے گی اور ا
نصرت مخلصین کی جن کا پاک و صاف ہونا مکمل ہو گا، وہ جنت میں داخل
اور جو چاہیں گے اُن کے لیے مہیا ہو گا اور ہمارے پاس زیادہ بھی ہے ا
حضورِ قلب کے ساتھ دیکھو اے اللہ کے بندے کہ دونوں گروہوں میں
فرق ہے اور صحت کو غنیمت سمجھو قبل اس کے کہ دل نکال لیا جائے۔ یہ
لذتیں فنا ہو جائیں گی اور ننگ و عار باقی رہے گی اور نصیحت ہے ا
شخص کے لیے جو صاحب دل ہے یا جو کان دھر کے سنتا ہے اور وہ
گواہ ہے نبی کریمؐ نے فرمایا جس شخص کو کوئی ہم و غم لاحق ہو اور وہ یہ
اللّٰھُمَّ اِنِّی عبدک وابن عبدک وابن امتک نفسی بیدک ماضٍ
حکمک عدل فی قضائک اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نف
او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احداً من خلقک او استأثرت بہ
علم الغیب عندک ان تصلی علی محمد و آل محمد وان تجعل القرآن
ربیع قلبی ونور بصری وشفاء صدری وذھاب غمی وجلاء حزنی یا ا
الراحمین تو خداوندِ عالم اُس کے ہم و غم کو دُور کر دے گا اور اس کی مصیبت

ال دے گا اور اُس کی حاجات کو پُورا کرے گا اور جناب رسُولِ خُدا پر دُعا
ھا کرتے تھے ۔ اَللّٰھُمَّ اقسم لنا من خشیتک ما یحول بیننا وبین
صیتک ومن طاعتنا ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما
ھون علینا من مصائب الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوانا علی
ن عادانا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا
لّٰھُمَّ امن روعتی واستر عورتی اَللّٰھُمَّ اصلح دیننا الذی ھو
صمۃ امرنا واصلح لنا دنیانا التی فیھا معاشنا واصلح آخرتنا
تی الیھا منقلبنا واجعل الحیاۃ زیادۃ لنا فی کل خیر والوفاۃ
حۃ لنا من کل سوء اللّٰھُمَّ انا نسئلک موجبات رحمتک وعزائم
غفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم یا موضع کل
کوی وشاھد کل نجوی وکاشف کل بلوی نا نلک تری ولا تری
انت بالمنظر الاعلی اسئلک الجنۃ وما یقرب الیھا من قول او فعل
عوذ بک من النار وما یقرب الیھا من قول او فعل اللّٰھُمَّ انی اسئلک
یر الخیر رضوانک والجنۃ واعوذ بک من شر الشر سخطک والنار
لّٰھُمَّ انی اسئلک خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم نا نلک انت
لام الغیوب ذوالنون مصری سے روایت ہے کہ میں نے بیت المقدس کے
ایک پتھر پر لکھا ہوا دیکھا ہر خائف بھاگتا ہے ۔ ہر اُمید کرنے والا طلب کرتا ہے
ر نافرمان وحشت زدہ ہوتا ہے ۔ ہر اطاعت کرنے والا مامون رہتا ہے
اعت کرنے والا عزت دار اور ہر طلب گار ذلیل ہوتا ہے ۔ میں نے غور کیا

تو اس کلام کو ہر چیز کی اصل پایا اور وہ کہا کرتا تھا لوگ اندازے لگایا کرتے ہیں اور قضاء و قدر اُن پر ہنستی ہے۔

اکیسواں باب

ذکر اور اُس کی نگہداشت

خداوند عالم فرماتا ہے مجھے یاد رکھو، میں تمھیں یاد رکھوں گا اور ایک کتاب میں ارشاد فرماتا ہے میرا ذکر کرنے والے میری ضیافت و مہمانی میں ہیں اور میری اطاعت کرنے والے میری نعمت ہیں اور شکر کرنے والے میری زیادت ہیں، اور میری نافرمانی کرنے والوں کو میں اپنی رحمت سے مایوس نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کریں تو میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ اگر وہ بیمار ہوں تو میں ان کا طبیب ہوں۔ شدائد و مصائب سے ان کا علاج کرتا ہوں تاکہ انھیں گناہوں اور عیوب سے پاک کر دوں۔ علی ابن الحسینؑ زین العابدینؑ نے فرمایا رات اور دن کے درمیان ایک باغ ہے جس کی روشنی میں لوگ چرتے ہیں اور اس کے چمنستانوں میں متقی نعمتیں حاصل کرتے ہیں پس وہ رات کو بیدار اور دن کو روزے رکھ کے نکل گئے ہیں۔ پس تمھیں ہر رات کے ابتدائی حصہ میں تلاوتِ قرآن اور آخری حصہ میں تضرع و استغفار کرنی چاہیے اور جب دن چڑھے تو اچھے اعمال کرے۔ اس سے حسنِ سلوک

Marfat.com

کرو اور بُرے کاموں کو ترک کر دو، اور وہ چھوٹے بڑے گناہ چھوڑ دو۔ جو تمہیں ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ تمہیں قبیح عیوب کی طرف جھکنے کا دیں گے گویا موت تم پر آ جھکی ہے اور قیامت نے تمہیں گھیر لیا ہے۔ پس حمد کی ثنا کرنے والا تمہاری حمد کی ثنا کر رہا ہے جو تمہاری غایت سے پہلے نہیں مڑے گا لہٰذا کوتاہی کی پشیمانی سے بچو، جب پشیمانی نفع نہیں دے گی جس وقت قدم پھسلیں گے۔ آپؑ نے فرمایا ارشادِ قدرت ہے جب میری نافرمانی وہ شخص کرے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر اس کو مسلط کر دیتا ہوں۔ جو مجھے نہیں پہچانتا اور فرمایا مومن کی گفتگو ذکر، اس کی خاموشی فکر اور اس کی نگاہ عبرت ہوتی ہے۔ فرمایا میرا دشمن میرے پاس کوئی حاجت لے کر آتا ہے۔ تو میں فوراً اس کو پورا کرنے لگتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں کوئی اور شخص اس کی حاجت برآری نہ کر دے اور وہ مستغنی ہو جائے اور یہ فضیلت مجھ سے فوت نہ ہو جائے، زاہد کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا وہ شخص ہے جو اپنی روزی سے کم کے ساتھ اپنے مقصد تک پہنچتا ہے اور اپنی موت کے دن کے لیے تیاری کرتا ہے۔ فرمایا دُنیا تین ہے اور آخرت پیدا نہیں ہے اور ہم ان کے درمیان خواب پریشاں ہیں۔ فرمایا انسان خدا کے غضب کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب غضبناک ہو اور شیطان کی اطاعت کے زیادہ قریب تب ہوتا ہے جب اکیلا ہو۔ عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور کہا اے لوگو تم فضول پیدا نہیں ہوئے اور نہ بے کار تمہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور تمہارے لیے ایک بازگشت کی جگہ ہے کہ جس میں خدا

تمہیں فیصلہ کے دن تمہارے درمیان حکم کے لیے جمع کرے گا پس خائب و
ہے وہ شخص جسے اس کے بُرے عمل کی وجہ سے اپنی اس رحمت سے نکال د
جو ہر چیز پر وُسعت رکھتی ہے اور اپنی اس جنت سے جس کا عرض آسما
اور زمینوں کی وُسعت ہے اور کل کے دن اس شخص کے لیے امان ہے
جو تھوڑی سی چیز کو بڑی چیز کے مقابلہ میں اور فنا ہونے والی کو باقی رہنے
والی کے بدلے اور شقاوت کو سعادت کے مقابلہ میں بیچ دے کیا تم گور
ہوئے لوگوں کے جانشینوں کو نہیں دیکھتے اور تمہارے جانشین دوسرے
لوگ بنیں گے وہ تمہاری میراث لے لیں گے اور تمہارے گھر تمہاری
قبریں بن جائیں گی اور تم ہر صبح و شام ایسے شخص کی تجہیز و تکفین کرتے ہو جس
نے اپنی مدت ختم کر لی ہے اور اب اس نے اپنے رب کی ملاقات کی
پس تم اسے زمین کے اس حصہ میں جا رکھتے ہو جس میں تکیہ اور فرش
نہیں بچھایا گیا وہ اسباب کو چھوڑ چکا ہے اور مٹی میں ساکن ہو گیا ہے اور
دوستوں سے مجرا ہو گیا ہے اور حساب و کتاب سے اس کا سامنا ہے
اور اس کا محتاج ہے کہ جس کی طرف گیا ہے اور اس سے بے پرواہ ہے
جو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ وہ اپنی نیکی میں زیادتی نہیں کر سکتا اور کسی برائی کو
کم نہیں کر سکتا اور جان لو کہ ہر سفر کے لیے زادِ راہ کی ضرورت ہے کہ جس
سے چارہ کار نہیں۔ لہٰذا اپنے سفر کے لیے تقویٰ کا زادِ راہ تیار کرو، اور
اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو اس چیز کو دیکھ چکا ہے۔ خدا کے ثواب و عقاب
میں سے جو اللہ نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے تاکہ تم ڈرو اور رغبت

کرو۔ اور اُمید و آرزو تمہیں فریب نہ دے اور نہ ہی دنیا کو طویل سمجھو کیونکہ خدا کی قسم وہ شخص اپنی اُمید کو نہیں پھیلاتا جسے صبح کے وقت معلوم نہیں کہ شام کرے گا اور شام کے وقت معلوم نہیں کہ صبح ہوگی جب کہ اُس کے درمیانی وقفہ میں موتوں کا اچک لینا ہے اور وہ کہ بانہ شیطان کی طرف سے اُمید کے خطرات ہیں اور وہ گناہ کو تمہارے لیے آراستہ کرتا ہے تاکہ اس کا ارتکاب کرو اور توبہ بھلا دیتا ہے تاکہ اُسے چھوڑ جاؤ یہاں تک کہ انتہائی غفلت کے وقت اچانک آجاتی ہے پس اُس کے دھوکے کی طرف مائل نہ ہو جاؤ، وہ تمہیں اپنے جال سے شکار کر لے گا اور جان کو کہ قابلِ رشک اور مطمئن وہ شخص ہے جسے عذابِ خدا اور قیامت کے دن کے اہوال سے نجات کا وثوق ہے لیکن جسے یہ معلوم نہیں کہ اس کا رب اس پر ناراض ہے کہ راضی وہ کس طرح مطمئن ہو سکتا ہے میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں تمہیں حکم دوں یا منع کروں ایسی چیزوں سے جن میں میں تمہاری مخالفت کروں ورنہ میرا معاملہ خسارہ میں ہوگا اور میرا غم و غصہ غلیظ ہوگا اُس دن جبکہ سچ و سچائی کے علاوہ کوئی چیز نجات نہیں دے گی اور کوئی شخص کامیاب نہیں ہوگا سوائے اُس کے جو قلبِ سلیم کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو! اللہ کے لیے مستقیم اور سیدھے ہو جاؤ جیسا کہ وہ فرماتا ہے پس اللہ کے لیے مستقیم ہو جاؤ اور اس سے طلبِ مغفرت کرو اور فرمایا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ حق کی راہ پر قائم ہو جاتے ہیں مائے لوگو!

Marfat.com

اس محویت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنے کاسنے ہوئے کو مضبوطی کے
بعد توڑ ڈالا اور اپنے درمیان کھوکھلی قسمیں نہ کھاؤ اور جان لو کہ جو شخص
اپنی کسی صفت میں مستقیم نہ ہو وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی
طرف بلند نہیں ہو سکتا اور وہ منتج نہیں ہو سکتا کہ اس کا چلنا صحیح ہے اور
تقویٰ کی عزت سے ناشناسائی کی ذلت کی طرف نہ خارج ہو جاؤ، اور
اطاعت کے امر سے غلطی کی دہشت میں نہ جاؤ اور اپنے بھائیوں سے
پوشیدہ ملاوٹ نہ کرو کیونکہ جو اپنے بھائی سے پوشیدہ طور پر جو کام
کرتا ہے اس کو اس کے چہرہ کے خطوط اور اس کی زبان کے بے سوچے سمجھے
الفاظ میں ظاہر کر دیتا ہے پس یہ چیز دنیا میں ذلت اور آخرت میں سخت
عذاب اور پشیمانی کا باعث ہوتی ہے لہٰذا وہ اعمال کر کہ جن سے نجات
میں ہو گا۔ صادق نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی
چیز ضرر نہیں پہنچاتی وقت پر دعا کرنا، گناہ کے وقت استغفار کرنا
اور نعمت کے وقت شکر کرنا۔ فرمایا آل داؤد کی حکمت میں ہے۔ اے
فرزند آدم تو ہدایت کی گفتگو کس طرح کرتا ہے جب کہ ہلاکت سے تجھے
افاقہ نہیں۔ اے فرزند آدم تیرا دل سخت ہو گیا ہے اور عظمت خدا کو
بھول بیٹھا ہے۔ اگر تجھے اللہ کے متعلق علم ہوتا اور تو اس کی عظمت کو پہچانتا
تو ہمیشہ اس سے ڈرتا رہتا اور اس کے وعدہ کی امید رکھتا۔ پس ہائے
افسوس ہے تجھ پر تو کیوں اپنی قبر اور اس میں تنہا رہنے کو یاد نہیں کرتا
رسول اللہ نے فرمایا دائیں طرف کا فرشتہ بائیں طرف والے کا امیر و افسر

پس جب بندہ برائی کرتا ہے تو دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے کہ جلدی نہ کر اور اس کو سات گھنٹوں تک مہلت دو، جب سات گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ استغفار نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے کہ اب لکھ دو کہ تم ہم اور میرا اس بندے میں اور صادقؑ نے فرمایا نبی اکرمؐ نے سعد بن معاذ کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا اس کی نماز جنازہ کے لیے ستر ہزار فرشتے آئے ہیں اور ان میں جبرئیلؑ بھی ہے جنھوں نے اس پر نماز پڑھی ہے تو میں نے پوچھا ہے کہ اے جبرئیلؑ سعدؓ کس طرح اس کا مستحق ہوا ہے کہ تم لوگ اس پر نماز پڑھنے آئے ہو۔ عرض کیا یہ سورۂ قل ہو اللہ احد کی کھڑے ہوئے بیٹھتے سوار ہوتے پیدل جاتے آتے تلاوت کیا کرتا تھا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا جب مجھے معراج پر آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں جنت میں داخل ہوا۔ اس میں میں نے یاقوت سرخ کا ایک قصر دیکھا جس کے نور و ضیاء کی وجہ سے اس کا اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا تھا اور اس میں دوشیزگان تھیں۔ دوشیزہ کے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ قصر کس کا ہے تو اس نے جواب دیا جو پاکیزہ گفتگو کرے۔ ہمیشہ روزے رکھے، کھانا کھلائے اور رات کو نماز تہجد پڑھے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ امیرالمومنینؑ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کیا آپؐ کی امت میں کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کلام کو پاکیزہ کرنے کا کیا مقصد ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جو شخص کہے سبحان اللہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فرمایا تمھیں معلوم ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا کیا ہے۔ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جو شخص شہر صبر (ماہ رمضان) کے روزے رکھے اور اُن میں ایک دن بھی افطار نہ کرے فرمایا کیا تمھیں معلوم ہے کہ کھانا کھلانے کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جو اپنے اہل و عیال کے لیے اتنی تنگی معاش کرے کہ جس سے ان کے چہرے لوگوں سے محفوظ رکھ سکے پھر فرمایا تمھیں معلوم ہے رات کی تہجد کیا ہے۔ جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (فرمایا) جو عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سوئے جب کہ یہود و نصاریٰ اور دوسرے مشرکین ان دو وقتوں کے درمیان سو جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں جنت میں داخل ہوا تو کستوری کے سفید رنگ کے چٹیل میدان دیکھے جن میں ملائکہ کو مکانات بناتے دیکھا جن کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی اور بعض اوقات وہ رک جاتے تھے تو میں نے ان سے کہا کیا بات ہے کہ کبھی بناتے ہو اور کبھی رک جاتے ہو وہ کہنے لگے تاکہ ان کا سامان آجائے میں نے کہا ان کا سامان کیا ہے۔ انھوں نے بتایا۔ مومن کا یہ کہنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ جب مومن یہ کلمات کہتا ہے تو ہم بنانے لگ جاتے ہیں اور جب خاموش ہو جاتا ہے اور رک جاتا ہے تو ہم بھی رک جاتے ہیں۔

Marfat.com

بائیسواں ۲۲ باب

نمازِ شب (تہجد) کی فضیلت

ارشادِ خداوندی ہے وہ رات کو تھوڑا سوتے ہیں اور سحر کے وقت وہ استغفار کرتے ہیں فرمایا ان کے پہلو لیٹنے کی جگہوں سے دُور رہتے ہیں وہ اپنے رب کو خوف و طمع کی حالت میں پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے اُسے خرچ کرتے ہیں۔ فرمایا وہ جو رات کے اندر سجدہ اور قیام کی حالت میں عبادت کرتا آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید رکھتا ہے فرمایا اور وہ لوگ جو رات گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدہ کرتے اور قیام میں اور فرمایا رات کے کچھ حصہ میں نماز تہجد پڑھ جو تیرے لیے نافلہ ہے۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر مبعوث کرے۔ فرمایا اے چادر اوڑھنے والے رات کو کھڑا ہو، مگر کم نصف شب یا اس سے کچھ کم کر دے یا اس پر زیادہ کر دے اور قرآن کو ترتیل سے پڑھ اور خدا اپنے رسولؐ کو نہیں بُلاتا مگر امرِ جلیل اور فضلِ جزیل کے لیے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا مومن کا شرف ہے۔ نماز تہجد اور اس کی عزت ہے لوگوں سے مستغنی ہونا اور فرمایا جب خدا اوّلین و آخرین کو جمع کرے گا تو منادی ندا کرے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو فرشِ خواب سے دُور رہتے تھے۔ جو اپنے رب کو خوف و طمع کی حالت میں پکارتے تھے

Marfat.com

تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ قلیل مقدار میں ہوں گے۔ پھر ان کے بعد باقی لوگوں کا حساب و کتاب ہوگا۔ حدیث صحیح میں رسول اللہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت عدن میں ایک درخت ہے جس سے ایک لاکھ گھوڑے خارج ہوں گے جن پر یاقوت و زبرجد کی زینیں کسی ہوں گی۔ جن کے پر ہوں گے وہ بول و براز نہیں کریں گے۔ ان پر اولیائے خدا سوار ہوں گے۔ وہ انھیں جنت میں لے اُڑیں گے جہاں وہ چاہیں گے۔ فرمایا پس جنت والے انھیں پکار کر کہیں گے اے ہمارے بھائیو آپ نے ہم سے انصاف نہیں کیا پھر وہ کہیں گے ہمارے مالک تیرے ان بندوں نے تجھ سے ہمارے علاوہ کس طرح یہ کرامت جلیلہ حاصل کی ہے تو انھیں رحمان عرش سے ایک منادی پکار کر کہے گا یہ لوگ رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے جب کہ تم لوگ سو رہے ہوتے اور یہ روزہ رکھتے جب تم کھاتے رہتے اور یہ اپنے مال سے اللہ کی رضا کے لیے صدقہ دیتے جب کہ تم بخل کرتے تھے۔ اور یہ اللہ کو زیادہ یاد کرتے اور سُستی نہیں پڑتے تھے اور یہ اپنے رب کے خوف سے روتے اور اُس سے ڈرتے رہتے تھے۔ اور خداوند عالم نے جو مناجات جناب داؤدؑ سے کی ہے اُس میں یہ بھی تھا تجھ پر لازم ہے استغفار کرنا رات کی تاریکی اور سحر کے وقت۔ اے داؤدؑ جب تجھ پر رات اپنا پردہ ڈال دے تو آسمان میں ستاروں کے بلند ہونے کو دیکھ کر میری تسبیح کرو اور میرا ذکر زیادہ کیا کرو تاکہ میں بھی تمھیں یاد رکھوں۔ اے داؤدؑ متقی لوگ رات کو نہیں سوتے بلکہ وہ میری نماز پڑھتے ہیں اور اپنا دل میرے ذکر میں گزارتے ہیں۔ اے

داؤدؑ عارف لوگ بیداری کی سلائی سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگاتے ہیں اور رات کو کھڑے ہو کر میری رضا چاہتے ہیں۔ اسے داؤدؑ جو شخص رات کے وقت نماز پڑھے۔ جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اور اس نے اُس کا مقصد میری رضا ہو تو میں اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اس کے لیے استغفار کریں اور اس کی طرف میری جنت مشتاق ہوتی ہے اور اس کے لیے ہر خشک و تر چیز دعا کرتی ہے۔ اے داؤدؑ سنو جو میں کہتا ہوں اور میں حق کہتا ہوں کہ میں اپنے گنہگار بندے پر اس کی اپنی ذات سے زیادہ رحیم ہوں اور میں اپنے اس بندے سے محبت کرتا ہوں۔ جو مجھ سے محبت نہیں کرتا اور اس سے شرم و حیا کرتا ہوں، حالانکہ وہ مجھ سے حیا نہیں کرتا۔

وصیت اے بھائی جان لے کہ رات اور دن اپنے چلنے میں سستی نہیں کرتے اور وہ فرزند آدمؑ کی عمر کو ناقص کرنے کے لیے چلتے ہیں اور وہ گھڑیاں اور لحظے ہیں۔ پس جب تم ان کی تیز رفتاری کے باوجود ایک لحظہ کے لیے غافل ہو جاتے ہو اور نماز و ذکر سے ایک دوسرا لحظہ دوسری چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہو تو دن کی ساری گھڑیاں غفلت میں ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر جب رات آجاتی ہے اگر تم ساری رات سوئے رہو تو تم ایسے شخص ہو گئے کہ جس کے لیے رات و دن میں کوئی خیر نہیں۔ اب جس شخص کی یہ حالت ہو تو اس کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے کیونکہ اس کا دل مر چکا ہے اور اس جسم کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کا دل مر

چکا ہو۔ پھر کہا اے رات میں مردار اور دن میں بیکار رہنے والے کام تو تو فاجروں والے کرتا ہے اور منازل ابرار کا مطالبہ کرتا ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کب تک تو ٹھنڈے لوہے پر ہتھوڑے مارتا رہے گا۔ نبی اکرمؐ سے وارد ہوا ہے اولادِ آدمؑ میں سے کم لوگوں کے علاوہ باقی غفلت اور نقصان میں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب کسی کے مال میں زیادتی ہو تو وہ خوش ہوتا ہے اور یہ رات دن اس کی عمر کو لپیٹتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں اور نہ یہ بات اُسے محزون کرتی ہے۔ اور اُسے وہ مال کی زیادتی کس طرح بے پرواہ کرے گی جب کہ عمر کم ہو گئی۔ کسی شخص سے کہا گیا فلاں شخص نے مال کا استفادہ کیا ہے۔ کہنے لگا اتنے دنوں کا استفادہ بھی کیا ہے کہ جن میں اس کو خرچ کرے اور کہا گیا ہے کہ خدا کا ایک فرشتہ منادی کرتا ہے۔ اے پچاس سال والو اس زراعت کے کاٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ اے ساٹھ سال والو اپنے لیے کونسا عمل صالح آگے بھیج چکے ہو اور کتنے اموال پچھلے لوگوں کے لیے چھوڑ رہے ہو جو تم پر رحم نہیں کریں گے۔ اے ستر سال والو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ کاش مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب پیدا ہو چکی تو کاش انھیں معلوم ہوتا کہ وہ کس لیے پیدا ہوئے ہیں پس اے بھائی اس بات کو پہچانو اور عمل خیر کے لیے جلدی کرو پھر جلدی کرو قبل اس کے کہ تجھ پر وہ چیز نازل ہو جس کا تجھے خوف ہے اور کوئی شخص بھی تجھے تیری نماز دعا اور تیرے رب کے ذکر سے مشغول نہ رکھے اور رقیب

Marfat.com

عقیدہ فرشتے وہ چیز اُوپر لے جائیں جو خیر ہو اس کے جو پہلے لے جاتے تھے
اور اگر تو اس پر تجھ سے راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اس کے ہر
دن کی اطاعت پہلے سے زیادہ ہو۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا جس کے دونوں دن
برابر ہوں وہ خسارہ میں ہے اور جس کا آنے والا دن آج سے بدتر ہے
وہ ملعون ہے اور جو اپنے عمل کی کمی کو محسوس نہ کرے تو اس کی عقل ناقص
ہے اور جس کے عمل اور عقل میں نقص ہو تو اس کے لیے موت اس کی زندگی
سے بہتر ہے اور جان لو اے بھائی کہ وہ عقلمند عبداللہ کو پہچانتے ہیں۔
اور خدا کی رضا کے حصول میں کوشش کرتے ہیں تم انھیں رات کے
آخر حصہ میں دیکھو گے کہ وہ اپنے پروردگار کے ذکر سے لذت حاصل
کرتے ہیں اور وہ اس کی عبادت میں لوٹتے پوٹتے رہتے ہیں کبھی نماز
میں کبھی کسی سورت کی تلاوت میں کبھی تسبیح و استغفار و دعا و تضرع و
زاری اور اس کے خوف سے گریہ کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ رات کو نہیں
سوتے مگر جب نیند کا غلبہ ہو جائے یا جس سے وہ اپنے اجسام کو راحت
پہنچائیں ایسے لوگ ہی نیک اور اچھے ہیں اور تیری کیفیت تو دھوکہ کھانے
والے جیسی ہے رات کو تو مردار ہے دن کو بیکار ہے اور رات کو کھڑے
ہو کر عبادت نہ کرنے کے جھوٹے عذر پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے میرے قویٰ
جواب دے گئے ہیں دن کی مشقت سے تھکا ماندہ ہوں میں بیمار ہوں سر میں
درد ہے۔ سردیوں میں سردی کی دلیل پیش کرتا ہے اور گرمیوں میں گرمی کی۔
حالانکہ یہ جھوٹے عذر ہیں اگر کوئی بادشاہ تجھے ایک دینار دے یا ایسی بے

اور تجھے حکم دے کہ تو اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر رات کو پہرہ دے تو تم فوراً اس کے لیے تیار ہو جاؤ گے۔ بلکہ اگر کہے کہ اپنے ہتھیار اٹھاؤ اور میرے آگے آگے چلو اور میرے دشمن سے جنگ کرو، تو تو اپنی عزیز روح اس کے لیے خرچ کر دے گا۔ چاہے تو قتل ہی کیوں نہ ہو جائے اور کتنے اشخاص ہیں جو ایک دوسرے کی اُجرت، دوسرے کی زراعت یا پھل کی نگہبانی کے لیے لیتے ہیں اور سخت سردی یا سخت گرمی میں ساری رات پہرہ دیتے ہیں اور اگر تیرا ارادہ ہو سفر کرنے کا یا کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونے کا تو ساری رات سامان سفر کے درست کرنے میں مشغول رہتا ہے اور اپنی تجارت کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی خدمت کے لیے یہ عذر کیوں پیش کرتا ہے۔ تو یہ بات تیرے جھوٹ اور ان چیزوں کے متعلق کمزور یقین کی دلیل ہے کہ جن کا اللہ تعالیٰ نے اطاعت پر ثواب اور جنت میں سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو نے اس بارے میں اپنے نفس کی جو بری چیز کا حکم دیتا ہے اور ابلیس کی اطاعت کی ہے۔ حالانکہ خداوند عالم نے اس کی اطاعت سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس اسے اپنا دشمن سمجھو وہ اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ جہنمی ہو جائیں۔ فرمایا شیطان تمہیں فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے اور خدا اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے پس ڈرا اپنے نفس کو۔ اے بھائی طویل نیند سے اور اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ اس سے اپنی مراد پا لے خدا بھلا کرے ایک زاہد کا جس نے یہ اشعار

Marfat.com

لیتے ہیں "اے میرے دوست بستر سے دور رہ موت اور قیامت کے خوف سے جو سکرات موت سے ڈرتا ہے اُسے معلوم نہیں کہ نیند کی لذت کیسی ہے" راحت آخر کو پہنچ چکی ہے۔ اب اس کے کاٹنے سے کوئی چارہ کار نہیں۔ لہذا اے بھائی بیدار ہو جا اپنے خواب غفلت سے تیری عمر کا اکثر حصہ غفلت اور نیند میں گزر چکا ہے۔ اب اللہ کے لیے قیام کر باقی کا حصہ اپنی باقی عمر میں نہ گنوا دے، تاکہ تیرا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ اس کو غنیمت سمجھ اور زاد آخرت حاصل کرے گا، اور اس سے غافل نہ ہو، ورنہ پشیمان ہوگا۔ خداوند عالم نے قیامت کے دن کو حسرت و ندامت کا نام دیا ہے اور دوسرے مقام پر تغابن (خسارہ) کا دن کہا ہے۔ نبی اکرم سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ہر مخلوق پشیمان ہوگی، لیکن اسے پشیمانی فائدہ نہیں دے گی۔ نیک بخت تو یہ ہے کہ قیامت اور جو کچھ خداوند عالم نے اس میں اپنے متقی دوستوں کے لیے تیار کیا ہے کو دیکھے گا تو پشیمان ہوگا۔ کیونکہ اس کا عمل ان کے عمل کی طرح نہیں ہوگا اور اس کے عمل سے زیادہ عمل درکار ہوگا تاکہ قرب الٰہی میں ان کے بلند درجے تک پہنچ سکے اور اگر انسان اشقیا میں سے بدبخت ہوا تو جب وہ جہنم کی آگ اور اس کی آواز کو سنے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس میں دردناک عذاب مہیا کیا ہے اُسے دیکھے گا تو پشیمان اور پشیمان ہوگا کیونکہ اس نے اپنے گناہ اور نافرمانیاں ترک نہیں کی تھیں تاکہ وہ اس چیز سے بچ سکتا جس میں مبتلا ہوگیا۔ لہذا یہی اور یہی گریہ و بکا ہے۔ اب تدارک کر لے اے بھائی جو کچھ تجھ سے کوتاہی ہو چکی ہے اور

آنسو بہا اپنی ذات پر روتے ہوئے۔ کیونکہ تو اس قابل نہیں کہ اپنے مالک کے دروازہ پر کھڑا ہو سکے۔ لہٰذا اس نے تجھے سزا دیا ہے اور اگر وہ تجھے کہ تو اس کے دروازہ پر کھڑا ہونے کے لائق ہے تو زندگی ختم ہونے سے پہلے فوراً تجھے کھڑا کر دیتا۔ کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور تو جتنا دنیا میں بوئے گا اتنا ہی آخرت میں کاٹے گا۔ اور باری تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کی اطاعتوں کی طرف جلدی اور سبقت کرنے کا۔ لہٰذا فرمایا ہے کہ اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جتنا ہے جو تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں جلدی کرو اور جو ساری رات عبادت سے سویا رہے تو اس نے اطاعت نہیں کی اس چیز کی جس کا خدا نے اسے حکم دیا تھا جو کہ مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جلدی کرنا ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور جو ساری رات سویا رہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے دل میں کوئی بڑا گناہ کیا ہے۔ لہٰذا خدا نے اس پر عقاب کیا ہے اور اسے اپنے دروازے اور ان عبادت کرنے والوں کی رفاقت سے جو اس کے دوست و محبوب ہیں دھتکار دیا ہے اور اگر نماز شب چھوڑ کر سونے والوں کو معلوم ہو جائے کہ کتنا ثواب عظیم اور اجر دائم اس سے فوت ہوا ہے تو وہ طویل گریہ کرتا۔ ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی ناامیدی کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ رات سے کہے اور وہ اس میں دو رکعت نماز باذکر خدا نہ کرے۔

Marfat.com

تک کہ صبح ہو جائے ۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ فلاں شخص کل پوری رات صبح
سوتا رہا ۔ آپ نے فرمایا اس کے کان میں شیطان پیشاب کر گیا ہے
بیدار نہیں ہوا ۔ اور ایک عابد ساری رات عبادت کرتا رہتا تھا جب
کا وقت ہوتا تو وہ یہ اشعار پڑھتا ۔ "خبردار اے آنکھ تجھ پر افسوس ہے
کی مدد کر طویل آنسوؤں کے ساتھ تاریک راتوں میں شاید تجھے قیامت
دن موتیوں کے قصر میں حور العین پر کامیابی حاصل ہو جائے ۔ ایک عابد
تا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک نہر کے کنارے پر ہوں ۔
میں خوشبودار کستوری کی دکان ہے اور اس نہر کے کنارے موتیوں اور
تے کی شاخیں والے درخت ہیں ۔ اچانک میرا آراستہ پیراستہ لوگوں آ گئے
لوں نے سبز کپڑے پہن رکھے تھے ۔ گویا ان کے چہرے چاند کی طرح
اور وہ کہتی تھیں منزہ ہے وہ ذات جس کی تسبیح ہر زبان میں ہوتی ہے
زہ ہے وہ جو ہر جگہ موجود ہے ۔ منزہ ہے وہ جو ہر زمانہ میں موجود ہے
میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو ۔ وہ شعر میں کہنے لگیں ۔ ہم لوگوں
معبود محمد ﷺ کے پروردگار نے ایسے لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے جو رات کو
شہ دکان میں کھڑے ہوتے ہیں ۔ وہ رب العالمین کے ذکر سے مٹھاس
تے ہیں اور قوم کی سواریاں چلتی ہیں جب کہ لوگ سوتے ہوتے ہیں
نے کہا کیا کہنا ان لوگوں کا ۔ وہ کون ہیں کہنے لگیں وہ لوگ ہیں جو رات کو
وتے قرآن کر کے بیدار رہتے ہیں اور خدا کا ذکر خلوت و جلوت میں زیادہ
تے ہیں اور راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور سحر کے اوقات میں استغفار

Marfat.com

کرتے ہیں۔ پس اے بھائی اپنے آپ کو عقاب کر اور رات کو کھڑے ہو
عبادت نہ کرنے کا عذر اس سے قبول نہ کر کیونکہ یہ عذر باطل ہیں پس رات
کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے بیداری اور قیام و قعود کے متحمل ہوتے
اور سیر تکمیل کرتے ہیں۔ اس کے بدلے آخرت میں انہی طویل راحت النعیم
نعمت کے ساتھ میسر ہوگی جس کے لیے ختم ہونا نہیں اور تو اے مسکین
اگر ان کی طرح صبر کرے اور ان کی طرح عمل کرے تو تجھے بھی ان چیزوں میں
کامیابی حاصل ہوگی جن میں انھیں ہوئی ہے لیکن تو نے سونے کی لذت کو زاد راہ
کے حاصل کرنے پر ترجیح دی ہے۔ مساکین بندوں پر تو نے اپنے مال سے
سخاوت نہیں کی۔ لہٰذا خدا نے اپنے زاہد بندوں کو تجھ پر ترجیح دے کر انھیں
قرب دیا ہے اور تجھے دور کر دیا ہے اور انھیں اپنے دروازے کے نزدیک
کیا ہے اور تجھے دھتکار دیا ہے اور جان لے کہ اگر تو نیک اعمال اور ان
کی عبادت سے خوش نہیں ہوتا تو سمجھ لے کہ تو بیڑیوں میں جکڑا ہوا قیدی ہے
جسے اس کے گناہوں اور خطاؤں نے قید کر رکھا ہے لہٰذا دوڑ لگا اے
بھائی عبادت کرنے والوں کے ساتھ رات کو بیدار رہ کر تاکہ تو جنات اعلیٰ
میں ان سے گوئے سبقت لے جائے۔ یاد رہے کہ رات آگے بڑھنے والے کا
عمدہ گھوڑا ہے کہ جس پر صالحین سوار ہو کر جنات کے بلند درجوں کی طرف
ہیں پس تو بھی ان اشخاص میں سے ہو جائے گا جن کی خدا نے اپنی کتاب
میں تعریف کی ہے اور فرمایا ہے ان کے پہلو فرش خواب سے دور رہتے ہیں
وہ اپنے رب کو خوف و طمع کی حالت میں پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں

Marfat.com

رزق دیا ہے اُسے خرچ کرتے ہیں۔ پس تم غور کرو کہ کیسی روح کی ہے۔ خدا نے ان لوگوں کی جو رات کو نماز پڑھتے اور جو کچھ اللہ نے انھیں دیا ہے اُسے مستحقین پر خرچ کرتے ہیں اور اگر تجھے یہ خوف ہو کہ تو سونے کے بعد نماز کے لیے بیدار نہیں ہو سکے گا تو سونے سے پہلے نماز کا مصمم ارادہ کر لے۔ اور اوقاتِ سحر میں استغفار کرنے سے غافل نہ رہ۔ یہ وہ وقت ہے کہ جس میں پرندے بھی نہیں سوتے بلکہ تسبیح و ذکر کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں اور تمھارے اوپر لازم ہے دعاؤں کی تلاوت اور مناجات کرنا کیونکہ دعا عبادت کی روح اور مغز ہے اور اگر تمھارے لیے سونا سے کوئی چارہ نہیں تو پھر بھی ایک گھنٹہ تو بہ کرے اور دعا کے لیے بیدار رہ کیونکہ اگر تو غافل رہا اور ساری رات سوتا رہا یہاں تک کہ دعا کے وقت بھی تو تمھارا دل مر چکا ہے اور جس کا دل مُردہ ہو جائے تو خدا اسے اپنے قرب سے دور کر دیتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مومن کی کم از کم کیفیت یہ ہے کہ وہ ہر رات نمازِ شب کی چار رکعتیں پڑھے۔ اور اس سے کم یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ العزیز کی سو آیات کی تلاوت کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اپنے لیے، اپنے والدین اور مومنین کے لیے دعا کرے۔ پھر اللہ سے استغفار کرے تاکہ غافلین کے رجسٹر میں اس کا نام نہ لکھا جائے اور تمھیں علم ہو جانا چاہیے کہ مغرب و عشا کے درمیان والی نماز کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور یہ صلوٰۃ اوّابین ہے (اللہ کی طرف رجوع کرنے والے) اور مروی ہے کہ اس کا نام غفلت کی گھڑی ہے اور یہ مغرب و عشا کے درمیان

Marfat.com

دو رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ اور یہ
اللہ کے نزدیک دن کے روزہ سے بہتر ہے اور جان لے اسے بھائی
تو اطاعت پر عمل کر اور عیاوانہ پر مواظبت کر، روزہ رکھ
صدقہ دے نیکی اور صلہ رحمی کر اور اس سے تیرا مقصود رضائے اللہ
ہو۔ ریاکاری سے خالی ہو کر اعمال کو ضائع اور ضائع کر دیتی ہے اور
میں خدا کے اس قول کی پیروی کرو البتہ آخرت کا گھر بہتر ہے اور آپ
نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے ہمیشہ میرا بندہ خالص نوافل کے ذ
میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے
تو جب میں اس سے محبت ہو جاتی ہے تو میں اس کے وہ کان ہو جاتا
جن سے وہ سنتا ہے اور وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے
اور وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ چیزوں کو پکڑتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے
سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو
اسے پناہ دوں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جب بندہ اپنے بستر سے اٹھے
اور اس کی آنکھوں میں اونگھ ہو تاکہ وہ اپنے مالک کو نماز تہجد کے
راضی کرے تو خداوند عالم اپنے ملائکہ سے فخر و مباہات کرتا ہے اور
ہے کیا تم میرے اس بندہ کی طرف نہیں دیکھتے جو اپنے بستر سے اٹھا ہے
اور اس نماز کو بجا لانے کے لیے اس نے اپنی میٹھی نیند ترک کر دی ہے
نے اس پر فرض نہیں کی۔ گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا ہے اور اس

نے فرمایا کہ جس کھانے سے وان کے روزے پر اور وان کو فیلولہ کرکے رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے پر مدد حاصل کرو۔ کوئی شخص ساری رات نہیں سوتا۔ مگر یہ کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر جاتا ہے اور قیامت کے دن وہ مفلس اور خالی ہاتھ ہو کر آئے گا۔ ہر شخص کو ایک فرشتہ رات کے دو مرتبہ بیدار کرتا اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے اٹھ کر اپنے مالک کو یاد کرو۔ اب اگر تیسری مرتبہ وہ بیدار نہ ہوا تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کھڑے ہوتے نماز پڑھتے، قرآن پڑھتے اور روتے تھے۔ پھر آپ بیٹھ جاتے قرآن پڑھتے دعا مانگتے اور گریہ کرتے، پھر آپ بیٹھ کر قرآن پڑھتے دعا کرتے اور روتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ فارغ ہوئے تو لیٹ گئے اور آپ پڑھتے اور روتے رہے۔ یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کے رخسار اور ریش مبارک تر ہو گئی، تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خداوند عالم نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف نہیں کر دیئے تو آپ نے فرمایا کہ بے شک تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ مترجم کہتا ہے کہ اس روایت کا ظہور عصمت انبیاء کے خلاف ہے لیکن چونکہ یہ اشارہ ہے ایک آیت کی طرف جس کی صحت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں لہٰذا آیت کی طرح روایت کی بھی تاویل کرنی پڑے گی جیسا کہ تفسیر مبین الانبیاء اور دیگر کتب کتابیہ میں درج ہے۔ فرمایا سردی کا موسم مومن کی بہار ہے۔ دن اس کا چھوٹا ہوتا ہے اس میں وہ روزہ رکھتا ہے اور رات طویل ہوتی ہے۔ اس

میں کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے اور فرمایا جب خوف ہو کہ وہ نماز تہجد سے سو جائے گا تو سونے کے وقت یہ آیت پڑھے۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَنْبِئْنِيْ لِاَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ اَنْ اَذْكُرَكَ فِيْهَا وَاَشْكُرَكَ فِيْهَا وَاَسْئَلُكَ فَتُعْطِيَنِيْ وَاَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرَ لِيْ اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ ابْعَثْنِيْ مِنْ مَّضْجَعِيْ لِاَذْكُرَكَ وَاَشْكُرَكَ وَاُصَلِّيَ لَكَ وَاَسْتَغْفِرَكَ وَاَتْلُوَ كِتَابَكَ وَاُحْسِنَ عِبَادَتَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن گھروں میں نماز تہجد پڑھی جاتی ہے اور قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہ اہل آسمان کے لیے اس طرح چمکتے ہیں جیسا کہ کواکب دری اہل زمین کے لیے چمکتے ہیں اور علم الیقین کے ساتھ جان لو کہ جن تقربات کے ذریعہ بندہ خدا کے قریب ہوتا ہے خدا کے نزدیک زیادہ عظیم ہیں وہ نماز تہجد اور اس کے بعد تسبیح و تہلیل اور خدائے عزیز و مجید سے مناجات کرنے اور اپنے گناہوں سے استغفار کرنے اور نماز تہجد کی دعاؤں کو گریہ اور خشوع و خضوع سے پڑھنے پھر طلوع فجر تک قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور نماز تہجد کو نماز صبح سے ملانے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے۔ بے شک میں ایسے شخص کو دنیا میں بہتیرے کوشش اور تعب تکان کے رزق و سرچ کی خوش خبری دیتا ہوں۔ علاوہ عافیت و صحت کے جو اس کے جسم کو شامل ہوگی اور جب وہ مر جائے اس

Marfat.com

کی قبریں جنت کی نعمتوں اور اس نماز کے نور و ضیاء سے قیامت تک اس کی قبر کے روشن ہونے کی بشارت دیتا ہوں اور میں اسے خوش خبری دیتا ہوں کہ خداوند عالم اس سے حساب و کتاب نہیں لے گا اور وہ اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ اسے جنت کے مقام اعلیٰ علیین میں محمد و آلِ محمد کے جوار میں داخل کریں۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ یہ کس قدر عظیم کامقام ہے کہ وہ جس کا انجام اچھا بہتر ہے۔ جبکہ یہ دنیا کا سکون اور عجب سے سالم ہو اور آنحضرتؐ نے امیر المومنینؑ کو یہ وصیت فرمائی اس میں ارشاد کیا کہ تم پر لازم ہے نماز تہجد کا بجالانا اور آپؐ نے اس کا تین مرتبہ تکرار کیا اور آپؐ نے فرمایا کیا تم نماز تہجد پڑھنے والوں کی طرف دیکھتے نہیں ہو کہ اُن کے چہرے سب لوگوں سے زیادہ حسین ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ سے خلوت میں رہتے ہیں لہٰذا اُس نے اپنا نور خاص انھیں پہنا دیا۔ حضرت باقرؑ سے نماز تہجد کے وقت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا اس کا وہی وقت ہے جس کے متعلق ہمارا نانا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم کا منادی سحر کے وقت ندا دیتا ہے کیا کوئی پکارنے والا ہے کہ جس کی دعا کو میں قبول کروں۔ کیا کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اُسے بخش دوں کیا کوئی طلب گار ہے کہ میں اُسے عطا کروں پھر فرمایا وہ وہی وقت ہے کہ جس کے متعلق یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور وہ گھڑی وقت ہے جس میں استغفار کرنے والوں کی خدا نے مدح کی ہے پس فرمایا

Marfat.com

وہ لوگ اوقاتِ سحری میں استغفار کرتے ہیں اور نماز تہجد اوّل شب
بہ نسبت آخر شب میں افضل ہے اور وہ دعا کے قبول ہونے کا وقت
اور اس میں نماز پڑھنا مومن کا اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہدیہ ہے
پس تم اپنے مالک کے دربار میں اچھا ہدیہ پیش کرو۔ خدا تمہارے انعام
اچھے قرار دے گا کیونکہ اس پر مواظبت اور ہمیشگی نہیں کرتا۔ مگر مومن صبر
اور جان لے کہ خدا تیری تائید کرے کہ نماز تہجد آخری نصف شب کی اچھا
میں افضل ہے اس شخص کے لیے جو قرأت اور دعا کو طول دے اور جو
مختصر کرے اس کے لیے آخری وقت افضل ہے۔ صادقؑ نے فرمایا اپنے
کو پورا حصہ تہجد کا نہ دو۔ کیونکہ یہ سب سے کم شکر کرنے والی چیز ہے
روایت ہے کہ ایک جھوٹ بولنے سے انسان نماز تہجد سے محروم ہو جاتا
ہے۔ جب نماز تہجد سے محروم ہوا تو اس وجہ سے رزق سے بھی محروم
جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ گمان کرے کہ رات
کو نماز تہجد پڑھتا ہے اور دن کو بھوکا رہتا ہے اور جو کچھ جناب موسیٰ
بن عمرانؑ کی طرف وحی ہوا۔ اس میں یہ تھا اگر تم ان لوگوں کو دیکھو جو تاریک
شب میں میری نماز پڑھتے ہیں اور میں ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہوں
اور وہ مجھ سے خطاب کرتے ہیں حالانکہ میں مشاہدہ سے اجلّ ہوں اور وہ
مجھ سے گفتگو کرتے ہیں حالانکہ حاضر ہونے سے زیادہ باعزت ہوں۔ اے
فرزند عمرانؑ مجھے اپنی آنکھ سے آنسو اپنے دل سے خشوع اور اپنے بدن سے
خضوع دے دے۔ پھر مجھے تاریکی شب میں پکار تو مجھے قریب سے جواب

دینے والا پائے گا۔ اسے فرزند عزیز! جھوٹ بولنا ہے۔ وہ جو یہ گمان کرتے کہ اسے تجھ سے محبت ہے اور جب رات اس پر چھا جائے تو وہ تجھے بھول کر سو جاتا ہے۔ مفضل بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مولا و آقا صادقؑ سے فرماتے سنا کہ خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں جو اس سے اس کے خالص بھیدوں میں معاملہ کرتے ہیں پس وہ ان سے خالص نیکی کا معاملہ کرتا ہے وہ وہی لوگ ہیں جن کے اعمال کو وہ قیامت کے دن جاری سے گزر جائیں گے۔ پس جب وہ بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوں گے تو خدا انھیں پرکھ دے گا۔ ان پوشیدہ چیزوں سے جو پوشیدہ طور پر ان سے اس کے لیے صادر ہوئی ہیں۔ میں نے کہا یہ کس طرح ہے فرمایا خدا نے انھیں اجل و بلند تر مرتبہ عطا کر دیا ہے۔ اس سے کہ کرام کاتبین ان چیزوں پر مطلع ہوں جو اس کے اور ان کے درمیان ہیں۔ اور اس روایت میں اس امر پر دلالت موجود ہے کہ چھپا کر عبادت کرنا افضل ہے فی ظاہر ہر عبادت سے اور جناب رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ بہترین عبادت وہ ہے جو زیادہ چھپا کے کی جائے اور بہترین ذکر ذکرِ مخفی و پوشیدہ ہے اور آپؐ کا فرمانا کہ چھپا کر نماز پڑھنا ستر نماز کی نماز سے ستر گنا زیادہ ثواب ہے۔ اور خداوند عالم نے حضرت ذکریاؑ کی مدح کی ہے جب کہ اس نے اپنے رب کو مخفی طور پر پکارا اور خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے رب کو تضرع و زاری کی اور چھپا کر پکارو نہ بلند آواز سے تو یہ احادیث و آیات صریح ہیں کہ چھپ کر عبادت کرنا افضل ہے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے سُنا کہ وہ بلند آواز سے دُعا مانگ رہے تو آپ نے فرمایا آہستہ کرو، تم اُس ذات کو پکار رہے ہو جو سُنتا اور دیکھتا ہے اور تمہارے ساتھ رہتا ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے کہ مستحب ہے کہ نمازِ تہجد بالجہر پڑھی جائے تو یہ صرف قرأت حمد و سورہ سے متعلق ہے نہ کہ دعا، اور معلوم رہے کہ نماز میں رفع یدین کی کیفیت یہ ہے کہ گھٹے ہوئے انسان کے ہاتھ جینے کی حالت میں ہوں۔ سعد بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا اس طرح ہے رغبت کرنا اور آپؑ نے ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کر دیا۔ پھر فرمایا اس طرح ڈرنا ہے اور آپؑ نے ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر دی اور فرمایا اس طرح ہے تضرع و زاری اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو دائیں بائیں حرکت دی اور فرمایا اس طرح ہے سب کچھ چھوڑ کر خدا سے لو لگانا اور آپؑ نے اپنی دونوں انگلیاں اوپر کیں اور نیچے کیں اور فرمایا ابتہال اور گڑگڑانا اس طرح ہے اور اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے قبلہ کی طرف پھیلا دیئے اور فرمایا جو تم میں سے گڑگڑائے تو اُس کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہوں اور اگر رونا نہیں تو رونے کی شکل بنائے اور جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر پڑھ لے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں جو شخص سونے کے وقت ستر مرتبہ اللہ سے استغفار کرے تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اور جو سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں اور فرمایا جو شخص ہر رات ستر آیات پڑھے اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا۔ ایک

Marfat.com

بزرگ نے کہا اگر میں رات گزاروں سو کر اور صبح کروں پشیمانی کے عالم میں تو یہ بہتر ہے اس سے کہ رات گزاروں کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہوئے اور صبح کروں عجب و اترانے کے ساتھ اور بنی اسرائیل کے ایک شخص نے قربانی دی پس وہ قبول نہ ہوئی اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا اور کہتا تھا اے نفس یہ تجھ سے اور تیری طرف سے تجھ پر مصیبت آئی ہے تو اس کو نہ اٹھا آئی کہ تیرا اپنے نفس پر ناراض ہونا ایک لاکھ سال کی عبادت سے بہتر ہے ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ میں ایک رات اپنے درود و وظیفہ سے سو گیا تو ایک ہاتف کی آواز سنی جو کہہ رہا ہے کہ کیا تو خدائے رحمٰن کی حاضری سے سو گیا ہے حالانکہ وہ رضوان کے انعام احباب و دوستوں میں تقسیم کر رہا ہے اور جو ہم سے مزید چاہتا ہے وہ طویل رات نہیں سوتا اور اپنے نفس کے لیے تھوڑی سی عبادت پر قناعت نہیں کرتا اور مستحب ہے کہ دعا کرتے وقت اس کے ہاتھ کپڑے کے نیچے نہ ہوں۔ ایک بزرگ نے بیان کیا ہے کہ اس نے دعا کی جبکہ اس کا ایک ہاتھ ظاہر تھا اور دوسرا کپڑے کے نیچے۔ تو اس نے عالم خواب میں دیکھا کہ اس کا باہر والا ہاتھ نور سے پر ہے اور دوسرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ پس اس نے نیند ہی کی حالت میں سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو اسے بتایا گیا اگر اس کو بھی باہر رکھتا تو یہ بھی نور سے پر ہو جاتا۔ تو اس نے قسم کھائی کہ وہ پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔ امیر المومنین نے فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھے تو اس کے لیے ہر حرف کے بدلے جو وہ پڑھتا ہے سو نیکیاں ہیں اور بیٹھ کر پڑھنے کی پچاس اور باوضو ہو کر بغیر

Marfat.com

حالت نماز کے پچیس ۲۵ نیکیاں ہیں اور بغیر وضو کے دس نیکیاں ہیں۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ الحمد ایک حرف ہے بلکہ اس کو الف کے بدلے دس، اور لام کے بدلے دس، اور میم کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔ اور رسول اللہ نے فرمایا خدا فرماتا ہے جس سے حدیث ہو اور وہ وضو نہ کرے اس نے مجھ پر جفا کی اور جو وضو کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے اس نے مجھ پر جفا کی اور جو دو رکعت نماز پڑھے اور مجھ سے دعا نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی اور جو حدث کرے پھر وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول نہ کروں تو میں نے اس پر جفا کی اور میں جفا کرنے والا پروردگار نہیں ہوں اور رسول اللہ نے فرمایا مساجد کو گھر بناؤ اور اپنے دلوں کو راحت اور رحمت کا عادی بناؤ اور زیادہ غور و فکر کرو اور خوف خدا سے گریہ کیا کرو اور دنیا میں بطور مہمان رہو اور زیادہ ذکر الٰہی بجا لاؤ۔ امیر المومنین نے فرمایا جو شخص بھی بحزع فزع کرے تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے حسرت ہوگی اور آنحضرت نے فرمایا جو شخص اپنی زندگی کی ایک گھڑی اس چیز میں ضائع کر دے کہ جس کے لیے وہ پیدا نہیں کیا گیا تو وہ اس قابل ہے کہ قیامت کے دن اس کی حسرت و پشیمانی کا وقت طولانی ہو فرمایا وہ ایسی نعمتیں ہیں کہ جن میں بہت سے لوگ خسارہ میں ہیں صحت اور فراغت اور ان احادیث سے زیادہ واضح اور بلیغ خدا کا یہ ارشاد ہے۔ اے وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہو تمہیں تمہارے مال اور اولاد ذکر خدا سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے تو وہ خسارہ میں ہیں۔ اگر چہ وہ ایسا کام ہو جس کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

Marfat.com

وہ ذکر کے مقابلہ میں خسارہ ہے کیونکہ تھوڑا نفع زیادہ کے مقابلہ میں
ارہ ہونا چاہئے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اپنے مالک کے ذکر
رطیب اللسان رہنا چاہیئے تاکہ اس کی شمار غافلین میں نہ ہو۔ ارشاد
فرمایا ہے اور اس کی اطاعت نہ کرنا کہ جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر
غافل کر دیا ہے اور وہ اپنے خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اس کا
معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے اور ارشاد ہے۔ پس اعراض کرو اس سے
جو ہمارے ذکر سے روگردانی کرتا ہے اور سوائے زندگانی دنیا کے کچھ نہیں
چاہتا۔ یہ ان کا منتہائے علم ہے اور خداوند عالم نے ہمیں اپنی کتاب میں ذکر
کرنے کا حکم دیا ہے۔

حکایت سوال ملک

جو حضرت عیسیٰؑ سے کیا گیا

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ خداوند عالم نے حضرت
عیسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ عیسیٰؑ اپنی آنکھوں سے آنسو اپنے دل سے خشوع
اپنے بدن سے خضوع میری بخشش دے اور حزن و ملال کے ساتھ اپنی
گناہوں میں شرمسار رہ جب تک کہ بے کار لوگ ہنس رہے ہو اور غفلت والوں کی طرح
پھرے ہو کر انھیں بلند آواز سے پکارو، شاید تم ان سے رہائی پاؤ۔

حاصل کرو اور کہہ دے کہ میں ملحق ہونے والوں کے ساتھ ملحق ہو رہا ہوں۔ آ
نے فرمایا زیادہ گریہ کرنے والے پانچ اشخاص گزرے ہیں۔ آدمؑ۔ یعقوبؑ
یوسفؑ۔ یحییٰؑ اور جناب فاطمہؑ۔ حضرت آدمؑ جنت پر اتنا روئے کہ
اُن کے رخساروں پر دو نالیوں جیسے نشانات پڑ گئے اور یعقوبؑ یوسفؑ
پر اتنا روئے کہ آپؑ کی بینائی زائل ہو گئی اور یوسفؑ یعقوبؑ کی جدائی
پر اتنے روئے کہ قیدیوں کو اُن سے اذیت ہونے لگی۔ پس انھوں نے کہا
یا رات کو رویا کرو اور دن کو خاموش رہو۔ یا رات کو خاموش اور دن کو
رویا کرو۔ اور جناب فاطمہؑ رسول اللہؐ کے فراق میں اتنا روئیں کہ اہل مدینہ
کو اس کی تکلیف ہوئی۔ پس وہ جنت البقیع میں جاتیں اور وہاں روتی تھیں
اور خود علی بن الحسینؑ بیس سال روتے رہے۔ آپؑ کو کھانے اور پینے کے
وقت لوگ روتا ہوا دیکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں کچھ لوگوں نے آپؑ کو ملامت
کی تو آپؑ نے فرمایا میں اپنے باپؑ اہل بیتؑ کی شہادت کو جب یاد کرتا
ہوں تو بے اختیار رونا آجاتا ہے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے
کے دل خوفِ خدا سے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس یہ چیز انھیں بولنے سے
روک دیتی ہے۔ حالانکہ وہ فصیح و بلیغ بلند مرتبہ عقلاء ہیں۔ وہ پاکیزہ اعمال
صالحہ کے ساتھ اللہ کی طرف سبقت کرتے ہیں۔ زیادہ اعمال کو اس کی بارگاہ
میں زیادہ نہیں سمجھتے اور تھوڑے اعمال پر راضی نہیں ہوتے اور وہ اپنے دل
میں کہتے ہیں کہ وہ بُرے لوگ ہیں۔ حالانکہ وہ عقلمند اور نیک ہیں اور خداوند عالم
نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی اے موسیٰؑ دنیا میں زہد و پرہیزگاری کی طرح

زینت کرنے والے کسی چیز سے زینت حاصل نہیں کرتے اور میرا قرب
حاصل کرنے والے میرے خوف سے ورع اور محارم سے بچنے کی طرح کسی چیز
سے قرب نہیں حاصل کر سکتے اور میرے خوف سے رونے کی طرح عبادت کرنے
والے کوئی عبادت نہیں کرتے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا خدایا اس کی جزا
کیا ہوگی فرمایا جو نہ ہنسے مزین ہوتے ہیں میں ان کے لیے
اپنی جنت کو مباح کر دوں گا۔ اور میرے محرم شدہ افعال سے ورع اختیار
کر کے میرا قرب حاصل کرنے والوں کو اس جنت میں داخل کروں گا جس
میں اُن کا کوئی شریک نہیں ہوگا اور جو میرے خوف سے روتے ہیں تو میں
باقی لوگوں کے اعمال کی تفتیش نہ کروں گا لیکن ان کی تفتیش ان
سے حیا کی بنا پر نہیں کروں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے علی تجھ پر خوف خدا
سے گریہ کرنا ضروری ہے تھوڑا تیرے لیے آنسو کے ہر قطرہ کے بدلے جنت
میں ایک گھر بناؤں گا۔ اگر کوئی شخص پوری اُمت میں تنہا گریہ کرے تو
خداوند عالم اس کے گریہ کی وجہ سے پوری اُمت کو بخش دے گا فرمایا
جب خدا کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک طرف
حزن کو قائم کر دیتا ہے کیونکہ خدا ہر محزون دل کو دوست رکھتا ہے۔
اور جب کسی سے خدا بغض رکھتا ہے تو اس کے دل میں ہنسی کی ایک
مار نصب کر دیتا ہے۔ جو شخص خوف خدا سے گریہ کرے وہ جہنم میں داخل
نہیں ہو سکتا جب تک کہ دودھ تھنوں میں نہ لوٹ جائے اور اللہ کی راہ کا غبار
اور جہنم کا دھواں کسی مومن کے دونوں نتھنوں میں کبھی جمع نہیں ہو سکتا فرمایا

خوش نصیب خدا سے ڈرنا اثر کے خشک سوکھے سمندروں کو بھی ہلا دیتا ہے۔ خدا نے قرآن سنت و نعت نہ رہنے پر پتھروں کو سرزنش کی ہے۔ اپنے اس ارشاد میں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ ہنستے ہو اور روتے نہیں اور یہ قرآن سننے کے وقت رونے والوں کی مدح کی ہے۔ اس فرمان میں جملہ باتیں وہ سنتے ہیں۔ اسے جو رسول پر نازل ہوا ہے تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ وہ آنسو بہاتی ہیں بسبب اس حق کے جسے وہ پہچانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے مالک ہم ایمان لے آئے ہیں گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔ فرمایا ہر چیز کا کمال و نزول ہے سوائے تین کے کیونکہ ایک آنسو جو خشیت کے سمندروں کو بجھا دیتا ہے۔ روایت ہے کہ ایک نبی کسی پتھر کے قریب سے گزرا جس سے بہت سا پانی نکل رہا تھا اسے تعجب ہوا اور اللہ سے سوال کیا اس پتھر کو پانی کہاں سے نکل رہا ہے تو وہ کہنے لگا حزن و ملال کی وجہ سے زندگی کے بسبب کیونکہ میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ وہ آگ ہے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میں وہ پتھر نہ ہو جاؤں۔ پس اس نبی نے سوال کیا کہ یہ پتھر اس میں سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور اس نبی نے اس پتھر کو بشارت دی پھر اسے چھوڑ کر وہ نبی چلا گیا۔ دوبارہ کچھ وقت کے بعد وہاں سے گزرا تو پتھر اس سے پانی چھوٹتے ہوئے اسی طرح دیکھا تو اس نبی نے کہا کیا خدا نے تجھے مامون نہیں قرار دیا۔ کہنے لگا بے شک وہ حزن و ملال کا گریہ تھا اور یہ فرشتہ

Marfat.com

سرور کے آنسو ہیں۔ ابن ابی یعلیٰ بن زکریا اتنا روئے کہ اُن کے آنسوؤں سے ان کے رخساروں پر زخم ہو گئے۔ ان کی والدہ نے اُن کے لیے ایک لبادہ درست کر کے رخساروں پر رکھ دیا جس کے اوپر آنسو جاری رہتے تھے۔ امام حسینؑ فرماتے ہیں میں اپنے والد گرامیؑ کی خدمت میں جب بھی گیا تو انھیں گریہ کرتے دیکھا اور فرمایا کہ جناب رسالت مآبؐ اس وقت اس دنیا سے جب تشریف لے جا رہے تھے اس مقام پر پہنچے۔ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت کا گواہ لے کر آئیں گے۔ اور تجھے ان سب پر گواہ قرار دیں گے۔ پس دیکھو کہ گواہ کس طرح رو رہا ہے اور جن پر گواہی دی جائے گی وہ ہنستے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر جہالت نہ ہوتو کوئی بھی نہ ہنسے اور کس طرح ہنستا ہے۔ وہ شخص جو صبح و شام کرتا ہے اور وہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں اور جسے معلوم نہیں کہ اس پر کیا وارداتیں ہونے والی ہے نعمت چھن جائے گی یا مصیبت نازل ہو گی یا ایسا کہ موت آجائے گی اور اس کے آگے آنے والا ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ بچے بوڑھے اور بڑے مست ہو جائیں گے اور حاملہ عورتیں اپنے حمل گرا دیں گی اور اس دن کی مقدار عظیم ہونا کی کے باوجود پچاس ہزار سال ہو گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدایا اس کی شدت میں ہماری اعانت کرنا اور اس میں ہم پر رحم کرنا اور ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں ٹھانپ لینا جو ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے۔ اور اپنی مہربانی و شفقت سے مالوس نہ کرنا اور ہم پر تیرا غضب نازل نہ ہونے پائے اور ہمیں اپنے

Marfat.com

نبی محمدؐ اور ان کے اہل بیت طاہرین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے زمرہ میں شمار ہوں
کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جس مومن کی آنکھوں سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکلے
اور وہ اس کے چہرہ کی گرمی تک پہنچے تو خدا اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے
فرمایا وہ آنکھ جہنم کی آگ کو نہیں دیکھے گی جو خوف خدا سے روئی ہو اور نہ
وہ آنکھ جو اطاعت الٰہی میں بیدار رہی اور نہ وہ آنکھ جو محرمات الٰہی سے بند
رہی ہو فرمایا کوئی قطرہ اللہ کے نزدیک آنسو کے اس قطرہ سے زیادہ محبوب نہیں
جو خوف خدا سے نکلا ہو اور اس قطرۂ خون سے جو خدا کی راہ میں بہایا گیا ہو
اور جو بندہ خوف خدا سے روتا ہے۔ خدا اسے اپنی رحمت کے خالص شربت
سے سیراب کرے گا اور اس کے بدلے اللہ اسے سرور و خوشی جنت میں دے گا
اور جو لوگ اس کے اردگرد ہوں گے اُن پر بھی رحم کرے گا، چاہے وہ بیس ہزار
ہوں۔ جو آنکھ خوف خدا سے ڈبڈبا جائے اُس کے جسم کو خدا تعالیٰ جہنم کی آگ
پر حرام کر دے گا اور اگر وہ آنسو چہرہ پر آجائے تو فقر و فاقہ اور ذلت اُس پر
نہیں آئے گی اور اگر کوئی بندہ ایک گروہ میں رہ کر روئے تو خدا اس کی وجہ سے
اُس گروہ کو نجات دے گا۔ فرمایا جو کسی گناہ پر روئے وہ گناہ بخش دے گا
اور جو جہنم کے خوف سے روئے خدا اُسے اُس سے اپنی پناہ میں رکھے گا
اور جو جنت کے شوق میں روئے خدا اُسے اُس میں سکونت دے گا اور اُس کے
لیے سب سے بڑی گھبراہٹ سے امان نامہ لکھ دے گا اور جو شخص خوف خدا
سے روئے خدا اُسے انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ محشور کرے گا
اور وہ بہترین رفیق ہیں۔ فرمایا خوف خدا سے رونا رحمت کی چابی قبولیت کی

Marfat.com

علامات اور دعا کے قبول ہونے کا دروازہ ہے۔ فرمایا جب بندہ توبہ خالص سے گریہ کرے تو اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے پتے درخت سے پس وہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے ماں کے شکم سے پیدا ہوا تھا۔

چوبیسواں باب

راہِ خدا میں جہاد کرنا

خدائے رب العالمین فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم انھیں اپنے راستوں کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ اور وہ لوگ جو آپ پر ایمان لے آئے اور انھوں نے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کیا اُن کے لیے ہی خیرات ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ فرمایا اور اللہ نے بیشک مومنین سے اُن کی جانیں اور مال خرید کیے اس بنا پر کہ اُن کے لیے جنت ہوگی۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس وہ قتل ہوتے ہیں اور قتل کرتے ہیں۔ یہ اللہ پر حق کی وعدہ ہے توراۃ، انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ کون اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے پس تمھیں اس خرید و فروخت پر بشارت ہو جو تم نے کی ہے اور یہی عظیم کامیابی ہے۔ نبی کریم سے روایت ہے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے باب المجاہدین کہتے ہیں جہاد کرنے والے اس دروازے سے داخل ہوں گے اور ملائکہ کہیں مرحبا

کہیں گے اور اہل محشر اُن کی طرف دیکھ رہے ہوں گے بسبب اللہ کے اس کرم کے جو اُن پر ہوا ہوگا اور سب سے عظیم جہاد نفس سے جہاد کرنا ہے کیونکہ وہ بُرائی کا حکم دیتا شر کی طرف رغبت کرتا، شہوات کی طرف مائل ہوتا، اچھے کام میں بوجھل بن جاتا، زیادہ آرزوئیں کرتا، احوال قیامت کو بھول جاتا، دنیا سے دلبستگی کو پسند کرتا اور راحت و آرام کو طلب کرتا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ نفس بُرائی کا حکم دیتا ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ فرمایا بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ جو شخص اپنے حالات میں کبھی اصلاح نفس اور نفس کی سلامتی چاہتا ہے تو وہ ہر حالت میں اپنا طریق کار جہاد نفس کو قرار دے تاکہ وہ اس میں اس چیز کی مخالفت نہ کرے۔ جو کتاب خدا سنت رسولؐ اور آئمہ اہل بیتؑ کے سنن اور آداب کے موافق ہے۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ مومن اس طرح صبح و شام کرتا ہے کہ اس کے نزدیک اس کا نفس متہم ہوتا ہے اور وہ اس پر عیب لگاتا رہتا ہے۔ کہتے ہیں ایک شخص بنی اسرائیل میں نماز تہجد سے سو گیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرا طریقہ ہے اور تیری کوتاہی ہے کہ میں اپنے مالک کی عبادت سے محروم ہو گیا ہوں۔ خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ میرے اس بندے سے کہہ دیں نے تیرے اپنے نفس کو ملامت کرنے کا ثواب ستر سال مقرر کیا ہے۔ عقلمند کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس سے جہاد اللہ کے حقوق کو قائم کر کے اور سلامتی کے راستہ پر چل کر کرے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔

Marfat.com

تو ہم انجیل اپنے واسطوں کی ہدایت کرتے ہیں کہ جو شخص شیطان سے بچتا
سالم رہنا چاہتا ہے وہ اپنے نفس سے جہاد کرے اور اس سے اس طرح
حساب و کتاب رکھے جیسے ایک شریک دوسرے شریک سے کرتا ہے
اور اچھی طرح سمجھ لو بات کچھ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کسی چیز پر اس
سے زیادہ اپنی بخشش نہیں کی کہ اس نے اپنے نفس کی سرزنش کرنے والا
مقرر کیا ہے جو اسے حکم کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور جو اپنے نفس کی طرف سے
بے خبر نہیں رہتا کیونکہ اس کی خبر رکھنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
تاکہ اس پر غفلت کا غلبہ نہ ہو اور کوتاہی نہیں کرتا۔ کیونکہ ڈرنے کے وقت
خلاصہ یہ کہ خدا بخش سے اس کا تلخ مزہ کر دیتا ہے جس طرح خدا فرماتا ہے۔
اور بہرحال وہ شخص جو اپنے مالک کے مقام سے ڈرے اور نفس کو ناجائز
سے روکے تو جنت اس کا ٹھکانا ہوگی ہے اور جانتا ہے کہ جو اپنے نفس کا انجام
راحت و آرام ہے۔

سخاوت، ایثار اور مہمان نوازی

جان لو کہ سب اچھائی کا اجتماع اور خیر کا احاطہ تین چیزوں سے متعلق ہے
اور کنارہ کشی کم نہیں ہے کیونکہ علیحدگی نہ ہونے میں اللہ کی پیدا کی ہوئی

Marfat.com

پُختہ خوری اور بیہودہ باتوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور آنکھ و کان سالم رہتے ہیں ان چیزوں سے جو جائز نہیں ہیں اور لوگوں سے وحشت خدا سے مانوس ہونے کی علامت ہے اور علیحدہ رہنا وصال کے نشانات میں سے ہے سفیان ثوری سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے جعفر بن محمدؑ کی زیارت کا قصد کیا تو آپؑ نے مجھے حاضری کی اجازت دی۔ پس میں نے آپؑ کو ایک تہہ خانہ میں پایا جس میں دس سیڑھیاں اُترنی پڑتی تھیں۔ میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ آپؑ اس جگہ تشریف فرما ہیں۔ حالانکہ لوگوں کو آپؑ کی ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے سفیان زمانہ خراب ہو چکا ہے اور بھائی بھائی کے دشمن بن گئے ہیں اور آنکھیں بدل چکی ہیں۔ پس ہم نے تنہائی کو سکون کی جگہ بنا لیا ہے کیا تیرے پاس کچھ لکھنے کے لیے ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا یہ اشعار لکھ لو "وحدت و تنہائی سے نہ گھبرا اور اپنے اس زمانہ میں زیادہ تر علیحدہ رہا کرو۔ بھائی چارہ خراب ہو گیا ہے۔ اب یہاں کوئی اخوت و برادری نہیں رہی سب لوگ زبان اور ہاتھ سے چاپلوسی کرنے کے اور جب ان کے دلوں کی پوری چیزوں کو دیکھے تو وہاں زہر قاتل اور سیاہ رنگ کا سانپ ہے اور جب تم اس کے دل میں اس کی ضمیر کی تلاشی لو تو وہاں نہ ختم ہونے والی کڑواہٹ ملے گی اور حقیقت میں گوشہ نشینی بُرے اور مذموم اشیاء سے علیحدگی کا نام ہے اور جو شخص علوم معارف کو حاصل کر کے ان پر عمل کرے پھر گوشہ نشین ہو جائے تو اس کے امر کی بنیاد اساس ثابت پر ہے اور گوشہ نشینی اختیار کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مالک

کے ذکر میں مشغول اور اس کی صنعتوں میں غور و فکر کرے ورنہ اس کو گوشہ نشینی مصیبت اور فتنہ میں ڈال دے گی اور اس کے پاس ایسی قوت علمی ہونی چاہیے کہ جو شیطان کی سرگوشیوں اور وساوس کو دور کر سکے اور اس میں شک نہیں کہ شہر دنیا و آخرت گوشہ نشینی اور علائق دنیا کے ترک کرنے میں ہے اور ان کا شر کثرت علائق اور لوگوں سے میل جول میں ہے اور گمنامی ہر خیر کا سر ہے۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے کسی امامؑ کو عالم خواب میں دیکھا وہ فرما رہے تھے گمنامی ایک نعمت ہے اور ہر شخص اس سے انکار کرتا ہے اور شہرت عذاب ہے اور ہر شخص اس کی تمنا رکھتا ہے اور تونگری فتنہ ہے ہر شخص اس کی آرزو کرتا ہے اور فقر و فاقہ بچاؤ ہے اور ہر شخص اس سے دوری اختیار کرتا ہے اور بیماری گناہوں کو گراتی ہے اور ہر ایک اس سے بچتا ہے اور انسان اپنی ذات کی فکر میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ پہچانا نہ جائے اور جب وہ مشہور ہو جاتا ہے تو پھر وہ دوسروں کے لیے ہے۔ امیر المومنینؑ نے کمیلؓ بن زیاد سے فرمایا لباس بدل کے رہ اور مشہور نہ ہو اور اپنے آپ کو پوشیدہ کر لے اور تیرا ذکر نہ ہو علم حاصل کر اور عمل کر۔ خاموش رہ تو سالم رہے گا نیک تجھ سے خوش ہوں گے اور ناسزا و فاجر تجھ پر غضبناک ہوں گے اور جب تجھے دین کے معالم معلوم ہو جائیں تو پھر تیرے لیے کوئی حرج نہیں کہ نہ تو لوگوں کو پہچانے اور نہ لوگ تجھے پہچانیں۔ اگر تو اپنے دل پر فکر اور زبان پر ذکر کو لازم قرار دے تو خداوند عالم تیرے دل کو ایمان، حکمت نور اور حکمت سے پُر کر دے گا اور فکر و عبرت حاصل کرنے

Marfat.com

سے مومن کے دل سے حکمت کے عجائبات خارج ہو کر زبان پر آئیں گے پس ایسی باتیں اُس سے سُنی جائیں گی جن میں علماء بحث کرتے ہیں اور عقلاء اُن کے سامنے جھکتے ہیں اور حکماء اُن سے تعجب کرتے ہیں۔ مروی ہے کہ اویس کی ماں سے ایک شخص نے کہا کہ تیرے بیٹے کو یہ عظیم حالت و کیفیت کیسے حاصل ہوئی ہے کہ جس سے نبی اکرمؐ نے اس کی ایسی مدح و تعریف کی ہے جیسی کسی صحابی کی نہیں کی۔ حالانکہ اویسؓ نے نبی کریمؐ کو دیکھا تک نہیں وہ کہنے لگی جیسے بھی وہ اس مقام تک پہنچا ہے وہ ہم سے گوشہ نشین رہتا ہے اور غور و فکر اور عبرت حاصل کرتا رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ سے وحی کی جو شخص کسی دوست سے محبت کرتا ہے تو اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور جو کسی دوست سے مانوس ہو جاتا ہے اس کی بات کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے فعل کو پسند کرتا ہے اور جسے کسی دوست پر وثوق ہو جاتا ہے وہ اس پر اعتماد کر لیتا ہے اور جو کسی دوست کی طرف مشتاق ہوتا ہے تو اُس کے پاس جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اے موسیٰؑ میرا ذکر کرنے والے کے لیے ہے۔ میری زیارت مشتاق لوگوں کے لیے ہے اور میری جنت اطاعت کرنے والوں کے لیے ہے اور میں مخصوص ہوں۔ محبت کرنے والوں کے لیے کعب الاحبار کہتا ہے کہ خداوند عالم نے ایک نبی کو وحی کی جب تم کل آخرت میں خیمۃ القدس میں میری ملاقات کا ارادہ کرو تو دنیا میں غریب محزون وحشت زدہ رہو مثل اس تنہا پرندے کے جو چٹیل میدان میں اڑتا رہتا ہے اور پھل دار درختوں کے اوپر سے کھاتا ہے

Marfat.com

جب زیادتی ہو جاتی ہے تو اپنے گھونسلے میں جا کر پناہ لیتا ہے اور اس پرندے کو لوگوں سے دوری میں وحشت نہیں ہوتی جب کہ وہ اپنے مالک سے مانوس ہے اور جو شخص خلوت کی وجہ سے اپنے آپ کو محفوظ کر لے اور اس سے مانوس ہو جائے تو وہ اللہ سے پناہ حاصل کر چکا ہے اور گوشہ نشینی کی سختی کو جھیلنا اور اس پر صبر کرنا لوگوں سے میل جول رکھنے کے بڑے انجام سے آسان ہے اور تنہائی صدیقین کا طریقہ ہے اور مفلسی کی علامت لوگوں سے قرب حاصل کرنا ہے اور لوگوں سے میل جول رکھنا دین کے لیے ایک مصیبت عظیم ہے۔ کیونکہ جو لوگوں سے میل جول رکھے گا تو اسے ان سے نرمی اور مداراۃ کرنی پڑے گی اور جو ان سے مداراۃ کرے تو وہ ریاکاری کرے گا۔ اور ان سے مداہنت اور منافقت کرے گا اور ان کی دیکھ بھال کرے گا۔ اور اللہ کی جنت لوگوں کی خوشامد اور ریاکاری کے ساتھ درست نہیں ہو سکتی اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین سالم رہے اور اس کے بدن اور دل کو راحت پہنچے تو وہ لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرے پس یہ زمانہ وحشت کا زمانہ ہے۔ وہ عقلمند جو اپنے نفس کے لیے مخلص ہے وہ تنہائی کو پسند کرتا ہے اور اس سے مانوس رہتا ہے اور میں نے کوئی عارف ایسا نہیں دیکھا جسے خدا سے وحشت ہوتی ہو پس تنہائی کو اپنا لو اور دیوار کے پیچھے چھپ جاؤ اور لوگوں کے دلوں سے اپنے نشانوں کو محو کر دو۔ ان کے دھوکوں سے بچ جاؤ گے اور جب امیر المومنینؑ نے اس زمانہ اور اس کے فتنے کو یاد کیا تو فرمایا کہ یہ ایسا زمانہ ہے جس میں صرف وہ مومن

Marfat.com

بچ سکے گا جو گھر میں اکثر لیٹا رہے۔ جب وہ موجود ہو تو نہ پہچانا جائے اور جب غیب ہو تو اس کی جستجو نہ ہو، ایسے اشخاص ہر امت کے چراغ اور راستہ کے نشانات ہیں وہ فتنہ و فساد کرنے والے نہیں اور نہ چغلخوری کا بیج بوتے ہیں یہ ایسے افراد ہیں جن پر خداوندِ عالم اپنی رحمت کے دروازے کھول اور عذاب کے دروازے بند کر دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے کہ بندے کو نافرمانی کی ذلت سے اطاعت کی عزت کی طرف اور لوگوں کے فتنے سے سلامتی کی طرف منتقل کرے تو اُسے تنہائی سے مانوس کر دیتا ہے اور خلوت کو اس کا محبوب بنا دیتا ہے اور قناعت کے ذریعہ اُسے بے پرواہ کر دیتا ہے اور اُسے اپنے عیوب دکھا دیتا ہے۔ اور لوگوں کے عیوب اس کی نگاہ سے محجوب کر دیتا ہے اور جب یہ عطیہ مل جائے تو اُسے غیر دنیا و آخرت مل جاتی ہے۔

چھبیسواں باب

ورع اور اُس کی طرف رغبت دلانا

حضرت صادقؑ نے فرمایا تم پر لازم ہے ورع اختیار کرنا اور محرمات خداوندی سے رُکنا اور کوشش کرنا اور سچ بولنا اور اس کی امانت واپس کر دینا جو تمھیں امین بنائے۔ پس اگر امام حسینؑ کا قاتل میرے پاس وہ

Marfat.com

تلوار لٹکوا رکھی کہ جس سے اُس نے آپؑ کو شہید کیا ہے تو وہ بھی میں اُسے واپس کر دوں گا۔ اور فرمایا لوگوں میں ورع اور محرماتِ الٰہی سے رکنے کے زیادہ حقدار آلِ محمدؐ اور اُن کے شیعہ ہیں تاکہ لوگ ان کی اقتداء کریں کیونکہ یہ قیادت کرتے ہیں۔ اس کی جو اقتداء کرے، پس اللہ سے ڈرو، اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ تقویٰ ورع اور کوشش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا خود عالم فرماتا ہے تم میں سے زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ اور فرمایا خدا کی قسم تم ہی اللہ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس اس دین میں ورع کوشش اور زیادہ عبادت کے ساتھ ہماری اعانت کرو اور تم پر ورع کا اختیار کرنا لازم و ضروری ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والدؑ کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ ہم قبر و منبر تک پہنچے لیکن مسجد نبویؐ میں۔ پس وہاں آپؑ کے کچھ اصحاب مسجد میں آپؑ کے پاس کھڑے ہوئے اور سلام کیا۔ پھر فرمایا خدا کی قسم میں تم سے تمہاری شوشبہ اور تمہارے ارواح سے محبت کرتا ہوں۔ پس تم اس معاملہ میں ورع و کوشش کے ساتھ ہماری اعانت و مدد کرو۔ کیونکہ تم ہماری ولایت ورع و کوشش کے بغیر ہرگز حاصل نہیں کر سکتے اور جو شخص کسی امامؑ کی اقتداء کرتا ہے تو وہ اس جیسا عمل کرے۔ پھر فرمایا تم اللہ کے سپاہی اور اللہ کے شیعہ ہو اور تم سابقون اولون ہو اور آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو۔ ہم اللہ اور رسولؐ کی حمایت پر تمہاری جنت کے ضامن ہوتے ہیں۔

Marfat.com

تم پاک و پاکیزہ ہو اور تمھاری قبریں پاک و پاکیزہ ہیں ہر مومن صدیق اور ہر مومنہ
کتنے ہی کتنے دفعہ حضرت امیرؓ نے قنبرؓ سے فرمایا خوش ہو اور خوش خبری دے
اور خوشخبری حاصل کر پس خدا کی قسم جب رسول اللہ فوت ہوئے تو آپ ساری
امت پر سوائے شیعوں کے ناراض تھے یاد رکھو ہر چیز کا ایک عروہ (وسیلہ)
ہے۔ اور شیعہ دین کا عروہ وثقیٰ ہیں اور ہر چیز کا ایک امام ہوتا ہے اور تمام
زمینوں کی امام وہ زمین ہے جس میں شیعہ رہتے ہیں۔ یاد رکھو ہر چیز کا ایک
شرف ہے اور دین کا شرف شیعہ ہیں۔ خدا کی قسم اگر زمین میں تم میں سے کچھ
افراد نہ رہیں تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت گردش کرنے لگے اور جو
مخالف زمین پر رہتا ہے چاہے وہ کتنی عبادت کرے اور کوشش کرے
پس وہ اس آیت کی طرف منسوب ہے (کچھ نفوس) شروع کرنے والے عمل
کرنے والے اپنے آپ کو تھکا دینے والے ہیں۔ وہ گرم کی ہوئی آگ میں جلیں گے
خدا کی قسم جو مخالف بھی دعا کرتا ہے وہ تمھارے لیے ہے اور تم میں سے جو
ایک دعائے خیر کرتا ہے وہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک سو ہوگی اور
تم میں سے جو کسی چیز کا اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ایک سو
ہوگا، اور جو کوئی تم میں سے ایک نیک کام کرتا ہے اس کے کئی گنا ہونے کا
شمار ہی نہیں۔ خدا کی قسم تمھارا روزے دار جنت کے باغ میں چرتا ہے اور
اور خدا کی قسم تمھارا حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مخصوص بندوں میں سے
ہے اور تم سارے کے سارے اللہ کو پکارنے والے ہو اور تمھاری دعائیں اس
کے ہاں قبول ہیں نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم محزون ہو گے تم سب کے

Marfat.com

سب جنت میں رہیں گے۔ لہٰذا در حیات میں ایک دوسرے پر یاری کے لیے
رضا کی قسم خدا کے عرش کے زیادہ قریب ہمارے شیعہ ہیں گے۔ پس خوشخبری
ہے ہمارے شیعوں کے لیے خدا نے کتنے اچھے احسان کیے ہیں ہمارے
شیعوں پر خدا کی قسم حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے ہمارے شیعہ اپنی قبروں
سے اس حالت میں خارج ہوں گے کہ ان کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ ان کی
آنکھیں کھلی ہوں گی انھیں امان دی جائے گی۔ لوگ ڈر رہے ہوں گے۔
ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور لوگ محزون و مغموم ہوں گے اور ان پر
کوئی حزن و ملال نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم تم میں سے کوئی ایک نماز کی کوشش
نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ ملائکہ اسے چھو سے گھیرے ہوئے ہیں اور اس کی کامیابی کی دعا
کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے۔ یاد رکھو ہر چیز کا ایک
ظاہر ہے اور اولادِ آدمؑ کا جوہر حکم علم اور فہم ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ لفظ شیعہ
بطور ہے کہ شیعہ کا متبع ہے پیروکار ظاہر ہے جو علیؑ اور اولادِ علیؑ کا پیرو کار
اس کے لیے ان ہدایات کا حصول یقینی ہے۔ اور خداوند عالم نے حضرت
ہی کی طرف وحی کی کہ میرا قرب حاصل کرنے والے کسی چیز سے اتنا قرب حاصل
نہیں کر سکتے جتنا میری حرام کی ہوئی چیزوں سے ورع اختیار کر کے اور ان
سے دور رہ کر حاصل کر سکتے ہیں۔

ستائیسواں باب

سکوت اور خاموشی

امام رضاؑ نے فرمایا فقہ کی علامات میں سے حلم و حیا اور خاموشی ہے۔ خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور یہ محبت کو کمی سلامتی اور کرام الکاتبین کی راحت و آرام کا سبب ہے اور ہر بھلائی کا رہبر ہے اور امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مرد مسلمان اس وقت تک صحیح سالم ہے جب تک وہ خاموش ہے جب وہ گفتگو کرتا ہے تو اچھا یا برا لکھا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسی کی رہبری نہ کردوں کہ جس سے خدا تجھے جنت میں داخل کرے۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول تو آپ نے فرمایا جو خدا تجھے دے اسے لے لے۔ اگر ایسا نہ ہو تو فرمایا پھر مظلوم کی مدد کر اس نے کہا اگر اس پر مجھے قدرت نہ فرمایا تیر کو غنیمت سمجھ ورنہ خاموش رہ تو بچ جائے گا۔ ایک شخص نے امام سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کی حفاظت کر عزت حاصل کرے گا اور شیطان کے ہاتھ میں اپنی مہار نہ دے دے ورنہ ذلیل ہوگا۔ امیرؑ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ جان لے اے کہ زبان کاٹنے والا آلہ ہے اگر تو نے اسے چھوڑ دیا تو یہ تجھے کاٹ لے گی کتنے کلمات ہیں جنہوں نے نعمت کو چھین لیا اور مصیبت کو کھینچ لاتے ہیں پس

Marfat.com

زبان کو محفوظ کرے جس طرح سونے اور چاندی کی حفاظت کرتا ہے جو اپنی زبان کی باگ ڈور چھوڑ دے وہ اُسے ہر بُری چیز کی طرف لے جائے گی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں کو نتھنوں کے بل جہنم کی آگ میں زبانوں کی وہ باتیں گرائیں گی جو دوسروں کے متعلق کہی جائیں اور جو شخص دنیا و آخرت کی سلامتی چاہتا ہے وہ اپنی زبان کو شریعت کی لجام سے قید کرتا ہے پس اُسے نہیں چھوڑتا مگر ایسی چیزوں میں جو دنیا و آخرت میں اس کیلئے فائدہ مند ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خاموش رہا نجات پا گیا اور عقبہ بن عامر کہتا ہے میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کس چیز سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہ پر گریہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے پیٹ زبان اور شرم گاہ کے شر سے بچ گیا تو وہ ہر قسم کی بُرائی سے بچ جاتا ہے۔ فرمایا کسی شخص کا ایمان سیدھا نہیں ہوتا جب تک اس کا دل سیدھا نہ ہو۔ اور اس کا دل سیدھا نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہو۔ کیونکہ مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب گفتگو کرنے لگتا ہے تو اس پر تدبر کرتا ہے۔ اگر وہ اچھی بات ہوتی ہے تو اسے ظاہر کرتا ہے اور اگر بُری ہوتی ہے تو اُسے چھپائے رکھتا ہے اور منافق کا دل زبان کے پیچھے ہوتا ہے وہ ہر وہ بات کر دیتا ہے جو زبان پر آجائے اور پرواہ نہیں کرتا کونسی بات اس کے لیے مضر ہے اور کونسی مفید اور فرزند آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان کی بدولت ہیں۔ فرمایا جو اپنی زبان کو روک لے خدا اس کے عیوب کو چھپا دیتا ہے اور جس کا اپنے غصہ پر کنٹرول ہو وہ اس کے عذاب

Marfat.com

سے بچ جاتا ہے اور جو اللہ کے ہاں عذر پیش کرے وہ اُس کے عذر کو قبول کر لیتا ہے۔ ایک عرب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کی وجہ سے میں نجات حاصل کر لوں۔ فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو سیراب کرو اور اچھی چیز کا حکم کرو اور بُری چیز سے منع کرو۔ پس اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روک لو، کیونکہ اس سے شیطان پر غالب آجاؤ گے۔ فرمایا خدا ہر گفتگو کرنے والے کی زبان کے پاس ہے اللہ! انسان کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور اس کے علم میں ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے فرمایا جب کسی مومن کو خاموش اور باوقار پاؤ تو اس کے قریب جاؤ کیونکہ اس پر حکمت کا القاء ہوگا۔ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ نے فرمایا کہ عبادت کے دس اجزاء ہیں۔ ان میں سے نو خاموشی میں ہیں اور ایک جز لوگوں سے بھاگ جانے میں ہے۔ آل داؤدؑ کی حکمت میں ہے کہ کہنے والا اپنی مہار کو پہچانے اور اپنی زبان کی نگہبانی کرے اپنی حالت میں مگن رہے، اپنے زیادہ قابل وثوق بھائیوں سے وحشت محسوس کرے اور جو شخص موت کو زیادہ یاد کرے وہ تھوڑے پر راضی ہو جاتا ہے اور اکثر معاملات اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں اور جو اپنی گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کرے تو اس کی گفتگو کم ہو جائے گی۔ مگر کسی اچھی بات کے متعلق ہو اور جان لو کہ بہترین حالت یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو فضول چغلخوری اور بیہودہ باتوں سے محفوظ اور اپنی زبان کو ذکرِ خدا یا علم سیکھنے میں مشغول رکھو کیونکہ علم کا سیکھنا بھی ذکرِ خدا میں داخل ہے۔ چونکہ عمر و زندگی ایک عظیم تجارت گاہ ہے۔ اس کا ہر سانس اس

Marfat.com

کا ایک جز ہے۔ جب انسان ذکر کو چھوڑ دے اور اپنی زبان کو بیہودہ بات میں مشغول رکھے تو اس حال میں کوئی شخص موت کو دیکھ لے۔ پس اس کو اُٹھانے کا ارادہ کرے اور اس کے بدلے ڈھیلا اُٹھا لے۔ کیونکہ انسان جب ملک الموت کو دیکھ لے کہ وہ اس کی رُوح قبض کرنے آیا ہے۔ اب اگر اس سے تاخیر کی خواہش کرے کہ وہ اُسے ایک لحظہ یا ایک سانس یعنی مرنے سے موڑ دے تاکہ یہ اس لحظہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لے اور اس کے بدلے پوری دُنیا کی سلطنت پیش کرے تو یہ اس سے قبول نہیں ہوگا۔ اور کتنے مرتبہ انسان نے گھنٹہ گھنٹہ فضول و بے کار بلکہ کئی گھنٹے اور دن ضائع کئے ہیں اور یہ عظیم خسارہ ہے اور مومن وہ ہے جس کا بولنا ذکر جس کی خاموشی فکر اور جس کا دیکھنا عبرت ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ابوذرؓ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسے عمل کی تعلیم نہ دوں جو میزان عمل میں بھاری اور زبان پر ہلکا ہو۔ کہنے لگے بے شک اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا خاموشی اور خوش خلقی اور فضول باتوں کو ترک کرنا۔ روایت ہے کہ جناب لقمانؑ نے حضرت داؤدؑ کو دیکھا کہ وہ زرہ بنا رہے ہیں۔ پس چاہا کہ ان سے سوال کریں لیکن خاموش ہو گئے۔ جب داؤدؑ نے اسے پہنا تو سوال کے بغیر لقمانؑ کو زرہ کی حالت معلوم ہو گئی اور فرمایا کہ جس کی گفتگو زیادہ ہو گی اس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوئیں وہ بیہودہ باتیں زیادہ کرے گا اور جو زیادہ فضول باتیں کرے وہ جھوٹ زیادہ بولے گا اور جو زیادہ جھوٹ بولے اس کے گناہ زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہو تو جہنم اس کی زیادہ

Marfat.com

مستحق ہے اور خداوند عالم نے زبان کو چار دروازوں کے پیچھے رکھا ہے کیونکہ یہ زیادہ مضر ہے۔ دو پٹ دونوں ہونٹ ہیں اور دو پٹ دانت ہیں۔ ایک عالم نے کہا کہ انسان کے لیے ایک زبان پیدا ہوئی ہے اور دو کان اور دو آنکھیں تاکہ بات کرنے کی نسبت زیادہ سنے اور دیکھے اور روایت ہے کہ خاموشی حکمت اور انسان کی دولت و شرف ہے۔

اکیسواں باب

خوف خدا

روایت ہے کہ جناب امیرؑ کے سینے سے نماز میں خوف خدا سے اس قسم کی آواز نکلتی تھی جیسے دیگ کے کھولنے کی ہوتی ہے اور ہمارے سید و سردار نائب رسول خداؐ کی بھی یہی کیفیت تھی اور امیر المومنینؑ جب وجہ تسمیہ لم السموت والارض کہتے تو آپؑ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور رنگ خوف خدا سے زرد پڑ جاتا اور یہ باتیں آپؑ کے چہرے سے پہچانی جاتی تھیں اور آپؑ نے ہزار غلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے آزاد کئے اور آپؑ کھجور کے درخت لوٹتے انہیں چنتے اور ان کی قیمت سے غلام خرید کر کے انھیں آزاد کر دیتے تھے اور اس کے علاوہ بھی انھیں اتنا ساتھ دیتے تھے کہ جس سے وہ لوگوں سے بے پرواہ رہتے تھے آپؑ کے ایک غلام نے آپؑ کو خبر دی کہ آپؑ کے فلاں باغ میں ایک چشمہ

Marfat.com

پھوٹ بہا پڑا ہے اس سے اس طرح پانی نکلتا ہے جیسے اونٹ کی گردن۔ فرمایا
وارث کون ہے؟ عرض کی وارث کو خبر ہے۔ فرمایا وارث کون ہے؟ عرض کی میرا آقا
لے گواہ حاضر کئے انھیں گواہ بنا کر اسے راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ اس وقت
تک جب تک خدا زمین اور اہل زمین کا وارث ہو۔ اور فرمایا یہ بھی سنا ہے کیا ہے
کہ خداوند عالم میرے چہرے سے آگ کو دور کر دے اور معاویہ امام حسنؑ کو اس کے
دو لاکھ درہم واپس دیتا تھا۔ فرمایا میں اس چیز کو نہیں چاہتا جسے میرا باپ اللہ کی راہ
میں وقف کر چکا ہے۔ آپ کے سامنے جب کوئی کام ہوتا تھا تو آپ اسے
کرتے تھے جو اللہ کی اطاعت کے لحاظ سے زیادہ محفوظ ہوتا اور جب آپ سواری
شکر کرتے تو خوف خدا سے آپ پر خشیت طاری ہو جاتی اور جناب فاطمہؑ خوف
خدا سے حاملہ ہوئیں تو ان پر خشیت طاری ہو جاتی اور امام زین العابدینؑ کا چہرہ خوف خدا
سے متغیر ہو جاتا تھا۔ جناب لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹا خدا سے
اس طرح خوف رکھ کہ اگر تو قیامت کی نیکیاں لے کر جائے تب بھی تجھے ڈر ہو
کہ وہ تجھے عذاب کرے گا، اور اس سے اتنی امید رکھ کہ اگر تو قیامت کے
گناہ لے کر اس کے پاس جائے تو امید رکھے کہ وہ تجھے بخش دے گا۔ امام
زین العابدینؑ سے فرمایا۔ اے فرزند آدم تم جب تک اپنی خالی میں رہو گے جب
تک تمہارے دل میں یہ خواہش کہ اندر سے کوئی تجھ کو تجویز کرنے والا تجھ پر اعتراض
کرتا رہا اور جب تک تیرا شعار (اندرونی لباس) اور ہے اور تیرا
فشار (بیرونی لباس) فرزند آدم تجھ کو مرنے والا ہے اور تجھ سے حساب لیا
جائے گا۔ پس جواب تیار کر اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی۔

اے موسیٰ تنہائیوں میں مجھ سے ڈر میں تیرے عیوب کو چھپا دوں گا اور تجھے اپنی تنہائی اور خلوتوں میں یاد کر اور لذت سے خوش ہونے کے وقت بھی۔ تو میں تیری غفلتوں کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور اپنے غضب پر کنٹرول کر اس شخص سے جس کے معاملات کا میں نے تجھے مالک کیا ہے۔ تو میرا غضب اور غصہ تجھ سے روک دوں گا اور میرے پوشیدہ رازوں کو چھپا اور ظاہر بظاہر عبادت الٰہی تعالیٰ بہت۔ میری طرف سے اپنے باطن میرے دشمن کے لیے صاف کر دیا دنیا میرے تو دیک مردار کی طرح ہے۔ جب میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اس کی طرف سے تو اس سے گھبراتا ہے۔ اے شخص خبر جاتا ہے کہ بندے کیا کر رہے ہیں اور کدھر جا رہے ہیں۔ جیسی خدا نے ان کے جسے اعمال پر علم و جزا کی بری ہے۔ اپنے سابق علم کی بنا پر اللہ جل کی تو وہ شخص کرتا ہے جسے خوف کا خوف ہو۔ پس عذاب کی تاخیر تجھے دھوکا نہ دے۔ پھر آپ نے خدا کے اس ارشاد کی تلاوت کی کہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے قرار دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی اور فساد نہیں کرتے اور عاقبت متقیوں کے لیے ہے۔ پھر آپ رونے لگے اور فرمایا اس آیت سے امیدیں ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم نیک لوگ فائز و کامیاب ہوئے اور تیرے خسارہ میں رہے۔ کیا تجھے معلوم ہے ابرار و نیک کون ہیں وہ جو خدا کا خوف و تقویٰ رکھتے ہیں اور اعمال صالحہ کے ذریعہ خدا کے قریب ہوتے ہیں اور خلوت و جلوت میں خدا سے ڈرتے ہیں۔ خوف خدا کا علم نجات ہے اور اس سے بے خوف ہونے کی جہالت کافی ہے۔ اے شخص جو علم حاصل کرے اور عمل کرے

Marfat.com

وہ ملکوتِ اعلیٰ میں عظیم لکھا جائے گا اور لوگوں میں سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا وہ ہے جس میں زیادہ خوف و خشیۃ الٰہی ہو اور جو دنیا سے زیادہ پرہیز کرتا ہو۔ آپؑ سے ایک شخص نے کہا اے فرزندِ رسولؐ مجھے وصیت کیجئے۔ آپؑ نے فرمایا جہاں کہیں بھی اللہ سے ڈرنے تجھے وحشت محسوس نہیں ہوگی۔ صادقؑ نے فرمایا ایک دفعہ رسولِ خداؐ بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرئیلؑ مغموم و محزون نازل ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اے بھائی جبرئیلؑ میں تجھے دکھی اور محزون کیوں دیکھ رہا ہوں۔ عرض کرنے لگا میں ایسا کیوں نہ ہوں۔ حالانکہ میں نے جہنم کو پھونکنے والی چیزیں آج رکھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جہنم ہنا فیخ (پھونکنیاں) کیا ہیں۔ عرض کیا خدا نے جہنم کے روشن کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی۔ یہاں تک کہ وہ سُرخ ہو گئی۔ پھر ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی پس وہ سیاہ تاریک ہے جس کی تاریکیوں پر تاریکیاں ہیں۔ پس اگر اس کی بیڑیوں کا ایک حلقہ کہ جس کا طول ستر ہاتھ ہے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں۔ اور اگر زقوم اور ضریع (تھوہڑ) کا ایک قطرہ اگر اہلِ دنیا کے پانی میں گر جائے تو اس کی بدبو سے اہلِ زمین ہلاک ہو جائیں۔ پھر جنابِ رسولِ خداؐ اور جبرئیلؑ رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں کو اس سے محفوظ رکھا ہے کہ کوئی ایسا گناہ کرو جس سے جہنم کے مستحق ہو جاؤ لیکن اسی طرح رہو (یعنی محزون و مغموم) اور خوف و ڈر کے متعلق قرآن مجید میں بہت سے آیات ہیں۔ جیسا کہ خدا کا یہ ارشاد اور مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو

Marfat.com

فرمایا پس صرف مجھ سے ڈرو۔ اور ایک قوم کی مدح میں فرمایا وہ اپنے مالک سے ڈرتے ہیں جو ان پر غالب ہے۔ فرمایا اور جو قوم رب سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں فرمایا اور جو اپنے رب کے مقام و منزلت سے ڈرے اور نفس کو خواہش سے روکے تو جنت اس کی جائے پناہ ہے۔ فرمایا پس اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں اور خوف خدا علم کا ثمرہ ہے اور اس میں علم نہیں جس میں خوف نہیں اور خوف نفس کا چراغ ہے۔ نفس اپنی تاریکی میں اس سے ہدایت حاصل کرتا ہے۔ اس کا خوف خوف نہیں جو روتا ہے اور آنسو صاف کر دیتا ہے یہ تو جھوٹا خوف ہے۔ خائف تو وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس پر عذاب ہوگا۔ اگر انسان جہنم کی آگ سے ڈرے۔ جیسے وہ فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے تو اس سے مامون ہو جائے، اور مومن کا دل مطمئن نہیں رہتا اور اس کے خوف میں سکون نہیں آتا جب تک وہ جہنم کا پل اپنے پیچھے نہ چھوڑ جائے اور جنت کے دروازے کا رخ نہ کر لے اور آج کسی کے خوف کو سکون نہیں جب تک کل اس کا دل مامون نہ ہو اور اسی طرح خداوند عالم فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کرتا۔ جب وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا ہے تو آخرت میں میں اسے مامون کر دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مامون رہتے تو آخرت میں اسے ڈراؤں گا اور خوف کا معنی ہے ہر گھڑی عقاب کا انتظار رکھنا اور سوائے خراب دل کے خوف جدا نہیں ہوتا۔ خلوت و خلوت میں ہمیشہ خدا پر نگاہ رکھنا دل میں خوف کو ابھارتا ہے اور اس کی ایک علامت

ناامیدی کو کوتاہ کرنا۔ سختی سے عمل کرنا اور ورع و پرہیزگاری اختیار کرنا ہے۔
ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اس ارشاد کے متعلق پوچھا اور وہ لوگ جو کرتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں جب کہ ان کے دل دھڑکتے ہیں وہ اپنے رب کی طرف پلٹ جائیں گے۔ کیا اس سے مراد وہ شخص ہے جو زنا کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے درانحالیکہ وہ خائف ہوتا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے صدقہ دیتا ہے اور باوجود اس کے اُسے ڈر ہوتا ہے کہ شاید یہ قبول نہ ہو اور جب دل کے خوف کو سکون آجاتا ہے تو وہ شہوات کو جلا دیتا ہے اور دنیا کی رغبت کو دور کر دیتا ہے اور چہرہ پر حزن کے آثار پیدا کر دیتا ہے۔

اُنتیسواں باب

اللہ سے اُمید رکھنا

حضرت صادقؑ نے فرمایا تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب خدا سے کوئی چیز مانگے تو وہ اُسے دے دے تو وہ لوگوں سے اُمید ختم کر لے اور اپنی اُمید خدا سے وابستہ کر دے۔ جب خدا کو اس کا علم ہو جائے تو جو چیز بھی اُس سے مانگے گا وہ اُسے دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیلؑ کا کہنا ہے کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا اے میرے بندے جب تو مجھے پہچان لے اور میری

Marfat.com

عبادت کرے اور مجھ سے اُمید رکھے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ قرار دے
کچھ بھی تیرے گناہ ہیں میں اُنھیں معاف کر دوں گا، اور اگر زمین کی پوری
برابر گناہ اور خطائیں لے کر تو میرا سامنا کرے تو میں اتنی مغفرت اور عفو
کے ساتھ تیرا استقبال کروں گا۔ اور تجھے بخش دوں گا، اور مجھے کوئی پر
نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا خداوند عالم فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم کی
سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے
مجھے اپنی عزت، و جلال کی قسم میں اس شخص کو جو رات دن کے کسی لحظہ
مجھ پر ایمان لایا ہے اس کے ساتھ نہیں قرار دوں گا جو ایمان نہیں لایا
حقیقت، رجاء و اُمید ہے۔ اللہ کی رحمت میں اُمید کو کشادہ کرنا اور
سے حسن ظن رکھنا اور جان لو کہ اُمید رکھنے والے کی علامت یہ ہے
اطاعت کرنا۔ کیونکہ رجاء و اُمید کے تین مراتب ہیں۔ ایک شخص اچھا
کرتا ہے اور قبول ہونے کی اُمید رکھتا ہے اور ایک شخص بُرا کام کرتا
اور اس کی بخشش کی اُمید رکھتا ہے اور ایک شخص بہت جھوٹا اور مغر
ہے نافرمانیاں کرتا ہے اور اصرار و گناہوں کو معمولی سمجھنے کے باوجود
کی اُمید رکھتا ہے۔ ایک شخص نے حضرت صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا
آپؑ کے شیعوں کا ایک گروہ گناہ کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہم اُمیدوا
ہیں، فرمایا وہ جھوٹ بولتے ہیں وہ ہمارے شیعہ نہیں جو شخص کسی چیز
رکھتا ہے اس کے لیے عمل کرتا ہے۔ خدا کی قسم تم میں سے ہمارا کوئی شیعہ
مگر خدا سے ڈرے۔ فرمایا کچھ لوگ حضرت امیرؑ کے سامنے آئے اور کھڑے

Marfat.com

آپ پر سلام کیا اور عرض کیا ہم آپ کے شیعہ ہیں۔ اسے امیر المومنین فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تم میں سے شیعوں کی نشانیاں نہیں دیکھتا۔ انھوں نے عرض کیا شیعوں کی کیا نشانیاں ہیں۔ اسے امیر المومنین فرمایا رات کو سونے رہنے سے اُن کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ گریہ کر کر کے اُن کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ بھوکا رہ کر اُن کے شکم کمر سے لگ جاتے ہیں۔ دعا کرتے کرتے اُن کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں۔ عبادت خدا میں کھڑے رہ رہ کر اُن کی کمریں جھک گئی ہوں۔ ان پر خشوع و خضوع کرنے والوں کا خیار ہے یعنی خشوع سے اُن کے چہرے گرد آلود ہیں۔

ایک شخص سے نے عرض کیا یا رسول فرزند رسول میں گناہوں کا ارتکاب کرتا ہوں اور اس کے باوجود میں خضوع کی اُمید رکھتا ہوں۔ اُس سے فرمایا اے شخص خدا سے ڈر اور اس کی اطاعت میں عمل کر اور رسول اللہ اور امیر المومنین سب لوگوں سے زیادہ خدا سے حسن ظن رکھتے تھے اور اُس سے زیادہ اُمید رکھتے تھے۔ اور آنحضرت خدا سے بہت زیادہ ڈرتے تھے اور آپ میں زیادہ ہیبت و ڈر تھا۔ اور باقی لوگوں کی نسبت اور یہی حال تھا تمام انبیاء کا اور ان میں سے ہر ایک کے زمانہ میں ان سے زیادہ حسن ظن رکھنے والا اور شدت سے خوف خدا رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔ حضرت امیر المومنین نے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر تمہاری اطاعت میں ہو کہ تم میں شدت سے خوف خدا اور تمہیں اُس سے حسن ظن ہو تو اُن دونوں کو جمع کرو۔ کیونکہ بندے کو اپنے مالک سے اتنا حسن ظن ہوتا ہے جتنا اُسے اس کا خوف اور خوف

Marfat.com

رحمت ہے اور اللہ سے سب لوگوں سے زیادہ حسن ظن اس کو ہو سکتا
میں اس کا زیادہ خوف ہو۔ پس اپنی اُمیدوں اور آرزوؤں کو چھوڑو
جدوجہد کرو۔ اللہ اور اس کی مخلوق کے حق کو ادا کرو۔ اور جو اس کے
کو بہترین طریقہ سے ادا کرے وہ جہنم کی آگ سے بری ہے کسی کی
پر کوئی تحت اور غداد کسی نیند سے کے درمیان کوئی قرابت نہیں اور
نے جو آدمؑ کی ضرب المثل بیان کی ہے کہ اس نے دانہ کھایا کہ حکم عدول
تھی تو یہ تمہارے لیے عبرت اور موعظہ ہے۔ اور امیر المومنینؑ اپنی نصیحت
عرض کرتے تھے فرمایا ہے۔ وہ خدا جس نے آدمؑ کی غلطی کو عبرت قرار دیا
ان کی اولاد کے لیے اس سے مقصد یہ تھا کہ تمہارا باپ جو تمہاری ا
ہے کہ جس کو خدا نے چنا اور انبیاء کا باپ قرار دیا جب اس کو نا
کو اپنے اندر جنت سے زمین پر اتار دیا اور وہ اور تمہاری ماں حوا
کے درختوں کے پتے اپنے اوپر لپیٹ رہے تھے ایک دانہ کی وجہ
تو تمہاری کیا حالت ہوگی۔ جبکہ تم سارے کے سارے صلب سے ظہور
کھلیان کھا جاتے ہو یہ بہت ہی بڑا لمحہ اور جرم ہے۔ اللہ کے مقا
چاہیے کہ امید اور خوف مومن کے دل میں پرندے کے دو پروں کی طرح ہو
وہ برابر ہوتے ہیں تو وہ اڑ سکتا ہے اور جب ایک ہو اور دوسرا نہ ہو تو
ایک بھی ٹوٹ جاتا ہے اور وہ اور عمل میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اور
کو چاہیے کہ وہ خدا سے وسیع امید لگائے اور اپنے دل میں یہ بات پیدا
کہ وہ خدا کی عفو و رحمت اور کرم کو دیکھ رہا ہے جبکہ وہ اس کی بارگاہ

Marfat.com

ا جو کہ اس کے وہم و گمان میں نہ ہو اور اس میں شک نہیں۔ عظیم
پ کو مقصر اور کوتاہ سمجھتا ہے اور اسے اپنے عمل کے قبول ہونے
نہیں ہوتا اور اسے سوائے خدا پر حسن ظن رکھنے اور اس کی عفو کی امید
اس کے حلم و کرم اور اس کی طرف رغبت کرنے اور اس کے سامنے
زاری کرنے اور گڑگڑانے کے کسی چیز پر اعتماد نہیں ہوتا جس طرح
نے فرمایا خدایا میرے گناہ تجھے تجھ سے ڈراتے ہیں اور تیرا جود و سخا
طرف سے خوش خبری دیتا ہے پس مجھے خوف کی وجہ سے گناہوں
لے اور اپنے جود و کرم سے عفو تک پہنچا دے تاکہ کل میں فیاضیت
کرم کا آزاد کردہ ہو جاؤں جیسا کہ دنیا میں تیری نعمتوں کا پروردہ
ل کے دل جو نجات کا پروانہ تجھے عطا فرمائے گا وہ اس امید وار جا
نہیں جو تو نے مجھے بخشی ہے اور تیری ڈیوڑھی پر کب کوئی امید
ا ہے یا کب کبھی تیرے دروازے سے کوئی سائل واپس لوٹا ہے
ا ایسا کوئی پکارنے والا نہیں کہ جس کی دعا کو تو نے قبول نہ کیا ہو کیونکہ
ا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں اور تو دعا خلائق
پس محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری دعا کو قبول کر لے اور
سے میری امید کو قطع نہ کر اے رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم
لے۔ روایت ہے کہ اس آیت کے نزول کا سبب کہ میرے بندوں
ے دے کہ میں غفور الرحیم ہوں یہ ہے کہ رسول اللہ کچھ لوگوں کے قریب
ے جو ہنس رہے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم لوگ ہنس رہے ہو۔ اگر

Marfat.com

تمہیں وہ کچھ معلوم ہو جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنسو کم اور گریہ زیادہ کرو۔ پھر
جبرئیل نازل ہوا۔ اور کہا اے محمد صلعم تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے
کہ میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں غفور الرحیم ہوں۔ اور میرا عذاب دردناک
عذاب ہے۔ امام صلعم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا
خداوند عالم تعجب کرتا ہے بندے کے خدا کی رحمت سے مایوس ہونے اور
اس کی عفو و بخشش سے ناامید ہونے پر باوجود اس کی رحمت کی عظمت و سعت
کے مروی ہے کہ امام زین العابدین نے زہری نامی شخص کے قریب سے گزرے
وہ مخبوط الحواسی کے عالم میں ہنس رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اسے کیا ہو گیا
لوگوں نے بتایا اس نے کسی کو قتل کر دیا ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اس کا خدا کی
رحمت سے مایوس ہونا قتل کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ انسان کو چاہیے
کہ وہ اللہ سے حسن ظن کرنے پر اعتماد کرے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا وسیلہ ہے
خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے حسن ظن کے پاس ہوں۔ ایک شخص
نے خواب میں اپنے ایک ساتھی کو بہترین حالت میں دیکھا تو کہنے لگا یہ مرتبہ
تو نے کس طرح حاصل کیا ہے اس نے جواب دیا اپنے رب سے اپنے حسن ظن
کی وجہ سے اور کوئی شخص خیر دنیا و آخرت اللہ سے حسن ظن اور اچھا گمان
کیے بغیر نہیں حاصل کر سکتا۔ امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ اللہ پر بھروسہ رکھو
اور اس سے اچھا گمان رکھنا ایسا قلعہ ہے کہ جس کی حفاظت میں ہر مومن
رہتا ہے۔ اور اللہ پر توکل کرنا ہر برائی سے نجات کا سبب اور ہر دشمن سے
محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔ صادقؑ نے فرمایا کہ کسی مومن کو خیر دنیا اور آخرت

ئی۔ مگر یہ اللہ سے اچھا گمان رکھتے اس سے اُمید وار رہنے اچھا خلق
اور لوگوں کی عزت و اکرام سے رکنے کے ساتھ۔ کیونکہ خداوند عالم کسی
کو توبہ اور استغفار کے بعد عذاب نہیں کرتا۔ مگر خدا سے بدگمانی کرنے
سے اُمیدیں کوتاہی کرنے بدخلق ہونے اور مومنین کی غیبت کرنے سے
بندہ اپنے مالک سے اچھا گمان نہیں رکھتا۔ مگر یہ کہ خدا اس کے
ن کے پاس ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کریم ہے اُسے شرم آتی ہے کہ وہ
کے اچھے گمان اور اس کی امید کے خلاف کرے لہٰذا اللہ سے اچھا
ہو، اور اس چیز میں رغبت کرو جو اللہ کے پاس ہے۔ کیونکہ خدا اُن
ن کہتا ہے جو لوگ اللہ سے بدگمانی رکھتے ہیں کہ اُن کے گمراہی کا
ہے۔ ان پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور اُن کے لیے اس
م تیار کر رکھی ہے اور وہ بُری بازگشت ہے۔ ایک شخص نے اپنے
رخواب میں دیکھا تو کہا خدا نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے تو وہ
میرے حسن ظن کی بنا پر مجھے بخش دیا ہے اور میرے گناہ معاف کر دیئے
ایت ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے کے اچھے گمان کے پاس
پس اسے میرے متعلق صرف حسن ظن ہی رکھنا چاہیئے۔ ایک شخص اکثر
خدا سے عصمت و بچاؤ کی دعا کیا کرتا تھا۔ تو اُس نے خواب میں دیکھا
ب کہ سب مجھ سے عصمت و گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتے ہو۔
یں تم سب کو محفوظ کر لوں تو میری عفو اور میری رحمت کس کے شاملِ حال ہوگی
ندِ عالم نے جنابِ داؤدؑ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں سے کہہ دے

Marfat.com

میں نے تمہیں اِس لیے پیدا نہیں کیا کہ تم سے نفع اُٹھاؤں بلکہ اس لیے کہ تم
مجھ سے نفع حاصل کرو خدائے عظیم نے سچ فرمایا ہے اور اس کی دلیل یہ
کہ اُس نے ایک نیکی دس نیکیوں کے مقابلہ میں قرار دی ہے اور جسے چاہے
ہے مزید ساتھ سو گنا زیادہ دیتا ہے۔ اس ارشاد کے مطابق ان لوگوں
مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے جیسی ہے جس
سے سات سنبل نکلتے ہیں ہر سنبل میں سو دانہ ہے اور بُرائی کے بدلے
ہی بُرائی ہے۔ اور نیکی کی تیاری کرنا ایک نیکی ہے چاہے اُسے نہ بھی کر
اور گناہ کی تیاری میں کچھ نہیں جب تک بُرائی کا ارتکاب نہ کرے اور
گناہ سے توبہ کرنے کو ایک نیکی قرار دیا ہے اور خدائے تعالیٰ توبہ کرنے
کو دوست رکھتا ہے۔ پس یہ بات دلیل ہے اس کی کہ خدا نے ہمیں ا
لیے پیدا کیا ہے تاکہ اپنے معاملہ میں ہمیں نفع دے اور امام حسن عسکریؑ
روایت ہے کہ ابوالخلف نے کھجور کا ایک درخت صدقہ میں دیا۔ پھر خدا
اسے ہر خرمے کے دانے کے بدلے ایک بستی عنایت کی اور اُس درخت
تین ہزار ساٹھ دانے خرمے کے تھے۔ پس خدا نے اُسے تین ہزار ساٹھ بستیا
دیں اور ایک روایت ہے کہ ایک عورت جناب داؤدؑ کے زمانہ میں ا
گھر سے نکلی اور اس کے پاس تین روٹیاں اور تین رطل گوشت تھے پس اُس
ایک فقیر نے سوال کیا تو اس نے وہ تینوں روٹیاں اُسے دے دیں اور
لگی کہ جو پیسیں کر خود کھا لوں گی اور وہ اس نے کسی چیز میں باندھ کر اپنے
رکھے ہوئے تھے اچانک سخت ہوا چلی اور وہ اُس کے چوکھٹے گئی تو اُس

Marfat.com

کو اُس سے وحشت محسوس ہوئی اور اس کا دل تنگ ہوا، وہ جناب داؤدؑ کی خدمت میں آئی اور اُن سے شکایت کی تو انھوں نے اس سے کہا کہ میرے بیٹے سلیمانؑ کے پاس جاؤ اور اُن کے سامنے یہ واقعہ بیان کرو۔ وہ عورت جناب سلیمانؑ کے پاس گئی تو انھوں نے اُسے ہزار درہم دیئے۔ وہ جناب داؤدؑ کے پاس واپس آئی اور انھیں بتایا، تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ انھیں واپس کر دو، اور کہو کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ مجھے تا قیامت یہ ہوا نے میرے جو کیوں لیے ہیں سلیمانؑ نے ادا کیے خاتون ہم نے تجھے ہزار درہم دیتے ہیں وہ کہنے لگی میں کوئی چیز نہیں لیتی۔ سلیمانؑ نے ایک ہزار درہم اور دیئے۔ وہ حضرت داؤدؑ کے پاس لوٹ کے آئی اور انھیں بتایا تو آپؑ نے فرمایا یہ انھیں واپس کر دو اور کہو میں کچھ نہیں لیتی۔ بلکہ خدا سے سوال کرو کہ وہ آپؑ کے سامنے اُس فرشتہ کو حاضر کرے جو ہوا پر مامور ہے کہ اُس نے میرے جو کیوں لیے ہیں۔ کیا خدا کی اجازت سے لیا ہے یا بغیر اجازت کے۔ اب حضرت سلیمانؑ نے اللہ سے سوال کیا تو خدا نے اس فرشتے کو حاضر کر دیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اس سے اُس کے جو کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگا ہم نے اللہ کے حکم سے لیے ہیں۔ کیونکہ ایک تاجر کے پاس بہت سی کشتیاں تھیں اور اس کا زادِ راہ ختم ہو گیا تھا۔ اس نے نذر کی کہ اگر اس نے کسی کے زادِ راہ سے کھانا کھایا تو اس کو کشتیوں کے مال کا چوتھا حصہ دے گا تو ہم نے اس کو جو دیئے اس نے وہ کھائے ہیں اور اس پر نذر کا پورا کرنا واجب ہو گیا ہے۔ پس جناب سلیمانؑ نے اس تاجر کو بلایا اور اُس سے سوال کیا تو اُس

Marfat.com

نے اس بات کا اقرار کر لیا اور کہنے لگا جو والی عورت کو دیا تھا۔ پھر وہ تاجر اس عورت سے کہنے لگا تجھے کشتیوں کا تیسرا حصہ ملے گا اور وہ تیرا حق تھا لاکھ سونا تجھ کو دیتا ہوں اور وہ مال اس نے اس عورت کو دے دیا۔ تو حضرت داؤدؑ نے فرمایا۔ اے بیٹا جو نفع والا معاملہ کرنا چاہتا ہے وہ اس کریم آقا کے ساتھ کرے اور اسی لیے حدیث میں آیا ہے۔ جب تم تنگ دست ہو جاؤ تو صدقہ کے ساتھ اللہ سے تجارت کرو۔ پس معتبر وہ ہے وہ خدا جس سے معاملہ اور تجارت کرنا نفع مند اور مفید ہے۔

تیسواں باب ۳۰

خدا سے شرم و حیا کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان کا جزو ہے۔ ایک دن آپ نے صحابہ سے فرمایا اللہ سے حیا کرو جو حق ہے حیا کرنے کا۔ کہنے لگے کیا کریں اے اللہ کے رسولؐ تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم کو کرنا چاہتے ہو تو حفاظت کرو سر کی اور جس کو سر نے جمع کر رکھا ہے اور شکم کی اور جسے اس نے گھیر رکھا ہے اور اللسان یاد کرے موت کو اور طویل مصیبت کو اور جو آخرت چاہتا ہے وہ زندگانی کی عیش کی زینت کو ترک کر دیتا ہے جو ایسا کرے تو اس نے خدا سے شرم و حیا کیا جو حق ہے شرم و حیا کا۔ روایت ہے کہ جبرئیلؑ حضرت آدمؑ

ہ نازل ہوئے - حیا عقل اور ایمان کو لے کر اور کہنے لگے خداوند عالم آپ سے
لتا ہے کہ ان میں سے ایک کو چن لیجئے تو آپ نے عقل کا انتخاب کیا تو
بریل نے ایمان اور حیا سے کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ - وہ کہنے لگے ہمیں حکم
ہے کہ ہم عقل سے جدا نہ ہوں - آپ نے فرمایا حیا ایمان کا جزو ہے پس
جس میں حیا نہیں تو اس میں نہ کوئی خیر ہے اور نہ ایمان - مروی ہے کہ
راہ خدا عالم فرماتا ہے کہ میرے بندے جب تو مجھ سے شرم و حیا کرے تو
ں فرشتوں کو تیرے عیوب اور زمین کے ٹکڑوں کو تیرا گناہ و ذنوب بھلا دوں گا
ر گناہ تیرے خیال سے تیری بخشش میں محو کر دوں گا اور قیامت کے دن تیرے
حساب و کتاب کی جانچ پڑتال نہیں کروں گا - اور روایت ہے خدا فرماتا
ہے میرے بندے جب تو مجھ سے حیا کرے اور مجھ سے ڈرے تو میں
تجھے بخش دوں گا - روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو دیکھا کہ وہ
مجد کے دروازے پر نماز پڑھ رہا ہے تو وہ کہنے لگا مجھ کو کے اندر کیوں
میں پڑھتا - کہنے لگا مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس کے گھر میں داخل ہو کر
کر میں گناہ کر چکا ہوں اور بے شرم و حیا کرنے والے کی ایک علامت یہ ہے
کہ وہ اس کام پر نہیں دیکھا جائے گا جس سے اسے شرم آتی ہے - روایت
ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے وحی کی کہ تم بنی اسرائیل کو خبر دار کر دو
کہ مجھ سے شرم کریں اور دوسرے لوگوں کو وعظ کریں - اور بے شرم لوگوں کی چار
علامتیں ہیں - کم شرمی، آنکھ کا خشک ہونا دنیا کی طرف رغبت کرنا، لمبی
امید رکھنا اور دل کا سخت ہونا اور خداوند عالم کا اپنی کسی کتاب میں ارشاد ہے

Marfat.com

میرا بندہ مجھ سے انصاف نہیں کرتا۔ وہ مجھے پکارتا ہے تو مجھے حیا آتا ہے
میں اُس کو پکارتا ہوں اور وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور مجھ سے شرم نہیں کرتا
اور حیا کی انتہا ہے۔ دل یہ جان کر گھل جائے کہ خدا مجھ پر مطلع ہے۔ اور
طویل نگاہ رکھنا اس کی طرف کہ جس کی نظر سے ظاہر و باطن غائب نہیں
جب گناہ کرتے وقت بندے کا اعتقاد ہو کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے تو وہ کفر
اور خدا کی قدرت سے جاہل ہے اور اگر یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ اُسے نہیں دیکھ
رہا تو وہ کافر ہے۔

اکتیسواں باب

حزن و ملال اور اُس کی فضیلت

ارشادِ قدرت ہے کہ اس کی آنکھیں حزن کی وجہ سے سفید ہو گئیں۔ پس
وہ اپنے غصہ کو پی جاتے والا تھا۔ جناب یعقوبؑ کا حزن خدا کی عبادت کا
نہ جزع فزع روایت ہے کہ نبی کریمؐ دائم الفکر تھے اور ہمیشہ محزون رہتے تھے
اور یہ نیک لوگوں کی صفت ہے اور خداوند عالم ہر حزین دل کو دوست رکھتا
ہے اور جب خدا کسی دل کو دوست رکھتا ہے تو اس میں حزن کا ایک گوشہ
نصب کر دیتا ہے اور حزن نہیں ٹھہرتا مگر قلبِ سلیم میں اور جس دل میں حزن نہ
وہ خراب و فاسد ہے۔ اگر کوئی محزون مخصوص کسی گروہ میں رہتا ہے تو خدا اس

اُس گروہ پر رحم کرتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے اس میں تعجب نہیں
کہ انسان کس طرح محزون رہتا ہے بلکہ تعجب ہے کہ انسان ایک لحظہ حزن
کے بغیر کیسے رہتا ہے اور اس طرح کیسے نہ ہو حالانکہ وہ صبح شام کرتا ہے
سفر بعید کے پروں پر سوار ہے اس کی پہلی منزل موت اس کے وارد ہونے
کی جگہ قبر اور اس کے صادر ہونے کی جگہ قیامت اور اس کا موقف خدا کے
سامنے ہے۔ اس کے اعضاء اُس کے گواہ اور اس کے جوارح اس کا لشکر
ہیں اور اس کے خبائث اس کے جاسوس ہیں اس کی خلوتیں اس کا ظاہر ہیں
صبح و شام کرتا ہے درمیان ایسی نعمت کے جس کے زوال کا خوف ہے
اور ایسی موت کے جس کے آنے کا خوف ہے اور ایسی مصیبت کے جس
کے وارد ہونے کا ڈر ہے۔ اس کی اجل پوشیدہ ہے۔ بیماریاں چھپی ہوئی ہیں
عمل محفوظ ہے۔ اپنے شکم کا پجاڑا ہوا ہے۔ اپنی شہوت کا بندہ ہے اپنی
بیوی کا نوکر ہے اپنے تمام حالات میں سختی و تکان میں ہے یہاں تک کہ
اوقاتِ لذت میں بہت سے دشمنوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کا نفس شیطان
اور اہل و عیال جو اپنی روزی کا اس سے مطالبہ کرتے ہیں۔ حاسد اس پر حسد
کرتا ہے۔ پڑوسی اُسے اذیت دیتا ہے اور رشتہ دار اس سے قطع تعلقی کرتے
ہیں۔ برا ساتھی اس کی موت کا خواہاں ہے، موت اس کی طرف منہ کھولے
ہوئے ہے اور بیماریاں اس پر برس رہی ہیں اور ان سب باتوں کو امیر المومنین
نے اپنے اس قول میں جمع کر دیا ہے۔ زمانہ کی آنکھ کا روہ پیروں کے ساتھ جھپکتی
ہے اور لوگ اسکی پلکوں کے درمیان ہیں۔ خدا کی قسم دنیا اس کی نعمتوں اور

لذتوں کو موت نے رسوا کر دیا ہے کسی عقلمند کے لیے خوشی کا کوئی مقام نہیں
چھوڑا اور مومن کے حق کے لیے کھڑے ہو جانے سے کوئی دوست اور رشتہ دا
باقی نہیں رہنے دیا اور جو خدا کی رضا اور اس کی محبت چاہتا ہے وہ سالم
نہیں رہ سکتا۔ جب تک لوگوں سے علیحدہ نہ ہو جائے اللہ اُن سے علیحدگی
اور دوری اختیار نہ کرے جس طرح خداوند عالم فرماتا اور اس سے بھاگو اللہ
کی طرف لیے شک میں تمہیں واضح طور پر ڈراتا ہوں۔ خدا کی طرف سے بھاگنے
سے اس کی مراد گناہوں سے پناہ لینا اور لوگوں سے کٹ جانا اور تمام حالتوں
میں اللہ پر بھروسہ کرنا ہے اور جو لوگوں کے قریب رہے انھیں نہیں پہچان
سکتا اور لوگوں سے وحشت کرنا ان کی معرفت کی دلیل ہے۔ ایک حکیم نے
دوسرے دانا کو وصیت کرتے ہوئے اس سے کہا اس کی معرفت حاصل کرو کہ
جس کو تو نہیں جانتا۔ اس نے کہا بھائی میں مزید تجھے کہتا ہوں کہ جسے جانتا
ہے اس کا بھی انکار کر کیونکہ جو انسان کو نہ جانتا ہو وہ اُسے تکلیف نہیں دیتا
اور دو اشخاص کے درمیان تعارف کئی وجوہ سے ایک عظیم خطرہ ہے ایک
تو یہ کہ ان کے درمیان ایک حق پیدا ہو جاتا ہے ہر ایک کو دوسرے کا لحاظ
کرنا پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ مواسات کرنا اس کی مدد کرنا۔ بیماری میں اس
کی عیادت کرنا اس کی عدم موجودگی کے وقت اس کی نگہبانی کرنا اس کی غیبت
کی تردید کرنے اور اس کے اہل و عیال میں اس کی جانشینی کرنا۔ بہترین اخلاق
کرنے اور بہترین خلق کے ساتھ اور اس کی مصلحت کی اُسے نصیحت کرتا ہے
اور اس کے تمام حالات میں اس کے لیے وہی کچھ چاہتا ہے جو کچھ اپنی ذات کے

Marfat.com

لیے چاہتا ہے اور یہ کام انتہائی بوجھل جسیم و عظیم ہے اس پر کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر وہ جس کی خدا اپنی عصمت کے ساتھ تائید کرے۔ خدا کی قسم اگر عقلمند و سمجھدار ہو تو کوئی عقلمند اس زندگی سے کنارہ نہ اٹھائے اور نہ فرش بچھائے اور نہ اپنے لیے کوئی کھانا بچا کے اور نہ کوئی پیسہ اکٹھا کیے رکھے اور ہمیشہ وہ غیر مطمئن، مضطرب اور تڑپتا رہے مثل اس شخص کے جو قید ہو ایسے شخص کے ہاتھ میں جو اسے ذبح کرنا چاہتا ہو اور اس طرح ہمارا ستایا دنیا میں ملک الموت کے ساتھ ہے۔ ہم مثل بھیڑ کے ہیں اور ملک الموت قصاب ہے میمنت کا شعر ہے۔ موت کو تم خوشی میں نہ بھلاؤ، نہ یہ بھیڑیا ہے اور عزرائیل قصاب ہے اور عجائبات دنیا میں سے ایک یہ ہے۔ کہ انسان اس شخص پر خاک ڈالتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ عنقریب اسی پر بھی خاک ڈالی جائے گی جس طرح اس نے دوسرے پر مٹی ڈالی ہے اور وہ اس کو بھول جاتا ہے اور اس سے زیادہ عجیب یہ بات ہے کہ وہ ہنستا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور روایت ہے کہ اس خزانہ میں جس کو خدا نے وہ لڑکوں کے لیے محفوظ رکھا تھا لکھا ہوا تھا کہ مجھے تعجب ہے اس سے جسے موت کا یقین ہے۔ وہ کس طرح خوش ہوتا ہے اور ہنستا ہے اور مجھے تعجب ہے اس پر جسے حساب کا یقین ہے وہ کس طرح گناہ کرتا ہے اور تعجب ہے اس پر جسے قدر و قضا کا یقین ہے کس طرح وہ مغرور ہوتا ہے اور تعجب ہے اس سے جو دنیا اور اس کے اپنے رہنے والوں کے ساتھ الٹ پھیر کو جانتا ہے وہ کس طرح اس پر مطمئن

Marfat.com

ہوتا ہے اور لوگوں میں سے زیادہ عقلمند اور زیادہ صاحب فضل وہ شخص ہے جو اپنے کام کرنے کے باوجود خوفناک ہو اور زیادہ سے زیادہ موت اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کا ذکر کرتا ہے جو ہمارے مصنف کتاب کہتا ہے۔ جوانی کے زمانہ میں جب وہ دعا پڑھتا تھا جو نماز تہجد سے پہلے ہے اور یہ ان الفاظ تک پہنچتا خدایا ذکر موت اور مطلع کی ہولناکی اور تیرے سامنے کھڑا ہونے کی یاد سے میرا کھانا اور پینا میرے گلے میں پھنس جاتا ہے اور میری نیند کو روک دیتا ہے تو میں تمر مفلوج ہو جاتا ہوں۔ جبکہ یہ چیزیں مجھ میں ناپید تھیں تو اس کی ایک وجہ یہ نکالی جو دل سے جھوٹ نکال دے۔ پس میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا تھا کہ عنقریب یہ چیزیں مجھے دستیاب ہو جائیں گی۔ جب میری عمر زیادہ ہو گئی اور قوت جاتی رہی تو یہ چیز پیدا ہوا۔ اور وحشت و غربت کے گھر کی طرف جلدی منتقل ہونے کی انتظار لاحق ہوئی تو اب یہ چیز میرے دل سے جدا نہیں ہوتی۔ اب مجھے جب شام ہوتی ہے تو میں اپنا وقات امید کرتا ہوں کہ صبح نہ ہو اور جب صبح کرتا ہوں تو شام نہ ہونے کی آرزو کرتا ہوں اور جب ایک قدم بڑھاتا ہوں تو دوسرا قدم نہیں اٹھانا چاہتا اور اپنے منہ میں لقمہ نہیں چاہتا کہ جسے خوش گواری سے نگل سکوں۔ اب میں کہتا ہوں کہ خدایا جب میں موت اور طلوع قیامت کی ہولناکی اور تیرے سامنے کھڑے ہونے کو جب یاد کرتا ہوں تو میرا کھانا پینا گلے میں پھنس جاتا ہے اور میرا اعضاء ہلکا ہو جاتا ہے اور مجھے بستر پر تڑپا دیتا ہے اور میری نیند کو روک دیتا ہے۔

Marfat.com

اور میری بیداری کو ناخوشگوار کر دیتا ہے اور میری دل راحت کو مجھ سے چھین لیتا ہے۔ خدایا! اے میرے آقا و مولا تیرے خوف نے مجھے طویل حزن و ملال اور جسم میں کمزوری پیدا کی ہے اور عظیم ہم و غم اور دائمی دکھ درد مجھ پر طاری کر دیا ہے اور مجھے آل و اولاد اور مال و عطیوں سے مشغول کر دیا ہے اور مجھے مسکین و غریب و تنہا چھوڑ دیا ہے اور میں اگرچہ گھر والوں اور اولاد کے درمیان ہوتا ہوں یہ میں محسوس نہیں کرتا اس آنسو کو جو میرے پپوٹوں سے نکلتے ہیں اور وہ آواز جو میرے سینے اور پسلیوں کے درمیان سے پیدا ہوتی ہے اے میرے آقا میرے حزن و ملال کو اپنی عفو کی ٹھنڈک سے سیراب کر دے اور میرے ہم و غم کو اپنی وسیع رحمت اور مغفرت سے دور کر دے کیونکہ میں تیرے خوف کے بغیر تجھ سے کامیاب نہیں اور میں تیرے سامنے ذلیل ہونے کے بغیر اعانت نہیں طلب کرتا اور کامیاب نہیں ہوں گا۔ تجھ پر وثوق اور توکل کئے بغیر آئے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور بہترین بخشنے والے۔

بتیسواں باب ۳۲

خدا کے سامنے خشوع اور اظہار ذلت کرنا

ارشاد قدرت ہے تحقیق فلاح پا گئے وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ پھر سورۂ مومن کی پوری آیت میں اُن کی خود تفسیر کی ہے ہم کہتے

پس کہ خشوع کا معنی ہے والی خوف جو دل سے جدا نہ ہو اور وہ بھی اللہ
کے سامنے سکنے کا پورے طور پر تم ڈرتے ہوئے دل کے ساتھ قیام کر
ہے۔ اور روایت ہے کہ جس کا دل خاشع ہو شیطان اس کے قریب نہیں آتا
اور خشوع کی ایک علامت ہے آنکھوں کا نیچا رکھنا اور علائق دنیا کا قطع
کرنا اور خشوع کرنے والے کی شہوت کی آگ بجھ جاتی ہے اور اس میں امید
کا دھواں ساکن ہو جاتا ہے۔ اور عظمت خدا کا نور اس کے دل میں روشن ہو
جاتا ہے پس اس کی آمید مر جاتی ہے اور وہ اپنی موت کی طرف متوجہ ہوتا
ہے۔ اور اس وقت اس کے اعضاء و جوارح خشوع کرتے ہیں اور آنسو
بہتے ہیں اور اس کی حسرت زیادہ ہوتی ہے اور بدن و دل کو خدائے علام الغیوب
کا مطیع و فرمانبردار بھی کر دیتا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے اور خدائے رحمن
کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری کے ساتھ چلتے ہیں اور ان سے جاہل
خطاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلامتی ہو یعنی انکساری اور خشوع کرتے ہیں
اور روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی داڑھی
سے کھیل رہا ہے فرمایا اگر دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء و جوارح بھی
خشوع کرتے۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ خشوع افعال قلوب میں سے
ہے کہ جس کے آثار اعضاء و جوارح پر ظاہر ہوتے ہیں اور وہ بھی دلوں کا عظمت
خدا کے ظاہر ہونے کے وقت مرجھا جاتا ہے اور وہ ہیبت الٰہی کا مقدمہ ہے
اور انسان کو چاہیئے کہ وہ اتنا خشوع ظاہر کرے جتنا اس کے دل میں ہے
اور خشوع یہ ہے کہ خاک پر سجدہ کرنے کے خدا کے سامنے اظہار ذلت کرے اور

Marfat.com

صادقؒ تربتِ امام حسینؓ پر ہی سجدہ کرتے تھے۔ خدا کے سامنے ذلت و انکساری اور عاجزی کے لیے اور آنحضرتؐ اپنے کپڑے کو پیوند لگاتے تھے اور اپنے جوتے کو گانٹھتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ دوہتے تھے اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور زمین پر بیٹھتے اور گدھے پر سوار ہوتے اور پیچھے بھی کسی کو بٹھا لیتے تھے اور اپنا ہاتھ کسی کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے۔ جب تک وہ خود ہاتھ الگ نہیں کرتا تھا اور آپؐ کو شرم و حیا اس سے مانع نہیں ہوتا تھا کہ وہ ضرورت کی چیزیں بازار سے گھر والوں کے لیے لے جائیں اور غنی و فقیر سے مصافحہ کرتے تھے اور جس چیز کی انھیں دعوت دی جاتی اس کو حقیر نہیں سمجھتے تھے چاہے ردی کھجوریں کیوں نہ ہوں۔ آپؐ کا خُلق شریف، طبع لطیف، جمیل المعاشرت۔ کشادہ رو، ہشاش بشاش۔ بغیر ہنسنے کے محزون، بغیر ترش روئی کے متواضع منکسر مزاج، بغیر ذلت کے جواد اور سخی بغیر اسراف کے نرم دل اور رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان کے لیے کبھی کھانے سے سیری کی وجہ سے آپؐ کے حلق میں کوئی چیز نہیں پھنسی تھی اور حرص و طمع کی طرف اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے اور انسان کی مدح کے لیے خدا کا یہ قول کافی ہے کہ تم خُلقِ عظیم پر فائز ہو اور خداوندِ عالم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ میں نے تم سے کیوں مناجات کی اور تمھیں اپنی مخلوق کی طرف کیوں مبعوث کیا کہنے لگے معلوم نہیں میرے پروردگار۔ فرمایا چونکہ میں نے اپنے بندوں کی الٹ پلٹ کو دیکھا اور ان کا امتحان کیا تو میں نے اپنے لیے تیرے دل سے زیادہ مطیع و ذلیل کسی کو نہیں پایا۔ لہٰذا میں نے چاہا کہ اپنی مخلوق میں سے

Marfat.com

تمھیں بلند کردیں کیونکہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے قریب ہوں اور عقلمند کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو کسی سے افضل نہ سمجھے اور عزت تواضع اور تقویٰ میں ہے اور جو عزت تکبر میں تلاش کرے وہ اسے نہیں پا سکتا اور روایت ہے کہ دو فرشتے بندے پر موکل ہیں وہ اُسے بلند کرتے ہیں اگر وہ تواضع کرے اور اُسے پست کرتے ہیں اگر وہ تکبر کرے اور شرف تواضع میں اور عزت تقویٰ میں اور غنی قناعت میں ہے اور سب سے زیادہ اچھی تواضع ہے بادشاہوں اور اغنیاء کے لیے ہے اور سب سے زیادہ قبیح ہے فقراء کا تکبر کرنا اور خداوند عالم نے اپنے نبی محمدؐ کو لوگوں سے عفو و درگزر کرنے کا اور ان کے لیے استغفار کرنے اور تواضع کرنے کا حکم دیا ہے اپنے اس ارشاد کے ذریعہ اور اگر تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو لوگ تجھ سے چھٹ جاتے پس انھیں معاف کردیا کرو۔ اور ان کے لیے استغفار کرو، اور خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کی کہ میری مخلوق کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور اُن سے اچھا برتاؤ کرو اور مجھے ان کا محبوب بناؤ کیونکہ وہ اسی سے محبت کرتے ہیں جو اُن پر احسان کرے۔

Marfat.com

تئیسواں ۲۳ باب

غیبت اور چغلخوری کی مذمت اور غصہ پی جانے کی اچھائی اور غیبت وغیرہ کا عقاب

ارشادِ قدرت ہے کہ تم میں سے کوئی دوسروں کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی دوست رکھتا ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اُسے بُرا سمجھتے ہو معلوم ہوا کہ قدرت نے غیبت سے روکنے میں مبالغہ کیا ہے اور اُسے انسانوں کے حرام گوشت مُردہ کی طرح قرار دیا ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ایک شخص قیامت کے دن آئے گا اور اُس نے بہت سی نیکیاں کی ہوں گی تو اس کی ان نیکیوں میں سے کوئی چیز اپنے نامۂ اعمال میں نظر نہیں آئے گی۔ پس وہ کہے گا میری وہ نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے دارِ دنیا میں کی تھیں تو اُس سے کہا جائے گا کہ وہ تیرے لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے چلی گئی ہیں اور ان کی غیبت کے بدلے انھیں ملی ہیں اور خداوندِ عالم نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ جو شخص غیبت سے توبہ کر کے مرے وہ جنت میں سب سے آخر داخل ہوگا اور جو اس پر اصرار کرتے ہوئے مر جائے تو وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا اور روایت ہے کہ جس کی غیبت کی جائے اس کے آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ روایت ہے کہ ایک شخص کا نامۂ اعمال لایا جائے گا پس وہ اس میں کچھ نیکیاں

دیکھے گا کہ جنھیں وہ نہیں پہچانتا ہوگا۔ تو اس سے کہا جائے گا کہ یہ اس کے بدلے ہیں۔ جو لوگوں نے تیری غیبت کی ہے اور ایک شخص کہتا تھا کہ اگر میں کسی کی غیبت کرتا تو میں صرف اپنے بیٹے کی غیبت کروں گا کیونکہ دوسرے شخص کی نسبت وہ میری نیکیوں کا زیادہ حق دار ہے اور حسن بصری کو یہ اطلاع ملی کہ فلاں شخص نے اس کی غیبت کی ہے تو حسن بصری نے اس کی طرف ہدیہ بھیجا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے تمہارے ساتھ کوئی احسان نہیں کیا حسن بصری کہنے لگا ہاں تو نے احسان کیا ہے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تو اپنی نیکیاں بطور ہدیہ میری طرف بھیجتا ہے۔ میں نے چاہا کہ میں تجھے اس کا بدلہ دوں اور جس شخص کے سامنے اس کے بھائی مومن کی غیبت ہو رہی ہو اور وہ اس کی مدد نہ کرے تو یقیناً اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ خیانت کی ہے۔ فرمایا جب تم اپنے مومن بھائی کو نفع نہیں پہنچا سکتے تو اسے ضرر نہ پہنچاؤ اور جب اس سے خوش نہیں کر سکتے تو مغموم نہ کرو۔ جب اس کی مدح نہیں کر سکتے تو اس کی مذمت نہ کرو۔ فرمایا ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ رکھو اور بعض دوسرے بعض کی غیبت نہ کریں اور اے اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنو۔ فرمایا غیبت سننے سے بچو کیونکہ یہ زنا سے زیادہ سخت ہے۔ ایک شخص زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو خدا معاف نہیں کرتا جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا شب معراج میں ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جو اپنے چہروں کو ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے ان کے متعلق

Marfat.com

پاتو اکسن نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ نے
لبہ دیا تو سود کو بیان کیا۔ ذرا سے عظیم مصیبت قرار دیا اور فرمایا ایک درہم جو
ان سود کے ذریعہ لیتا ہے وہ شرم سے سترہ زنا کرنے سے بدتر ہے اور اس
ے زیادہ عظیم مسلمان کی آبرو ہے اور اس آیت دلیل ہے ہر ہمزہ لمزہ کے لیے
شیر بن ادریس ہے۔ "ہمزہ" وہ ہے جو لوگوں پر طعنہ و تشنیع کرتا ہے اور
جو لوگوں کے گوشت کھاتا ہے اور جو دوسرے لوگوں کے عیب ذکر کرنا چاہتا
۔ اُسے چاہیے کہ وہ اپنے عیوب کو یاد کرے اور ان کو چھوڑ دے اور
سے استغفار کرے اور تم پر لازم ہے ذکرِ خدا کرنا کیونکہ وہ شفا ہے
لوگوں کے ذکر سے بچو کیونکہ وہ بیماری ہے۔ جناب عیسیٰؑ اور ان کے حواری
مردار کتے کے قریب سے گزرے تو حواری کہنے لگے یہ کس قدر بدبودار مردار
آپؑ نے فرمایا ان کے دانت کتنے حسین ہیں۔ مقصد یہ کہ آپؑ اپنی زبان
بھائی کے علاوہ کسی چیز کا عادی بنانا نہیں چاہتے تھے اور غیبت کا معنی
ہے کہ تم اپنے بھائی کو اس طرح یاد کرو کہ اگر وہ سنے تو اس کا برا منانے چاہے
کے بدنی نقص کا ذکر کرو یا نسبی یا خلقی یا اس کا کوئی کام جو اس کے دین
متعلق ہو یا دنیا سے یہاں تک کہ اس کے کپڑے کا ذکر کرنا۔ آپؐ نے فرمایا
ت کی حد یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے متعلق وہ بات کہو جو اس میں موجود ہو
گر ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہیں ہے تو یہ بہتان ہوگا۔ اور ہر شخص
تا کے وقت موجود ہو اور اس کو نہ روکے تو اس میں شریک ہے اور جو
ا برا منائے تو اس کو بخش دیا جائے گا اور رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے

بھائی کی آبرو سے کسی کے اعتراض کو رد کرے تو خدا پر حق ہے کہ اُسے جہنم کی
سے آزاد کر دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خوش خبری ہے اُس شخص کے لیے جس
اپنا عیب لوگوں کے عیب سے مشغول رکھے۔ اور لوگوں میں غیبت کے پھ
ہونے کا سبب حسد اور غضب ہے۔ جب انسان ان دونوں کو اپنے
دور کرے تو وہ لوگوں کی غیبت تھوڑی کرے گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جہنم کا
دروازہ ہے کہ جس سے صرف وہ داخل ہوگا جو اپنے غصے کی تشفی کرے (غیبت
کر کے) اور جو اپنے غصہ کو پی جائے حالانکہ اس کے جاری کرنے پر قدرت رکھتا
ہو تو خداوند عالم اُسے اختیار دے گا کہ جس حور العین کو چاہے لے لے۔ ایک
نازل شدہ کتاب میں ہے۔ اے فرزند آدمؑ مجھے اپنے غضب کے وقت یاد
میں تجھے اپنے غضب کے وقت یاد رکھوں گا پس میں اُسے ہلاک نہیں کروں
ان کے ساتھ کہ جنھیں ہلاک کروں گا۔ اور عقلمند تو اس چیز میں اپنی ذات مال
اولاد سے خوش رہتا ہے کہ جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ چہ جائیکہ لوگوں
عزت و آبرو میں مشغول ہو۔ جب انسان کا ذکر خدا کے علاوہ کسی چیز میں مشغول
خسارہ ہے تو غیبت کا معاملہ کیسا ہوگا اور فرمایا لوگوں کو جہنم میں منہ کے
صرف زبان سے لوگوں کے متعلق کہی ہوئی باتیں ہی گرائیں گی اور اس کے
خدا کا یہ ارشاد کافی ہے کہ اُن کی بہت سی سرگوشیوں میں خیر نہیں۔ مگر وہ جو
کا حکم دے یا نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرے تو قدرت نے خیر کی نفی
ہے۔ مگر ان تین ہی امور میں بولنے سے پس لائق تسبیح ہے۔ وہ جو اپنے بند
کو کتنی عمدہ نصیحت کرتا ہے اور اُن پر کتنا شفیق ہے اور اُن سے کتنی محبت

Marfat.com

ہے کاش کہ انھیں علم ہوتا۔ بات یہ ہے کہ جہالت کی وجہ سے گناہ زیادہ عظیم اور بڑا ہے۔ کیونکہ جہل گمراہ کرتا ہے اور دوسروں کی طرف بات منتقل بھی کرتا ہے اور اس کو اکساتا ہے۔ اس شخص کو اذیت دیتے ہیں کہ جس کی بات نقل کر رہا ہے اور جہل شر کو اچھا بناتا ہے اور اس کی طرف رہبری کرتا ہے۔ حالانکہ خدا نے جہل خود کا نام فاسق رکھا ہے اور اس کی بات قبول کرنے سے منع کیا ہے مگر معاملہ کے واقع ہونے گواہوں کی گواہی دینے یا اقرار کرنے کے بعد اور خدا اس کے قول پر عمل کرنے سے جاہل کو بھی۔ ایک شخص نے امام زین العابدین کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص آپ کے متعلق بار بار بری باتیں کہتا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم تو نے اپنے بھائی کے حق کی حفاظت نہیں کی۔ جب اس نے غیبت شروع کی۔ ہے حالانکہ اس نے تجھ اس کی اجازت دی اور نہ تمہاری عزت کی حفاظت کی۔ ہے جب تم ہمیں وہ بات سناتے ہو جس کے سننے کی ہمیں ضرورت نہیں تھی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جہل خود ہی کی نقل کرنے والے جہنم کے کتے ہیں۔ اپنے بھائی سے کہدو کہ عنقریب ہم سب کو آگ کی اور تمہیں اپنے اور بہت سے گی اور قیامت ہماری وعدہ گاہ اور خدا ہمارے درمیان حکم کرے گا۔ ماموں کے ماموں میں سے ایک شخص نے اسے لکھا کہ فلاں تیرا عامل مر گیا ہے اور وہ ایک

لڑکے کو بیمار چھوڑ گیا ہے اور اس کا صرف ایک چھوٹا سا بچہ ہے اگر ہمارا آقا حکم دے تو ہم اس کا مال قبض کر لیں اور بچہ کو جتنی ضرورت ہے وہ اس کے لیے جاری کر دیں۔ کیونکہ یہ مال اُس نے آپ کے مال سے کسب کیا ہے۔ تو مامون نے لکھا مال کو خدا نے بڑھایا ہے اور بچے کی ضرور دیانت کا جبران و تلافی خدا کرے گا۔ اور بخل خوری پر اُس نے لعنت کی ہے۔

چوبیسواں باب

قناعت اور اُس کی مصلحت

خدا کے اس قول کہ ہم ضرور اُسے پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے۔ کی تفسیر میں آیا ہے۔ فرمایا ہم اس کو قناعت عطا کریں گے۔ خدا کے اس ارشاد کہ حضرت سلیمانؑ کی دعا کی حکایت کرتا ہے کہ خدایا مجھے ایسا ملک دے جو میرے بعد کسی کے لیے نہ ہو کی تفسیر میں آیا ہے۔ فرمایا کہ بعض وجوہ کی بنا پر اس سے قناعت مراد ہے۔ کیونکہ آپ مساکین کے ساتھ بیٹھتے تھے اور فرماتے کہ مسکین مسکینوں کے ساتھ بیٹھا ہے۔ جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور آنحضرتؐ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا۔ ورع و پرہیزگاری اختیار کر تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا اور قناعت کر سب لوگوں سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا اور لوگوں

کے لیے وہ کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے مومن بن جائے گا۔ اور اچھا پڑوسی
ن اس کے لیے جو کچھ تیرے پڑوسی کے لیے ہو مسلمان ہو جائے گا۔ اور تھوڑا سونا
لیونکہ زیادہ سونا دل کو مار دیتا ہے اور سب لوگ مُردہ ہیں۔ مگر جنھیں خدا قناعت
کے ساتھ زندہ کر دے۔ اور قناعت نہیں ٹھہرتی مگر اس دل میں جو راحت و
آرام چاہتا ہے اور قناعت ایسا مالک ہے جو صرف مومن کے دل میں سکونت
کرتا ہے۔ قناعت پر راضی رہنا زہد کا سر ہے اور اس کا مفہوم ہے دل پسند
چیزوں کے نہ ہوتے ہوئے مطمئن رہنا اور تھوڑی روزی پر راضی رہنا اور جو
چیز فوت ہو جائے اُس پر افسوس نہ کرنا اور البتہ ضرور اللہ تعالیٰ انھیں اچھا
رزق دے گا کیونکہ "کائنات میں واحد ہوا ہے۔ فرمایا اس سے مراد قناعت ہے کیونکہ
قناعت کا معنی ہے نفس کا اُس رزق پر راضی رہنا جو موجود ہو جب وہ
تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور بعض کہتے ہیں کہ غنی اور عزت نکل کر
ہوا انھیں قناعت مل گئی تو اس میں وہ مستغنی ہو گئے۔ ایک روایت ہے کہ
حضرت علیؓ ایک قصاب کے پاس سے گزرے اور اس کے پاس موٹا گوشت
تھا تو وہ کہنے لگا اے امیر المومنینؓ یہ موٹا گوشت ہے اس میں سے خرید کیجئے
آپؓ نے فرمایا قیمت موجود نہیں وہ کہنے لگا اے امیر المومنینؓ میں صبر کر لوں گا
تو آپؓ نے فرمایا میں گوشت سے صبر کر لیتا ہوں اور خداوند عالم نے پانچ
چیزوں پانچ چیزوں میں رکھ دی ہیں۔ عزت اطاعت میں ذلت معصیت میں
حکمت پیٹ کے خالی ہونے میں ہیبت نماز تہجد میں اور غنی و تونگری قناعت
میں اور زیور میں ہے کہ قناعت کرنے والا غنی ہے۔ چاہے وہ بھوکا اور ننگا ہو

اور قناعت کرے تو وہ زمانہ والوں سے راحت و آرام میں ہے اور اپنے ہمعصروں میں بڑا ہے خدا کے قول (گردن آزاد کرانا یا بھوک کے دن کھانا کھلانا کی تفسیر میں آیا ہے گردن کو حرص و طمع سے آزاد کرنا اور جو شخص قناعت کرے اُس نے عزت کو ذلت پر اور راحت و آرام کو تعب و مشقت پر اختیار کیا ہے کہا گیا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے خبر دے کہ جنت میں میرے محل میں میرا کون شریک ہوگا تو اُن کی طرف وحی ہوئی کہ وہ شخص یونسؑ کے والد متی ہیں۔ آپؑ نے خدا سے اجازت چاہی ان کی زیارت کے لیے خداوند عالم نے اجازت بخشی تو داؤدؑ نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کا ہاتھ پکڑا جب متی کے گھر میں پہنچے تو اسے کھجوروں کی شاخوں کا ایک گھر پایا۔ لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا تو کہا گیا کہ وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹنے والوں کے ساتھ لکڑیاں کاٹ کر بیچتے ہیں۔ دونوں اُن کی انتظار کرنے لگے۔ اچانک وہ تشریف لائے جب کہ اُن کے سر پر لکڑیوں کا ایک گٹھا تھا۔ وہ اُنھوں نے اُتار کر پھینک دیا پھر اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کون شخص پاک و پاکیزہ مال پاک و پاکیزہ رقم کے ساتھ خریدتا ہے۔ ایک نے اس کی قیمت مقرر کی اور دوسرے نے اُسے خرید کیا۔ پس یہ دونوں اُن کے قریب گئے اور اُن پر سلام کیا پھر ان دونوں سے کہنے لگے ہمارے ساتھ گھر چلیئے اور جو کچھ لکڑیوں کے پیسے ملے اُس سے گندم خرید کی۔ پھر اُسے دو پتھروں کے درمیان رکھا۔ جن کو اس مقصد کے لیے رکھا ہوا تھا اور اُسے پیسا پھر اُسے پتھر کے برتن میں گوندھا اس کے بعد آگ جلائی اور اُسے لکڑیوں سے روشن کیا۔ پھر وہ گوندھا ہوا آٹا اُس پہ رکھ دیا۔ پھر بیٹھ کر تھوڑی

ویرانے سے باتیں کرتے رہے۔ پھر اُٹھے جبکہ روٹی پک چکی تھی تو اسے نکال
میں رکھا اور اس کے ٹکڑے کئے اور اس پر نمک چھڑک دیا اور اپنے پاس
پانی کا لوٹا رکھ دیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور ایک لقمہ توڑا۔ اور اسے
اپنے منہ میں رکھا اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب اُس کو چبایا تو کہا الحمد للہ
رب العالمین پھر یہی کچھ دوسرے اور تیسرے لقمہ کے وقت کیا۔ پھر پانی اٹھایا
اور اسے پیا اور خدا کی حمد کی اور کہا تیرے لیے حمد ہے۔ اے پروردگار کس
پر تو نے ایسا انعام و احسان کیا ہے جتنا مجھ پر کیا ہے کیونکہ تو نے میرا بدن
میرے کان میری آنکھ اور میرے اعضاء و جوارح کو صحیح و سالم قرار دیا ہے
اور مجھے تو نے قوت دی ہے کہ میں درخت کے پاس گیا کہ جس کو میں نے
اپنے ہاتھ سے نہیں لگایا تھا اور نہ اپنی طاقت سے زراعت کیا تھا اور نہ
اس کی حفاظت کا اہتمام کیا تھا پس تو نے اسے میرا رزق قرار دیا اور تو
نے اس کے کانٹے اور اٹھانے پر میری مدد کی اور میری طرف اُس کو بھیجا
جس نے وہ مجھ سے خریدا کیا اور میں نے اس کی قیمت سے وہ گندم خریدی کی
کہ جسے میں نے زراعت نہیں کیا تھا اور نہ اس میں اپنے آپ کو تھکایا
تھا اور تو نے میرے لیے پتھر کو مسخر کیا جس پر میں نے اسے پیسا اور آگ کو
مسخر کیا جس پر اُسے پکایا اور مجھ میں کھانے کی خواہش پیدا کی۔ پس میں
اس خواہش کی وجہ سے اسے کھانے لگا اور اس سے تیری اطاعت پر
قوت حاصل کی پس تیرے لیے حمد ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور
رضا کے بعد پھر بلند آواز سے رونے لگے تو حضرت داؤدؑ نے اپنے بیٹے

Marfat.com

سلیمانؑ سے کہا اے بیٹا ایسا شکر گذار بندہ اس لائق ہے کہ وہ جنت میں منزلتِ کبریٰ کا مالک ہو۔ میں نے ان سے زیادہ شکر گذار بندہ نہیں دیکھا

چھبیسواں باب

اللہ پر توکل کرنا

خداوندِ عالم فرماتا ہے اللہ پر ہی توکل کرو اگر تم مومن ہو، اور فرمایا توکل کرنے والے اللہ پر توکل کریں۔ فرمایا جو اللہ پر توکل کرے وہ اس کے لیے کافی ہے فرمایا اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس عظیم تر ان مقاصد کو جو عظیم اور محبت اللہ کے ساتھ موسوم ہے وہ اللہ پر توکل کرنے والے کا ہے۔ کیونکہ اُسے خدا کے کافی ہونے کی ضمانت دی گئی ہے، اور جس کے لیے خدا کافی ہو، اور وہ اُس سے محبت کرے اور اُس کی نگہداری کرے وہ عظیم کامیابی پر فائز ہے اور فرمایا کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے جو شخص اللہ کے غیر طلبِ کفایت کرے وہ توکل کا طالب نہیں اور وہ آیت کی تکذیب کرنے والا ہے۔ فرمایا اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو خدا عزیز اور حکمت والا ہے یعنی عزیز ہے اس کو ذلیل نہیں کرتا۔ جو اس کے پڑوس میں رہنا چاہے اور نہ اُسے ذلیل کرتا ہے جو اس کی پناہ میں ہو اور وہ اس کی تدبیر سے قاصر نہیں جو اُس سے بچنا چاہے اور خدا نے عیب لگایا ہے اس شخص کو جو اُس کے غیر سے پناہ مانگے

Marfat.com

اس قول سے کہ جن لوگوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تم جیسے بندے ہیں یعنی وہ تمہاری پکار سننے سے عاجز ہیں۔ اور یہ اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے پکارو، اور جہاں بھی خدا نے اس پر توکل کرنے کا ذکر کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مخلوق سے نگاہیں منقطع کر لو اور سب سے کٹ کر اللہ کی طرف ہو جاؤ۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی بندہ اللہ پر توکل کرے جو توکل کا حق ہے تو اسے اس پرندے کی مانند روزی ملے گی جو صبح کو خالی پیٹ جاتا اور شام کو شکم پر ہوتا ہے۔ فرمایا جو خدا کی طرف منقطع ہو جائے خدا اس کی ہر ضرورت کے لیے کافی ہے۔ اور جو دنیا کی طرف منقطع ہو جائے۔ خدا اسے اس کے سپرد کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا اسے وہاں سے رزق دے جہاں سے اسے وہم و گمان نہ ہو تو وہ خدا پر توکل کرے۔ اور خداوند عالم نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی کی کہ جو بندہ مجھ سے عصمت و بچاؤ کا خواہاں ہو۔ میری مخلوق کو چھوڑ کر اور میرا اور آسمان و زمین اس سے مکر و فریب کریں تب بھی میں اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دوں گا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اے لوگو! جس رزق کی ضمانت دی گئی ہے، وہ تمہیں اس عمل سے مشغول نہ رکھے جو تم پر فرض کیا گیا ہے اور توکل کرنے والا نہ سوال کرتا ہے نہ رد کرتا ہے اور نہ کسی چیز کو فقر و فاقہ کے خوف سے روک رکھتا ہے۔ جو شخص توکل کی راہ پر چلنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ جو امور اس پر وارد ہوتے ہیں ان میں اپنی ذات کو خدا کے سامنے قرار دے جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ اسے الٹ پھیر کرتا ہے جب چاہتا ہے جس طرح نبی اکرمؐ نے فرمایا مجھے تعجب

ہے۔ مومن سے کہ خدا اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتا مگر جس میں اس کی بھلائی ہوتی ہے یعنی اس کے متعلق جو اللہ کا فیصلہ ہے وہ اس پر راضی رہتا ہے چاہے سخت ہو یا نرم اور توکل کا معنی ہے اللہ سے عافیت کی خواہش کرنا جس طرح کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ جب آپ منجنیق کے پلڑے میں تھے کیا آپ کو کچھ حاجت اور ضرورت ہے اے اللہ کے خلیل تو فرمایا تیری طرف نہیں ہے اللہ پر ہی بھروسہ اور بھارت دیتے ہیں اس پر خلوق کی بنا پر لہٰذا خدا نے ان پر آگ کو بردو سلام قرار دیا اور اس زمین میں پھول اور پھل اگا دیئے اور ان کی تعریف کی اور فرمایا اور وہ ابراہیم جس نے وفا کی اور ان کی حالت یوسفؑ کی طرح نہیں تھی جنھوں نے اس شخص سے کہا تھا جو قید خانہ میں ان کے ساتھ تھا کہ اپنے مالک کے سامنے میرا تذکرہ کرنا پس اس وجہ سے وہ قید خانے میں کئی سال تک رہے اور مجھ سے ایک شخص نے پوچھا تمہارے اخراجات کہاں سے آتے ہیں تو میں نے جواب دیا اللہ کے لیے ہیں۔ آسمان و زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھ سکتے۔ ایک شخص کو بیابان میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا تمہاری روزی کہاں سے آتی ہے، وہ کہنے لگا اس پروردگار کی طرف سے جو عزت والا اور بھلائی والا ہے۔ پھر اس نے اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا میں نے بھی پیدا کی ہے وہ داڑھ بھی لے آتا ہے اور جان لو کہ توکل کا محل اور منزل دل ہے اور روزی کی تلاش میں حرکت کرنا توکل کے ساتھ منافات نہیں رکھتا کیونکہ خدا وند عالم نے حرکت کرنے کا اس قول میں حکم دیا ہے پس تم میں

Marfat.com

کے کنوؤں پر چلو اور باس کا منہ کھاؤ اور اس کی طرف حشر و نشر ہے۔ ایک عرب مسجد نبوی میں آیا تو آپ نے فرمایا اپنے ناقہ کا پاؤں باندھا ہے۔ کہنے لگا نہیں۔ میں نے توکل کیا فرمایا پاؤں باندھ اور توکل کر اور خداوند عالم نے آپ سے اور آپ کے صحابہ سے فرمایا ہے کہ اپنا بچاؤ اختیار کرو اور یہ جھوٹی بات ہے کہ انسان پر توکل کرے جبکہ اس کے دل میں اس کا غیر ہو یا خدا نے جو اس کے ساتھ کیا ہے اس پر راضی نہ ہو کیونکہ توکل کا معنی ہے اللہ کے سپرد ہو جانا اور اس کی طرف منقطع ہو جانا نہ کہ اس کی مخلوق کی طرف پس توکل کی حقیقت ہے اللہ کو کافی سمجھنا اور اس پر اعتماد کرنا۔ توکل کرنے والے کے تین درجے ہیں اللہ کی طرف منقطع ہو جائے اور اس کے حکم کو تسلیم کرے اور اس کی قضا و قدر پر راضی رہے۔ پس اس کے وعدہ پر مطمئن ہو جائے اور اس کی تدبیر کو کافی سمجھے اور اس کے حکم پر راضی رہے۔ ایک شخص سے کہا گیا تو نے کیوں تجارت چھوڑ دی ہے۔ اس نے کہا میں نے کفیل کو باوثوق پایا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے جو مجھے مجھ سے حفاظت طلب کرے میری مخلوق کو چھوڑ دے کہ تو آسمان و زمین اس کے رزق کے ضامن ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو میں قبول کرتا ہوں اور اگر مجھ سے عطیہ مانگے تو میں عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے طلب کفایت کرے تو میں اس کی کفایت کرتا ہوں اور جو میری مخلوق سے پناہ مانگے مجھے چھوڑ کر تو میں آسمان و زمین کے اسباب اس سے کاٹ لیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے نہیں دیتا اور اگر کفایت چاہے تو اس کی کفایت نہیں کرتا۔ محمد بن عجلان

کہتا ہے مجھ پر بڑی ہی غربت و فقر و فاقہ کا وقت آگیا اور مجھ پر ایسے شخص کا قرض
تھا جو بہت ہی لیچڑ قسم کا تھا اور میری تنگ دستی دور کرنے کے لیے کو
دوست نہیں تھا تو میں حسن بن زید کی طرف روانہ ہوا جو مدینہ کا حاکم تھا
بسبب اس جان پہچان کے جو اس کے اور میرے درمیان تھی۔ پس راستہ
میری ملاقات محمد بن عبداللہ بن باقرؒ سے ہو گئی تو وہ کہنے لگا مجھے اطلاع
ملی ہے کہ تو فقر و فاقہ میں پھنسا ہے تو اس تنگ دستی کے لیے کس پر امید رکھ
ہے۔ میں نے کہا حسن بن زید تو وہ کہنے لگا پھر تمہاری حاجت پوری نہیں
ہو گی تم اس پر پھر دوسرا کرو جو سب سے زیادہ قدرت رکھتا اور سب سے
زیادہ کریم ہے۔ میں نے اپنے چچا جعفر بن محمدؒ سے سنا ہے وہ کہتے تھے
کہ خداوند عالم نے ایک نبی کی طرف وحی کی کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور
عزت و بزرگی کی قسم میں ہر اس شخص کی امید کو مایوسی کے ساتھ توڑ دوں گا
جو میرے غیر سے کوئی امید رکھے اور اسے لوگوں میں ذلت کا لباس پہناؤں
اور اسے اپنی کشائش سے اور فضل سے دور کر دوں گا کیا میرا بندہ شدائد میں
میرے غیر کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد میرے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ
میرے غیر کی امید رکھتا ہے اور میں غنی و جواد ہوں۔ حاجات کے ذخائر
میرے پاس ہیں اور ان کی چابیاں میرے قبضہ میں ہیں اور دروازے بند ہیں۔ میں
بندے کو اپنے سے کیوں اعراض کرتے ہوئے دیکھتا رہوں حالانکہ میں نے اپنے
جود و کرم سے اسے وہ کچھ دیا ہے جس کا اس نے مجھ سے سوال نہیں کیا تھا
پس اس نے مجھ سے منہ پھیر کر میرے غیر سے اپنے حاجات کا سوال کیا ہے!

Marfat.com

میں وہ معبود ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میں عطیہ میں سوال کرنے سے پہلے ابتداء کرتا ہوں۔ پس کیا اس نے سوال کیا ہے۔ حالانکہ کوئی زیادہ سخی و عطا نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں کیا جود و کرم میری صفت نہیں، کیا دنیا و آخرت میرے قبضہ میں نہیں۔ پس اگر ہر ایک اہل آسمان و زمین سے مجھ سے آسمان و زمین جتنے مالک کا سوال کریں اور میں انھیں دے دوں تو بھی مچھر کے پر کے برابر میرے ملک میں کمی نہیں آئے گی۔ لہٰذا ہلاکت ہے اس کے لیے جو مجھ سے اعراض کرے اور اپنی حاجات و شدائد میں میرے غیر سے سوال کرے۔

راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرہ اس کلام کا اعادہ کرو۔ اس نے تین مرتبہ یہ کلام دہرائی تو میں نے اسے یاد کر لیا اور اپنے دل میں کہا خدا کی قسم اب میں کسی سے کوئی حاجت نہیں مانگوں گا اور میں اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑے ہی دن گزرے کہ خدا نے مجھے اتنا رزق دیا کہ جس سے میں نے اپنا قرض ادا کیا۔ اور اپنے اہل و عیال کے معاملات کی اصلاح کی والحمد للہ رب العالمین۔

چھبیسواں باب

اللہ کا شکر ادا کرنا

ارشاد قدرت ہے میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو، فرمایا اور اگر تم شکر کرو تو میں تمھیں زیادہ دوں گا۔ فرمایا اور جو شکر کرے تو وہ اپنے لیے شکر کرتا

ہے اور جو ناشکری کرے تو خدا غنی اور قابلِ تعریف ہے۔ اس سے مراد نعمت
کا انکار کرنا ہے اور شکر کی حقیقت ہے نعمت منعم کا اعتراف کرنا خداوند عالم
نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی کی کہ میرا شکر ادا کرو جو شکر ادا کرنے کا حق ہے
عرض کیا خدایا کس طرح میں شکر ادا کروں جو حق شکر ہے۔ حالانکہ میرا شکر ادا کرنا
بھی ایک تیری نعمت ہے۔ ارشاد ہوا۔ اب تو شکر ادا کر دیا جو حق شکر تھا
اور حضرت داؤدؑ نے عرض کیا اے پروردگار حضرت آدمؑ تیرا شکر کس طرح
ادا کرتا تھا جو حق شکر ہے حالانکہ تو نے اسے اپنے انبیاء کا باپ اپنا چنندا
ہوا قرار دیا اور ملائکہ سے اس کا سجدہ کرایا۔ ارشاد ہوا وہ اعتراف کرتا تھا
کہ یہ سب کچھ میری طرف سے ہے تو اس کا اعتراف کرنا یہ حق شکر ہے۔
اور بندے کو چاہیئے کہ مصیبت پر شکر کرے جس طرح وہ آسائش پر شکر کرتا
ہے۔ روایت ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا اے داؤدؑ میں نے ایک جنت
اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے
اور اس کی پختیں زمرد کی اور گارا یاقوت کا اور مٹی خوشبودار کستوری کی اور
اس کے پتھر موتی اور لوٹکے اور اس کی رہنے والی حورالعین ہے کیا تمہیں معلوم
ہے اے داؤدؑ یہ میں نے کس لیے تیار کی ہے حضرت داؤدؑ نے کہا کہ معلوم
نہیں تیری عزت کی قسم اے خدایا! فرمایا میں نے یہ تیار کی ہے ایسے لوگوں کے
لیے جو مصیبت کو نعمت سمجھتے ہیں اور آسائش کو مصیبت اور اس میں شک
نہیں کہ بیماریاں وغیرہ جیسے مصائب کی تکلیف خوش چاہتی ہے اور اس پر
صبر کرنے کا ثواب ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور صحت کے زمانہ کی نعمت

Marfat.com

یاد دلاتی ہے اور توبہ و صدقہ پر اکساتی ہے اور اس مصیبت کو خدا نے اپنے بندے کے لیے پسند کیا ہے۔ اور وہ فرماتا ہے کہ تیرا رب ہی پسند کرتا ہے اور انھیں اس میں کوئی اختیار نہیں۔ حضرت موسیٰ ابن جعفرؑ سے مروی ہے کہ مومن کی مثال ترازو کے دو پلڑوں جیسی ہے۔ جتنا اس کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اتنی اس کی مصیبت بڑھتی ہے تاکہ جب وہ بارگاہِ خدا میں جائے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو اور نعمت کبھی کبھی جہنم کے عذاب کے قریب کرنے کے لیے ہوتی ہے لہٰذا وہ عظیم ترین مصیبت بن جاتی ہے اور مصیبت اگر خدا سے قریب کرنے کے لیے ہو تو وہ سبب شکر ہے اور شکر بھی ایک نعمت ہے جو کہ تابہی کے اجر کا سبب بنتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ نعمتوں کی زیادتی اور ان کی کثرت خدا سے غافل کر دیتی ہے۔ اسی لیے خداوند عالم اپنے اولیاء اور نیک بندوں کے لیے فقر و فاقہ کو پسند کرتا ہے اور دنیا کو ان سے روک دیتا ہے۔ کیوں کہ خداوند عالم نے اپنی ایک وحی میں ارشاد فرمایا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر مجھے اپنے بندۂ مومن سے شرم نہ آتی تو میں اس کے لیے ایک ٹکڑا کپڑے کا نہ چھوڑتا کہ جس سے وہ اپنے بدن کو ڈھانپتا اور میں جب اپنے بندۂ مومن کے ایمان کو کامل کر دیتا ہوں تو اسے مالی طور پر فقر و فاقہ میں یا بدنی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ اب اگر وہ جزع و فزع کرے تو میں وہ مصیبت دوگنی کر دیتا ہوں اور اگر وہ صبر کرے تو اس کے ساتھ میں اپنے ملائکہ میں فخر و مباہات کرتا ہوں اور مکمل حدیث یہ ہے کہ میں نے عقل کو ایمان کا علم قرار دیا ہے پس جو شخص اس سے محبت کرے اور اس کی اتباع کرے وہ

Marfat.com

ہدایت یافتہ ہوگا اور جو علی کو چھوڑ دے اور اُن سے بغض رکھے وہ گمراہ ہے
اور علی سے صرف مومن محبت اور منافق بغض رکھے گا اور نعمت کا ایک شکریہ ہے
کہ اس نعمت سے کوئی شخص خدا کی نافرمانی پر قوت حاصل نہ کرے۔ عوام کا
شکر کھانے اور لباس میں ہوتا ہے اور خواص کا شکر شکر بستی اور تکالیف وغیرہ
پر ہوتا ہے جسے خدا پسند کرتا ہے۔ روایت ہے کہ صادقؑ نے شقیق بلخی سے
فرمایا تم اپنے شہروں میں کس طرح رہتے ہو کہنے لگا بڑے اچھے ہیں۔ اسے
فرزند رسولؐ جب ہمیں کچھ ملتا ہے تو اس پر شکر ادا کرتے ہیں اور اگر نہیں ملتا
تو صبر کرتے ہیں۔ فرمایا ہمارے جہاز کے کتوں کی بھی یہی کیفیت ہے۔ اے شقیق
تو وہ عرض کرنے لگا پھر کیا کہوں فرمایا اس طرح کیوں نہیں ہو جاتے ہو کہ جب
تمہیں کچھ ملے تو دوسروں کو ترجیح دو اور جب منع ہو تو شکر ادا کرو۔ اور یہ
آپ نے اور آپ کے آباؤ اجداد اور فرزندوں کا ورثہ تھا اور یہ ایسا ہے
کہ حضرت ادریسؑ کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا سبب یہ تھا کہ ایک
فرشتے نے انھیں قبول بارگاہ ہونے اور مغفرت کی بشارت دی تو ادریسؑ نے
زندگی کی تمنا کی۔ وہ فرشتہ کہنے لگا آپ زندگی کی تمنا کس لیے کرتے ہیں۔ فرمایا
تاکہ خدا کا شکر ادا کروں۔ کیونکہ اب تک میری زندگی عبادت کی تلاش میں
تھی۔ اب اپنے مقصود تک پہنچنے کا وقت آگیا ہے۔ فرمایا پس فرشتے نے
اپنے پر کھول دیے اور انھیں اٹھا کر آسمان پر لے گیا اور شکر کرنے والا زیادتی
کو دیکھتا ہے خدا کے اس ارشاد کی وجہ سے۔ اگر تم شکر ادا کرو تو ہم ضرور زیادتی کریں گے
اور صبر کرنے والا عاقبت کے ثواب کو دیکھتا ہے لہٰذا وہ آخرت کی

ں ارشاد کی وجہ سے کہ بے شک اللہ صابرین کے ساتھ ہے پس یہ بلند تر
ہے اسی لیے جو مصیبت کے نعمت ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے وہ اپنے
ے افضل ہے اور روایت ہے کہ سب سے پہلے جنت میں حمد و ثنا کرنے
والے ہوں گے۔ بہرحال پس اسی کے لیے حمد ہے اس مصیبت پر جسے
ر کر دے اور اس کے لیے شکر ہے اس چیز پر جو نفع میں دے۔ روایت
خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ میرے مبتلا
پر رحم کر اور عافیت والوں پر بھی حرص کر اسے پلٹنے والے مبتلا پر
نے تو کہا تمہارا سوال عافیت ہو مجھ سے سائل کے لیے کس لیے فرمایا چونکہ
ر شکر ادا کرتا ہے اور ارشاد ہے کہ اگر اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار
کر سکتے نہیں ان تمام کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے اور یہ بات صحیح ہے کیونکہ
ی لحظہ میں انسان انتہ دفعہ دیکھتا ہے کہ جن کا شمار نہیں اور کتنی اس
کی رگیں ہیں کہ جن کی تعداد کو وہ نہیں جانتا اور کتنی شخصیتیں ہیں کہ جن کی
اسے معلوم نہیں اور اتنے سانس لیتا ہے جو شمار میں نہیں اور اسی
س کے اعضاء جو صبح سے شام تک زیادہ تر حرکت کرتے ہیں۔ یہ تو ایک
رکی بات ہے۔ اب اس کے دن اور سال اور ساری عمر کی کیا کیفیت
ہو فرمایا ہے خزانے عمل و تعلیم تے۔

ستتیسواں باب

یقین کا بیان

خداوند عالم فرماتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اُس پر جو ہم تجھ پر نازل کیا ہے اور وہ جو تجھ سے پہلے نازل کر چکے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ پس خداوند عالم نے آخرت پر یقین رکھنے والوں کی مدح کی ہے یعنی جو خداوند عالم نے ثواب کا وعدہ کیا ہے اور عقاب کی دھمکی دی اس پر مطمئن ہیں گویا وہ اُسے آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں جس طرح سعد بن وقاص کے متعلق روایت ہے کہ وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کیسے صبح کی تو نے اے سعد انھوں نے عرض کی خیر و عافیت سے اے اللہ کے رسول صبح کی ہے۔ میں نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے سعد بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے تیرے قول کی تصدیق کس چیز سے ہوتی ہے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول جب میں صبح کرتا ہوں تو نہیں کرتا کہ شام کروں گا اور جب شام کرتا ہوں تو یہ گمان نہیں ہوتا کہ صبح ہوگی اور جو قدم اٹھاتا ہوں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے پیچھے دوسرا اٹھے گا گویا میں ہر اُمت کو گھٹنوں کے بل دیکھ رہا ہوں اور ہر اُمت کو بلایا گیا ہے اس کے ساتھ ان کی کتاب نبی اور ان کا امام ہے اور اُسے حساب کتاب کے لیے بلایا گیا ہے گویا میں اہل جنت کو جنت میں سے کھاتے

Marfat.com

بے رہا ہوں اور اہل جہنم کو عذاب ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے سعد تجھے
عرفت حاصل ہو گئی ہے لہٰذا اسے لازم پکڑے رہو۔ جب کسی کا یقین مشاہدہ
طرح صحیح ہو جاتا ہے تو اسے لزوم کا حکم دیتے تھے اور یقین کا مستحق ہے۔
حوال قیامت کا مشاہدہ کی طرح مطالعہ کرتا۔ جس طرح حضرت امیر المومنین فرماتے
اگر پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہ ہو۔ آپ نے ہارثہ فرمائی
کہ میں آخرت کو اس کے غائب ہونے کے باوجود دیکھ رہا ہوں اور آپ
نے فرمایا اگر تم قرآن کی تصدیق کرتے ہو تو پھر تم میں سے ہر ایک جنت و جہنم
دیکھ چکا ہے اور آپ نے صحیح فرمایا ہے کیونکہ قرآن پر یقین رکھنے کا مستحق
ہے کہ جو کچھ اس میں ہے وعدہ و عید میں سے اس پر بھی یقین ہو اور وہ
عارف کے دل میں علم بدیہی کی طرح ہے کہ جس کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی
واسطے ہم تمسک کو قرار دیتے ہیں کہ معرفت و ایمان کے بعد کوئی مومن کافر ہو جائے
اور کوئی اعتراض کرے۔ خدا کے اس ارشاد کے ساتھ کہ وہ لوگ جو ایمان لے
آئے پھر وہ کافر ہو گئے تو ہم کہیں گے زبانی ایمان لے آئے نہ دلوں کے ساتھ
اس طرح خدا کہتا ہے عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے کہہ دو تم ایمان
نہیں لائے بلکہ تم کہو کہ اسلام لے آئے اور ابھی تک تو ایمان تمہارے
دل میں داخل نہیں ہوا۔ پس اسلام زبانی دعویٰ کا نام ہے اور ایمان دل
سے اعتقاد رکھنے کو کہتے ہیں لہٰذا جب خدا کو معلوم ہوا کہ جس چیز کا وہ زبان
سے اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اعتقاد نہیں رکھتے تو ان کے مومن ہونے کی
نفی کر دی۔ پس ایمان کی پہلی منزل ہے۔ معرفت پھر یقین پھر تصدیق پھر اخلاص

Marfat.com

پھر ان سب کی گواہی دینا اور ایمان ان تمام امور کے جو محمد کا نام ہے پہلی چیز ہے غور و فکر سے دلیلوں میں نظر اور ویسا ہی خیال کرنا اور اس کا نتیجہ معرفت جب معرفت حاصل ہو جائے تو اس پر یقین لازم ہے اور جب معرفت اور تصدیق حاصل ہو جائے تو اس کا نتیجہ یقین ہے اور جب یقین پیدا ہو جائے تو ممانعت و تکلیف کے الفاظ دل میں جاں گزیں ہو جاتے ہیں۔ ان چیزوں کی تصدیق کے ساتھ جن کا وعدہ ہوا ہے دنیا کے رزق اور آخرت کے ثواب میں سے اور اعضاء و جوارح لرزنے لگتے ہیں۔ ان چیزوں کے خوف سے جن کی دھمکی دی گئی ہے عقاب میں سے اور وہ عمل پر قیام کرتے اور حرام چیزوں سے رک جاتے ہیں اور عقل نفس سے محاسبہ کرتی ہے کہ فکر میں کوتاہی ہوئی ہے اور فکر کی تنبیہ کرتی ہے پس اس حالت والا شخص اس طرح متصف ہوتا ہے کہ اس کا دل اذکار اور خاموشی فکر پڑھتا ہے اور اس کی نظر عبرت ہوتی ہے اور یہ یقین امید کو کوتاہ کرنے کی طرف اور امید کا کوتاہ ہونا زہد کی طرف اور زہد کا نتیجہ حکمت کی گفتگو کرنا ہوتا ہے کیونکہ دل دنیا کے حکم و تہم سے خالی ہو جاتا ہے۔ اسی لیے آپ کا ارشاد ہے کہ جو دنیا میں زہد اختیار کرے اس کے دل اور بدن کو آرام و راحت مل جاتا ہے اور جو آنکھ کی طرف تائل و راغب ہو اس کا دل اور بدن تعب و تکان میں ہے۔ پس ان کی نظر صرف اللہ کی طرف اور اس کا رجوع و بازگشت خدا کی طرف ہوتی ہے جس طرح خداوند عالم حضرت ابراہیمؑ کی مدح میں ارشاد فرماتا ہے "اپنے اس قول میں کہ بے شک ابراہیمؑ بردبار زیادہ آہیں بھرنے والا

Marfat.com

رجوع کرنے والا ہے یعنی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے دنیا کی طرف نہیں دیکھتا
دیکھتا ہی انسان کا یقین ہوتا ہے اتنا ہی اخلاص اور تقویٰ ہوتا ہے۔
یہ حالات (ڈاکٹر) صحیح ہوں تو انسان کے لیے ایک خاص حالت کا سبب
بنتے ہیں کہ وہ شکر اور بے نیازی کے درمیان دیکھتا ہے اور یقین کے حاصل
ہونے سے وساوس نفسانی کے ساتھ مقامات اُٹھ جاتے ہیں کیونکہ حقائق
ایمان کو آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کے غیب کو دیکھ لینے سے شک و
ریب اُٹھ جاتا ہے اور یہ نفس کا سکون ہے حوادث کے جولان کے مقابلہ میں
اور جب حقائق یقین کے ساتھ کامل ہو جاتا ہے تو مصیبت اس وقت
لذت اور آسائش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مصیبت کو
تمنا کرنے لگتا ہے اور غنیمت کو دیکھ کر اسے وحشت محسوس ہوتی ہے۔

---

۱۰ گیارھواں باب ۱۰

صبر کا بیان

فرمایا پس صبر کرو پس صبر نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے اور صبر کرو اس مصیبت
پر جو تمہیں عارض ہوتی ہے اور فرمایا اے جماعت حواریین کرو صبر بجا لانے سے پیش تر صبر کرنے
والوں کا صبر ان پر قرار دیا ہے بلکہ وہ ہر اطاعت کے بجا لانے ہر گناہ سے رکنے اور
مصیبت و بلا کے نازل ہونے پر معاون و مددگار ہے۔ ارشاد فرمایا ہے کہ

Marfat.com

صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔ یعنی عظیم ثواب اور بہترین جزا کی اور ان کے لیے اپنی صلوات اور رحمت کو واجب کرنے کی خبر دی ہے وہ لوگ کہ جنہیں جب مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے انہیں لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں اور فرمایا تمہارے لیے اس میں حیات ہے بسبب تمہارے صبر کرنے کے۔ پس آخرت بہترین گھر ہے۔ تو خدا نے صبر کرنے والوں کے لیے اپنا سلام اور ان کے لیے آخرت کا گھر آخر میں قرار دیا ہے اور صبر کی تین قسمیں ہیں اطاعت پر صبر کرنا گناہ پر صبر کرنا اور مصیبت پر صبر کرنا اور فرمایا صبر الٰہی سواری ہے جو اپنے سوار کو منہ کے بل نہیں گراتی اور مصیبت پر صبر کرنا شہامت کرنے والے کے لیے مصیبت ہے اور اس میں شک نہیں کہ صبر کرنے والا اپنے اجر کو سمیٹ لیتا ہے اور ایک دشمن اپنے دشمن کو صبر سے پچھاڑ دیتا ہے اور جزع فزع کے ضرر سے کپڑے پھاڑنے یا اپنے بدن کو تکلیف پہنچانے سے بچ جاتا ہے اور جزع و فزع کرنے والے پر اس کی جزع سے تین مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس کا اجر ضائع ہو جاتا ہے اس کا دشمن شماتت کرتا ہے (یعنی خوش ہوتا ہے) اور اس کی ذات پر ضرر ہوتا ہے۔ اس درد و تکلیف کا جو اسے عارض ہوتی ہے اور صابر کا صبر کرنا شماتت کرنے والے کے لیے مصیبت ہے عقلمند کو چاہیئے کہ اس میں مصیبت سے وعظ و نصیحت پیدا ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص مفقود ہوا ہے اس کے متفقود ہونے کا یہی وقت تھا تو یہ چیز تو اللہ کی حمد و ثنا کے لیے زیادہ حق دار ہے

Marfat.com

اور اپنے نفس میں اس چیز کے لیے استعداد پیدا کرے جو کسی پر مصیبت یا مصیبت نازل ہوتی ہے اور انھیں دعا کے ذریعہ دور کرے اور انسان کو چاہیے کہ اس کا دل اور نفس مطمئن ہو۔ ان عظیم بلاؤں اور مصیبتوں پر یہاں تک کہ جب کوئی بڑی مصیبت آئے تو اس کی دوسری مصیبتوں کے مقابلہ میں سہل نظر کرے اور انسان کے بہترین مراتب میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مصائب و شدائد تنگیٔ معاش اور فقر و فاقہ کے وقت اس کی طرف دیکھے جس کی مصیبت اس سے بڑی ہے۔ تو اس کی بیماری اس کے مقابلہ میں نعمت ہوگی اور اچھے اعمال میں ان کی طرف دیکھے جو ان میں اس سے اوپر درجے کے ہیں تو وہ اپنے عمل کو قلیل سمجھے گا اور اپنے نفس پر حسد کرنے لگے گا اور اس کو اکسائے گا۔ اس کے ساتھ ملحق ہونے کی طرف جو اپنے عمل میں اس سے بلند تر ہے اس طرح ہونا چاہیئے اس شخص کو جو اپنے نفس کی اصلاح اور اس کا عظیم صبر اور بڑے بڑے ہم و غم کا ارادہ رکھتا ہے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے ہے اور اس میں ایمان نہیں جس میں صبر نہیں۔ فرمایا ہم نے اطاعت خدا پر صبر کرنے کو آسان سمجھا ہے عذاب خدا پر صبر کرنے سے فرمایا اس عمل پر صبر کرو جس کے ثواب سے تم مستغنی نہیں ہو اور اس عمل پر صبر کرو کہ جس کے عقاب کو برداشت کرنے کی تم میں طاقت نہیں اور صبر کی حقیقت غصے کے گھونٹ مصائب کے وقت پینا ہے۔ بلاؤ مصائب کو برداشت کرنا اور صبر کی انتہا یہ ہے کہ نعمت و محنت میں فرق نہ سمجھے

بلکہ محنت و سختی کو نعمت پر ترجیح دے کر یہ بتانے کے کہ اس کا انجام
اچھا ہے اور صبر کرنے کا معنی ہے مصیبت سے نجات حاصل ہونا اور مصائب
کے بوجھ ہلکا ہونے کے باوجود ان کا متحمل ہونا مصنف نے اشارہ کیا
ہیں۔ میں نے صبر کیا انہیں نے اپنی خواہشات کو اپنے صبر پر غالب نہیں
دیا۔ اور میں نے مخفی رکھا اس چیز کو جو تیری طرف سے تھی صبر کی بنا پر
اس خوف سے کہ شاید میرا صبر شکایت کرے میرے چہرہ پر آنسو سے تبدیلی کر
کی پس وہ آنسو بہتے رہے اور مجھے معلوم نہیں ہوتا۔ کہا گیا ہے کہ نوحہ عالم
حضرت داؤد کی طرف وحی کی کہ میرے اخلاق کو اپنا لے اور میرے اخلاق میں
ایک یہ ہے کہ میں بہت صبر کرنے والا ہوں اور صابر اگر حالت صبر میں مر جائے
تو وہ شہید ہے اور اگر زندہ رہے تو عزت کی زندگی بسر کرے گا اور جو اس کا
مطلوب ہے صبر کرنا کامیابی کا عنوان ہے اور مصائب و شدائد پر صبر کرنا خوبی
کشائش ہے۔ اور خدا وند عالم نے جناب ایوب کی مدح کی اور ان کو اچھے
پایا وہ بہترین بندہ ہے جو رجوع کرنے والا ہے۔ روایت ہے کہ جب آپ
کی مصیبت شدت اختیار کر گئی تو ایک دن آپ کی بیوی کہنے لگی کہ انبیاء کی
دعا قبول ہوتی ہے پس اگر آپ اللہ سے سوال کریں تو وہ آپ سے اس مصیبت
کو دور کر دے گا۔ تو ایوب نے اپنی بیوی سے کہا خدا وند عالم نے ہمیں ستر
سے ستر سال تک سکھ لطف اندوز کرایا ہے پس ہمیں شرم آتی ہے کہ اس کی
پر صبر کریں۔ روایت ہے کہ جب آپ کی بیوی آپ کے پاس آئی جبکہ وہ اچھی
ایک لقمہ آپ کے کھانے کے لیے لے کر آئی تھی تو آپ پر یہ بات شاق گزری

Marfat.com

انھوں نے اپنے آپ کو خدا کے دربار میں کھڑا کیا اور کہنے لگے اے پروردگار تو نے مجھے اہل و اولاد کے مفقود ہونے میں مبتلا کیا تو میں نے صبر کیا اور تیرا یہ حکم صبر کیا پھر تو نے بیماریوں کو شمار کیا تو اچانک یا رحمٰن تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے ایوب تیرے صبر کرنے پر کس کا احسان ہے تو کہنے لگے خدایا تیرا خدایا تیرا اور اپنے سر پر خاک ڈالنے اور گریہ کرنے لگے اور کہتے خدایا تیرا غلبہ تیرا سوال ہوا آئی زمین پر تھوکر مارنے یہ چشمہ نکلا کہ جس کا پانی نہایت سرد ہے۔ پس آپ نے پاؤں مارا تو ایک بڑا چشمہ نکلا اور آپ نے اس سے غسل کیا۔ باہر نکلے تو آپ کا جسم سفید مخملیں کی طرح تھا اور سونے کی ٹڈیاں آئیں جنھیں آپ نے اور آپ کی بیوی نے شکار کیا اور جیسا کہ عالم نے جوان کے گھر والے اور اولاد فوت ہو گئے تھے انھیں دوبارہ زندہ کیا اور جن بیویوں سے آپ نے شادی کی خداوند عالم نے انھیں بہت سی اولاد عنایت فرمائی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے اور ہم نے بخش دیا اسے اس کے گھر والے اور ان جیسے اپنی رحمت کی بنا پر اور صاحبان عقل کی عبرت کے لیے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا صبر آدھا ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے اور جو شخص مصیبت پر صبر کرے یہاں تک کہ اسے بہترین تسلی کے ساتھ ملائے وہ نور خداوند عالم اسے ایک صبر کے بدلے تین سو درجے عطا کرے گا ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخر سے لے کر عرش کی چوٹی تک ہے اور جو شخص اطاعت پر صبر کرے تو خداوند عالم اس کے لیے چھ سو درجے لکھے گا۔ ایک درجہ سے دوسرے تک زمین کے نیچے سے لے کر عرش

Marfat.com

سکے اوپر تک کا فاصلہ ہے اور جو گناہ سے صبر کرے تو اس کے لیے خدا نوے سو درجے لکھ دے گا کہ ایک درجے سے دوسرے تک فرش زمین کے آخری حصے سے لے کر عرش تک کے فاصلہ ہے۔

اٹھائیسواں باب

خدا کے لیے مراقبہ کرنا

یعنی خدا کے نگہبان اور نگران ہونے کا یقین رکھنا اور خدا ہر چیز کا نگہبان ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب سے کہا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور یہ اشارہ ہے مراقبہ کی طرف کیونکہ مراقبہ کے معنی ہے بندے کو علم تر کہ خدا وند عالم اس کے تمام حالات پر مطلع ہے اور انسان کا اس حالت کو ملحوظ خاطر رکھنا مراقبہ ہے اور بندے کے عظیم ترین مصالح میں یہ ہے کہ وہ سانس لینے کی تعداد کے لیے اسے حاضر سمجھے بے شک اللہ تعالیٰ اس کے قریب ہے اور اس کا نگران ہے۔ وہ اس کے افعال اور حرکات کو دیکھتا ہے اور اس کی باتوں کو سنتا ہے اور اس کے رازوں پر مطلع ہے اور یہ کہ وہ اس کے قبضہ میں لوٹتا پوٹتا ہے اور اس کا سر اور دل اس کے ہاتھ میں ہے اور یہ کہ اس میں طاقت نہیں کہ وہ اس سے چھپ سکے اور نہ اس کی سلطنت سے

نکل سکتا ہے۔ جناب لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹا! جب تو برائی کا ارتکاب کرنے لگے تو ایسی جگہ تلاش کر کہ جس میں خدا تجھے نہ دیکھے۔ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ تجھے کوئی ایسی جگہ نہیں مل سکتی کہ جس میں خدا تجھے نہ دیکھے۔ لہٰذا اس کی نافرمانی نہ کر۔ اور خداوند عالم فرماتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو۔ اور ایک عالم اپنے ایک جواں سال شاگرد کو تمام شاگردوں پر بلند مقام دیتا تھا۔ اسے اس معاملہ میں ملامت کی گئی تو اس نے ہر ایک شاگرد کو ایک ایک پرندہ دیا۔ اور اُسے کہا کہ اسے ایک ایسی جگہ ذبح کرو کہ جہاں کوئی نہ ہو تو سب کے سب شاگرد اپنے پرندوں کو ذبح کر کے لے آئے سوائے اس جواں کے وہ ذبح کرنے کے بغیر اپنا پرندہ لے آیا اس سے کہنے لگا اسے کیوں نہیں ذبح کیا۔ اس نے کہا آپ کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ اسے وہاں ذبح کرو کہ جہاں کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو اور کوئی ایسا مکان نہیں کہ جس میں ذاتِ واحد احد فرد صمد مجھے نہ دیکھ رہا ہو۔ پس وہ اُستاد کہنے لگا بہت اچھے۔ پھر اُس سے کہا اسی لیے میں نے تم سے بلند مقام دیتا اور تم سے ممتاز رکھتا تھا۔ اور مراقبہ کی ایک علامت یہ ہے کہ اس چیز کو ترجیح دے جسے خدا ترجیح دیتا ہے اور اس کی تعظیم کرے جس کو خدا عظمت بخشے۔ اور اس کو حقیر سمجھے جسے خدا حقیر سمجھتا ہے۔ پس اُمید ہے اطاعات پر اکسائے اور خوف تجھے گناہوں سے دُور رکھے اور مراقبہ حیا کے راستے تک پہنچاتا ہے اور حقائق کو لازم پکڑنے پر وادار کرتا ہے اور دقائق پر اطمینان کے لیے بحث و تفتیش کرتا ہے اور افضل اطاعت تمام اوقات

Marfat.com

ہیں خدا سے مراقبہ کرتا ہے۔ اور انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ اپنے نفس پر
نگہبان اور محاسبہ کو لازم قرار دے اور اپنے نفس کی سیاست کرے (سمجھائے)
کہ خدا اس پر مطلع ہے اور اس کو دیکھتا ہے اور وہ اس کی نگاہ سے چھپا
نہیں رہتا اور اس کے علم سے باہر نہیں ہوتا اور وہ ان لوگوں کو دوست رکھتا
ہے کہ جو اس سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں اور لوگوں کی نگاہ سے
گرے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی باتیں سننے سے محروم کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ
کہ جو ظاہر کو دیکھتے ہیں اور خدا اس کے باطن کا مشاہدہ کرتا ہے۔ روایت
ہے کہ کسی نے ایک بیمار کو اچھی خبر سنائی اور اس کو مژدہ دیتے ہوئے دیکھا
تو کہنے لگا اے بھائی تو مجھ پر اپنے عیال کی فیاضی کس چیز پر نہ کرے گا۔ وہ کہنے
لگا میں تجھ پر اس سے کہ وہ بیمار تجھ کو نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا مجھے معلوم
ہے کہ میرے رزق کا کوئی حصہ مجھ سے فوت نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اجل کا وعدہ
آ چکا ہے پس میں نے اس کے وعدہ پر اطمینان کر لیا ہے اور دوسرا
مجھے معلوم ہے کہ میرا کام میرے غیر سے نہیں کرنا۔ پس میں اس میں مشغول ہو
گیا ہوں اور تیسرا یہ کہ میری موت اچانک آ جائے گی۔ پس میں نے اس کی
طرف جلدی کی ہے اور جو کچھ یہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی نگاہ
سے غائب نہیں ہو سکتا۔ انتہی علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ میں اپنے تمام حالات
میں اس کی طرف قریب و منتظر ہوں۔

Marfat.com

[illegible]

[illegible] کرنا [illegible] کو [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

لیے تیار کرے۔ اس کی ابتدا حسد کرنے والے سے ہوتی ہے اور وہ اُسے قتل کر دیتا ہے۔ کسی بزرگ کا کہنا ہے حق ہے اس خدا کی جس نے امراء اور حکام کے دل میں وہ چیز قرار نہیں دی جو حاسد کے دل میں ہے ورنہ وہ سب لوگوں کو ہلاک کر دیتی۔ ایک روایت ہے کہ پانچویں آسمان پر ایک فرشتہ ہے جس سے اعمال گزرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا عمل گزرتا ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہے۔ وہ اسے واپس کر دیتا ہے اور کہتا ہے اس میں حسد ہے۔ یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو۔ حاسد کے علاوہ کوئی ظالم مظلوم سے مشابہت نہیں رکھتا اور ہر ایک کے راضی کرنے کا ایک راستہ ہے سوائے حاسد کے کیونکہ وہ راضی نہیں ہو سکتا۔ جب تک حسد کئے جانے والے سے نعمت زائل نہ ہو اور حاسد کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ جس سے حسد رکھتا ہے اس کی نعمت کے زائل ہونے اور اس کے مصائب پر خوش ہوتا ہے اور اس کی ایک علامت یہ ہے کہ جب وہ حاضر ہو تو چاپلوسی کرتا ہے اور محسود جب غائب ہو تو اس کی غیبت کرتا ہے۔ روایت ہے کہ جناب موسیٰؑ نے ایک شخص کو عرش کے پاس دیکھا تو انھیں اس پر رشک آیا۔ عرض کیا خدایا اُس نے یہ رتبہ کہاں سے پایا کہ جس کی وجہ سے وہ عرش کے سایہ میں سکون پذیر ہے۔ ارشاد ہوا چونکہ یہ لوگوں سے حسد نہیں کرتا تھا اور حاسد جب کوئی نعمت دیکھتا ہے تو مبہوت و حیران ہو جاتا ہے اور جب کسی کو پھلتے دیکھتا ہے تو غمگین ہوتا ہے اور جو شخص حاسد سے سلامتی چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ اُس سے اپنی نعمت

Marfat.com

کو چھپائے۔ بُرے اخلاق میں سے عظیم ترین حسد، غیبت اور جھوٹ ہے اور چونکہ حاسد کا مقصد مجسودہ کی عادات و خصائل کا پھیلانا ہوتا ہے تو وہ نامعلوم طریقہ پر اس کے فضائل کو نشر کرتا ہے اور بہترین شعر کہا ہے شاعر نے کہ جب خدا کسی فضیلت کو نشر کرنا چاہے جو کہ چھپی ہوئی ہے تو اس کے لیے حسد کرنے والے کی زبان کو مقرر اور معین کر دیتا ہے۔" اور دوسرے شاعر نے کیا عمدہ کہا ہے "کس طرح اُمید کی جا سکتی ہے حسد کرنے والے سے کسی نعمت سے محبت کی جب کہ وہ اس کے زوال کے بغیر راضی نہیں ہوتا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو لہٰذا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور امیر المومنینؑ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو کیونکہ حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو۔ جب نبی کریمؐ اور امیر المومنینؑ گواہی دیتے ہیں کہ حسد ایمان اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے تو بندے کے پاس ایمان اور نیکیوں کے چلے جانے کے بعد باقی کیا رہ جاتا ہے لہٰذا اس سے بچو تو تمہارے دل اور بدن نقصان اور گناہ سے راحت حاصل کریں گے اور مجھے خوشی ہوئی اس مثال سے جو میرے نفس میں پیدا ہوئی کہ میری دونوں آنکھیں اگر میرے غیر کے سر میں منتقل ہو جائیں تو میں اس پر حسد نہیں کروں گا کیوں کہ معاملہ میرے اختیار سے نکل گیا ہے۔ اب صبر اور خدا سے ثواب کی اُمید کے علاوہ باقی کچھ نہیں رہا اور حزن و ملال اور حسد اُن کے چلے جانے کے بعد ایک دوسری تعمیت ہیں۔ پس خدا تم پر رحم کرے کہ انجام کو بطور مثال ذہن میں رکھو تو تمہیں اچھا

Marfat.com

حاصل ہوگی اور کامیاب ہو سکے اور تعلیمات کی نگاہ انجام پر ہوتی ہے اور وہ
اس سے نتائج مرتب کرتا اور جب تک غائبانہ فکر کرتا ہے اور زبان ذکر تحمید
اس کے ساتھ جو شکر اور باقی گناہوں اور دوسری چیزوں کے لیے فارغ
نہیں رہ سکتا اور ذکر و شکر کی زبان میں سے ہر شیطان کے مرکب کے لیے قاطع
تلوار ہے اور غفلت سے بچانے والی بہترین ڈھال ہے اور مقربین ذکر کو
بہترین عبادت کہا جاتا ہے۔

آگاہی مسلمانوں کا سب

تحریر شدہ کی ترجمہ سے قرآن شریف

ارشاد تحریر شدہ سے ظاہر ہے کہ اس میں نشانیاں ہیں متقین کے لیے کہا
گیا ہے یعنی صاحبان قرآن شریف کے لیے ہیں کہ تم نے فرمایا متقین کی فراست سے
بچو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے یعنی اس نور سے جو خدا نے اسے بخشا
ہے اور یہ کہ متقی کے متعلق روایت ہے جسے اس کے پاس شیطان نہیں ہم کہا تو
اور یہ کہ تم نے پہچانا کہ اللہ تم کو دیکھتا ہے کہا اے ذبیان کہا کہ بن ہرم تو جانتا
کہنے لگا تم نے کیسے کس طرح پہچان لیا ہے حالانکہ تجھے دیکھا کسی نہیں تو نے
کہنے لگا ذبیان اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور متقین کے اوصاف بیان کرتے
ہوئے جس طرح گفتگو کی اور قرآن شریف اور اس کے ظاہر و باطن کے شنیدنی کا نام ہے تجوید

Marfat.com

Marfat.com

دلیل ہیں کی صداقت معلوم ہوا اور وہ اہل بیت محمدؐ ہیں اور اُن کی صداقت کی دلیل
خدا کا ارشاد ہے کہ بیشک اللہ ارادہ رکھتا ہے اے اہل بیت کہ وہ رجس و پلید
کو تم سے دُور رکھے اور وہ تمھیں پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے اور جھوٹ
بھی رجس ہے اور فرمایا میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب
تک تم ان سے تمسک رکھو گے کبھی بھی میرے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے پاؤ گے
اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ اور یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے
جُدا نہیں ہوں گی - یہاں تک کہ وہ دونوں حوضِ کوثر کے کنارے مجھ تک پہنچیں
پس حضورؐ نے قیامت تک کے لیے ان کی اتباع کا حکم دیا - تو یہ حدیث دلالت
کرتی ہے کہ ہر زمانہ میں ان میں سے کوئی نہ کوئی ہوگا - جو کتاب کے ساتھ اور
اور اس کی تفسیر میں اس پر عمل کرنے پر اور اس کے حلال و حرام کی تفصیل کے
لیے قائم ہوگا اور اس کے سوائے شیعہ اثنا عشریہ کے کوئی قائل نہیں پس
یہ تفصیل ان کی صداقت کی بھی دلیل ہے لہٰذا ضرور ہے کہ ان کی عصمت اختیار
کی جائے اور سچائی ہر خیر کی چابی اور ہر بُرائی کے دروازے کا تالا ہے اور
اس کو لازم نہیں پکڑتا - مگر وہ شخص جو گناہوں کی ہلاکتوں اور عیوب کی رسوائیوں
سے نجات حاصل کرے - امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ سچا شخص نجات اور کرامت
کے اور جھوٹا ہلاکت اور ذلت کے کنارے پر ہے - نبی کریمؐ نے فرمایا بندہ سچ
بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا اُسے صدیق لکھ دیتا ہے اور جو جھوٹ بولتا رہتا
ہے یہاں تک کہ خدا اُسے کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیتا ہے اور سچائی دین
کا ستون ہے اور مسلمانوں کی نجات ہے اور وہ نبوت کے درجات سے متصل

ر جوانمردی کے مرقع کا سر ہے اور انبیاء کی رفاقت کا میسر ہے۔ خلاصۂ عالم
آپ ہیں، وہ لوگ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ ہیں کن پر خدا
نے انعام کیا ہے اور وہ بہترین رفیق ہیں اور لختِ صادق اس کا نام ہے جب
تمہارا کسی کو لازم پکڑنے کا ارادہ ہو تو جو اپنے اقوال و افعال اور ظاہر حال
پر جو اس کے قول و فعل کی تصدیق کریں۔ ان میں انتہا کو پہنچا ہوا ہو اور اس کو
پا سکتے نہ ہو اور جو چاہتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہو اسے چاہیئے کہ راہ
راستی کو اپنائے کیونکہ خدا کہتا ہے کہ بے شک اللہ صابرین کے ساتھ ہے
پرہیزگار (جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہو) صفت کی تو نہیں ہو سکتا اور صادق
کہ جس کا باطن اگر منکشف ہو جائے تو وہ اس کے ظاہر کے خلاف نہ ہو کیونکہ
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو یعنی اس بات میں کہ تم
اللہ کے اولیاء اور دوست ہو کیونکہ جو کسی سے محبت رکھتا ہے اس کی ملاقات کی تمنا کرتا ہے
راستبازی جو معرفت کی کنجی خدا اور کرامتِ الٰہی کی تمام ہے کیونکہ وہ نفس
کے کچلنے اور خلوتوں میں اس کے جمالِ مطلق کو دیکھنا ہے اور کرامت کہ
ظاہر ہونا کرنا اللہ کی راہ میں ایک سال تک کھانا اور پینا ترک کرنا ہے
جو شخص اللہ سے سچا معاملہ کرے اس کے بدلوں سے متعلق فرماتا ہے
کہ فرقان عطا کرتا ہے کہ جس سے تمہارا نفس اور شیاطین آخرت کی ہر چیز کو
پہچان لے پس تم پر سچائی کا لازم ہے۔ ہمارے تمہارے درمیان [illegible]
[illegible] اور تم پر سچائی سے [illegible]
[illegible] اور [illegible]

Marfat.com

قسم کھلوانے سے کہ یہ کلمہ کفر کی گفتگو میں کوئی شخص قسم نہیں کھاتا۔ مگر تین وجوہ کی بنا پر
تو اُسے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اس کی تصدیق نہیں کرتے جب تک قسم نہ کھائے
کیونکہ وہ ان کی نگاہ میں گر چکا ہے۔ تو اُسے یاد دلانے کے لئے کہ تو نے یہ کلمہ اپنے منہ سے
بک کر گناہ کیا ہے یا وہ بیہودہ بات کہتا ہے لہٰذا جھوٹ سے وہ اپنی
گفتگو کی کفارہ کر لیتا ہے۔ اور سچائی رونق گفتگو ہوتی ہے۔ کیونکہ
حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں اور سچائی رونق گفتگو ہوتی ہے اور سچائی ہی
کی اصل بنیاد ہے۔ فراست وہ پہلی چیز ہے جو دل میں خطرہ گذرتے ہی
معارضہ کرے اگر کوئی معارضہ پیش ہو تو پھر وہ وسوسہ شیطانی ہے۔ اور
اس الہام کی تفسیر میں آیا ہے کہ جو شخص مُردہ تھا پس ہم نے اسے زندہ
کیا اور اس کے لیے نور روشنی قرار دی کہ لوگوں کے ساتھ وہ چلتا پھرتا
ہے۔ یعنی جو شخص مُردہ تھا پس اللہ نے اُسے نور ایمان اور فراست کے ساتھ
زندہ کیا اور اس قول کی تفسیر میں (جو مثل اس شخص کے ہے جو تاریکیوں میں
ہو اور ان سے نکل نہ سکے) آیا ہے۔ یعنی کافر کفر کی تاریکیوں میں ہوتا ہے
نکل سکتا ہے تو یہ فراست نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا سبب ہے کہ جس کی وجہ
سے وہ نفس کی تاریکی کے وقت روشنی حاصل کر سکے پس عبرت حاصل کرو
اے صاحبان عقل۔

Marfat.com

سوال پاسخ

حسن خلق اور اس کا ثواب

اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے اور بیشک آپ اخلاق عظیم پر ہیں۔ خدا نے آپ کو خوش خلقی کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور آپ کی تعریف کے لیے یہ کافی ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ آپ نے بحرین کے ایک قبیلہ کی ایک عبادتی جس کے کنارے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن آپ جا رہے تھے کہ ایک عرب بدو اس خیمہ سے نکلا تو آپ کی گردن پر اس کا نشان دیکھ کر وہ عرب کہنے لگا یہ مجنون عورت ہے اسے مجنون! تو آپ مسکراتے ہوئے اس کی طرف ملتفت ہوئے اور حکم دیا یہ جو مانگے اسے دے دی جائے تو یہ آیت نازل ہوئی بیشک آپ خلق عظیم پر فائز ہیں خدا وند عالم نے اس آیت کے ساتھ آپ کی ایسی مدح کی کہ اس طریق کی مدح اور اپنی مخلوق میں سے کسی کی ایسی تعریف نہیں کی۔ نبی کریم سے سوال کیا گیا کہ کونسا مومن ایمان کے لحاظ سے افضل ہے تو فرمایا جو زیادہ خوش خلق ہو۔ حضرت صادق نے فرمایا مومنین میں سے زیادہ اور الایمان وہ شخص ہے جو زیادہ خوش خلق ہو۔ فرمایا سچائی بردباری اور خلق انبیاء کے اخلاق میں سے ہیں اور قیامت کے دن کسی شخص کے ترازو میں خوش خلقی سے افضل کوئی چیز نہیں رکھی جائے گی۔ رسول اللہ نے فرمایا بہترین خلق گناہ کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح سورج برف کو اور بد خلقی

Marfat.com

عمل کو اس طرح فاسد کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔ فرمایا حسن خلق محبت کو
قائم کر دیتا ہے اور کشادہ روئی کدورت کو دور کر دیتی ہے۔ جیسے رزق کے
پیچھے رزق آنے کا یقین ہو اس کا نفس خرچ کرنے میں سخی ہوتا ہے۔ پس
صدقہ دے کر رزق کو اتارو۔ اور اس سے پہلے کہ تم میں سے کوئی ذی حق
اللہ کے حق سے روکے۔ پھر اتنا ہی گناہ میں خرچ کرے۔ فرمایا خوش خلق
روزہ دار اور شب زندہ دار کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ فرمایا خداوند عالم
بندے کو اس کے حسن خلق پر اتنا ثواب دے گا۔ جتنا راہ خدا میں جہاد کرنے
والے کو دیتا ہے۔ فرمایا نرمی میں برکت اور سختی میں شومی ہے۔ فرمایا
موقف حساب میں مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو زیادہ سچ بولتا
اور امانت کو زیادہ ادا کرنے والا ہو اور زیادہ وعدہ وفائی کرنے والا ہو
زیادہ خوش خلق ہو اور فرمایا اے اولاد عبدالمطلب سلام کو پھیلاؤ صلہ
کرو۔ کھانا کھلاؤ اور پاکیزہ گفتگو کرو تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل
ہو جاؤ گے۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ
محبوب وہ شخص ہے جو زیادہ خوش خلق زیادہ عظیم عمل والا اور اللہ کے
جو کچھ ہے اس میں زیادہ رغبت کرنے عذاب خدا سے زیادہ دور ہو
والا۔ خدا سے شدت سے زیادہ ڈرنے والا اور اللہ کے نزدیک زیا
مکرم وہ شخص ہے جو اس سے زیادہ ڈرتا ہے۔ جراح مدائنی سے صاد
نے فرمایا کیا میں تمہیں مکارم اخلاق کی بابت نہ بتاؤں۔ اس نے عرض کیا
ضرور۔ فرمایا لوگوں سے درگذر کرنا خدا کے لیے جو بھائی ہو اس سے م

Marfat.com

اور اس کی مدد کرنا اور ذکر خدا زیادہ کرنا۔ رسول اللہ نے فرمایا لوگوں میں سے زیادہ بردبار وہ اشخاص ہیں جو غضب کے وقت معاف کر دیں اور زیادہ حلیم وہ ہیں جو زیادہ تر عفو کو پسند کرتے ہوں اور زیادہ تر گفتگو وہ ہیں جو خدا کی تقدیس پر زیادہ راضی ہوں اور خدا کے ذریعہ تعریف و تمجید کرتے ہیں اور زیادہ عادل اور منصف وہ ہے جو اپنی طرف سے حق ادا کرے اور دوسروں کے لیے وہ کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اور وہ چیزیں کہ ان کے لیے ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے اور حسن بن عطیہ کہتا ہے کہ ابوالحسن نے فرمایا کہ ہم اخلاق میں ہیں۔ پس اگر تجھ میں یہ تمام رشتہ ہو کہ وہ سب تجھ میں ہوں تو حمد نے چاہیں کیونکہ یہ ایک شخص میں تو ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے بیٹے میں نہیں ہوتے یا بیٹے میں ہوتے ہیں اس میں نہیں ہوتے اور غلام میں ہوتے ہیں آزاد میں نہیں ہوتے۔ (۱) سچ بولنا (۲) امانت ادا کرنا (۳) صلہ رحمی کرنا (۴) مہمان نوازی کرنا (۵) سائل کو دینا (۶) نیکی کا بدلہ دینا (۷) پڑوسی کا ذمہ آمٹھانا (۸) اور ساتھی کی ذمہ داری لینا (۹) اور ان کا سرمایہ ہے اور وہ (۱۰) زیادہ ذکر الٰہی کرنا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاکیزہ ہوگا اور جس کی نیت اچھی ہے اس کے رزق میں زیادتی ہوگی۔ جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اس کی عمر زیادہ ہوگی اور جو نماز اور روزے سے وہ کرتا ہے کہ انسان بعض اوقات نماز

دروازے کا عادی ہو تا جاتا ہے۔ اب اگر انھیں ترک کرو ے تو اُسے وحشت محسوس ہوتی ہے۔ پاکہ لوگوں کو آزادی و سچائی ادا امانت۔ صلہ رحمی اور بھائیوں سے نیکی کرنے کے ساتھ احنف بن قیس سے پوچھا گیا کہ تو نے حلم و بردباری کس سے سیکھی ہے کہنے لگا قیس بن عاصم منقری سے اس کے پاس کوئی مہمان آیا ہوا تھا۔ تو قیس کی کنیز بھنا ہوا گوشت لوہے کی سیخوں میں لائی کوئی وہ اس کے لیے پر گر گیا اور وہ فوراً مر گیا۔ اس سے کنیز دہشت زدہ ہو گئی تو وہ کہنے لگا تیرے لیے کوئی خوف اور گھبرانے کی ضرورت نہیں اور تو رضائے خدا کے لیے آزاد ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم اپنے مال سے لوگوں پر پورے نہیں اُتر سکتے پس کشادہ روئی اور خوش خلقی کے ساتھ ان پر چھا جاؤ۔ آنحضرت سے مروی ہے کہ تین اشخاص تین اوقات میں پہچانے جاتے ہیں۔ بردبار غصب کے وقت بہادر جنگ کے وقت اور بھائی ضرورت کے وقت احنف کے پیچھے ایک شخص لگ گیا اور پورے راستے میں اُسے گالیاں دیتا رہا۔ جب وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا تو کہنے لگا اے فلاں اگر تیرے دل میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو کہہ لے قبل اس کے کہ میرے غلام اور رشتہ دار تیری گالیاں سنیں اور تجھے قتل کر دیں۔ امام زین العابدینؑ نے اپنے ایک غلام کو کئی مرتبہ بلایا لیکن اُس نے کوئی جواب نہ دیا تو آپؑ نے فرمایا کہ کونسی چیز تجھے میرے بلانے کے جواب سے مانع تھی تو وہ کہنے لگا میں آپؑ کی سزا سے مامون تھا۔ آپؑ نے فرمایا جا تو میں نے تجھے اللہ کے لیے آزاد کیا ہے اور

Marfat.com

Marfat.com

جب تک اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اس کے ماں باپ اور اولاد اور تمام دنیا کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ فرمایا کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں ایک خصلت خدا کی ایک نبی کی اور ایک اپنے نفس کی اس کے پروردگار کی خصلت یہ ہے کہ اس راز کو چھپائے رکھے کہ خدا اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ مگر جس رسول کو وہ پسند کرے اور نبی کی خصلت تو یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جیسا کہ وہ تجھ سے فرمایا ہے تجھ کو وہ کرنا چاہیئے اور تیری کہ اچھے کام کا حکم دے جاہلوں سے اعراض کرے اور اپنے نفس کے بارے میں یہ کہ تکلیف اور سختی میں صبر کرے اور شادی کرے اور وہ لوگ جو تنگدستی اور سختی میں صبر کرتے ہیں اور مخلوق کے اخلاق برداشت کرتے ہیں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں اور اللہ کے لیے غصہ کرے اور اللہ کے لیے خوش ہو اور اللہ کے لیے منع کرے اور اللہ کے لیے دے۔ جب راضی ہو اور اللہ کے لیے ناراض ہو اچھے کام کے سوا کچھ نہ کرے جس سے منافق پن کا شبہ کرتا ہو اور سچائی سے نہ پھرے اور فرمایا نبی مسلمان کے دل میں اللہ کے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جو بھوکے ہیں فرمایا وہ شخص کے ساتھ اور تنگدستی میں رہتے ہیں۔ وہی لوگ متقی اور پرہیزگار اور پاک صاف ہیں اور فرمایا جو شخص غائب ہو جائے تو اس کی تلاش نہ کی جائے اور جو شخص بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کی جائے

لوگ دنیا کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہیں اور وہ ذکر خدا سے لطف اٹھاتے ہیں۔ لوگ تو فرش بچھاتے ہیں اور وہ اپنی بلیٹھائیوں اور گدیوں کو فرش کرتے ہیں اور وہ لوگوں پر اپنے اخلاق کی وسعت پھیلاتے ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں یہ زیبا ان پر گریہ کرتی ہے۔ اور خدا اس شہر سے ناراض ہوتا ہے جس میں ان میں سے کوئی نہ ہو۔ وہ دنیا پر اس طرح نہیں ٹوٹ پڑتے جس طرح کتے مردار پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ وہ پراگندہ سر اور گرد آلودہ ہوتے ہیں۔ لیکن انھیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ بیمار ہیں یا مخبوط الحواس ہیں۔ یا ان کا دماغ خل گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ انھوں نے آخرت کی ہولناکیوں کو دیکھا ہے۔ لہٰذا دنیا کی محبت ان کے دلوں سے زائل ہو گئی ہے۔ انھوں نے وہاں عقل کا ٹھوکر کھایا ہے، جہاں لوگ بے عقل ہو گئے ہیں۔ پس تم ان جیسے بنو۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا دنیا و آخرت کے مرکار حم! اخلاق یہ ہیں کہ تو اس سے صلہ رحمی کرے جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے اور تو اس کو دے جو تجھے محروم کرتا ہے اور تو اس کو معاف کر دے جو تجھ پر ظلم کرے۔

بیتالیسواں باب

اللہ کے لیے جود و سخاوت کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے اوپر دو سرداروں کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ

انھیں خود ضرورت ہو۔ فرمایا اور اس کی محبت پر مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ خداوند عالم نے اہل ایثار کی مدح کی۔ اگرچہ انھیں خود ضرورت ہو۔ پھر بھی وہ اس کی محبت پر کھانا کھلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کھانے کی چاہت مراد ہے اور بعض کہ تو دیک خدا کی محبت پر اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں مراد ہوں۔ یہ آیت جناب علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ اور حسینؑ کے شان میں بلا اختلاف نازل ہوئی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ سخی اللہ کے قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب اور دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ سے بعید لوگوں سے بعید جنت سے بعید اور جہنم کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جود اور سخا کے لفظوں میں معنوی طور پر کوئی فرق نہیں لیکن سخا کا لفظ اللہ تعالیٰ پر نہیں بولا جاتا کیونکہ خدا و رسولؐ اور اکثر علماء کے کلام میں استعمال نہیں ہوئی اور امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ میں اپنے دشمن کی حاجت کے پورا کرنے کی طرف جلدی کرتا ہوں اس ڈر سے کہ کوئی اور اسے پورا نہ کر دے یا وہ مستغنی نہ ہو جائے۔ ایک شخص کا کہنا ہے۔ کہ میں کسی حاجت مند کو رد نہیں کرتا۔ کیونکہ یا وہ شریف و کریم ہوگا تو اس کی عزت کی رعایت کرتا ہوں یا وہ کمینہ ہوگا تو اس سے اپنی عزت بچاتا ہوں۔ ایک شخص نے کسی سے پوچھا تو کہاں کا رہنے والا ہے وہ کہنے لگا دیہہ کا۔ اس نے کہا کہ تم میں سے ایک شخص ہمارے پاس سوال لیکر پڑیہہ آیا تھا اس سے ہمیں غنی کر دیا اور اس کی تعریف و توصیف کی تو وہ کہنے لگا وہ تمہارے پاس آیا تو تنہا تھا لیکن وہ والد اور نہیں رکھتا۔ اس نے کہا کہ

Marfat.com

اس نے ہمیں اپنے مال سے غنی نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہمیں کرم و شرافت کی تعلیم دی تھی۔ پس اور ہم میں سے بعض نے بعض پر جود و سخاوت کی۔ روایت ہے کہ جناب امیر المومنینؑ کے پاس جب کوئی حاجت مند آتا تو آپؑ اس سے فرماتے کہ اسے دین پر لکھ دے۔ کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ سوال کی ذلت سائل کے چہرے پر دیکھوں۔ ایک شخص امام زینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا اے فرزند رسولؐ میرا خرچہ ختم ہو گیا ہے اور میرے پاس اتنا مال باقی نہیں رہا جو مجھے گھر تک پہنچائے۔ آپؑ مجھے قرض دے دیں اور میں آپؑ کی طرف سے صدقہ کر دوں گا۔ آپؑ اپنے گھر میں تشریف لے گئے اور دروازے سے ہاتھ باہر نکالا اور فرمایا یہ تھیلی لے لو اور اس میں سے دینار گن لو۔ اور اس سے فرمایا ہمیں تیرے صدقے کی ضرورت نہیں۔ اس نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ آپؑ اپنا چہرہ کیوں نہیں باہر نکالتے۔ فرمایا ہم ایسے اہل بیت ہیں کہ سوال کی ذلت سائل کے چہرے پر نہیں دیکھنا چاہتے ایک شخص نے امام حسنؑ سے کچھ سوال کیا تو آپؑ نے اس کو پچاس ہزار درہم دیئے اور اونٹ والے کو کرایہ کے طور پر اپنی سبز چادر دے دی۔ فرمایا مروت کی تکمیل صدقہ اٹھانے کی اجرت ساتھ دینے میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ امیر المومنینؑ ایک دن گریہ کر رہے تھے۔ آپؑ سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا ہم پر سات دن گزر گئے ہیں اور کوئی مہمان نہیں آیا اور کریم کا مہمان نہ آنا مکان نہیں بناتے تھے کہ جس میں مہمان خانہ نہ ہو۔ اور کریم کا مہمان بھی کریم ہوتا ہے۔ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے انسان کو ناک نہیں چڑھانی چاہیئے۔

Marfat.com

انسان کا اپنی مجلس میں اپنے باپ کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا اور اسے اپنی جگہ پر بٹھانا اور مہمان کی خود خدمت کرنا اور عالم کا طالب علم کی خدمت کرنا اور جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق جس کو وہ نہیں جانتا۔ اور آنحضرت صلعم خود مہمان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب وہ کوچ کا ارادہ کرتا تو اس کے کوچ میں اس کی امداد نہیں کرتے تھے۔ اس کے جانے کو تالیف کرنے کی بنا پر عظیم ترین سخاوت۔ سخت ضرورت کے وقت ایثار کرنا ہے جس طرح آل محمد صلعم نے روٹیوں کا ایثار کیا تھا۔ جب سائل ان کے افطار کے وقت آیا اور انھوں نے تمام رات گزاری تو خداوند عالم نے سورہ ھل اتیٰ کے ساتھ ان کی تعریف کی۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ بندہ کو چاہیے زیادہ تر وہ ایثار و سخاوت مخلوق پر رحم اور ان سے نیکی کرے۔ کیونکہ یہ اولیاء خدا کے اخلاق ہیں اور یہ اصول نجات اور قرب خدا کی ایک اصل ہے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جو اس کی ٹہنی سے لٹک گیا۔ اس نے نجات پائی۔ جبرئیل کہتے ہیں کہ خداوند عالم نے فرمایا۔ یہ دین کہ جسے میں نے اپنی ذات کے لیے پسند کیا ہے۔ اس کی اصلاح سخاوت اور حسن خلق کے بغیر نہیں ہو سکتی پس جتنا ہو سکے ان دونوں کو لازم پکڑے رہو۔ آنحضرت نے فرمایا۔ خداوند عالم نے اپنے اولیاء کو سخاوت پر پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کونسا عمل افضل ہے۔ فرمایا سخاوت اور حسن خلق ان دونوں کو لازم پکڑو تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ فرمایا رزق سخی کی طرف اونٹ کی کوہان میں

Marfat.com

پھری کے جانے سے زیادہ جاری کرتا ہے۔ خداوند عالم ملائکہ پر کھانا کھانے والے کی وجہ سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ فرمایا دو خلق ایسے ہیں کہ جن سے خدا محبت کرتا ہے۔ سخاوت اور حسن خلق اور دو خلق ایسے ہیں کہ جن سے خدا بغض رکھتا ہے، بخل اور بد خلقی اور خداوند عالم نے ان دونوں کو جمع کر دیا ہے۔ اپنے اس قول میں کہ جو اشخاص نفس کے بخل سے بچا لیے گئے ہیں وہی فلاح پانے والے ہیں۔ ایک روایت ہے کہ جناب عبداللہ بن جعفر کی اولاد نے انھیں کثرت عطا پر ملامت کی تو وہ کہنے لگے اے بیٹا! اللہ نے مجھے عادی کیا ہے کہ وہ مجھے زیادہ دے اور میں نے اس کے ساتھ یہ عادت بنا رکھی ہے کہ میں اس کی مخلوق پر سخاوت کروں۔ اب مجھے خوف ہے کہ اگر میں اپنی عادت کو بدل دوں تو مادہ ہی ختم ہو جائے۔ روایت ہے کہ جناب عبداللہ اپنے ایک باغ میں گئے۔ اور اس میں ان کے بھتیجے کا ایک غلام موجود تھا۔ کہ جس کے سامنے تین روٹیاں تھیں وہاں ایک کتا اس کے قریب گیا تو اس نے اس کی طرف ایک روٹی پھینک دی۔ پھر دوسری اور پھر تیسری۔ تو آپ نے اس سے کہا تو نے خود کیوں نہیں کھایا۔ اور اسے سب روٹیاں کیوں کھلا دی ہیں۔ کہنے لگا یہ مسافر اور بھوکا ہے۔ میں نے اسے اپنی ذات پر ترجیح دی ہے۔ جناب عبداللہ کہنے لگے تجھے لوگ سخاوت پر ملامت کرتے ہیں۔ یہ تو مجھ سے بھی زیادہ سخی ہے۔ پھر اس غلام کو خرید کر کے آزاد کر دیا اور اس باغ کا مالک بنا دیا۔ تعجب ہے اس سے جو دنیا پر بخل کرے۔ جبکہ وہ اس کی طرف بڑھ رہی ہو کیونکہ سخاوت

Marfat.com

اسے فنا نہیں کر سکتی یا جس دولت اس سے پشت پھیر رہی ہو تو بخل اسے
باقی نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے بہت سے اشعار کسی نے کہے ہیں۔ "جب دنیا تجھ
پر سخاوت کرے۔ تو تم بھی اس کی سخاوت کرو۔ قبل اس کے کہ تمہارے
ہاتھ سے نکل جائے۔ نہ تو سخاوت اس کو فنا کر سکتی ہے جب وہ تیری
طرف متوجہ نہیں ہوتی اور نہ بخل اسے باقی رکھ سکتا ہے جب وہ منہ پھیر لے
اور روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین رضؓ نے کمیل بن زیاد سے فرمایا اپنے
گھر والوں کو حکم دو کہ وہ محکارم کی طرف بڑھیں اور کوشش کریں اس شخص
کی حاجت میں جو کہ سویا ہوا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کا علم
تمام مخلوقوں پر وسعت رکھتا ہے۔ کوئی شخص کسی دل میں سرور و خوشی کو
داخل نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ خدا اس سرور سے لطف پیدا کرتا ہے جب
اس شخص پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ لطف تیزی کے ساتھ اس کی طرف
آتا ہے جس طرح پیاسا شخص شراب کی طرف بڑھتا ہے تو وہ اس مصیبت کو
دھکیلتا ہے۔ جس طرح بیگانے اونٹ دھکیلے جاتے ہیں۔ فرمایا ایک
دوسرے سے بڑھ چڑھ کر محکارم کی طرف رغبت کرو اور مصیبتوں کی طرف
جلدی کرو۔ اور جان لو کہ لوگوں کی حاجات کا تمہاری طرف آنا خدا کی تم پر
ایک نعمت ہے اور زیادہ سخی وہ ہے جو اسے دے۔ جس کو اس سے
امید نہ ہو۔ اور جو شخص کسی مومن کی ایک مصیبت کو دور کرے اور خداوند عالم
اس کی بہتر دنیا کی اور بہتر آخرت کی مصیبتیں دور کر دیتا ہے اور جو احسان
کرے خدا اس کے ساتھ احسان کرتا ہے اور خدا احسان کرنے والوں کو

Marfat.com

دست روکنا ہے فرمایا جیسے یقین ہو کہ خدا اس چیز کی اس کی جگہ پھیر اور لے آئے
ا۔ جسے وہ خرچ کر رہا ہے۔ تو وہ خرچ کرنے سے نہیں رکے گا۔ اور یہ روایت
ہے کہ شیطان ہر دن ایک فرشتہ کہتا ہے وہ صدقوں پر طعنہ کرتا ہے تاکہ وہ
ہے کہ خدا ہر خرچ کرنے والے کہ اس خرچ کی جگہ اور جلدی سے
سے اور ہر نہ خرچ کرنے والے کہ مال کو جلدی تلف کرتا ہے۔ رسول اللہ نے
فرمایا جو کسی یتیم کی پرورش کرے تو اس سے فرشتہ انبیاء کی جنت کی ہے اور
وہاں پر ایک درجہ خرچ کرتا ہے۔ گویا اس نے فرض ادا کر دیا۔ اللہ کی راہ
میں خرچ کرنے والے صدقات صادق سے دادی سے کیا تمہیں معلوم ہے کہ شیخ
سے کیا مراد ہے میں نے کہا خدا اور رسول کو بہتر علم ہے فرمایا وہ شیطان سے
بڑا ہے اور فرشتہ سے زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ
شیطان صرف اس کا مال تلف کرتا ہے۔ جو اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور فرشتہ
ان پر تلف کرتا ہے جو لوگوں اور ان کے ہاتھوں میں ہو۔ یہاں تک کہ وہ لوگ
اپنے ہاتھوں میں جس چیز کو دیکھتا ہے وہ پسند کرتا ہے کہ وہ اس کو مل جائے۔
لال سے یا حرام سے اور وہ پورا نہیں ہوتا اور اس پر فنا حکمت نہیں کرتا جو
مانگنے والے کو رزق دیا ہے۔ اور بخیل کی تین علامتیں ہیں جو مانگنے کا ڈر اور سوال
کرنے والے کا ڈر کرے کہیں آ نہ جائے اور اپنے بھائیوں کو تعریف زبانی کرتا
ہے اور سختی کی تین علامتیں ہیں۔ قدرت کے بعد معاف کرنا رزق تنگ کرنا
اور صدقات کو پسند کرنا۔ نبی کریم نے فرمایا جب خدا نے جنت کو پیدا کیا تو
جبرائیل سے کہا اے پروردگار تجھے تو نے کس لیے پیدا کیا ہے۔ فرمایا تو جنتی دنیا کے
لیے۔ کہنے لگی امت مالک میرے اندر بخیلی ہوں اور کہا گیا ہے کہ ایک شخص نے خدا تعالیٰ

Marfat.com

سے سوال کیا اور عرض کی۔ اے فرزندِ رسولؐ تدبیر و تبذیر و تقتیر کی کیا تعریف ہے۔ فرمایا تبذیر یہ ہے کہ تو اپنے سارے مال کو خرچ کر دے اور تدبیر یہ ہے کہ کچھ خرچ کرے۔ اور تقتیر یہ ہے کہ کوئی چیز بھی خرچ نہ کرے۔ اس نے عرض کیا۔ اے فرزندِ رسولؐ کچھ مزید بیان فرما دیں۔ فرمایا رسول اللہؐ نے خاک کی ایک مٹھی زمین سے بھر لی اور انگلیوں کو ایک دوسرے سے کھلا رکھا۔ پھر ہتھیلی کھول دی تو آپؐ کے ہاتھ پر کچھ بھی باقی نہ رہا۔ فرمایا یہ ہے تبذیر پھر آپؐ نے خاک کی ایک مٹھی بھر لی اور انگلیوں کو قدرے قریب رکھا تو کچھ مٹی گر گئی اور کچھ باقی رہ گئی۔ پس فرمایا یہ ہے تدبیر۔ پھر ایک مٹھی بھری اور ہتھیلی کو ملائے رہے۔ یہاں تک کہ اس سے کوئی چیز نہیں گری فرمایا یہ ہے تقتیر۔ امامؑ نے فرمایا مومن وہ ہے جو اپنا مال بغیر معاوضے کے خرچ کرے اور دوسرے کے مال سے پرہیز کرے۔ فرمایا سخاوت جنّت میں ایک درخت کا نام ہے۔ جو قیامت کے دن ہر سخی کو اپنی ٹہنیوں کے ذریعے اٹھا کے جنّت میں لے جائے گا۔ اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو ہر بخیل کو اپنی ٹہنیوں سے کھینچ کر جہنّم کی طرف لے جائے گا۔ فرمایا میں نے جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ تو ہر بخیل ریاکار، دار یعنی کے نافرمان اور بخیل خور پر حرام ہے۔

---

۴۴ باب سوال کرنا

ابوذرؓ کا سوال کرنا

ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں ایک دن مسجد میں گیا تو رسول اللہ کو تنہا بیٹھے ہوئے پایا تو میں نے آپ کی تنہائی کو غنیمت سمجھا اور آپ سے فرمایا اے ابوذر مسجد میں ایک نماز ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہے تحیۃ مسجد فرمایا دو رکعت نماز ہیں نے دو رکعتیں پڑھیں پھر میں آپ کی طرف متوجہ ہوا عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے۔ پس نماز کیا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز بہتر ہے جو چاہے کم پڑھے اور جو چاہے زیادہ پڑھے ہیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا اللہ پر ایمان لانا پھر اس کی راہ میں جہاد کرنا ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کونسا مومن زیادہ کامل الایمان ہے۔ آپ نے فرمایا جو زیادہ خوش خلق ہے میں نے عرض کیا کونسا مومن افضل ہے۔ فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہ جائیں میں نے عرض کیا کونسی ہجرت افضل ہے۔ فرمایا جو برائی سے دوری اختیار کرے میں نے عرض کیا کونسی رات افضل ہے۔ فرمایا رات کا آخری حصہ میں نے عرض کیا کونسی نماز افضل ہے فرمایا لمبے خشوع والی نماز

Marfat.com

نے عرض کیا کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا کم مالدار شخص کی پوشیدہ کوشش کسی فقیر کے لیے۔ میں نے عرض کیا کونسا روزہ افضل ہے۔ فرمایا وہ واجب ہے جس کی جزا ملے گی اور خدا کے پاس اس کا کتنی گنا ثواب ہے۔ میں نے کہا کونسے غلام کو آزاد کرنا افضل ہے۔ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جس کے مالک اس کو زیادہ قیمتی سمجھتے ہوں۔ میں نے عرض کیا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو اپنے گھوڑے کے پاؤں کٹوا دے اور اپنا خون بہا دے۔ میں نے عرض کیا کونسی آیت جسے خدا نے آپ پر نازل فرمایا ہے افضل اور اعظم ہے فرمایا آیت الکرسی۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا صحف ابراہیم میں کیا تھا فرمایا سب مثالیں تھیں۔ اے مسترد بادشاہ اور تسلط پیدا کرنے والا بیشک میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ دنیا کے بعض کو بعض پر جمع کرتا جاتا رہے تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ مظلوم کی فریاد کو میرے دربار سے پلٹا دے چاہے وہ کافر اور فاسق ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس کے لیے کوئی حجاب نہیں اس کے اپنے نفس پر ہے۔ اور اس میں مثالیں تھی اور عاقل کے لیے ضروری ہے جب تک اس کی عقل مغلوب نہ ہو کہ اس کے لیے چار ساعتیں ہوں۔ ایک حصہ میں وہ اپنے مالک سے مناجات کرے اور ایک حصہ میں وہ اللہ کی صنعتوں میں غور و فکر کرے اور ایک حصہ میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ ان چیزوں میں کرے جو آگے بھیج چکا ہے یا جنہیں پیچھے چھوڑ چکا ہے اور ایک حصہ خلوت میں حلال کھانے پینے میں اپنی حاجت کو پورا کرنے میں گزارے اور عقلمند کو چاہیئے کہ اس کی کوشش تین چیزوں میں ہو آخرت کے

Marfat.com

لیے زادِ راہ تیار کرے۔ اپنے امورِ معاش کی اصلاح کرے یا خیر حاصل
سے لذت حاصل کرے۔ عقلمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے زمانہ
بصیرت ہو۔ اپنے معاملہ میں مگن رہے اور اپنی زبان کی نگہداشت کرے
جو اپنی گفتگو کو اپنے عمل کا ایک حصہ سمجھے تو اس کی گفتگو کم ہو گی مگر ان
باتوں میں جو اس کا مقصود ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صحف
کیا تھے۔ فرمایا وہ سب عبرتیں تھیں تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے
کس طرح خوش ہوتا ہے جسے آتشِ جہنم کا یقین ہے۔ وہ کس طرح ہنستا
تعجب ہے جس نے دنیا اور اس کے اہل دنیا کے ساتھ ایک حالت سے
بدلتی حالت کی طرف تغیر کو دیکھا ہے۔ پھر وہ کس طرح اس پر مطمئن ہوتا
ہے تعجب ہے جسے کل کے حساب کا یقین ہے۔ اس کے ماوجود وہ عمل
میں کوتاہی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہمارے ہاتھ میں کوئی
چیز ہے ان میں سے جو صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ میں تھا۔ اس کا کچھ حصہ
اس نے آپ پر نازل کیا ہے۔ فرمایا پڑھو اے
ابراھیم ربہ فصلی بل تؤثرون الحیاۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی
ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم وموسیٰ۔ تحقیق فلاح
پایا جس نے اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے مالک کے نام کو یاد کیا پھر
پڑھی۔ بلکہ تم زندگانی دنیا کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور
باقی رہنے والی ہے۔ بے شک یہ یعنی ان آیات کا تذکرہ پہلے صحیفوں
میں موجود ہے۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفے میں نے عرض کیا اللہ کے

Marfat.com

رسول مجھے وصیت کیجیے فرمایا میں تجھے خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تیرے تمام امور و معاملات کا سر ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مزید وصیت فرمائیں ارشاد ہوا تو تجھے لازم ہے قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر کرنا کیونکہ تیرے لیے آسمان میں یاد کیے جانے کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مزید فرمائیں۔ فرمایا تجھ پر جہاد کو اختیار کرتا ہوں کیونکہ وہ میری امت کے لیے رہبانیت ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مزید فرمائیے۔ فرمایا تیرے لیے خاموش رہنا اختیار کرتا ہوں مگر اچھی بات سے کیونکہ یہ چیز شیطان کو تجھ سے دھتکار دیتی ہے اور تیرے دین کے معاملہ میں تیری معین و مددگار ہوگی۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں اے اللہ کے رسول فرمایا زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو زائل کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیے اے اللہ کے رسول فرمایا اس کی حرمت دیکھ جو تجھ سے پیستا ہے۔ اور اس کی طرح نہ ہو کہ تجھ سے بہتر ہے کیونکہ یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ تو اس نعمت کو حقیر نہ سمجھے جو تیرے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے مزید کچھ فرمائیے آپ نے فرمایا اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ اگر وہ قطع رحمی کریں اور فقراء و مساکین سے محبت کرو۔ اور ان کے پاس زیادہ بیٹھا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے اور بتائیں۔ فرمایا اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ میں نے کہا مزید مجھے بتائیے فرمایا تجھ لوگوں کے متعلق وہ چیز لازم ہو جسے تم اپنے آپ میں جانتے ہو اور

Marfat.com

اس بات سے ان پر ناراض نہ ہو جو تجھ سے بچا لیتا ہے اور انسان کے لیے
کسے لیے کافی ہے کہ لوگوں سے اس چیز کو چھپائے جس سے اپنے آپ
چھپانا چاہتا ہے اور ان پر ناراض ہو اس کام کے کرنے میں جو تجھ کو کرنا ہے۔
ابوذر رضی اللہ عنہ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اے ابوذر
عقل جیسی نہ بزرگی نہ حرام سے رکنے جیسی ورع دیکھی گئی ہیں اور
حسن خلق اور خوش خلقی جیسا حسب اور تجھ سے نہ ملا ہم جھگڑنے کی
برائی سے اور کسی والد اپنے بیٹے کو جاہلی سے بڑی میراث کو حضور پاک نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو
خطاب فرمایا ہوتے فرمایا۔ اے علم کے متلاشی دنیا اہل و عیال اور
مال تیری اپنی ذات سے مشغول نہ کریں تم جس دن ان سے جدا ہو گے
تو اس جہان کے مثل ہو گے۔ کہ ان میں نہ رہتا گزاری ہے۔ اور صبح کے
وقت انہیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے پاس چلے گئے ہو۔ دنیا اور
آخرت دو ایسی چیزیں ہیں کہ ایک سے تم منتقل ہو کر دوسری کی طرف
جانے والے ہو۔ موت اور قبر سے اس کی درمیانی وقفہ مثل نیند کے ہے۔
کہ تم سوئے پھر اس سے بیدار ہو گئے۔ اے جاہل علم حاصل کر کیونکہ
دل کہ جس میں علم نہیں مثل اس برباد گھر کے ہے جس کا آباد کرنے والا کوئی
نہ ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا اے علم کے طلب کرنے والے
اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونے کے لیے کچھ آگے بھیج دے کیونکہ تم اپنے عمل
کے گروی ہو۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اے علم کے تلاش کرنے والے
نماز پڑھو قبل اس کے کہ رات دن میں نماز پڑھنے کی قوت تم میں نہ رہے

Marfat.com

نماز کی مثل نمازی کے لیے مثل اس شخص کے ہے۔ جو کسی صاحب سلطنت کے پاس جائے۔ پس وہ خاموشی سے اس کی بات سُنے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو۔ پس اسی طرح مرد مسلمان اللہ کے حکم سے جب نماز میں ہوتا ہے تو خدا مسلسل اس پر نظر رحمت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے۔ اے علم کے متلاشی صدقہ کو قبل اس کے کہ کچھ دیجیے یا روکنے کی تجھ میں قدرت نہ رہے۔ کسی شخص کے صدقہ دینے کی مثال ایسی مرد جیسی ہے کہ جو کسی گروہ کو کسی خون بہانے کی وجہ سے مطلوب ہو پس وہ اُن سے کہے کہ مجھے قتل نہ کرو۔ اور میرے لیے ایک مدت مقرر کرو کہ جس میں تمھیں راضی کرنے کی کوشش کروں گا۔ اسی طرح مرد مومن جب خدا سے جب کوئی صدقہ دیتا ہے۔ تو خدا اس کی گردن سے ایک گروہ گناہوں کا ہے۔ یہاں تک کہ خداوند عالم کچھ لوگوں کو موت دیتا ہے جب کہ وہ اللہ سے راضی ہوتا ہے اور جس سے خدا راضی ہو جائے تو اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اے علم کے متلاشی بے شک یہ زبان اچھائی اور بُرائی کی چابی ہے۔ پس اپنے منہ پر مہر لگا دے جس طرح اپنے سونے چاندی کو مہر لگا کے رکھتا ہے۔ اے علم کے متلاشی یہ مثالیں خدا نے لوگوں کے لیے بیان کی ہیں اور فرمایا ہے کہ انھیں عقلمندوں کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اے علم کے متلاشی گویا دنیا کی کوئی چیز ہوتی ہی نہیں سوائے اس عمل کے جس کی اچھائی معبد اور بُرائی مضر ہو۔ مگر جس پر خدا رحم کرے۔ اے علم کے متلاشی تجھے تیرے اہل و عیال اور مال تیری اپنی ذات سے صرف

Marfat.com

نہ رکھیں کیونکہ دوستی ہرگز کسی چیز سے بے پرواہ نہیں کر سکتے۔

---

۴۵ چوالیسواں باب

اللہ کی ولایت کا بیان

ارشاد قدرت ہے کہ خبردار اولیاء خدا پر نہ خوف ہے اور نہ وہ محزون ہوں گے یعنی اولیاء اللہ کی ولایت اس کی معرفت اور اس کے بعد کی معرفت اولیاء اللہ یعنی تعلیم المعلوم کی معرفت سے ان کی دوستی اور تمام اولیاء خدا کی دوستی اللہ رسول اور اہل بیت کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا اور ہر اس شخص سے برائت کرنا جو دین اسلام کے ساتھ اللہ کا دین نہ نبی کے اور تعلیم قرآن کا عقیدہ (دستور) اللہ کے لیے دوستی اور اس کے لیے دشمنی رکھتا ہے اور اس کا کوئی راستہ نہیں جب تک کہ ان کی معرفت نہ ہو جائے۔ اور جب تک انسان اولیاء خدا کو نہ پہچانے۔ پس ان سے دوستی رکھے اور اولیاء خدا کو نہ پہچانے تاکہ ان سے دشمنی رکھے۔ تو وہ اس سے عاجز نہیں کہ وہ اللہ کے کسی ولی سے دشمنی رکھے یا اس کے کسی دشمن سے محبت کرے اور اس کی وجہ سے وہ ولایت کی راہ سے ایسا ایمان سے خارج ہو جائے اور ان میں سے کوئی پیرایہ بھی نہیں کہ جس پر کتاب خدا اور سنت نبی میں دلالت نہ پائی جاتی ہو۔

Marfat.com

اور اس کی تشریح کتب علمی میں موجود ہے اور عقلمند کو چاہیے کہ وہ خود بیان سے مستغنی ہو اور اہل ولایت کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کرے اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی زبان پر فکر کو لازم قرار دے اور دنیا سے کنارہ کشی کرے اور اہل علم کی صحبت سے نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور صالحین کے آثار کی اتباع کرے اور ان کے دکھائے ہوئے راستہ کی اقتدا کرے پھر وہ دنیا کو تھوڑا کرے اور معاش میں سے جو کچھ مل جائے اس پر قناعت کرے اور بہترین تربیت والی افضل سے اس کا قرب حاصل کرے۔ نماز نوافل اور بچاؤں سے نکل کر سے ان کی حاجات کو پورا کرے۔ ان سے علم روکی کرے اور جو ناواقف ہو اپنے آپ پر انہیں ترجیح دے اور ان دنوں کے روزے رکھے جن کے روزے مستحب ہیں اور اپنے شکم کو حرام سے اور زبان کو بیہودہ کلام سے بچائے اور یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جس طرح وہ اس سے محبت کرتا ہے دنیا اور وہ دوست رکھتا ہے صالحین کو تو چاہیے وہ اسے اپنے نفس کے پیچھے نہ لگائے بلکہ اس پر نگرانی کرتا اور اس کو ہوا پرستی کو برا جانے اور یہ جان لے کہ وہ شخص میرے ساتھ جنگ کرنے کا اعلان کرتا ہے جو میرے کسی ولی کو تکلیف پہنچائے یا میرے کسی ولی کو ڈرائے اور ڈرا دھمکی پھر یہ تردد نہیں ہوتا کہ جسے میں کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح تکلیف دہ امور میں تردد نہیں ہوتا جو میرے کو پسند نہ کرتا ہو اور میں مکروہ سمجھتا ہوں اس چیز کو جو اسے ناپسند ہے۔ امام جنید رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب تک بندہ

کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے اولیاء کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ پس ایک گروہ کھڑا ہوگا۔ جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا ہڈیوں کو چبا رہے ہوں گے وہ لوگ جو مومنین کو اذیت دیتے تھے اور ان سے دشمنی کرتے تھے اور ان سے متعلق رکھتے اللہ ان کے ان کاموں کی سزا دینے کا حکم دیا جائے گا۔ فرمایا جو کسی مومن کو تکلیف پہنچائے گا تو خدا ہمیشہ اس کی تکلیف دہ نیند حائل رہے گا۔ جب تک کہ وہ اس کو تکلیف نہ دے گا۔ فرمایا جو مومن کسی مومن کی غیبت کرے گا تو خدا ہمیشہ اس کی تکلیف دہ نیند حائل رہے گا۔ فرمایا جو

پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا۔ یہاں تک کہ اس کے پسینہ سے وادیاں بہنے لگیں گی اور ایک منادی ندا دے گا کہ یہ وہ ظالم ہے کہ جس نے اللہ کے حق کو روک رکھا تھا۔ فرمایا پس اسے چالیس دن تک گردش کی جائے گی اور پھر آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کسی بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اسے اس سے کوئی برائی پہنچے پھر وہ بلا اسے پہنچے یا نہ پہنچے تو وہ آگ میں جائے گا اور جو کسی بادشاہ کے ذریعہ کسی مومن کو ڈرائے اور اس سے اسے کوئی مکروہ چیز لاحق ہو تو وہ شخص فرعون اور آلِ فرعون کے ساتھ جہنم میں ہوگا۔ فرمایا جو کسی مومن کے فضائل لفظ کی ایک چیز کے ساتھ ادا کرے تو قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے مایوس ہے۔ فرمایا شیطان کی شرکت کے علامات میں سے یہ ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں کہ انسان فحش بکتا ہو اور یہ پہچان نہ کر سکے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یا اس کو کیا کہا جا رہا ہے تو بے شک شیطان اس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ (یعنی اس کے اعتقاد نسلط کے وقت شیطان اس میں شریک تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ عالم سے جنت حرام کر دی ہے ہر فحش کلامی کرنے والے بیہودہ گفتگو کرنے والے کہ جو پرواہ نہیں کرتا کہ کیا کہہ رہا ہے یا اسے کیا کہا جا رہا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا کے بندوں میں سے بدترین شخص وہ ہے کہ جس کی ہمنشینی اس کی فحش کلامی کی وجہ سے چھوڑ دی جائے۔ صادق نے فرمایا لوگ جن کی بدکلامی سے ڈرتے ہوں وہ جہنم کی آگ میں ہے۔ رسول اللہ

Marfat.com

نے فرمایا قیامت کے دن بدترین لوگ وہ ہیں جن کی عزت ان کے شر سے محفوظ رہنے کی وجہ سے کی جائے۔ مومن میں آٹھ صفات ہونی چاہئیں۔ سخاوت کے وقت باوقار، مصیبتوں پر صابر۔ آسائش کے وقت شکر گزار جو کچھ خدا اسے عطا کرے اُس پر قانع رہے۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے۔ دوستوں کا بوجھ اٹھائے۔ اس کا بدن اس سے محفوظ ہو اور لوگ اس کے شر سے راحت میں ہوں۔ کامل ولی وہ ہے جس کے اقوال و افعال کتاب و سنت کی موافقت میں ہوں اور جو شخص اس قسم کا ہو، تو خداوند عالم اس کی برائیوں کو اپنے لطف و کرم سے بھر دیتا ہے۔ اس کے تمام معاملات میں اور اس کی عدم موجودگی اور موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس کے اہل و عیال اولاد اور اولاد در اولاد اور اس کے ہمسایوں کی نگہبانی کرتا ہے۔ کیونکہ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ خداوند عالم ایک شخص کی اولاد در اولاد اور اس کے اردگرد کے گھروں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اس آیت کہ (ان دو یتیموں کا باپ صالح تھا) کی تفسیر میں آیا ہے۔ کہ ان دو بچوں اور ان کے نیک باپ کے درمیان سات پشتوں کا فاصلہ تھا۔ اور بعض نے ستر پشتوں کا کہا ہے۔ اور ولی اللہ زمین میں خدا کا ایک پیغمبر ہے۔ جسے مومن تو جانتے ہیں اور نیک لوگ جس کے مشتاق رہتے ہیں اور دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا شغل اللہ کے لیے اس کا ہتھ و چشم خدا کے لیے اور اس کا ذرا اور پناہ یعنی اللہ کی طرف ہوتا ہے۔ جب خدا چاہتا ہے کہ کسی بندے سے دوستی کرے تو اس کی زبان پر اپنے ذکر اور اس کے

Marfat.com

دل پر اپنے فکر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ جب وہ فکر سے اطمینان حاصل کر لیتا ہے تو اس کے لیے قرب کا دروازہ کھلتا ہے۔ پھر اس پر خدا کے ساتھ حالت رہنے اور مخلوق سے وحشت کرنے کا دروازہ کھلتا ہے۔ پس اسے دکھائی دیتا ہے کہ کسی پر چھپا ہوا ہے اور سنائی دیتا ہے کہ کیا سنا جا رہا ہے اس کے ساتھ چلا پھرتا ہے اور اس کے دل پر اللہ کی عزت کا وار کیا جاتا ہے۔ اور اس کے دل اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے اور اس سے رزق کا خزانہ، حلال اور حرام کا فرق دور ہو جاتے ہیں اور کسی طرف سے توکل اور خدا کی تسبیح پر راضی ہونا اس کے دل میں اتر جاتا ہے۔ اسی لیے خدا فرماتا ہے۔ یاد رکھو اللہ کے اولیاء پر نہ خوف ہوتا ہے اور نہ وہ محزون ہوتے ہیں اور دلی خوشی قیامت کے دن کی ہولناکی اور جہنم کی آگ سے مامون ہوتا ہے۔

چھبیسواں باب

امیر المومنین کی آخر ظاہرین کے مواعظ

امیر المومنین نے فرمایا کہ تم اس شخص کی طرح نہ ہو جاؤ جو بغیر عمل کے آخرت کی امید رکھتا ہو اور طویل امید کی وجہ سے توبہ کو تاخیر میں ڈالتا ہو۔ دنیا میں گفتگو تو زاہدوں جیسی کرتا ہے اور اس میں کام دنیا کی طرف میلان رکھنے والوں

جیسا کہ ہے اگر اس کو دیا جائے تو بہتر ہو۔ اور اگر اس سے کچھ بڑھا دیا
جائے تو باقی پر قناعت نہ کرے۔ جو کچھ اسے دیا گیا ہے اس کو شکریہ کے ساتھ
ہو اور جو کچھ باقی ہے اس کی زیادتی کا طالب ہو۔ لوگوں کو مخلوق کرنے اور
خود رکنا ہو۔ اور اپنی چیزوں کا حکم دیتے کچھ نہیں کرتا نیکی
والوں کی دوستی کا دم بھرتا ہے لیکن ایسا جیسا کہ نہیں کرتا۔ اور گنہگاروں
سے نفرت رکھتا ہے حالانکہ یہ اس سے اپنے ہیں۔ مرنے کے گمان کی
اور زندگی جانے کی امید رکھتا ہے اور اپنے پر قیامت کرتا ہے
اور جانے کو اور جسے بڑی مشغول ہو کر ناموں ہو جاتا ہے۔ جب عافیت میں
ہو تو اپنے آپ امن میں ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو نا امید
ہو جاتا ہے۔ اگر اسے کچھ دیا جائے تو بہت شکر کرتا ہے اور
اگر اسے تکلیف و آرام مل جائے تو صبر کرتا ہے جو کچھ پہنچتا ہے جس چیز کا اس
گمان ہے اس میں اس کا نفس غلبہ کر لیتا ہے۔ اور یہ اس نفس پر اس چیز
میں غالب نہیں آتا جس کا یقین ہے دوسرے پر جو اس سے گمان کی
وجہ سے ڈرتا اور اپنے لیے اس سے زیادہ کی امید رکھتا ہے۔ اگر تنگی
دلو تنگ ہو جائے تو اترا تا اور دنیا میں مفتون ہو جاتا ہے۔ اور اگر فقیر و
تنگدست ہو جائے تو ناامید اور شکست ہو جاتا ہے۔ جب عمل کرے
تو کوتاہی کرتا ہے اور سوال کرنے میں مبالغہ کرتا ہے۔ اگر کوئی شہوت
حاضر ہو تو گناہ کو کر لیتا ہے۔ اور توبہ کو تاخیر میں ڈالتا ہے اور اگر کوئی

Marfat.com

تکلیف آجائے تو شرافت سے الگ ہو جاتا ہے۔ عبرت کی بیان کرتا ہے لیکن عبرت حاصل نہیں کرتا اور وعظ و نصیحت میں مبالغہ کرتا ہے اور خود وعظ حاصل نہیں کرتا وہ باتوں میں نازو نخرہ کرتا ہے اور عمل کم کرتا ہے۔ فنا ہونے والی چیز میں رغبت اور باقی رہنے والی میں تسامح اور چشم پوشی کرتا ہے۔ غنیمت کو نادان اور نادان کو غنیمت سمجھتا ہے۔ موت سے ڈرتا ہے اور فوت ہونے والی چیز میں جلدی نہیں کرتا۔ دوسرے کی معصیت و گناہ کو عظیم سمجھتا ہے اور اپنے زیادہ کثیر گناہوں کو کم سمجھتا ہے اور اپنی اس اطاعت کو زیادہ سمجھتا ہے۔ جسے دوسرے سے حقیر جانتا ہے وہ دوسرے لوگوں پر طنز کرتا ہے اور اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ اغنیا کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں کرتا۔ فقرا کے ساتھ بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے سے اسے زیادہ پسند ہیں اپنی ذات کے لیے دوسروں پر حکم چلاتا ہے۔ اور دوسروں کے لیے اپنے اوپر حکم نہیں لگاتا۔ دوسرے کو ہدایت کرتا ہے اور اپنے آپ کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کی اطاعت ہوتی ہے اور وہ خود نافرمان ہے۔ دوسروں سے پورا لیتا ہے اور خود پورا نہیں دیتا۔ اپنے مالک کو چھوڑ کر مخلوق سے ڈرتا ہے اور مخلوق کے معاملہ میں خدا سے نہیں ڈرتا۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا اے نوف ہم ایک طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ ہماری طینت سے خلق ہوئے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ہم سے ملحق ہو جائیں گے۔ نوف کہتا ہے میں نے عرض کیا میرے لیے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان کیجیے۔ اے امیرالمومنینؑ میں آپ

Marfat.com

شیعوں کا تذکرہ سُن کے رو پڑے ۔ پھر فرمایا اے نوف میرے شیعہ خدا کی قسم
یقیناً وہ بروز بار اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے عالم ہیں ۔ اس کی اطاعت
اور حکم کے عامل ہیں ۔ اس کی محبت کی طرف ہدایت یافتہ اس کی عبادت
نے انکھیں کمزور کر دیا ہے ۔ لمبے کے ساتھی نماز تہجد کے لیے بیدار رہ کر
ن کے چہرے زرد ، رو رو کر اُن کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں ۔ ذکر الٰہی سے
ی کے ہونٹ خشک ہو چکے ہیں ۔ بھٹک کر راہ کر اُن کے شکم کمر سے مل گئے
ں ۔ رہا نیند تو اُن کے پہلوؤں سے پہچانی جاتی ہے اور رہا نیند تو اُن کی
امت ہے ہر تاریکی کے لیے وہ چراغ ہیں ، ہر فتنہ کے لیے وہ پشت پناہ ہیں
مسلمانوں سے دشمنی نہیں کرتے ۔ وہ ان کے اخلاق کے پیچھے نہیں
ہ جاتے ۔ ان کی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں اور اُن کے دل محزون ہیں اور
ا کے نفوس پاکیزہ و پاکباز ہیں ۔ ان کی حاجت تھوڑی ہیں ۔ ان
ا کے نفس اُن سے سخت میں اور لوگ اُن سے راحت و آرام میں ہیں ۔ وہ
شیار اور عقلمند ہیں خالص مخلص اور شریف ہیں ۔ وہ اپنے دین کے بچانے
ے لیے بھاگ کر پہنچتے ہیں اگر وہ حاضر ہوں تو پہچانے نہیں جاتے
راگر غائب ہوں تو انکو تلاش نہیں کیا جاتا ۔ ایسے لوگ میرے پاکیزہ
بعہ ہیں اور میرے مکرم ۔ تحقیق مجھ کو انہوں سے محبت ہے ۔ بہشت کتنا مشتاق ہے
ان کا ۔ اور حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یا میں درخت ہوں ۔ فاطمہؑ اس کی شرع ہے علیؑ اس کی شاخ ہے حسنؑ و حسینؑ
ل کا پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کی ٹہنیاں ہیں ۔ پس جو بندہ ہم اہل بیت

Marfat.com

سے محبت کرتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور اس شخص کی شان یہ ہے کہ جب تک یہ اس کے گھر یعنی قبر میں داخل نہ ہو لے اس سے محبت کرتے ہیں اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے خدا گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں۔ اے عمر! تیرا خدا تیرا ولی اور معلم ہے اور تجھ پر لازم ہے کہ تو نصیحت حاصل کرے اور اس میں شک نہ کرے کہ خدا اور عالم تجھ سے اور قیامت تک آنے والے تیرے شیعوں اور محبت و مودت کرنے والوں سے میثاق لیا ہے پس وہ میرے شیعہ اور مجھ سے محبت و مودت کرنے والے ہیں اور وہ صاحبانِ عقل ہیں۔ اے عمر! اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں اپنی جنت میں اپنے اعلیٰ درجہ میں شاہ ہوں کے مکانات میں ٹھہرائے اور اس پر حق ہے کہ وہ پاک و پاکیزہ ہیں اور صادق سے روایت ہے آپ سے سوال کیا گیا کہ معرفت کے بعد کونسا عمل افضل و برتر ہے۔ فرمایا معرفت کے بعد کوئی عمل اس نماز کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور معرفت و نماز کے بعد کوئی چیز زکوٰۃ کے برابر نہیں اور زکوٰۃ کے بعد حج کے برابر کوئی چیز نہیں اور اللہ سبحانہ کی ابتداء اور انتہا ہماری معرفت ہے اور ان کے بغیر جانے سے نیکی کرتے اور ان سے موالات کرتے (دینار و درہم کو خرچ کرنے) کی طرح کوئی چیز نہیں کیونکہ یہ تو دو قدم ہیں جو شیعہ چلتے ہیں کہ جن کے ساتھ

Marfat.com

خدا نے اپنی مخلوق کا امتحان کیا ہے۔ الو چیزوں کے بعد کہ جن کو میرے نے
شمار کیا ہے۔ اور میں نے کوئی چیز زیادہ جلدی غنی و تونگر بنانے والی اور
فقر و فاقہ کو دور کرنے والی اس گھر کے ہمیشہ حج کرنے کے مقابلہ میں نہیں
دیکھی اور ایک واجب نماز اللہ کے نزدیک ہزار حج اور ہزار عمرہ کے برابر
ہے جبکہ مبرور و مقبول ہوں اور ایک حج اللہ کے نزدیک سونے سے بھری
ہوئی کرہ سے بلکہ پوری دنیا سونے اور چاندی سے پر ہو کر جتنے راہ خدا
میں خرچ کیا جائے تو اس سے بہتر ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے
محمد صلعم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا ہے کہ ایک مرد مسلمان کی حاجت روائی
کرنا اور اس کی مصیبت کو دور کرنا۔ اللہ کے نزدیک ستر حج طواف اور عمرہ
یہاں تک کہ آپ نے دس تک شمار کیا ہے۔ افضل ہے۔ پھر آپ نے
ہاتھ بلند کیا اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور خیر و بھلائی سے غافل نہ ہو جاؤ۔
اور اس میں سستی نہ کرو۔ کیونکہ خدا اور اس کا رسول تم سے اور تمہارے
اعمال سے مستغنی ہیں اور تم اللہ کے محتاج ہو اور تمہارا وہ عالم ہے تمہارے
اسلاف و اقوام سے تمہیں جنت میں داخل کرنے کا ایک سبب بنا دیا ہے۔
حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ ضعیف سے ضعیف شخص کو بھی نہیں دیکھا
ہے اور امیر المومنینؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ سے
ارشاد فرمایا کہ خدا کی اس کی مخلوق میں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ لوگ اپنی
حاجات میں ان کی پناہ لیتے ہیں۔ جن کو خدا کے عذاب سے امان
ہیں رکھا ہے آپ کے مشابہ۔ سے جناب رسالتمآب سے مروی ہے کہ اللہ کے

Marfat.com

نزدیک افضل اعمال میں سے گرم ولوں کو ٹھنڈا کرنا اور بھوکے جگروں کو سیر کرنا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی کہ محمدؐ کی جان جس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ وہ بندہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کے سوئے اور اس کا بھائی یا فرمایا اس کا مسلمان پڑوسی بھوکا ہو۔ اور نبی کریمؐ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو کسی مومن کو لباس پہنائے تو خداوند عالم اسے ہزار بہشتی حلے پہنائے گا اور اس کی ہر اندام جامہ پوشی کرے گا۔ اور خداوند عالم اس کے لیے سات سال کی عبادت لکھ دے گا۔ اور اس کے سب گناہ معاف کر دے گا۔ اگر چہ وہ گناہ آسمان کے ستاروں سے زائد ہوں اور قیامت کے دن خداوند عالم اسے ہزار شہیدوں کا ثواب دے گا اور اس کی شادی ہزار حور سے کرے گا۔ اور خداوند عالم اس کے لیے جہنم سے برائت کا پروانہ اور پل صراط سے گزرنے کا گذرنامہ لکھ دے گا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا جب ایک دوسرے کی ملاقات کرو تو مصافحہ کے ساتھ ملو۔ اور جب ایک دوسرے سے جدا ہونے لگو تو استغفار کے ساتھ یعنی ایک دوسرے کے لیے طلب مغفرت کرکے) جدا ہو اور امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لیے چلے تو ستر ہزار فرشتوں سے خدا اس پر سایہ کرتا ہے اور وہ جو قدم اٹھائے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک گناہ گرا دیتا ہے اور اس سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت سے فارغ ہو جاتا ہے تو خداوند عالم اس کے لیے جتنی حاجتیں اس کی پوری کی ہیں ان کے بدلے حج و عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھتا ہے۔ صادقؑ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے

مومن بھائی کی حاجت و ضرورت کے لیے چلے تو اللہ کریم اس کو ایسا
ہزار غلام آزاد کرانے اور ہزار گھوڑا زین و لجام کے ساتھ اللہ کی راہ میں دینے
سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت میں اللہ
کو راضی کرنے کے لیے کوشش کرے تو خداوند عالم اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ
دے گا۔ یہ جن کے ذریعہ وہ اپنے رشتہ داروں پڑوسیوں، بھائیوں اور جان
پہچان والوں کو بخشوا سکے گا۔ فرمایا جو شخص اپنے مصیبت زدہ مومن بھائی کی
اس کے کہنے پر اعانت کرے اور اس کی مصیبت کو دور کر دے۔
یا اس کی حاجت کے پورا ہونے میں اس کی مدد کرے تو خداوند عالم اس سے
اس کے لیے بہتر ان نیکیوں کو دے گا جن میں سے ایک جلد کی سزا سے
جس سے اس کا امر معاش درست ہو جائے گا۔ اور اگر اس کے لیے قیامت
کی گھبرا دینے والی چیزوں اور ہولناکیوں کے لیے ذخیرہ کر دے گا۔ فرمایا جو
کسی مومن کی مصیبت کو دور کرے اور وہ تنگدست ہو تو خداوند عالم اس کی
دنیا و آخرت کی حاجات کو آسان کر دے گا۔ فرمایا جو کسی مومن کے مشکل کو
دور کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جو کسی کافر کے مشکل کو دور کرے تو
اس پر حق ہے کہ اس کے پیٹ کی جہنم سے پھیر دے۔ فرمایا اگر میں ایک مومن
کو سیر کروں تو اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں لوگوں کے
فن کو سیر کروں۔ میں نے عرض کیا اتنی کیا ہے۔ فرمایا ایک لاکھ یا اس سے زیادہ
نام محمد باقر سے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خداوند عالم ملکوت سماوات
میں اسے تین جنتوں کے کھانے کھلائے گا۔ فرمایا جو جنت عدن اور علیین

حضرت علیؑ نے فرمایا جس مرد مومن کے گھر میں مومنین آئیں اور وہ انھیں کھانا کھلائے اور سیر کرے تو یہ عمل غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ امام زین العابدینؑ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے تو خداوند عالم اسے جنت کے میوے کھلائے گا۔ اور جو کسی پیاسے مومن کو سیراب کرے تو خداوند عالم اسے بہترین مہر شدہ شراب سے سیراب کرے گا۔ صادقؑ سے مروی ہے کہ جو کسی مومن کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو مخلوق خدا میں سے کوئی مقرب اور نبی مرسل محمدؐ کو سوائے ذات خدا کے کسی کو معلوم نہیں کہ اسے آخرت میں کیا اجر ملے گا۔ پھر فرمایا بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا اسباب مغفرت میں سے ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے یا بھوک دا ذا مس کے دنوں کسی قریبی یتیم کو یا خاک آلودہ مسکین کو کھانا کھلائے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی عام مل سکتا ہو تو خداوند عالم ہر گھونٹ کے بدلے اسے ستر ہزار نیکیاں عطا کرے گا۔ اور جو ایسی جگہ سیراب کرے۔ جہاں پانی نہ مل سکتا ہو تو گویا اس نے اولاد اسماعیلؑ میں سے دس غلاموں کو آزاد کیا ہے۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کسی مومن کو کھانا کھلانا اللہ کے نزدیک دس غلام آزاد کرنے اور دس حجوں سے زیادہ محبوب ہے اور جو اسے لباس پہنائے سردی کا لباس یا گرمی کا تو خدا پر حق ہے کہ وہ اسے جنت کا لباس پہنائے اور اس پر سکرات موت کو آسان کر دے اور اس کی قبر میں وسعت دے دے اور جب قبر سے نکلے تو ملائکہ آکر اسے خوش خبری دیں گے جس طرح خدا فرماتا ہے کہ ملائکہ ان سے ملاقات کریں گے (اور کہیں گے) نہ

ڈرو اور نہ محزون رہو اور تمہیں اس جنت کی بشارت ہو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو جب وہ ننگا ہو لباس پہنا لے تو خدا اس کو استبرق جنت میں سے پہنائے گا۔ اور جو اُسے تنگدستی کی حالت میں لباس پہنائے تو وہ ہمیشہ خدا کی پردہ پوشی میں رہتا ہے۔ جب تک اس کے بدن کا کوئی ٹکڑا باقی ہے۔ آپ نے فرمایا جو کسی مسلمان فقیر کو لباس پہنائے جب کہ وہ ننگا ہو یا کسی چیز میں اس کی اعانت کرے جو اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہو اس کی معیشت میں سے تو خداوند عالم اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے توکل کرتا ہے۔ جو اس کے لیے استغفار کریں گے۔ اس کے ہر گناہ سے جو وہ کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ صور پھونکا جائے گا وارد ہوا ہے کہ ایک مشرک نے کسی مومن کے ساتھ کچھ لطف و مہربانی کی۔ جب وہ مر گیا تو خداوند عالم نے اس کی طرف وحی کی کہ اگر میری جنت میں کسی مشرک کا مسکن ہوتا تو میں تجھے ضرور اس میں سکونت دیتا۔ لیکن یہ اس کے لیے حرام ہے جو مشرک ہو کر مرے۔ لیکن اسے آگ اس کے سامنے تو دو۔ لیکن اسے اذیت و تکلیف نہ پہنچا۔ فرمایا دن کے دونوں کنارے پر اس کی رزق آتا ہے جہاں سے خدا چاہتا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا جو کسی مومن کو خوش کرے۔ خداوند عالم اس کے لیے اس خوشی کی ایک شکل پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے ساتھ ہر ہولناک موقعہ پر رہتی ہے اور اُسے جنت کی خوش خبری دیتی ہے۔

Marfat.com

بیسٹا لیسواں باب

دعا اس کی برکت اور فضیلت

خداوند عالم فرماتا ہے مجھے بلاؤ میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ اور خداوند عالم فرماتا ہے یا وہ جو مضطر کی دعا کو قبول کرتا ہے اور برائی کو اس سے دور کرتا ہے فرمایا جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔ یعنی مجھ سے دعا کرتے۔ ہے فرمایا تجھ سے پہلے جو نے انبیاء گزرے ہیں اور سختی و شدت کے ساتھ ان کی گرفت کی گئی وہ تضرع و زاری کیا کرتے۔ فرمایا جب ان پر سختی آتی ہے تو وہ تضرع و زاری کیوں نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے دل تو سخت ہو جاتے ہیں۔ فرمایا تمہیں مشکل اور تنگی کی تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے کہ جب تم تضرع و زاری کے ساتھ پکارتے اور چپ چپ کے اس سے دعا کرتے ہو۔ اور خداوند عالم نے ایک قوم کی دعا کرنے پر مدح کی ہے۔ پس فرمایا یہ لوگ خیرات کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہم سے رغبت کرتے اور ڈرتے ہوئے دعا کرتے تھے۔ اور ہمارے سامنے خشوع و خضوع کرتے تھے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ افضل عبادت دعا ہے۔ فرمایا دعا عبادت کا گودا ہے۔ فرمایا جب خدا کسی بندے کو دعا کی اجازت دیتا ہے تو اس کی رحمت کی طرف قبولیت کا دروازہ اس کے لیے کھول دیتا ہے۔ اور دعا کر کے کہتے ہیں کہ کوئی ہلاک ہونے والا ہرگز ہلاک نہیں ہوتا اور اس میں شک

Marfat.com

نہیں کہ خدا غصہ ہوتا ہے جب اُس سے سوال نہ کیا جائے۔ اِس لئے تم
سے ہر ایک اپنے مالک سے سوال کرے یہاں تک کہ جوتے کے تسمے کے
متعلق بھی جب وہ ٹوٹ جائے اور یہ کہ مومن کا حصہ یا ردعا ہے۔ فرمایا کہ خدا
اپنے بندے کو پسند کرتا ہے جو مانگے اور گڑگڑائے اور تضرع و زاری کرے
امیر المومنین فرماتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ خداوند عالم اپنے بندے کے لیے
دعا کا دروازہ تو کھول دے اور توبہ کا دروازہ اس کے لیے بند کر دے
حالانکہ وہ کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کرتا ہوں۔ اور یہ نہیں ہو سکتا
کہ خدا توبہ کا دروازہ کھول کر مغفرت کا دروازہ بند کر دے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے
کہ وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف
کر دیتا ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا شکر کا دروازہ کھول دے اور زیادتی
کا دروازہ بند کر دے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو تو میں ضرور زیادہ
دوں گا اور یہ ہو سکتا ہے کہ وہ توکل کا دروازہ تو کھول دے اور توکل کرنے
والے کے لیے خدا نے نکلنے کا کوئی دریچہ نہ تراز دے۔ کیونکہ خدا فرماتا
ہے کہ جو اللہ سے ڈرے۔ وہ اس کے لیے (مصائب سے) نکلنے کا
راستہ نکال دیتا ہے اور اسے رزق دیتا ہے۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہیں
ہوتا اور جو اللہ پر توکل کرے تو خدا اس کے لیے کافی ہے اور فرمایا دعا مصیبت
کو روک دیتی ہے۔ فرمایا جسے اس بات کی خوشی ہو کہ اس سے مصیبت
پھٹ جائے تو وہ زیادہ دعا کرے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ وہ پورے اہتمام
سے شروع کرنے والے دل اور خالص نیت اور خشوع سے شروع کرنے والے بندے اور

Marfat.com

اظہارِ ذلّت کرنے والے اعتماد و جوارح اور قبولیت پر یقین و اثق کے ساتھ دعا کرے تاکہ خدا کا یہ قول صادق آئے کہ مجھ سے دعا کرو تو میں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں۔ جب کہ اس کا دل غیر خدا کے ساتھ مشغول نہ ہو امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ دعا کی چار شرطیں ہیں پہلی یہ کہ نیت حاضر ہو۔ دوسری یہ کہ دل میں خلوص ہو۔ تیسری یہ کہ جس سے سوال کر رہا ہے۔ اس کی معرفت رکھتا ہو۔ چوتھی یہ کہ سوال کرنے میں منصف ہو۔ کیونکہ روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ ایک شخص کے قریب سے گزرے جو سجدے میں گریہ و دعا اور تضرع و زاری کر رہا تھا۔ جناب موسیٰؑ نے عرض کیا خدایا اگر اس بندہ کی حاجت میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو پورا کرتا۔ خداوند عالم نے ان کی طرف وحی کی۔ اے موسیٰؑ یہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔ اور اس کا دل اس کی بھیڑ بکریوں میں لگا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر یہ اتنا طویل سجدہ کرے کہ جس سے اس کی کمر ٹوٹ جائے اور اس کی آنکھیں پھوٹ جائیں تو بھی میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب تک یہ اس حالت سے منتقل نہ ہو جو میری مبغوض ہے۔ اس کی طرف جسے میں پسند کرتا ہوں اور خداوند عالم فرماتا ہے کہ میرا بندہ کسی حاجت کی مجھ سے دعا کرتا ہے پس میں اس کے پورے کرنے کا حکم دے دیتا ہوں۔ پھر وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں فرشتے سے کہتا ہوں کہ میرا بندہ گناہ کر کے میری ناراضگی کا نشانہ بن چکا ہے۔ پس لہٰذا یہ میرے غضب کا مستحق ہو گیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ میری اطاعت کے بغیر نہیں حاصل ہو سکتا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ بندہ اپنے ہاتھ بارگاہِ الٰہی میں

بلند کرتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے۔ پس اس کی دعا کیسے قبول ہو جب کہ اس کی یہ حالت ہے۔ فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جن سے دنیا و آخرت کی خیر حاصل ہو سکتی ہے۔ نعمت کے وقت شکر کرنا۔ شدت کے وقت صبر کرنا اور مصیبت کے وقت دعا کرنا۔ اور امیر المومنینؑ نے فرمایا جب لوگوں سے نعمتیں زائل ہو جائیں اور تکلیفیں نازل ہوں۔ اگر اس وقت پورے شوق سے اور سچی نیتوں کے ساتھ اور خالص دلوں کے ساتھ خدا سے پناہ لیں تو ہر بھاگی ہوئی نعمت اور ان کے ہر فاسد کی اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن لوگ تو اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ لہذا وہ ان سے چھن جاتی ہیں اور خدا تو اس شرط پر نعمتیں عطا کرتا ہے کہ ان کا شکر ادا کیا جائے۔ اور ان میں جو حقوق ہیں ان پر قیام کریں۔ اور جب کوئی بالغ و عاقل اسے چھوڑ دے تو خدا کو نعمت کے تغیر و تبدل کا حق ہے۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ بیمار ہو جانا بدن کی زکوٰۃ ہے اور نیکی کرنا نعمتوں کی زکوٰۃ ہے اور ہر نعمت سے ہی نیکی کی جاتی ہے۔ نعمت کے چھن جانے کا خرچ کس قدر تغیر نعمت سے محفوظ رکھتا ہے۔ فرمایا خدا کی قسم خدا کسی قوم سے نعمتوں کو نہیں چھینتا۔ مگر ان گناہوں کی وجہ سے جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں۔ پس نعمتوں کو شکر کر کے روکے رکھو اور اطاعت کے ساتھ انھیں قید کر لو۔ اور دعا رحمت کی چابی ہے اور پرہیزگاری دل کا چراغ ہے اور عبادت کرنے والوں کا شوق ہے اور قبولیت درجہ کے زیادہ قریب لوگوں میں سے اطاعت کرنے والا معتبر ہے۔ کہ جس کے لیے اس چیز سے

Marfat.com

کوئی چارہ کار نہیں کہ جس کا اس نے سوال کیا ہے مجھ کو صبر آجائے۔ نبی کریم نے فرمایا جب صبر ختم ہو جاتا ہے تو کشائش آجاتی ہے ایک عورت حضرت صادق کی خدمت میں حاضر ہوئی تو کہنے لگی اے فرزند رسول میرا بیٹا سفر پر گیا ہوا ہے اور اس کی غیبت طویل ہو گئی ہے اور میرا شوق اس کے لیے شدت اختیار کر گیا ہے۔ پس آپ میرے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ صبر کرو۔ وہ عورت چلی گئی اور صبر کرنے لگی اس کے بعد پھر آئی اور آپ سے شکایت کی۔ آپ نے اس سے فرمایا صبر کرو وہ صبر کر کے کار لائی۔ پھر آپ کے پاس آئی اور اپنے بیٹے کی غیبت کی طوالت کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تجھ پر صبر کرنا ضروری ہے۔ تو وہ کہنے لگی اے فرزند رسول کب تک صبر کروں۔ صبر ختم ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنے گھر کی طرف پلٹ جا۔ وہاں تجھے اپنا بیٹا ملے گا۔ جو سفر سے واپس آچکا ہے۔ پس وہ گئی تو اس نے دیکھا کہ اس کا بیٹا سفر سے واپس آگیا ہے تو اسے لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے فرزند رسول کیا رسول اللہ کے بعد بھی وحی آسکتی ہے فرمایا نہیں۔ لیکن شدائد فرما گئے ہیں کہ صبر ختم ہو جانے پر کشائش ہے جب تو نے کہا کہ صبر ختم ہو گیا ہے تو میں نے جانا کہ خداوند عالم نے تیری تکلیف ختم کر دی ہے تیرے بیٹے کے آجانے کے ساتھ اور دعا کا معنی ہے بندے کا اللہ کی بارگاہ میں فقر و فاقہ کا اظہار کرنا ذلت و خواری اور تضرع و زاری و خشوع کے ساتھ جب بندہ یہ کرتا ہے تو جو کچھ عبدیت کی وجہ سے اس

Marfat.com

الزم تھا وہ اس نے کر دیا اپنے اللہ کی مشیت اس کے قبول کرنے میں کارفرما ہوتی ہے۔ بندہ بندے کی مصلحت سمجھتا ہے اور بس کو اس کا عدل و حکمت اقتضاء کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا جود و کرم۔ اس کی حکمت و مصلحت سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور خداوند عالم بخل کی وجہ سے منع نہیں کرتا اور نہ فقر کی وجہ سے بلکہ مصلحت اور جو اس کی حکمت اقتضاء کرتی ہے نہ بندے کے سوال کرنے پر کہ جو اس کے دل میں آئے اور اس میں خواہش پیدا ہو۔ اسی لیے خدا فرماتا ہے اور اگر حق ان کی خواہشات کی اتباع کرے تو آسمان و زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں وہ فاسد ہو جائیں کیونکہ دعا کرنے والا دعا کرتا ہے۔ اس چیز کے متعلق کہ جسے وہ اپنے لیے مصلحت سمجھتا ہے لیکن خدا وہ کرتا ہے۔ جسے وہ جانتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دعا کرتا ہے کہ خدا اسے مال و زر دے دے۔ حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس سے سرکش ہو جائے گا۔ پس وہ اسے روک دیتا ہے۔ اس پر شفقت و رحمت کی بنا پر پس منزہ ہے۔ وہ ذات جس کی عطا و کرم اور نہ دینا فضل ہے۔ اور جو شخص زیادہ دعا و ذکر و شکر اور حمد و ثنا الٰہی کرے تو خداوند عالم اس سے بہتر اسے دیتا ہے کہ جو وہ سوال کرنے والوں کو دیتا ہے۔ کیونکہ خداوند عالم اپنی ایک کتاب میں فرماتا ہے۔ جب میرا ذکر میرے بندے کو مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھے تو میں اس کو اس سے افضل دیتا ہوں جو سوال کرنے والوں کو دیا کرتا ہوں اور دعا مانگنے والے کو چاہیئے کہ جو کچھ اپنی زبان سے سوال کر رہا ہے وہ دل سے اس پر راضی ہو جو

اس کے نفع یا نقصان میں خدا کی طرف سے جاری ہے اور امید و رضا کے درمیان جمع کرے اور بندے کو ملول نہیں ہونا چاہیے اور دعا کرتا دینا افضل ہے۔ جب تک کہ واجب نماز کا وقت تنگ نہ ہو۔

روایت میں ہے کہ خدا دوست رکھتا ہے۔ کہ وہ اپنے بندے کی آواز اور دعا کو سنے وہ اس کی دعا کے قبول کرنے میں تاخیر کر دیتا ہے اور ہے اے جبرئیلؑ اس کی حاجت کو مؤخر کر دو۔ کیونکہ میں اس کی تضرع زاری اور اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں اور جب کسی بندے کی آواز کا سننا اسے ناپسند ہو تو فرماتا ہے اے جبرئیلؑ اس کی حاجت جلدی پوری کر دو۔ کیونکہ مجھے برا لگتا ہے کہ میں اس کی آواز سنوں جبکہ نافرمان ہے۔ اور ایک بندہ خدا سے دعا مانگتا ہے۔ حالانکہ وہ اس ناراض ہے۔ پس وہ اسے رد کر دیتا ہے۔ پھر دعا مانگتا ہے وہ رد دیتا ہے۔ پھر وہ مانگتا ہے تو وہ ارشاد ہوتا ہے کہ میرا بندہ اس انکاری ہے کہ وہ میرے غیر سے سوال کرے۔ پس میں نے اس کی دعا کر لی ہے۔ لہٰذا تمھیں قبولیت دعا کی تاخیر سے مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جناب موسیٰؑ اور ہارونؑ نے فرعونؑ کے متعلق جو دعا کی تھی۔ اور اس کے قبول ہونے کے درمیان چالیس سال کا عرصہ تھا۔ خداوند نے ان کے لیے فرماتا ہے کہ تمھاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

روایت ہے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک تاجر تھا جو مدینہ سے کی طرف سفر کیا کرتا تھا اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے قافلوں کے ساتھ

Marfat.com

تھا۔ ایک دفعہ ایک ڈاکو راستہ میں اس سے متعرض ہوا اور اس پر
ا تو یہ ٹھہر گیا۔ اور اس سے کہنے لگا کہ مال لے لو اور مجھے چھوڑ دو۔ وہ
ہ لگا میں تیری جان لینے سے بے پرواہ نہیں ہوں۔ تو اس نے کہا کہ
ہ اتنی مہلت دے کہ وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھ لوں۔ وہ کہنے
جو چاہو کر لو۔ پس اس نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ آسمان
رف بلند کئے۔ اور یہ دعا پڑھنے لگا۔

يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ
الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَ
لْكَ الَّذِيْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ
تِيْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ
سِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اِلٰهًا اِلَّا اَنْتَ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا
يْثُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَغِثْنِيْ۔ اچانک
سوار آیا جو خاکستری گھوڑے پر سوار تھا کہ جس کا لباس سبز تھا۔
اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ پس اس نے اس ڈاکو پر حملہ کیا
نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ پھر تاجر سے کہنے لگا تجھے معلوم رہے کہ
یسرے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب تو نے دعا مانگی تو ہم نے آسمانوں کے
ازوں کے کھلنے کی آواز سنی اور جبرئیلؑ نازل ہوئے اور مجھے حکم دیا کہ میں سے
کر دوں اور جان لے اے اللہ کے بندے جو بھی مصیبت زدہ اور محزون شخص
ی یہ دعا پڑھے گا تو خداوند عالم اس کی مصیبت کو دور کر دے گا اور اس کی

Marfat.com

تشریف لے گئے جب وہ مدینہ میں صحیح و سالم واپس آیا تو اس نے نبی کریم کو یہ واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے تجھے اپنے اسماء حسنیٰ کی تلقین کی ہے جب اس کو اس طرح سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف خدا کی رحمت واسطے اس کے شامل حال ہونے کرتا ہے کہ شرائط دعا اور اس کے آداب میں سے ہے کہ بندہ اپنے ذہن و زیرکی کو حاضر رکھے۔ اور اس کا دل غیر خدا کے ساتھ مشغول نہ ہو کیونکہ نبی اکرم نے فرمایا۔ خدا اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل غافل ہو اور اس کے شرائط میں سے ہے کہ بندے کا کھانا اور لباس حلال سے ہو۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ خدا تو صرف متقیوں سے قبول کرتا ہے۔ ایک شخص نے حضرت صادقؑ سے عرض کیا کہ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔ اور ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا تم اس کو پکارتے ہو جس سے ڈرتے نہیں۔ اور اس کی نافرمانی کرتے ہو۔ پس تمہاری دعا وہ کیسے قبول کرے۔ عثمان بن عیسیٰ نے اس سے بیان کیا ہے۔ جس نے اسے صادقؑ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں تو رب خدا کی وہ آیتوں کو دھونڈتا ہوں اور وہ مجھے نہیں ملتیں۔ فرمایا وہ کونسی ہیں۔ میں نے عرض کیا خدا ارشاد دیتا ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کرتا ہوں۔ ہم تو دعا کرتے ہیں اور قبولیت دعا نظر نہیں آتی تو آپ نے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے کہ خدا خلف وعدہ کرتا ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا پھر یہ کس کی طرف سے ہے۔ میں نے کہا معلوم نہیں۔ فرمایا لیکن میں تجھے بتاتا ہوں۔ جو شخص خدا کی اطاعت ان امور میں کرے جن کا وہ حکم دیتا

Marfat.com

پھر اس سے دعا کرے جو دعا کرنے کا طریقہ ہے تو وہ قبول کرتا ہے۔
نے عرض کیا تو دعا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ فرمایا جو خدا سے ابتدا کرو اور
ا کی تعریف تیرے اوپر ہے، انھیں یاد کرو، پھر ان کا شکر ادا کرو۔ پھر
لہ پر درود بھیجو۔ پھر اپنے گناہوں کو یاد کرو اور ان کا اقرار کرو۔ پھر
سے ان سے استغفار کرو۔ یہ ہے دعا کا طریقہ۔ فرمایا وہ سچا آدمی
ی ہے۔ میں نے عرض کیا خدا کا یہ ارشاد کہ جو چیز تم خرچ کرو تو وہ اس
دہ دوسری کی۔ یہ کہ ہے اور میں خرچ کرتا ہوں لیکن اس کی جگہ پہ کسی چیز
ہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا تو تم یہ سمجھتے ہو کہ خدا اپنے وعدہ کو نہیں
لے کہا نہیں۔ فرمایا پھر یہ کس کی طرف سے ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم
ہ آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے اگر مال حلال کسب کرے
ئے اس کے حق مقام پہ خرچ کرے تو ایک درہم بھی کہ خرچ کرے گا
س کی جگہ پہ اس کا بدل ملے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا جو بندہ خدا سے
ے کہ جس میں قطع رحمی اور گناہ نہ ہو تو خداوند عالم اسے تین چیزوں
سے ایک چیز ضرور دے گا۔ یا تو اس کی دعا فوراً قبول کرے گا اور یا اس
لیے اسے ذخیرہ قرار دے گا۔ یا اس سے اس جیسی مصیبت ٹال دے گا
نے لگے اللہ کے رسول پھر تو وہ زیادہ ہو جائیں گی۔ فرمایا اللہ
زیادہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سب سے زیادہ اور
پاکیزہ ہے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ (یعنی خدا کی رحمت کے خزانے بہت
ہیں) اور جو بھی خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی طرف کی اس میں تھا کہ

Marfat.com

میں نے کوئی مخلوق اپنے عبد مومن سے اپنی زیادہ محبوب پیدا نہیں کی اور میں جو اس کو مبتلا کرتا ہوں تو اس چیز کے لیے جو اس کے لیے بہتر ہے اور میں اسے عافیت دیتا ہوں تو اس کے لیے جو اس کے لیے بہتر ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے بندے کے لیے کونسی چیز مناسب ہے۔ پس اسے میری نازل شدہ مصیبت پر صبر اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے تو میں اس کا نام صدیقین کی فہرست میں اپنے ہاں ثبت کروں گا۔ اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے حکم کی اطاعت کرے۔ امیر المومنینؑ سے مروی ہے، خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میری اطاعت کر دان چیزوں میں جن کا میں نے تجھے حکم دیا ہے اور مجھے نہ سکھاؤ کہ کونسی چیزیں تمہاری مصلحت میں داخل ہیں۔ میں انھیں زیادہ جانتا ہوں اور میں تم پر تمہارے مصالح کے سلسلے میں بخل نہیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ کے بندو تم مثل بیماروں کے ہو اور خدا تعالیٰ جو عالمین کا مالک ہے وہ مثل طبیب کے ہے، تو بیماروں کے لیے مناسب وہی ہے جو طبیب عمل کرتا ہے اور اس کی تدبیر کرتا ہے نہ وہ کہ جس کو مریض چاہتا ہے۔ خبردار اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر لو تو تم کامیاب ہونے والے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے اور صادقؑ سے مروی ہے۔ مجھے مومن پر تعجب آتا ہے کہ جو کچھ اس کے لیے فیصلہ کرتا ہے۔ وہی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ پس اگر اس کو قینچیوں سے کاٹ دیا جائے تو وہی اس کے لیے بہتر ہے اور اگر وہ زمین کے مشرق و مغرب کا مالک ہو جائے تو بھی اس کے لیے اچھا ہے۔ جو وحی حضرت داؤدؑ کی طرف

Marfat.com

ہوگئی اس میں ہے جو تمام دنیا کو چھوڑ کر میری طرف آئے تھے میں اس کی کفایت
کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرتے ہیں انہیں دیتا ہوں اور جو مجھ سے دعا
کرتے تو میں قبول کرتا ہوں اور میں اس کی دعا کو قبول میں ڈالتا ہوں اور وہ
مخلوق میں سے اکثر میں اسے پورا کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ میری تمنا و قرار
تمام ہوتی ہے۔ جب وہ تمام ہو جاتی ہے تو میں اس کے سوال کو نافذ کر دیتا
ہوں۔ اور تم میں سے کوئی بندہ میری دعا کو خود تاخیر میں ڈالتا ہوں۔ حالانکہ
میں اسے قبول کرتا ہوں اس کے خلاف کہ جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے کمی ایک
وجوہ کی بنا پر جو تجھ سے پوشیدہ ہیں۔ اور میں ارحم الراحمین اور احکم الحاکمین
ہوں۔ یا تو تو نے کسی شخص پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ پس وہ تیرے لیے بددعا کرتا ہے
تو یہ اس کے بدلے ہو جاتی ہے۔ تو اس میں تیرا نفع اور نہ انتقام ہوتا ہے
اور یا تشت میں تیرے لیے ایک ذخیرہ ہوتا ہے۔ کہ جس تک تو تیرے نزدیک
نہیں پہنچ سکتا۔ جیسا تک تجھ پر ظلم نہ ہو۔ کیونکہ میں اپنے بندوں کو ان کے
مال و جان میں آزماتا ہوں اور بسا اوقات میں ایک بندے کو بیمار کر دیتا ہوں
اور میں کہتا ہوں کہ اس کی نماز و خدمت اور اس کی آواز جب بیماری
کی حالت میں مجھے پکارے۔ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ عام نمازیوں کی نماز
سے اور بسا اوقات ایک بندہ نماز پڑھتا ہے اور میں اسے اس کے حق
پر ثابت رکھتا ہوں اور اس کی آواز سننے سے تعجب ہو جاتا ہوں۔ کیا تجھے معلوم
ہے کہ یہ کون شخص ہے۔ اے داؤد! وہ شخص ہے جو مومنین کی خواتین پر
فسق و فجور کی نگاہ سے زیادہ نظر کرنا چھوڑ دیتا ہے اور یہ وہ شخص ہے جو میرے

Marfat.com

اس کا نفس کہتا ہے کہ اگر میں حاکم ہو گیا تو ظلم کرتے ہوئے لوگوں کی گردنیں اڑا دوں گا۔ اے داؤدؑ اپنی خطا پر اس طرح نوحہ زاری کر جس طرح پسر مُردہ عورت اپنے بیٹے پر نوحہ کرتی ہے۔ اگر تو ان لوگوں کو دیکھے کہ جو لوگوں کا گوشت اپنی زبانوں کے ذریعہ کھاتے ہیں۔ جب کہ اُن کی زبانیں پھیل جائیں گی۔ جس طرح چمڑا پھیلایا جاتا ہے اور اُن کی زبانوں کے کناروں پر آگ کی میخیں نصب کر دیں گے۔ پھر میں اُن پر مسلط کر دوں گا جو انہیں تہ و بالا و سرنگوں کرے گا پس وہ کہے گا اے جہنم یہ فلاں شخص ہے جو لمبی چوڑی باتیں کرتا تھا اسے پہچان لو کفنی طویل رکھتوں میں یہ گریہ کرتا اور خوف خدا کا اظہار کرتا جو خدا کے نزدیک مچھر کے پَر کی بھی برابر نہیں۔ جب میں نے اس کے دل کی طرف دیکھا تو میں اُسے یوں پاتا ہوں کہ اگر یہ نماز کا سلام دے اور ایک عورت اس کے سامنے آجائے اور وہ اپنے آپ کو اُس کے سامنے پیش کرے تو یہ اُس کی دعوت کو قبول کر لے۔ اور اگر کوئی مومن اس سے معاملہ کرے تو یہ اس کو دھوکہ دے آپؑ نے دعا میں ہاتھ بلند کرنے کے متعلق فرمایا کہ رغبت (میلان) اس طرح ہے اور آپؑ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کر دیا۔ اور رھبت اس طرح ہے۔ (خوف خدا) اور ان کا ظاہر آسمان کی طرف کر دیا اور فرمایا اس طرح تضرع وزاری ہے اور آپؑ نے اپنی دونوں انگشت شہادت کو بلند کیا اور دائیں بائیں حرکت دی۔ اور فرمایا اس طرح شیطان سے نیاز ہوتا ہے اور شہادت کی انگلیوں کو بند کر کے سیدھا کر لیا اور گڑگڑانا اس طرح ہے اور ہاتھ پھیلا کر اُونچے کر دیئے۔ آپؑ نے فرمایا جو تم میں سے

Marfat.com

بارگاہِ خدا میں گڑگڑائے تو سانحہ ساتھ اُس کے آنسو اس کے رخسار پر جاری ہوں
اور دعا مانگنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو اور قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے ہو
اور آدابِ دعا میں سے ہے شریف مقامات اور اوقات، شریفہ اور نماز
کے بعد اور یہ کہ اس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو یا ایسی انگوٹھی جس کا نگینہ
عقیق کا ہو۔ کیونکہ روایت ہے کہ وہ ہاتھ رد نہیں ہوتا کہ جس میں عقیق ہو
اور فرمایا جو ہتھیلی خدا کی طرف اٹھتی ہے۔ اس سے محجوب نہیں کہ جس میں
عقیق ہو اور یہ کہ وہ ہتھیلی فقیر و محتاج نہیں ہوتی جس میں عقیق ہو اور وہ
سفر کے لیے امان ہے۔ اور فرمایا دو رکعت نماز جو عقیق کے ساتھ ہو وہ
اُن ستر رکعتوں سے افضل ہے جو بغیر عقیق کے ہوں۔ اور فرمایا عقیق پہلا
پیمانہ ہے جس نے اللہ کی عبودیت، محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا
اقرار کیا تھا۔ اور خداوندِ عالم نے یہ تقدیر کر دیا ہے کہ اس ہاتھ کو رد نہیں
کرے گا کہ جو عقیق کے ساتھ اس کی طرف بلند ہو۔ اور نہ اس پر عذاب
کرے گا۔ اور ایک شخص نابینا ہو گیا تھا۔ اُس نے خدا کی بارگاہ میں اس
کی شکایت کی۔ تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے کہہ رہا ہے کہ یہ کہو
یَا قَرِیْبُ۔ یَا مُجِیْبُ۔ یَا سَمِیْعُ۔ یَا بَصِیْرُ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ
یَا لَطِیْفًا بِمَا یَشَآءُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ رُدَّ
عَلَیَّ بَصَرِیْ۔ تو خداوندِ عالم نے اُسے آنکھوں کی بینائی دوبارہ دے
دی۔ روایت ہے کہ ایک نوجوان خانہ کعبہ کے پردے سے لپٹا ہوا رو رہا
تھا اور کہتا تھا خدایا تیرا کوئی شریک نہیں کہ جس کے پاس جایا جائے۔

اور نہ کوئی وزیر ہے کہ اُسے رشوت دی جائے۔ اور نہ کوئی دربان ہے کہ اُسے پکارا جائے۔ اگر میں تیری اطاعت کروں تو تیری حمد و فضل ہے اور اگر تیری نافرمانی کروں تو تیرے لیے حجت دلیل ہے۔ پس اپنی حجت کو مجھ پر ثابت کر سکے اور میری حجت کو توڑ کر مجھے بخش دے۔ پس اس نے کسی ہاتف کی آواز سُنی جو کہہ رہا تھا۔ تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا گیا ہے اور بہترین دعا وہ ہے۔ جسے حکمران و عمال ابھاریں اور دکھ درد اس میں حرکت پیدا کریں۔ اور گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے ان کے آلسٹر ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا تم پر لازم ہے کہ خوف خدا سے گریہ کرو۔ ہر آنسو کے بدلے تمہارے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر ہوگا۔ اور کوئی چیز خدا کے نزدیک اس قطرہ سے بہتر نہیں جو آنکھ سے آنسوؤں کر خوف خدا سے نکلے اور وہ خون کا قطرہ ہو جو اللہ کی راہ میں بہے۔ اور جب خدا کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں حکمران و عمال کا ایک گروہ نصب کر دیتا ہے اور یہ حکمران ظاہر خیر کی دل کو دعوت دیتا ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو چھپ کے کی جائے خدا فرماتا ہے اپنے رب کو تضرع و زاری اور پوشیدگی میں پکارو۔ نبی کریم نے فرمایا۔ بہترین عبادت وہ ہے جو چھپ کے کی جائے اور فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ کیا جائے اور فرمایا پوشیدہ دعا جہری دعا سے ستر گنا بہتر ہے۔ اور خداوند عالم نے حضرت زکریا کی تعریف کی ہے۔ اس ارشاد کے ساتھ کہ جب اس نے اپنے رب کو مخفی طور پر پکارا۔ اور رسول اللہ نے کچھ لوگوں کو بلند آواز سے دعا کرتے سنا تو فرمایا اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو کیونکہ تم بہرے اور دور کا نہ سننے والے کو نہیں پکارتے۔

Marfat.com

ارشاد الملوک سوال باب

فقر و فاقہ کی فضیلت اور اس کا اچھا انجام

فقر اور کی انبیاء پر فضیلت کا گواہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذیل ارشاد ہے کہ فقر اور انبیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے جس کی مقدار پانچ سو سال ہوگی۔ امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ فقر اور مومنین انبیاء سے چالیس خریف پہلے جنت میں جائیں گے باغات میں لطف اندوز ہوں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب میں مصروف ہوں گے۔ اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ ان کی مثال دو کشتیوں کی سی ہے یہ دونوں کشتیاں ٹیکس لگانے والے کے قریب سے گزریں۔ اس نے ایک کشتی کو دیکھا کہ جس میں کوئی چیز نہیں تو کہا کہ اس کو چلنے دو۔ اور دوسری کشتی کو دیکھا کہ مال اسباب سے پُر تھی کہا کہ اسے روکے رکھو۔ صادق نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو دونوں کشتیوں کے حساب کے لیے کھڑے کیے جائیں گے جو کہ درویش اہل کشتی میں سے ہوں گے۔ ایک فقیر اور ایک غنی۔ فقیر کہے گا خدایا اس کو پہلے مجھ سے حساب لے گا۔ تیری عزت کی قسم جب سے تو نے مجھے پیدا کیا میں کسی ظالم کا حاکم و بادشاہ نہیں تھا تاکہ میں اس میں عدل یا ظلم کرتا اور نہ کسی مال کا مالک بنایا کہ میں اس کا حق ادا کرتا یا اسے روکے رکھتا۔ میرے پاس تو فقط کفاف روزی آتی تھی۔ خداوند عالم فرمائے گا میرا بندہ سچ کہتا ہے اس کو بہشت میں داخل کر دو۔ اور غنی اتنی دیر باقی رہے گا کہ اس سے اتنا پسینہ

چلا گیا کہ اگر اس سے چالیس اونٹ پیس آدمیر اب ہو کر نکلیں۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو گا۔ پس فقیر اس سے پوچھے گا کہ کس چیز نے تجھے زیر لگا دی؟ وہ جواب دے گا کہ حساب کی طوالت خداوند عالم مجھ سے ایک ایک چیز کر لیتا دوسری کا حساب کرتا اور بخشتا رہا ہے پھر تیسری کا حساب ہوتا یہاں تک کہ رحمت الٰہی نے مجھے ڈھانپ لیا۔ پس تم کو لائق ہو تو وہ کہے گا۔ میں وہی فقیر ہوں جو تیرے ساتھ کھڑا تھا۔ مقام حساب میں تو غنی کہے گا کہ نعمتوں نے تیرا حلیہ بدل دیا ہے۔ مجھ سے جدا ہونے کے بعد اور فقیر پر یہ عظیم ترین خدا کی نعمت ہے۔ تھوڑا سا حساب اور پھر جنت میں داخل ہو جانا اور فقیر کی سعادت اور اس کے لیے راحت یہ ہے کہ نہ دنیا میں اس سے کوئی خراج لیتا ہے اور نہ آخرت میں حساب اور اس کا دل اللہ کو چھوڑ کر کسی غنی میں مشغول نہیں ہوتا۔ مثلاً مال کی حفاظت کرنا۔ بادشاہ پر حملہ آور کو اور حاسد سے ڈرنا کس طرح اس کی تدبیر کرتا ہے۔ کس طرح اس کو پڑھائے جائداد کی تعمیر اس پر وکیل کرنا۔ اسے کرایہ پر لینا دینا کی مکانیت جھیلنا۔ زراعت کی تقسیم کرنا۔ سفروں کی زحمتیں جھیلنا۔ اور کشتیوں کا غرق ہو جانا اور وارث کا اس کی موت کی تمنا کرنا تاکہ وہ اس کے وارث بنیں اور جب کسی مصیبت سے چھٹکارا پاتا ہے۔ اپنی زندگی کے درمیانی تو وہ اسے ختم کر دیتی ہے اور مرنے کے وقت اس کی اسے حسرت ہوتی ہے اور آخرت میں طویل حساب لیا جاتا ہے اور اس کا وارث یا تو وہ شخص ہوتا ہے جو اس کی بیوی سے شادی کرتا ہے۔ یا اس کے بیٹے کی بیوی یا اس کی بیٹی

Marfat.com

کا شوہر اُن میں سے کوئی ایک اس کا وارث بنے گا، حالانکہ زحمت و مشقت اور اس کا ہم و غم اس کو حاصل تھا کہ جس کی وجہ سے وہ عبادت سے مشغول رہتا اور اس سے فائدہ اُٹھا نہیں سکے۔ اس کے وہ دشمن جو اُسے کسی چیز سے بے پرواہ نہیں کر سکتے۔ اور غنی کو ہمیشہ اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا ہے۔ صحراؤں اور میدانوں میں اور اگر سمندر میں ہوا تو وہ اور اس کا مال غرق ہو جاتا ہے۔ اور اگر خشکی میں ہو تو راہزن مال اس سے چھین لیتے ہیں اور اُسے قتل کر دیتے ہیں۔ پس وہ ہمیشہ مال اور جان کے خطرے میں مبتلا رہتا ہے۔ اور فقیر خدا کا ہو کے رہ جاتا ہے۔ وہ اتنے پر قناعت کرتا ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے۔ اور اس کے بدن کو چھپائے رکھے۔ اور بعض علماء کا کہنا کہ فقیر تین چیزوں سے راحت میں ہے کہ تین میں غنی مبتلا ہے۔ پوچھا گیا وہ کونسی ہیں۔ وہ کہنے لگا بادشاہ کے جور پڑوسیوں کے حسد اور بھائیوں کی چاپلوسی سے بعض کا کہنا ہے۔ فقراء نے تین چیزیں پسند کر لی ہیں یقین۔ دل کا فارغ ہونا اور حساب کی تخفیف اور اغنیاء نے تین چیزیں اختیار کر رکھی ہیں نفس کا زحمت و مشقت میں ہونا۔ دل کا مشغول رہنا اور حساب کا سخت ہونا اور اس میں شک نہیں کہ فقراء اولیاء کا زیور اور صالحین کا شعار ہے۔ جو کچھ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی اس میں ہے۔ جب فقر کو اپنی طرف بڑھتے دیکھو تو کہو مرحبا اے شعار صالحین اور حبیب مرسلین کو آگے بڑھتے دیکھو تو کہو ایسا گناہ ہے جس کی سزا جلدی مل رہی ہے۔ پھر انبیاء کے اقسام

Marfat.com

اور ان کے خصوصیات پر غور و فکر کرو۔ کس قدر تنگدستی میں وہ زندگی گذارتے تھے۔ پس یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ جنھیں خداوند عالم نے اپنی وحی اور کلام کے لیے منتخب کیا تھا۔ کمزوری کی وجہ سے جنگل کی گھاس کی بستری ان کے شکم کے بالکل برابر تھی۔ چمڑے سے لٹکتی تھی اور جب انھوں نے نماز میں پناہ مانگی تھی تو اپنی اس مناجات میں (خدایا جو کچھ بہتر تو نے مجھ پر نازل کی ہے اس میں خیر کا محتاج ہوں) صرف ایک روٹی کا سوال کیا تھا، کیوں کہ آپ زمین کی سبزی کھاتے تھے۔ روایت ہے کہ ایک دن جناب موسیٰ نے عرض کیا خدایا میں بھوکا ہوں۔ ارشاد ہوا میں تیری بھوک کو جانتا ہوں۔ عرض کیا پالنے والے مجھے کھانا مرحمت فرما جسے میں چاہوں گا۔ اور موسیٰ کی طرف وحی ہوئی کہ فقیر وہ ہے جس کا مجھ جیسا کفیل نہ ہو اور بیمار وہ ہے جس کا میرے جیسا طبیب نہ ہو اور غریب و اجنبی وہ ہے جس کا میرے جیسا مونس و مددگار نہ ہو۔ روایت ہے کہ اے میرے دوست موسیٰ اپنے گھوڑے سے نیچے اتر کہ جس سے تو اپنی بھوک کو روک سکے اور اتنے کپڑے پہن کہ جس سے تو اپنی شرمگاہ کو چھپا سکے زاہدی زہد اور صابر کی صبر کو اور جب تو دنیا کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھے تو کہو کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، ایسی سزا ہے جو دنیا میں مل رہی ہے اور جب دنیا کو پشت پھیرتے ہوئے دیکھو تو کہو مرحبا اے صالحین کے اشعار اے موسیٰ تعجب نہ کرو اس سے جو فرمان تم کو دیا گیا ہے اور جس سے وہ محفوظ رہا ہے۔ یہ تو زندگانی دنیا کی مختصر سی سورتی ہے اور حضرت عیسیٰ بن مریم جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ تھے۔

Marfat.com

سے باندھ دیتے اور ساری رات کھڑے ہو کر گریہ کرتے رہتے۔ یہاں
تک کہ صبح ہو جاتی اور آپ کی روزی کا ذریعہ کھجور کے پتوں کی ٹوکریاں تھیں
جنھیں وہ اپنے ہاتھ سے بناتے اور ملک و سلطنت کا سوال تو اللہ
سے اس لیے کیا تھا تاکہ کافر بادشاہوں پر قوت و غلبہ حاصل کریں اور
انھیں اس کے ذریعہ مغلوب کریں اور بعض کہتے ہیں کہ سلیمانؑ نے قناعت کا
سوال کیا تھا اور باقی رہے سید البشر محمد مصطفیٰؐ تو تمہیں معلوم ہے کہ آپ
کا کھانا اور لباس کیا تھا اور کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کو بھوک لگی تو آپ
نے اپنے شکم پر پتھر رکھ دیا۔ پھر فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے نفس
کو مکرم و محترم سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اس کو ذلیل کر رہے ہوتے ہیں اور بہت
سے اشخاص جو اپنے نفوس کو ظاہراً ذلیل کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اس کو معظم
و مکرم بنا دیتے ہیں۔ یاد رکھو کتنے نفوس ہیں جو دنیا میں بھوکے ننگے ہوتے
ہیں اور آخرت میں قیامت کے دن کھانا کھا رہے ہوں گے اور ناز و نعمت
میں ہوں گے اور یاد رکھو کہ کتنے نفوس ہیں جو دنیا میں بہترین لباس پہنتے اور
نعمت میں رہتے ہیں اور آخرت میں وہ بھوکے ننگے ہوں گے۔ خبردار
بہت سے مال دنیا میں گھسنے والے اور جو کچھ خداوند عالم نے اپنے رسولؐ
کو مال فئی میں سے دیا ہے اس سے متنعم اور لذت حاصل کرنے والے ایسے
ہیں کہ جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خبردار اہل جنت کا عمل ایک
اونچی جنت ہے۔ اور اہل جہنم کا عمل شہوت کے ساتھ ایک معمولی لقمہ ہے
یاد رکھو لینا اوقات ایک لحظہ کی شہوت قیامت کے دن کے طویل حزن کا سبب

ہے اور باقی رہے علیؑ سید الوصیین تاج العارفین اور سب جہانوں کے رسولؐ کے ہمسر تو ان کا حال زہد اور عشق الٰہی میں اُسے اس سے زیادہ واضح ہے کہ اسے بیان کیا جائے۔ سوید بن غفلہ کہتا ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپؑ کی بیعت خلافت کی جا چکی تھی۔ آپؑ ایک پھٹی سی عبا میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اس کے علاوہ اس گھر میں کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنینؑ آپ کے قبضہ میں بیت المال ہے اور میں آپؑ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھ رہا جس کی گھر کے لیے ضرورت ہوتی ہے تو آپؑ نے فرمایا اے ابن غفلہ جس گھر سے منتقل ہونا ہو اس کے گھر سے کوئی اثاث البیت سے نہیں سجایا جاتا اور ہمارا ایک گھر ہے کہ جس کی طرف ہم اپنا بہترین مال منتقل کر چکے ہیں اور ہم عنقریب اسی کی طرف جانے والے ہیں اور آپؑ جب نے اس خریدنا چاہتے تو بازار میں جاتے اور وہ قمیص خرید کرتے۔ اور قنبرؑ کو اختیار دیتے کہ ان میں سے جو بہتر ہے وہ تم لے لو اور دوسرا خود پہن لیتے۔ پھر آپؑ کاٹنے والے کے پاس آتے جبکہ اس قمیص کی ایک آستین لمبی ہوتی تو فرماتے کہ جتنا آگے بڑھی ہے اس کو کاٹ دو اور فرماتے کہ یہ کسی اور ضرورت میں خرچ ہو جائے گی اور دوسری آستین اپنی پنڈلی پر رکھتے اور فرماتے اس میں ہم حسن و حسین کے لیے بازار سے سامان لے آیا کریں گے۔ پس عقلمند کو سوداگر و شناسا آنکھ اور سچے دین کے فکر کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ اگر دنیا میں کوئی چیز ہوتی اور اس کی زیادتی بہتر ہوتی تو ان عقلاء روزگار سے نہ چھپتی جو کہ خلاصہ کائنات اور اللہ

کی جنت میں ۔ باقی لوگوں پر بھی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ کر قریب الی
حاصل کیا ہے ۔ یہاں تک کہ امیر المومنین نے فرمایا ۔ میں نے تجھ میں طالوت
دیکھی ہیں کہ جن میں یہ جوہر نہیں ہو سکتا ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
زہد دنیا جیسی خدا کی کوئی عبادت نہیں اور روایت ہے کہ خداوند عالم
قیامت کے دن فقراء سے کہے گا ۔ میں نے تمہیں اس لیے فقیر نہیں بنایا
کہ تم میری نگاہ میں حقیر و ذلیل تھے ۔ بلکہ اس چیز کے لیے ایسا کیا ہے
جو تمہارے لیے بہتر تھی ۔ اور بعض کتابوں میں خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ
افسوس ہے تم پر میں نے تمہیں کو اس کی کوتاہ دستی اور بدبختی کی وجہ سے فقیر
بنایا اور فقیر کو اس کی ذلت اور پستی کی وجہ سے فقیر نہیں رکھا بلکہ میں نے
اغنیاء کا فقراء کے ذریعہ امتحان لیا ہے اور اگر فقراء نہ ہوتے تو اغنیاء
جنت کے مستحق نہ ہوتے اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
قیامت کے دن فقراء اور اغنیاء کو جنت کے صحن میں اکٹھا کیا جائے گا
پھر ایک منادی کو ندا کرنے کے لیے بھیجے گا ۔ جو شیطان الرجیم آواز دے گا
بے گروہ مومنین تم میں سے جس شخص کے ساتھ اس کے مومن بھائی نے کوئی
اللہ کے لیے نیکی کی ہے ۔ چاہیے ایک لقمہ کھانا تر کا ہی سالن کے ساتھ اپنے
دسترخوان پر اس کے لیے مخصوص کیا ہے ۔ وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیوے کل لوگ کے
پکڑ کر اسے جنت میں لے جائے گا ۔ فرمایا اور وہ لوگ اس دنیا میں ان کے
مال باپ سے زیادہ پیارے ہوں گے ۔ فرمایا پس اس دن سے ایک شخص آئے
گا اور اپنا ہاتھ اپنے اس بھائی کے بازو پر رکھ دے گا ۔ جس نے اس کا

ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کس چیز نے اس کام پر
دادار کیا ہے جو تو نے کیا ہے۔ کیا تجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں اس کا فقر تجھے چمٹ
نہ جائے یا تیری تونگری اس کو لگ جائے۔ وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول!
جب آپ نے یہ فرمایا ہے تو میرا آدھا مال اس کے لیے ہے۔ نبی اکرم نے
فقیر سے کہا کیا تم اسے قبول کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کیوں تو وہ
کہنے لگا مجھے ڈر ہے کہ مجھ میں وہ چیز پیدا نہ ہو جائے جو اس میں پیدا ہوئی
تھی۔ اور تمھیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ دین خدا کا احیا اور کلمہ اسلام کا
اعزاز اور انبیاء و رسل کے اوامر اور شریعتوں کا اتباع انبیاء کی نصرت
اور اللہ کی دعوت کا پھیلانا۔ آدم سے لے کر خاتم تک کوئی عالم نہیں ہو سکتا۔
مگر صاحبانِ فقر و مساکین کے ساتھ کیا تم نے نہیں سنا نہیں جو واقعہ خدا نے
اپنی کتاب عزیز میں اپنے رسول کی زبانی بیان کیا ہے اور تمھارے لیے
واضح کیا ہے کہ شریعتوں کے انکار کے درپے وہ اغنیاء رہے ہیں جو ناز و
نعمتوں میں پلے تھے اور شریر و متکبر تھے؟ پس نوحؑ کی قوم کے متعلق بتایا
ہے۔ جب انھوں نے عار دلائی جناب نوحؑ کو کیا ہم آپ پر ایمان لے
آئیں۔ حالانکہ آپ کی اتباع تو پست لوگوں نے کی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ
تیری اتباع کریں۔ مگر وہ لوگ جو ہم میں سے پست ہیں یعنی جو ہم میں سے
فقراء و مساکین ہیں اور جناب شعیبؑ سے کہنے لگے ہم تمھیں اپنے میں سے
ضعیف و کمزور دیکھ رہے ہیں یعنی فقیر اور اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار
کرتے اور تو ہمارے نزدیک عزت دار نہیں اور قوم صالحؑ میں سے کبر کرنے

الوں نے اُن لوگوں سے کہا جو کمزور کر دیئے گئے تھے۔ کیا تمہیں علم ہے کہ
ہ صالح اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ وہ کہنے لگے وہ جس چیز کے
ساتھ بھیجا گیا ہے ہم اُس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اُن جنھوں نے تکبر کیا تھا
کہنے لگے جس چیز پر تم ایمان لے آئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور
ہوں نے جناب موسیٰؑ پر عیب لگائے اور ان پر فخر کرتے ہوئے کہا کیوں
ہیں۔ اس پر سونٹے کے کنکر پھینکے جاتے اور جناب محمدؐ کے لیے کہنے لگے
ہ پیغمبر کیوں نہیں بھیجا جاتا۔ یا ان کے لیے کوئی باغ کیوں نہیں کہ
ں سے یہ کھائیں اور یہ سب کچھ ان فقراء کے لیے جو فقر پر راضی ہیں لعلولہ
ح کے اور ان اغنیاء کے لیے جو تکبر کرتے ہیں۔ بطور مذمت کے کافی

آٹھواں باب

شُرا کے ساتھ آداب

خدا کے اس ارشاد کی تاویل میں روایت ہے کہ بچاؤ اپنے نفسوں اور
ے وعیال کو اس آگ سے کہ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ ابن عباسؓ
ہیں کہ اس سے قرابت کا مقصد یہ ہے کہ انھیں دین سمجھاؤ اور آداب
ریہ سکھاؤ۔ اور خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا۔ پس جو تختے تورات
روادیٔ مقدس طویٰ میں ہے تو انھیں ادب کا حکم ہوا کہ مناجات الٰہی کے

[illegible] جب یہ ارشاد نازل ہوا کہ مخفیہ و درگزر کرنے اور نیکی کا حکم
[illegible] اور جاہلوں سے درگزر کرنے فرمایا کہ جب یہ نیکی کا حکم
[illegible] سب سے عظیم تر ہیں مخلوق ادب کے لحاظ سے انبیاء ہیں۔ پھر اولیاء پھر ہر
[illegible] اور سارے ہی مخلوق میں سے خدا کے سامنے زیادہ باادب بھائی
[illegible] ہیں اکرم ہیں۔ خدا کے اس ارشاد کی بنا پر کہ آپ خلق عظیم پر ہیں
[illegible] امیر المومنین نے اپنے بیٹے امام حسن سے فرمایا اے بیٹا ادب کا فائدہ
[illegible] ہے کہ تو اس کی مدد سے اپنے دل کو فائدہ مند کلمہ کہنے پر اس سے
[illegible] ہے کہ اس سے تعلق پیدا ہی ہے اور جہاں تو کہ تم تھہر جاؤ
[illegible] ادب کی وجہ سے تمہیں [illegible] اور تم سفر پر جاؤ تو تمہارا ادب تمہارا ساتھی
[illegible] ہے جو تمہارے ساتھ ہے ادب دل کی جلا ہے اور تفکر کا عنوان ہے اور جہاں تم
کسی کے لیے مثال ہو وہاں تمہارے حالات کی بنا پر ضرر نہیں بلکہ ادب کے ساتھ
ہے جو ہر ایک کے لیے مستحسن ہے اور اس کی تعظیم کرتا ہے اور ہر کار خیر اختیار کرنے کے لیے
[illegible] ہے۔ مگر ادب نہ ہو تو آدمی ایسا ہے جیسا اور جیسے کہ جیسے
[illegible] ہو۔ اور حضرت جعفر نے فرمایا کہ جب تو تکبر کرنے والوں
[illegible] سے اللہ کے نزدیک زیادہ فضیلت اس کے لیے ہے جو تواضع
[illegible] ہو عرض کیا گیا۔ اے فرزند رسول ہم لوگوں کے نزدیک تواضع کے
فضل کو پہچانتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک اس کے فضل کا کیا معیار ہے فرمایا

Marfat.com

ہے قرآن کی اس طرح تلاوت کرے ۔ جیسے حق ہے ۔ اور ایک روایت
ہے کہ جہاں حدیث کو اس طرح بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اور خدا کو خوش
کرنا ہو اور آخرت کا ثواب مقصود ہو ۔ مراد یہ ہے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین اور صحابہ
رسول تک رہے ۔ اور ادب کی وجہ سے آسمان و زمین آخرت میں بیکار ہے
فلاح اور جنت تک پہنچاتا ہے ۔ لوگوں کے نزدیک ادب یہ ہے کہ آپ
کی کرے اور لیں لیکن یہ کچھ کافی نہیں جب تک اس کے ذریعہ اللہ اور
تک نہ پہنچے اور ادب اہل میں ادب شریعت ہے ۔ لہٰذا آداب
شریعت کو اپنا ؤ تو متقی یا ادب ہو گے ۔ جو شخص بادشاہوں کے
داب کے بغیر رہے تو یہ چیز اسے ہلاکت کے سپرد کر دیتی ہے تو کیا حال
گا اس کا جو مالک الموت اور سید الحواریین کے ساتھ رہے ۔ خلاصہ یہ
ی ایک کتاب میں فرماتا ہے کہ اے میرے بندے کیا پیاسا یا بھوکا
تو مجھ سے مانگ کہ تجھے ہدیہ دوں یا تجھ کو کھانا کھلاؤں ۔ جب
جیسا شخص جیسے کچھ مانگ رہا ہے تو اس کی حاجت پوری ہوتی ہے ۔ اور
اور تجھے کپڑا دیتا ہے ۔ اور نیز جو بندہ آسمان میں داخل ہوتا ہے ۔ اس
کہ جب تجھ سے تیرا بھائی کچھ مانگ رہا ہو تو دوسرے شخص کی طرف
حاجت نہیں ہوتا تو اس کو وہ ادب پیش کرتا ہے جو میرے سامنے پیش
ں کرتا ۔ اور برا ہے وہ بندہ جو اس طرح کا ہو ۔ روایت ہے کہ رسول اللہ
ی بھیڑ بکریوں کے پاس گئے تو ان کا چرواہا ان کا بچا ہوا کھانا اور کپڑا
ے نکال رہا تھا ۔ جب اس نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو پیٹ سے

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا۔ ہمیں تیری نگہبانی کی ضرورت نہیں۔ اس نے عرض کیا کس لیے فرمایا ہم ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں کہ جو ایسے شخص سے مدد نہیں لیتے جو اللہ کے ساتھ باادب نہ ہو اور خلوت میں اس کا خوف نہ رکھتا ہو۔ آپؐ نے یہ اس لیے کیا کہ چرواہے نے آپؐ کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو اپنے پروردگار سے کیے ہوئے سے بلند تر تھا۔ روایت ہے کہ ایک لڑکے نے جو بلوغ تک نہیں پہنچا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور آپؐ کو دیکھ کر خوش ہوا۔ نبی اکرمؐ کو دیکھنے کی خوشی میں مسکرایا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے جوان تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ کہنے لگا بے شک اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا اپنی دونوں آنکھوں کی طرح۔ عرض کیا ان سے زیادہ۔ فرمایا اپنے باپ کی طرح کہنے لگا اس سے زیادہ۔ فرمایا اپنی ماں کی طرح عرض کیا اس سے زیادہ۔ فرمایا اپنی جان کی طرح کہنے لگا خدا کی قسم اے اللہ کے رسولؐ اس سے بھی زیادہ۔ فرمایا کیا اپنے پروردگار کی طرح۔ کہنے لگا اللہ اللہ اللہ اے اللہ کے رسولؐ یہ بات آپؐ کے لیے نہیں اور نہ کسی اور کے لیے۔ میں آپؐ سے بھی اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔ پس نبی کریمؐ ان لوگوں کی طرف ملتفت ہوئے جو آپؐ کے ساتھ تھے۔ اور فرمایا اس طرح بنو اور اللہ سے محبت کرو۔ کیونکہ اس نے تم سے احسان کیا ہے اور تم پر انعام کیا ہے۔ اور مجھ سے محبت کرو، اللہ کی محبت کی وجہ سے۔ پس آپؐ نے صحت ادب کو محبت خدا میں اختیار کیا ہے۔ پس اللہ کے ساتھ ادب یہ ہے کہ اس کے آداب اس کے نبیؐ اور اہل بیتؑ کے آداب کی اقتدار کی جائے۔

Marfat.com

اور وہ یہ ہے کہ اس کی اطاعت میں عمل کیا جائے۔ حمد ہے خدا کی۔ خوشی اور غمی میں اور مصیبت پر صبر کرنے میں۔ اسی لیے حضرت ایوبؑ نے عرض کیا تھا اے رب مجھے تکلیف نے آلیا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ یہاں آپ نے دو طرح سے ادب کا لحاظ کیا۔ ایک تو یہ کہ یہ نہیں کہا کہ مجھے تو نے تکلیف دی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ یہ نہیں کہا کہ مجھ پر رحم کر بلکہ بطور تعریض و اشارہ کہا ہے کہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے یہ اس لیے کیا ہے کہ صبر کا مرتبہ محفوظ رہے اور اسی طرح جناب ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ جب تو مجھے بیمار کرتا ہے۔ یہ بھی ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے اور حضرت ایوبؑ نے دوسرے مقام پر کہا ہے کہ شیطان نے مجھے مس کیا تکلیف اور عذاب کے ساتھ۔ شیطان کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ وہ لوگوں کو اکساتا تھا۔ اور وہ انھیں اذیت دیتے تھے۔ یہ سب ان کے آداب تھے۔ اللہ کے ساتھ اپنے خطابات میں اور کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جنھوں نے خدا پر افترا باندھا ہے اور ان قبیح افعال کی نسبت اس کی طرف دی ہے جن سے اپنے ماں باپ کو منزہ و مبرا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کچھ عالم وجود میں ہے کفر و ظلم و فساد و قتل و غضب میں سے وہ سب خدا کا فیصلہ اور ارادہ ہے۔ حالانکہ یہ باطل ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ اللہ حق کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ خدا ایسی چیزوں کا حکم دیتا ہے جسے نہیں چاہتا۔ اور ایسی چیزوں سے منع کرتا ہے جنھیں چاہتا ہے اور یہ کہ خدا نے ایک قوم کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ان سے کفر کا ارادہ کیا ہے۔ حالانکہ وہ کہتا ہے

کہ خدا اپنے بندوں سے کفر کو پسند نہیں کرتا۔ اُن میں سے ایک شخص سے کہا
گیا کہ تو ایسی چیزوں کا حکم دیتا ہے جنھیں نہیں چاہتا۔ اور ایسی چیزوں سے
روکتا ہے جنھیں ناپسند نہیں کرتا۔ اسی طرح تیرا باپ اور ماں تو اس پر
سے غیرت آئی اور وہ غضبناک ہوا۔ اور کہنے والے سے کہنے لگا تو میری
طرف یونانی جنون اور جہالت کی نسبت دیتا ہے۔ پس منزہ ہے۔ وہ
جو کشادہ علیم و کریم ہے اور اگر اس کا حلم و رحمت نہ ہوتا تو زمین پر عذاب آجاتے
کچھ کہنے والے اور اس پر راضی ہونے والے پر غضب کے ہونے کی وجہ سے
اور خداوند عالم کی معصیت اُس کے مغلوب ہونے کی وجہ سے نہیں اور
اس کی اطاعت مجبوری کی بنا پر ہے۔ بلکہ خدا نے اختیاری صورت
میں حکم دیا ہے اور منع کیا ہے عذاب سے ڈراتے ہوئے اور وہ دونوں
انسان پر قدرت رکھتا ہے اور خداوند عالم فرماتا ہے کہ ہم نے اسے ہدایت
کی دونوں راستوں کی تو چاہے شکر گزار ہو جائے اسے دونوں راستے خیر و شر کے
یا اور شر سے منع کیا جس طرح فرماتا ہے۔ پس باقی رہے ثمود تو ہم نے انھیں
ہدایت کی پس انھوں نے اندھے پن کو ہدایت پر ترجیح دی۔ فرمایا ہے
بیان لانے والوں سب کے سب صلح میں داخل ہو جاؤ۔ خدا کسی بات میں
عمل سے روکنے کا حکم نہیں دیتا کہ جس کو پھر وہ بند کر دے بلند ہے خدا اس
سے بہت ہی بلند۔ پس عبرت حاصل کرو اور غور و فکر کرو اور خواہشات
کی پیروی چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھی کو تباہ و برباد اور ہلاک کر دیتی ہیں۔
وہ منزہ اور بلند ہے۔ خدا وہ کس طرح اپنے بندوں کو کفر پر مجبور کرنے پھر

Marfat.com

انھیں اس پر عذاب کرے گا یا زنا پر سزا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے پر (مجبور کرے) اور پھر اُن پر حد جاری کرنے کا فرمان جاری کرے۔ کیا یہ عدل و حکمت میں سے ہے یا نہیں۔ ہمیں بتائیے خدا آپ پر رحمت اور اس میں شک نہیں کہ شیطان کا ایک حلیم کہہ ہے جو فعل قبیح اور گمراہی کے ارتکاب کو مباح قرار دیتا ہے اور امیر المومنینؑ سے فرمایا ہے۔ کیا اس نے تیری تو کی ہے صحیح راستے کی اور تجھ پر لازم قرار دیا ہے تنگ راستہ کو یہ بات حکمت کے لائق نہیں۔ فرمایا کیا وہ عدل کا حکم دیتا ہے اور خود اس کی مخالفت کرتا ہے اور بُرے افعال سے منع کرتا ہے اور اُن سے الفت کرتا ہے۔ اس شخص نے خدا پر افترا باندھا ہے جس نے خدا کی یہ توصیف کی ہے۔ فرمایا اگر گناہ اصل میں حتمی ہے تو قصاص میں پکڑا جانے والا مظلوم ہے۔ فرمایا جس چیز سے تو خدا سے طلب مغفرت کرتا ہے۔ وہ تیری طرف سے ہے اور جس پر تو اس کی تعریف کرتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے جو اچھائی تجھے آکر پہنچے وہ اس کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھے عارض ہو وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے۔ یہ سب ارشادات جواب ہیں۔ ان اشخاص کے علماء میں سے جنھوں نے قضاء و قدر کے متعلق آپؑ سے سوالات کیے تھے۔ باقی رہا امام حسنؑ بن علیؑ کا جواب جسے آپؑ کی طرف حسن بصری نے خط لکھا کہ جس میں قضاء و قدر کے متعلق سوال کیا تھا تو آپؑ نے فرمایا جو شخص قدر پر ایمان نہیں رکھتا اس کے خیر و شر پر وہ کافر ہے اور جو گناہوں کا بوجھ خدا پر رکھتا ہے وہ کافر

ہے۔ خدا کی مجبوراً اطاعت نہیں کی جاتی اور نہ غلبہ کی وجہ سے اس کی نافرمانی ہوتی ہے اور نہ اس نے لوگوں کو ہلاکت کی چھوٹ دے رکھی ہے۔ بلکہ وہ خود مالک ہے ان چیزوں کا جن کا انھیں اس نے مالک بنایا ہے اور قادر ہے ان اشیاء پر جن پر انھیں قدرت دی ہے۔ اب اگر وہ اطاعت پر عمل کریں تو خدا نہ انھیں اس سے روکتا ہے اور نہ منع کرتا ہے۔ اور اگر وہ گناہ کریں۔ تو اگر چاہے تو ان کے اور گناہ کے درمیان حائل ہو جائے تو ایسا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس نے انھیں مجبوراً اس پر وادار نہیں کیا اور نہ ان پر زبردستی اس نے لازم قرار دیا ہے۔ بلکہ اس کی حجت اُن پر قائم ہے کہ اُس نے انھیں معرفت کرائی ہے اور ان کے لیے اس کام کا راستہ قرار دیا ہے کہ جس کی طرف انھیں بُلایا ہے اور اس ترک کی طرف کہ جس سے انھیں روکا ہے اور خدا کی حجت بالغہ ہے تمام مخلوق پر والسّلام اور مصنّف کہتا ہے کہ دین کو سمجھنا اور یقین علوم کو سیکھنا بھی ادب ہے۔ اور تین چیزیں ادب کا سر ہیں۔ شک و ریب سے اجتناب عیب سے سلامتی اور غیب پر ایمان لانا۔ اور مکمّل ادب یہ ہے کہ خدا تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں سے اُس نے تجھے روکا ہے۔ اور وہاں سے غائب نہ پائے جس کا حکم دیا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ جنید نے کہا کہ جب محبت صحیح ہو تو شرائطِ ادب ساقط ہو جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے ترک ادب کی وجہ سے بلکہ جب محبت صحیح ہوتی ہے اور خالص ہو جاتی ہے تو محبّت کرنے والے میں ادب کا لزوم پختہ اور اس کی تاکید ہو جاتی ہے اور اس کی دلیل یہ

Marfat.com

ہے کہ رسول اللہ ؐ کو اللہ کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ محبت تھی، اور باوجود اس کے وہ عظیم ترین ادب رکھتے تھے۔ خدا کے ساتھ روایت ہے کہ خلیل بن احمد نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹا! ادب سیکھو۔ کیونکہ وہ تجھے پاؤں پر کھڑا کرے گا۔ اور تیری اصلاح کرے گا، جب تو چھوٹا ہے اور تجھے آگے بڑھائے گا۔ اور تیری تعظیم کا سبب ہوگا تیرے بوڑھے کے زمانے میں۔ روایت ہے کہ ایک بچہ جس کی عمر سات سال تھی حجاج بن یوسف کے سامنے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا۔ اے امیر تجھے معلوم ہو کہ میرا باپ اُس وقت فوت ہوگیا جب میں شکم مادر میں تھا اور میری والدہ نے اُس وقت رحلت کی جب میں دودھ پیتا تھا۔ اور اجنبی لوگوں نے میری تربیت و کفالت کی اور میرا باپ میرے لیے کچھ جائداد چھوڑ گیا تھا جس میں اپنے اخراجات پورے کرتا اور میرا وہ سہارا تھا۔ اب تیرے افسروں میں سے ایک نے اسے غصب کر لیا ہے۔ نہ وہ خدا سے ڈرا ہے اور نہ امیر کے سطوت و ہیبت کا اُسے خوف ہے۔ تجھ پر لازم ہے کہ ظالم کے ظلم کو دور کرے اور مظلوم شدہ مال واپس کرائے تاکہ تو اُس دن دیکھے۔ جب ہر نفس جو کچھ اس نے اچھائی کی ہے اُسے موجود پائے گا۔ اور جو بُرا کام کیا ہے دوست رکھے گا کہ اس شخص کے اور اس عمل کے درمیان دُور دراز کا فاصلہ ہوتا۔ حجاج نے حکم دیا کہ اس کی جائداد واپس کر دی جائے اور بڑے بڑے ادیبوں کو اپنے دروازے سے واپس کر دیا اور کہنے لگا ادب اللہ کا عطیہ ہے جسے چاہتا ہے وہ دیتا ہے اور عقلمند کو چاہیے کہ اس استاد کے ساتھ با ادب ہو جس سے تعلیم حاصل کرتا ہے اور لئام حسن

Marfat.com

نے اپنے والد کے سلسلہ اپنے جد بزرگوار سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا
استاد کا شاگرد پر ایک حق یہ ہے کہ اس سے زیادہ سوالات نہ کرے۔ اور
جواب دینے میں اس پر سبقت نہ کرے۔ اور اس وقت اس کے پاس نہ
جائے جب وہ تھکے ہوئے ہو۔ اور اس کا دامن نہ پکڑے، جب وہ
تھکا ہوا ہو۔ اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ نہ کرے اور کنکھیوں سے
اس کی طرف نہ دیکھے اور اس کی مجلس میں کسی سے مشورہ نہ کرے اور اس
کے غیوب کو تلاش کرتا پھرے۔ اور نہ یہ کہے کہ فلاں شخص نے آپ کے قول
کے خلاف کہا ہے۔ اور اس کے راز کو فاش نہ کرے اور اس کے سامنے
کسی کی غیبت نہ کرے اور اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں اس کی حفاظت
کرے اور عام لوگوں کو ایک ہی سلام کرے اور اس کے ہر شخص بھی سلام کرے
اور اس کے سامنے بیٹھے۔ اگر استاد کی کوئی حاجت ہے تو اس کی حاجت براری
کی خدمت میں سب لوگوں پر سبقت کرے اور طویل صحبت سے اسے رنجیدہ
نہ کرے۔ کیونکہ استاد مثل کھجور کے درخت کے ہے۔ انتظار کرے کہ کس وقت
اس کی منفعت اس پر گرتی ہے۔ اور عالم بمنزلہ روزہ دار شب بیدار اور
اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے ہے اور جب کوئی عالم فوت ہو جاتا
ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پڑ جاتا ہے کہ جسے قیامت تک کوئی چیز پُر
نہیں کر سکتی اور طالب علم کی مشایعت ستر ہزار آسمان کے مقرب فرشتے
کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو طالب علم کی حمایت
کرے اس نے انبیاء سے محبت کی اور وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ اور جو طالب علم

سے مشغول رکھے تو اس نے انبیاء سے بغض رکھا پس اس کی جزا جہنم ہے اور طالب علم بھی شفاعت کرے گا جس طرح انبیاء کریں گے اور اس کے جنت میں ستر درجے ہیں ستر سونے کے ہزار حصے ہیں اور جنت خلد میں نور کے ایک لاکھ منبر ہیں اور جنت ماوی میں اس کے لیے یاقوت سرخ کے اسی درجے ہیں اور جتنے درجے اس نے طلب علم میں طے کیے ہیں ستاروں کی تعداد اور ملائکہ کی تعداد میں اتنی حوریں ہیں اس کے لیے اور جو شخص طالب علم کے ساتھ مصافحہ کرے تو خداوند عالم اس کے جسم کو جہنم پر حرام قرار دے گا۔ اور جب طالب علم فوت ہو جاتا ہے۔ تو خدا اس کو اور جو اس کے جنازہ پر حاضر ہوتا ہے اسے بخش دیتا ہے۔ مالک بن دینار سے کہا گیا۔ بعض طالب علم ایسے ہیں جو دنیا کے لیے علم حاصل کرتے ہیں اس نے کہا تم پر افسوس ہے اس کو طالب علم نہیں کہا جاتا۔ بلکہ اسے طالب دنیا کہا جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ علماء کے جاننے سے ہی علم چلا گیا ہے۔ اور جو شخص طالب علم کو اذیت پہنچائے۔ اس پر ملائکہ لعنت کرتے ہیں اور وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ خدا اس پر غضبناک ہوگا۔ اور یاد رکھو جو کسی طالب علم کی ایک درہم کے ساتھ مدد کرے تو اس کی روح قبض ہونے کے وقت ملائکہ اسے جنت کی بشارت دیں گے اور خدا اس کے لیے قبر کا ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دے گا۔ نبی اکرمؐ فرماتے ہیں میں نے جبرئیل سے سوال کیا۔ اور کہا کہ علماء اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہیں یا شہداء۔ اس نے کہا کہ ایک عالم خدا کے نزدیک ہزار شہید سے زیادہ مکرم ہے کیونکہ علماء انبیاء کی امتداد

Marfat.com

ہیں ہیں اور شہداء علماء کی آفتداء میں ہیں۔ فرمایا جو شخص دوست رکھتا ہے کہ
اُن لوگوں کی طرف دیکھے جنھیں خدا نے جہنم کی آگ سے آزاد کیا ہے تو وہ
طالب علم کی طرف دیکھے۔ فرمایا طالب علم اللہ کے نزدیک جہاد کرنے والوں
سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں حج و عمرہ کرنے والوں اعتکاف اور خدا
کی مجاورت و پڑوس میں رہنے والوں سے افضل ہے اور اس کے لیے
درختت ہوائیں یا دل سمندر ستارے نباتات اور ہر وہ چیز جس پر صبح طلوع
کرتا ہے استغفار کرتی ہے۔ امام رضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سے
امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ
کہتے ہوئے سُنا آپؐ فرما رہے تھے کہ طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے پس
علم کو طلب کرو اس کے ملنے کی جگہوں سے اور اس کو حاصل کرو اس کے
اہل سے کیونکہ اسے اللہ کے لیے سیکھنا نیکی ہے اور اس کو طلب کرنا عبادت
ہے اور اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اور اس پر عمل کرنا جہاد ہے اور اس
شخص کو علم کی تعلیم دینا جو نہیں جانتا صدقہ ہے اور اس کو اس کے اہل
پر خرچ کرنا خدا کا قرب ہے۔ کیونکہ وہ حلال و حرام کے جاننے کی جگہ ہے
اور جنت کے راستہ کا منارہ ہے اور وحشت میں مونس و مددگار ہے اور
غربت و وحدت میں رفیق ہے اور خلوت میں باتیں کرنے والا ہے۔ اور
آسائش و تکلیف میں راہبر ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے اور
دوستوں کے نزدیک زینت ہے۔ خدا اس کے ذریعہ کچھ قوموں کی بلند کرتا
ہے۔ پس انھیں خیر کا قائد پیشوا بناتا ہے۔ ان کے آثار سے فیض حاصل کیا

Marfat.com

تا ہے اور ان کے افعال سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے اور اُن کی رائے
غری سمجھی جاتی ہے اور بلائکہ ان کی دوستی کی طرف رغبت کرتے ہیں اور
نے پروں سے انھیں مس کرتے ہیں اور اپنی نمازیں ان پر برکت کیلئے ہیں
ان کے لیے ہر خشک و تر چیز استغفار کرتی ہے۔ یہاں تک کہ دریا کی
لیاں اور اس کے کیڑے مکوڑے اور صحرا کے درندے اور چوپائے بے شک
م دلوں کی زندگی ہے جہالت سے اور آنکھوں کی روشنی ہے تاریکی سے
بدنوں کی قوت ہے۔ کمزوری سے علم بندہ کو اچھے لوگوں کے منازل ابرار
جالس اور آخرت و دنیا کے بلند ترین درجات تک پہنچاتا ہے اس میں فکر کرنا
ہ رکھنے کے برابر ہے اور اس کا درس و تدریس کھڑے ہو کر رات کو عبادت
نے کے برابر ہے۔ اسی کے ذریعہ پالنے والے کی اطاعت کی جاتی ہے اور
ی عبادت ہوتی ہے اور اسی سے صلہ رحمی کی جاتی ہے اور حلال و حرام
چان ہوتی ہے۔ علم عمل کا پیشوا ہے اور عمل اس کا تابع ہے اور علم کا سعید
کو الہام ہوتا ہے اور بدبخت و شقی اس سے محروم رہتے ہیں پس طوبیٰ
خیر ہی ہے اُس شخص کے لیے جسے خدا اس کے حصہ سے محروم نہ رکھے۔
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی مثال جاہلوں میں ایسی ہے جیسے
ں کے درمیان ایک زندہ ہو اور طالب علم کے لیے ہر چیز استغفار کرتی
پس علم حاصل کرو کیونکہ وہ تمہارے اور اللہ کے درمیان سبب ہے اور
حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو علماء
شنائی شہداء کے خون کے ساتھ تولی جائے گی اور علماء کی روشنائی شہداء

Marfat.com

کے خون پر بھاری ہوگی۔ فرمایا واجبات و فرائض ادا کرنے کے بعد انسان
عمل لوگوں کی اصلاح کرنے سے بہتر نہیں ہے۔ اچھی بات کرے اور اچھی
بات کی تمنا کرے۔ تم پر لازم ہے کہ میری سنت کو اپنانا کیونکہ تھوڑا سا
سنت کے مطابق ہونا بہتر ہے۔ بدعت کے طور پر بہت سے عمل کرنے سے
جو کسی صاحب علم کو حقیر سمجھے۔ اس نے مجھے حقیر سمجھا اور جو مجھے حقیر سمجھے
کافر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل سے صاحب
کے متعلق سوال کیا۔ تو اس نے کہا ایسے لوگ دنیا و آخرت میں آپ کی
کے چراغ ہیں۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو انہیں پہچانے اور ان
محبت کرے۔ اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو ان کی معرفت کا انکار کرے
ان سے بغض رکھے اور جو ان سے بغض رکھے ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ جہنم
کی آگ میں ہوگا، اور جو ان سے محبت رکھے ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ جنت
میں ہوگا۔ اور امیر المومنینؑ سے روایت ہے فرمایا جب طالب علم عالم کے
بیٹھے تو خداوند عالم اس کے لیے رحمت کے ستر باب کھول دیتا ہے اور
عالم کے پاس سے نہیں اٹھے گا۔ مگر اس دن کی طرح جس دن وہ اپنی ماں
شکم سے پیدا ہوا تھا۔ اور اسے ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب
عطا ہوگا۔ اور اس کے ہر ورق کے بدلے اس کے لیے ایک شہر تعمیر ہوگا
کے دس برابر ہوگا۔ فرمایا عالم کے پاس ایک لحظہ بیٹھنا خدا کے نزدیک
اس عبادت کے برابر ہے جس میں پاک چھپکنے کی مقدار بھی خدا کی نافرمانی
ہوئی ہو۔ اور عالم کی طرف دیکھنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے

بیت اللہ الحرام میں اعتکاف کرنے سے اور علماء کی زیارت کرنا اللہ
ل زیادہ محبوب ہے۔ ستر حج اور عمرہ سے اور کعبہ کے گرد ستر طواف کرنے
در خدا اُس کے لیے ستر درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لیے ہر حرف کے
قبول حج لکھتا ہے اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے لیے
اہی دیتے ہیں کہ اس پر جنت واجب ہو چکی ہے۔ فرمایا جب قیامت
ہوگا تو خدا علماء کو جمع کرے گا اور ان سے کہے گا اے میرے نثار سے
ارے لیے خیر کثیر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ بعد اس کے کہ تم میری طرف سے
کرامت و بزرگی کے لیے شدت و سختی برداشت کرتے رہے ہو اور
ری وجہ سے میری عبادت کرتے رہے ہیں۔ تمہیں بشارت ہو کہ تم
دولت ہو اور میرے انبیاء کے بعد میری مخلوق سے افضل ہو تمہیں
ہو کہ میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے اعمال قبول
ئیں اور تم لوگوں کی اس طرح شفاعت کرو گے جس طرح انبیاء کریں گے۔
ے راضی ہوں اور میں تمہارے پردوں کو چاک نہیں کروں گا۔ اور
ح میں تمہیں رسوا نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عالم متعلم اور
کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
متعلم کے لیے کیا ہے؟ فرمایا عالم اور متعلم اجر میں برابر ہیں۔ فرمایا عالم
متعلم یا سننے والا یا ان سے محبت کرنے والا اور پانچواں شخص نہ بن
ئے گا۔ بے شک اہل علم سردار ہیں اور ان کی صحبت زیادتی ہے
صحبت علم کی زیادتی ہے۔

Marfat.com

پچاسواں باب

توحیدِ خدا

امیرالمومنینؑ نے فرمایا یہ بات کہ خدا ایک ہے، اس کی چار اقسام ہیں
ان میں سے دو قسمیں خدا کے لیے جائز اور دو قسمیں ناجائز ہیں۔ جو جائز
نہیں وہ کہنے والے کا یہ کہنا کہ خدا ایک ہے۔ اس سے مقصد اس کا اعداد
ہوں۔ یہ جائز نہیں اس لیے کہ جس کا کوئی ثانی نہیں وہ باب اعداد میں داخل
نہیں ہو سکتا۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ خداوندِ عالم نے انھیں کافر قرار دیا۔ جو
کہتے ہیں کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے۔ اسی طرح جب کہنے والا ایک کہے اور اس
سے اس کا مقصد ہو جنس کی ایک نوع تو یہ بھی خدا کے لیے جائز نہیں کیونکہ
یہ تشبیہ ہے اور خدا اس سے بلند و برتر ہے۔ باقی رہیں وہ دو وجوہ جن کی
اطلاق اس پر جائز ہے۔ تو وہ کہنے والے کا کہنا کہ وہ ایک ہے۔ یعنی چیزوں
میں نہ کوئی اس کا مثل ہے نہ تشبیہ ہے اور اس طرح کہنے والے کا کہنا کہ
وہ ایک ہے۔ یعنی احدی المعنی ہے اکیلا ہے۔ ذات میں یعنی عقل کے نزدیک
وجودِ خارجی میں اور قوتِ واہمہ میں اس کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص نے
حضرت صادقؑ سے عرض کیا آپؑ کس چیز کی عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ
وہ کہنے لگا آپؑ نے اُسے دیکھا ہے۔ فرمایا آنکھیں اُسے عینی مشاہدہ سے
نہیں دیکھ سکتیں۔ بلکہ اسے دل حقائقِ ایمان کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ وہ قیاس

سے نہیں پہچانا جاتا۔ اور لوگوں کے مشابہ نہیں۔ آیات کے ساتھ موصوف ہے
علامات سے پہچانا جاتا ہے۔ وہ اپنے حکم میں ظلم و جور نہیں کرتا۔ یہ ہے
خدا کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ میرا پروردگار ہے جس پر میں توکل
کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف میری بازگشت ہے۔ آپؑ سے ایک شخص نے
کہا اے ابا عبداللہؑ مجھے خدا کے متعلق بتائیں کہ وہ کیسا تھا۔ آپؑ نے اس
سے فرمایا تیرے لیے ویل و ہلاکت ہے تو اللہ کے متعلق مجھے بتا کہ وہ کب نہیں
تھا۔ تاکہ میں تجھے بتاؤں کہ وہ کیسا تھا۔ ایک اور شخص نے آپؑ سے کہا۔
وہ ہمیشہ سے جانتا سنتا اور دیکھتا تھا۔ فرمایا ذات خدا علیم سمیع و بصیر ہے
جانتی سنتی اور دیکھتی ہے (ذاتی طور پر) ایک شخص نے آپؑ سے سوال
کرنے لگا کہ خدا کا یہ ارشاد کہ جس پر میرا غضب نازل ہو تو وہ ہلاک ہوا
غضب کیا چیز ہے۔ فرمایا عقاب اے فلاں جو یہ گمان کرے کہ خدا ایک
سے پھسل کر دوسری چیز کی طرف جاتا ہے تو اس نے خدا کی تعریف مخلوق
صفات کے ساتھ کی ہے۔ حالانکہ خدا کو کوئی چیز متغیر نہیں کرتی اور نہ
چیز اس سے شباہت رکھتی ہے اور جو کچھ تم گمان میں آتا ہے
اس کے خلاف ہے اور زعلب یمانی نے امیر المومنینؑ سے عرض کیا۔ کیا
نے اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا اس کو آنکھیں درک نہیں کر سکتیں مشاہدہ
کے ساتھ بلکہ اس کا دل ادراک کرتے ہیں حقائق ایمان کے ساتھ۔ وہ
کے قریب ہے۔ لیکن نہ لمس کے ساتھ اور کو دور ہے ان سے لیکن نہ
سیاست۔ وہ بولتا ہے لیکن فکر و لفظ کے ساتھ نہیں۔ وہ ارادہ کرتا ہے

لیکن بغیر خواہش کے وہ صانع سے بغیر اعضاء و جوارح کے وہ لطیف لیکن مخفی رہنے سے اس کی صفت نہیں کی جاتی۔ وہ بڑا ہے لیکن بڑے پن کے ساتھ اس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ وہ بغیر آلہ دیکھنے والا ہے نہ حاسہ کے ساتھ موصوف ہے۔ رحیم ہے۔ رقت کے ساتھ۔ موصوف نہیں۔ چکتے ہیں چہرے اس کی عظمت کے سامنے، اور دھڑکتے ہیں دل اس کے خوف سے وہ ذات کہ جس میں ایک حالت دوسری پر سبقت نہیں رکھتی۔ وہ اول ہے قبل اس کے کہ آخر ہو۔ اور ظاہر ہے قبل اس کے کہ باطن ہو اس کے علاوہ جو کوئی وجود کے ساتھ موصوف ہے وہ قلیل ہے اور ہر عزیز اس کے بغیر ذلیل ہے اور ہر قوی اس کے سوا ضعیف ہے۔ اور ہر مالک اس کے علاوہ مملوک ہے اور ہر عالم اس کے بغیر متعلم ہے اور ہر قادر اس کے سوا عاجز ہے۔ اس کے علاوہ ہر شنوا لطیف آواز دل سے زیادہ بہرہ ہے اور بہت سی آوازیں اُسے بہرہ کر دیتی ہیں اور اس سے ہر وہ چیز دور چلی جاتی ہے جو اس کی شعاع ہوتی ہے۔ اور ہر دیکھنے والا اس کے علاوہ وہ مخفی رنگوں اور لطیف اشباح سے نابینا ہے۔ اور ہر ظاہر اس کا غیر باطن ہے اور ہر باطن اس کے علاوہ ظاہر ہے جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے۔ وہ سلطنت کو درست کرنے کے لیے نہیں کا اور نہ زمانہ کے حوادث کے خوف سے اور نہ اس سے اعانت حاصل کرنا ہے کسی مشورہ دینے والے کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے اور نہ کثیر التعداد شریک اور نفرت کرنے والی ضد کے مقابلہ میں بلکہ یہ سب اس کی مخلوق ہیں جن کی وہ تربیت کرتا ہے اور اس کے ذلیل بندے ہیں وہ چیزوں

Marfat.com

[illegible] علوم نہیں کرتا کہ کیا جائے کہ وہ ان میں ہونے والا ہے اور نہ ان سے
[illegible] کرتا ہے تاکہ کیا جائے کہ وہ ان سے الگ ہے جس چیز کو اس نے
[illegible] کیا ہے اس کی نعمت اور بنائی ہوئی مخلوق کی تدبیر سے اسے نہیں روکا
[illegible] دیا اور نہ کچھ خلق کر دیا ہے۔ اب عاجزی سے آسے وہیں نہیں روک دیا۔
[illegible] کی اس کو اپنی قضاء و قدر میں شبہ ہوا۔ بلکہ اس کی قضا مبرم ہو
[illegible] ہے اور اس کا حکم محکم ہے۔ اور اس کا حکم جاری ہے۔ بندہ دیتے کے باوجود
[illegible] کی سے ایسا کرتا ہے اور نہیں دینے کے باوجود اس پر شکر
[illegible] جاتا ہے۔ راوی نے عرض کیا ہمیں بتائیے اے امیر المومنین آپ نے
[illegible] کو کیسے پایا۔ فرمایا عزم و ارادہ کے ٹوٹنے اور تدبیر کے
[illegible] کے ساتھ۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ میرے اور
[illegible] کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور عزم کرتا ہوں تو قضا میرے
[illegible] کی مخالفت ہو جاتی ہے۔ تو اس سے میں نے پہچان لیا کہ میرا تدبیر
[illegible] کرنا اور ہے۔ راوی کہنے لگا اس کی نعمتوں کا شکر کس طرح ادا کرتے
[illegible] فرمایا میں نے ایک مسئلہ کو دیکھا کہ جب تک اس نے مجھ سے چھپ رکھا اور
[illegible] غیر کو اس میں مشغول کر دیا اور اپنے احسان پر مجھے آزمایا تو میں نے
[illegible] کہ اس نے میرے ساتھ نیکی کی ہے اور مجھ پر انعام کیا ہے انہیں سے
[illegible] کا شکر ادا کیا۔ راوی کہنے لگا آپ نے اس کی ملاقات کو کس طرح پیش کرتے
[illegible] فرمایا جب میں نے دیکھا ہے کہ اس نے میرے اپنے ملائکہ اور انبیاء
[illegible] رسل کے دین کو پسند کیا ہے تو میں نے جان لیا ہے کہ اس نے میری تعظیم کی

Marfat.com

کی ہے اور میرے لیے کرامت و بزرگی کا گھر پسند فرمایا ہے۔ لہٰذا میں اس کی
ملاقات کا مشتاق ہوا۔ فرمایا۔ جو خدا کی عبادت وہم و گمان کی بنا پر کرے کہ
وہ صورت یا جسم ہے تو وہ کافر ہو گیا اور جو نام کی عبادت کرے نہ معنی کی تو
اس نے غیر خدا کی عبادت کی اور جو معنی کی عبادت کرے نہ اسم کی اس نے
غائب کی طرف راہ پائی اور جو اسم و معنی دونوں کی عبادت کرے تو اس
نے شرک کیا۔ اور دو کی عبادت کی اور جو معنی کی عبادت کرے اس لحاظ سے
کہ اسم اس پر واقع ہوتا ہے پس اس پر اس نے اپنے دل کو باندھا اور
اس کی زبان نے خلوت و جلوت میں اس کے ساتھ نطق کیا اور بولی تو یہ میرا
اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے۔ عبادتؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے
آپؐ سے سوال کیا اور کہا اے فرزند رسولؐ مجھے اللہ کی طرف رہبری کیجیے
کہ وہ کیا ہے۔ کیونکہ جدال و مباحثہ کرنے والے بہت سی باتیں کرتے ہیں۔
اور انھوں نے مجھے حیران و پریشان کر دیا ہے تو حضرت صادقؑ نے اس
سے فرمایا۔ کبھی تو کشتی پر سوار ہوا ہے۔ اس نے کہا ہاں فرمایا تو کیا کبھی تیری کشتی
ایسی جگہ ٹوٹی ہے کہ جہاں نہ کوئی دوسری کشتی ہو جو تجھے نجات دے اور نہ
تو تیر سکتا ہو جو تجھے بے پرواہ کر سکے۔ وہ کہنے لگا ہاں۔ فرمایا کیا تیرا دل وہاں
معلق ہوا ہے کہ ایک ایسی چیز ہے جو قادر ہے کہ اس ورطہ ہلاکت سے
تجھے چھڑا دے۔ کہنے لگا ہاں۔ صادقؑ نے فرمایا پس وہی چیز جو نجات دینے
کی قدرت رکھتی ہے۔ جہاں کوئی نجات دینے والا نہ ہو اور فریاد رسی
کرتی ہے۔ جہاں کوئی فریاد رسی کرنے والا نہ ہو اللہ کی ذات ہے۔ اس آیت

Marfat.com

کی تفسیر ہیں کہ اللہ کا اندازہ انھوں نے نہیں لگایا جو اندازے کا حق ہے
آیا ہے کہ یعنی انھوں نے اُسے نہیں پہچانا جو پہچاننے کا حق ہے اور نہ
اس کی تعظیم کی ہے جو تعظیم کا حق ہے اور نہ اس کی عبادت کی ہے جو
عبادت کرنے کا حق ہے۔ امیر المومنین نے اپنے بیٹے امام حسن کو ایک وصیت
میں فرمایا کہ تیرا رب اس سے اعظم اور بلند تر ہے کہ اس کی ربوبیت ثابت
ہونے میں تیرا تفکر کرنے تو پہنچنے لائق تسلیم ہے وہ خدا کہ جب عقلیں اس تک
پہنچتی ہیں تو اس تک پہنچنے سے پہلے حیران و پریشان ہو جاتی ہیں اور
ہر کنہ ہے وہ کہ جب تدبیریاں اس کی کیفیت بیان کرنے میں غرق ہو جاتی
ہیں تو اس کی طرف دلالت کرنے کے علاوہ ان کے لیے کوئی راستہ نہیں اور
خدا کا یہ ارشاد کافی ہے کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور
جاننے والا ہے۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے۔ دل کا علاج سات چیزوں
میں ہے۔ سلامتی کے راستوں میں فکر کرنا مشغل دلیلوں میں تدبر کرنا خواہشوں
نفس کو چھوڑ دینا اور قرآن شریف کی تلاوت تہجد کے ساتھ کرنا اور شکر کا خالی ہونا
اور راستہ کو کشادہ ہو کر سمجھنا اور وقت سحر تضرع و زاری کرنا اور علماء صلحا
کے پاس بیٹھنا اور جو شخص اپنے نفس پر تادیب عزیز کے آداب اور اس
کے معانی کو سمجھ اور اس پر عمل کرتا اور ہمارے سید مصطفیٰ اور ہمارے اہل بیت
کی سنت پر عمل کرتا ہو اس کو تو خدا اور رسول کے نور ایمان سے
روشن کر دے گا اور یہاں تک کہ تمام مخلوق سے بے نیاز کر دے گا اور اس کے پیرو

Marfat.com

اور قتل و قتال کو حق کا گواہ بنا دے گا کسی کا شعر ہے اور کیسا دے اسے جس کا
دل خیر کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ اس کے چہرہ پر خیر کا عنوان نمودار ہے
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تکبر کا ستون اس کا اساس اور بنیاد ہوتی ہے اور
دین کا ستون اللہ کی معرفت اور اس کی وحدانیت کا یقین اور عقل نافع
ہے۔ عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول عقل نافع کیا ہے۔ فرمایا گناہوں سے
رکنا اور اپنا محتسب اپنے پر حریص ہونا اور اس کے جمیل احسان اور انعام
اور حسن بلاء (اچھے طریق پر آزمائش کرنا) پر شکر ادا کرنا اور اللہ کو معرفت
کے علاوہ ہے۔ اس سے شدت خوف اور اس کی ہیبت خدا اور خدام
فرماتا ہے۔ پس اللہ سے اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں اور یہ اس لئے
ہے چونکہ وہ اس کا اپنے دلوں کے اندر مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ یہ معرفت
بھی رکھتے ہیں کہ وہ انہیں دیکھ رہا ہے جس طرح کہ وہ فرماتا ہے کہ اور وہ
تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔ پس جتنی بندے کی اللہ سے
معرفت بڑھتی جاتی ہے اتنا اس کا خوف اور ہیبت بڑھتے جاتے ہیں اور
اسی طرح بادشاہ کے ملازمین میں سے اس کی جو زیادہ معرفت رکھنے والا وہ
ہے جو اس کا خوف و ہیبت زیادہ رکھتا ہے۔ اور اس کی مثال اور وہ
اشخاص جیسی ہے جو ایک گھر میں داخل ہوں ان میں سے ایک کو معلوم ہو
کہ بادشاہ دروازہ سے چپکڑے ہو کر اسے دیکھ رہا ہے۔ پس وہ پیچھے اور بہ
پیش آئے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جو خلاف ادب ہو۔ اور دوسرے کو
یہ معلوم نہیں کہ بادشاہ اسے دیکھ رہا ہے پس وہ بے ادبی کرے اور ایسا کام

Marfat.com

کرسکے بجز بادشاہ کے بارگاہ میں گزرنا مناسب نہیں۔ اسی طرح جو خدا کو پہچانتا
ہے کہ خدا ہر مقام اسے تمام حالات اور پوشیدہ مقامات میں اسے دیکھ رہا
ہے تو وہ خدا سے باادب ہو کر رہتا اور اس سے ڈرتا ہے اور خدا پر اس
کی نگاہ نہ ہونے اور جو اس کو نہیں پہچانتا وہ اس عالم سے خالی اور
بے خبر کا سا ہے اور خدا ترسی ایک علامت یہ ہے کہ اس کا دل خلائق دنیا
اور اس کی محبت سے فارغ ہوتا ہے اور آخرت کے مہمات اور ہولناکیوں
میں مشغول ہوتا ہے اور ما حب معرفت کسی فوت شدہ چیز پر افسوس نہیں
کرتا بسبب اس کے کہ اللہ کے وہ ہمیشہ خدا کے علاوہ کسی چیز کو نہیں دیکھتا پس
اللہ کے ہوتے ہوئے اسے کسی چیز کے فوت ہونے کا افسوس نہیں ہوتا کیونکہ
وہ اللہ کی طرف سے سب چیزوں کو فنا و زوال کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو پھر وہ
کسی طرح فنا اور نابودی ہونے والی چیز پر غم کیونکر کرے جس طرح خدا فرماتا ہے
کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے خدا کے اور ایسا صاحب معرفت کو دنیا
سے جاتے ہوئے کسی چیز پر افسوس نہیں ہوتا مگر اپنے گناہ پر کہ کم بخت
اور اپنے مالک کی تعریف و توصیف میں کوتاہی کرنے پر اور ہر چیز فنا ہونے

Marfat.com

اور نتیجہ ہوتا ہے اور معرفت کا نتیجہ ہیبت خوف اور انس الٰہی ہے اور ہر
چیز کے لیے ایک عذاب و تکلیف ہوتی ہے اور صاحب معرفت کے لیے
عذاب و تکلیف کا باعث ذکر خدا میں سستی اور فکر سے غافل رہنا ہے
اور معرفت کی ایک علامت اللہ کی محبت ہے۔ اور جب عارف پر خوف
کی عبدیت شدت اختیار کر لیتی ہے۔ تو خدا اس کا گمان اور فکر سے
ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوند عالم جس کسی بندے
سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل سے کہتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں
تم بھی اس سے محبت کرو۔ اور زمین میں اس کے لیے قبولیت و مقبولیت
جاتی ہے۔ اور محبت ایک باشرف کیفیت ہے جس طرح کہ خدا نے اپنے
ایک گروہ کی اس کے ساتھ تعریف کی ہے۔ فرماتا ہے پس عنقریب خدا عالم
ایک ایسی قوم کو لے آئے گا کہ جن سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے
محبت کرتے ہیں اور خدا کا اپنے بندوں سے محبت کرنا یہ ہے کہ وہ ان
ان پر کثیر نعمتیں وسیع کر دیتا ہے۔ جبکہ وہ اس کی اطاعت کریں اور گناہوں
انھیں ثواب عطا کرے۔ باقی رہا اس کا کفار اور گناہگاروں پر انعام کرنا تو
وہ ان کا پیٹ بھرنا اور انھیں عذاب کے قریب لے جانا ہے جیسا کہ وہ
محبت کی بنا پر صادر ہوتا ہے۔ جس طرح وہ فرماتا ہے جنگلی کہ ان لوگوں
کو جنھوں نے کفر کیا ہے۔ کہ ہم جو انھیں ڈھیل دیتے ہیں تو وہ ان کے لیے
بہتر ہے۔ ہم تو انھیں اس لیے ڈھیل دیتے ہیں تاکہ وہ زیادہ گناہ کریں اور
فرمایا ہم انھیں آہستہ آہستہ عذاب کے قریب لے جاتے ہیں۔ جہاں سے

Marfat.com

انھیں معلوم نہیں ہوتا - فرمایا کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم جو ان کے مال اور اولاد کو بڑھاوا دیتے ہیں تو ہم انھیں اچھی چیزوں کی طرف جلدی لے جا رہے ہیں - بلکہ وہ تو شعور نہیں رکھتے اور اللہ کا اپنی اطاعت کرنے والوں سے محبت کرنا یہ ہے کہ وہ ان کو نفع پہنچائے اور ثواب عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس محبت کا نام اللہ کی رحمت اور اس کا اپنے بندوں کی تعریف کرنا ہے جس طرح کہ اس کا ان لوگوں کی مذمت کرنا کہ جن پر وہ غضبناک ہے اس کا تقویٰ ہے اور اللہ سے محبت کرنے والے تو دنیا و آخرت کا شرف لے گئے کیونکہ نبی اکرم نے فرمایا ہے - انسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت کرے اور کونسی منزلت اشرف اور کونسا درجہ اس سے اعلیٰ ہے کہ انسان اللہ کے ساتھ ہو اور جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن اس کی حدود کی حفاظت نہ کرے - وہ دعوی محبت میں سچا نہیں ہے اور یہ ہے کہ اللہ سے محبت کرنے کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اس کو کبھی نہ بھولے گا جو کسی محبوب سے محبت کرتا ہے وہ سوتے اور جاگتے میں اس کی یاد میں سرگرداں رہتا ہے اور جب بندہ ملاقات خدا کے شوق اور دنیا میں رہ کر اس کی عبادت کرنے کی طرف راغب ہو تو اس میں متردد ہو تو وہ محاطبہ اللہ کے سپرد کر دے اور کہے کہ اے میرے مالک ان دو امور میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہے - اسے میرے لیے اختیار فرما - روایت ہے کہ جناب داؤد ایک صحرا کی طرف نکلے تو وحی ہوئی کہ اے داؤد میں تجھے اکیلا دیکھ رہا ہوں تو عرض کیا کہ اے معبود میرا شوق ملاقات شدت پکڑ گیا ہے اور میں اپنے

Marfat.com

اور تیرے دربار میں تیری مخلوق کو حاضر پاتا ہوں۔ ارشاد ہوا ان کی طرف پلٹ
جا تو۔ کیونکہ اگر میرا ایک بھاگا ہوا بندہ لے کر آئے گے تو بوجہ محفوظ میں تجھے تمہیر
زلالی تعریف) ثبت کر دوں گا اور انسان کو چاہیے کہ وہ راحت نعمت اور
عافیت کے وقت موت کی تمنا کرے جس طرح جناب یوسف جب کنویں
میں ڈالے گئے تو نہیں کہا کہ مجھے موت دے دے اور نہ بیمار کی حالت میں کہا
کہ مجھے مار دے۔ البتہ جب ماں باپ ان کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے
انھیں مسند پر سجدہ کیا اور یہ عظیم مسرت و خوشی کا وقت تھا۔ بسبب اخبار و اعزاز
کی زیادتی اور پوری سلطنت کے اور کمال نعمت حاصل ہونے کے کہنے لگے کہ مجھے
مسلمان بنا کر موت دے۔ اور روایت ہے کہ جناب شعیب علیہ السلام سے کہا گیا
بینائی زائل ہو گئی۔ تھا تو بہ عالم نے ان کی بینائی پلٹا دی۔ پھر روتے اور
بصارت غائب ہوئی دوبارہ واپس دی گئی۔ پھر روتے اور نابینا ہو گئے
تیسری مرتبہ انھیں بینائی عطا ہوئی تو وحی ہوئی کہ اے شعیب اگر یہ گریہ
جنت کے لیے ہے تو میں نے جنت تمہارے لیے مباح قرار دی ہے اور
اگر جہنم کے خوف سے ہے تو میں نے اسے تم پر حرام قرار دیا ہے تو شعیب
نے عرض کیا نہیں بلکہ تیرے شوق میں یہ گریہ ہے تو ارشاد ہوا اسی لیے میں نے
اپنے نبی اور تجھ کو دس سال تیرا خادم بنا کر رکھا تھا اور جو اللہ کا مشتاق ہو
ہر چیز اس کی مشتاق ہوتی ہے۔

روایت ہے کہ زہرا وند عالم نے ایک کتاب میں نازل فرمایا۔ اے علی
میں تجھے اپنے حق کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ تجھے بھی میری محبت کی قسم

Marfat.com

ہے کہ تجھ سے محبت کرا اور محبت خدا شوق ملاقات کو ابھارتی ہے اور نیک عمل
پھاکسانی ہے۔ خدا کے اس ارشاد کی بنا پر کہ جو اپنے پروردگار کی ملاقات
کی امید رکھتا ہے اُسے نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے رب کی عبادت میں
کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چاہیے۔ الخ منجملہ ان امور کے جن کے ساتھ خدا کی عنایت
پر استدلال کیا جا سکتا ہے یہ بات بھی ہے کہ اس پر جہان کا کوئی نہ کوئی بنانے
والا ضرور ہے۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ کشتی کے تختے بنیں اور لکڑ وغیرہ
ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں بغیر کسی جوڑنے ترکیب کرنے والے کے اور
لوگ کشتی کے ذریعہ ملاح کے بغیر دریا کو عبور نہیں کر سکتے اور کشتی میں ساز و سامان
خود بخود نہیں بھر جاتا اور نہ وہ آجا سکتی ہے بغیر کسی تدبیر کرنے والے کے
تو جب عقول اس حال سمجھتے ہیں تو اتنے بڑے جہان کا عالم وجود میں آنا اور
اس کے نظام کا چلنا زیادہ ہی ممنوع اور محال ہے اور ہم نے کوئی چیز بنی چیز
ڈالے کے بغیر اور کوئی چکی پیسنے والے کے بغیر اور کوئی چراغ جلانے والے
کے بغیر جلتا نہیں دیکھا۔ پس کونسا چراغ آفتاب و مہتاب سے زیادہ
روشن ہے جو اہل آسمان و زمین اور مشارق و مغارب کو روشنی دیتے ہیں۔
اور کونسی چیز ان اقلام سے کہ جن کے چاند سورج اور ستارے ایک شب و
روز میں ہزار ہا سال کے رستہ کو طے کرتے ہیں۔ زیادہ گردش کرنے والی ہے۔
کہ جسے تو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ بغیر اس کے کہ کوئی تجھے ان کی خبر
آکے بتائے۔ جس طرح وہ فرماتا ہے کہ خدا نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند
کیا ہے کہ تجھیں تم دیکھ رہے ہو۔ اس آیت سے اشارہ کیا ہے اس چیز کی طرف

کہ یہ عظیم نشانی ہیں جو اپنے بنانے والے کی عظمت اور اس کی پختہ تدبیر اور زیادہ وسیع قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تم اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح بنایا گیا اور آسمان کی طرف کہ وہ کس طرح بلند کیے گئے اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کس طرح نصب کیے گئے اور زمین کی طرف کہ وہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔ فرمایا آسمان و زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں اور آیات اس سلسلہ میں کافی زیادہ ہیں اور اس سے چارہ کار نہیں کہ ان کا کوئی پیدا کرنے والا اور باحکمت تدبیر کرنے والا ہے پس غور و فکر کرو اور نظر عبرت سے دیکھو تو تمہیں اس کی توحید کی دلیلیں سورج سے زیادہ واضح اور چاند سے زیادہ روشن ملیں گی اور جو شخص حد بندی کے ساتھ اس کی تعریف کرے وہ ملحد ہے اور جو اس کی طرف کسی جہت میں اشارہ کرے وہ کافر ہے اور جو اسے اپنے تصور میں لے آئے وہ گمراہ ہے اور جو اسے کسی چیز سے تشبیہ دے وہ منکر ہے اور جس کا امتیاز تم اپنے اوہام کے ذریعہ کرو۔ اور جسے تم اپنے نفوس میں متمثل پاؤ اور اپنے اذہان میں جس کی تصویر کشی کرو وہ تمہاری طرح حادث اور مصنوع ہے۔ پس اس کا عارف وہ ہے۔ ان محال اسباب سے بلند تر سمجھ کر اس کی توحید کا اقرار کرے۔ اور منجملہ ان امور کے جن سے اللہ کی توحید اور اس کی عظیم قدرت پر استدلال کیا جا سکتا ہے اور وہ اصحاب فیل (ہاتھیوں اور ان کے سواروں) کا واقعہ ہے۔ کہ جن کی خداوند عالم نے خبر دی ہے۔ اور جو مصیبت انہیں پہنچی تھی کہ جس میں کسی کا کسی طریقہ سے کوئی ہاتھ نہیں تھا

Marfat.com

اور نہ کوئی اس کا انکار کر سکتا ہے۔ اور مشہور واقعہ تھا۔ کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ قریش کے سامنے رسول کہے (حالانکہ وہ بہت غیظ و غضب رکھتے تھے اور آپ کی مخالفت کرتے تھے) کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ اور ان کا واقعہ اور جو عذاب ان پر نازل ہوا تھا۔ اُسے بیان کیا ہو مگر یہ کہ وہ اسے دیکھ چکے اور ان میں سے بہت سارے لوگ اس کا مشاہدہ کر چکے تھے اور یہ انہیں طبعی امور اور عادی محاملات میں سے نہیں تھا۔ کہ جس سے ملحد قسم کے لوگ استدلال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا علم عادیات میں اس سے پہلے نہیں تھا اور نہ کوئی اس کی نظیر گذشتہ آثار میں ملتی تھی اور وہ یوں کہ بہت سے پرندے آئیں کہ جن میں سے ہر ایک کی چونچ میں کنکری ہو۔ پھر وہ ایک لاکھ آدمی کے سر پر پھینکی جائیں اور وہ کنکری اس کی دبر سے نکل جائے اور وہ گھاس کے کھائے جانے والے ٹکڑوں کی طرح ہو جائیں۔ اور اسی طرح ہر پرندے کے پنجوں میں کنکری ہو کر جسے وہ اصحاب فیل کے سروں پر پھینکیں اور ان کے نیچے سے نکل جائیں۔ اور صرف انہیں کو باقی دنیا کو چھوڑتے ہوئے ہلاک کر دیں اور یہ کام سوائے صانع حکیم کے جو سب کچھ جانتا ہے کسی سے نہیں ہو سکتا اور وہی عالمین کا پالنے والا ہے۔ جل جلالہ کہ جس کے نام پاکیزہ ہیں اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور وہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

اکیاون ارشادات

نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اظہار کے ارشادات

کتاب دراسم میں حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ اہل جنت کی چار علامتیں ہیں۔ کشادہ اور خوش چہرہ نرم اور فصیح زبان رحم کھانے والا دل اور خطا و بخشش کرنے والا ہاتھ اور آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ مومن خدا کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم و معزز ہے کہ اس پر چالیس دن گزر جائیں اور خدا اس کو اس کے گناہوں سے پاک و صاف نہ کرے بیشک خراش پاؤں کا پھسل جانا۔ جمنے کے تسمے کا ٹوٹ جانا آنکھ کا پھڑکنا اور دیگر اس قسم کی چیزوں کے ذریعے ہمارے محبوب کو گناہوں سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ بغیر وجہ کے وہ مغموم ہو جاتا ہے۔ باقی رہا بخار تو میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عادل بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہے کہ جس کی پناہ میں ہر مظلوم رہتا ہے تو جو بادشاہ عدل کرے تو اس کے لیے عدل اور اجر ہوگا۔ اور اس کا رعیت پر شکر ضروری ہے۔ اور جو ظلم و جور کرے تو اس پر عذاب ہوگا۔ اور رعیت پر صبر کرنا لازم ہے یہاں تک کہ حکم خدا آئے۔ اور آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ جہنم میں ایک وادی

سے شادی کرنے پر راضی ہو جائے تو وہ منافق ہے اور وہ آگ میں قید کر دی جائے گی۔ اور جب وہ مرے گی تو اس کی قبر میں عذاب کے ستر دروازے کھول دیے جائیں گے اور جب وہ لا الہ الا اللہ کہتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان جتنے فرشتے ہیں وہ اس پر لعنت کرتے ہیں اور خدا دنیا اور آخرت میں اس پر غضب ناک ہوگا اور ہر دن اور رات اس پر خدا ستر گناہ لکھے گا اور آپ نے فرمایا جو اپنی عزیز بیٹی کی شادی کسی فاسق سے کرے تو اس پر ہر دن ہزار لعنت نازل ہوتی ہے اور اس کا کوئی اچھا عمل آسمان پر نہیں جاتا اور نہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کا خرچہ کیا ہوا اور عدل و انصاف قبول نہیں ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا جو عورت اپنا حق مہر اپنے شوہر کو بخش دے تو اسے سونے کے ہر مثقال کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ فرمایا جو عورت اپنے شوہر کے راز کو چھپائے پس اس پر کوئی مطلع نہ ہونے پائے تو وہ حوراالعین کے درجوں میں ہوگی۔ اور اگر وہ شوہر اطاعت خدا میں نہ ہو تو پھر بیوی کے لیے اس کا چھپانا جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان عورت کے نکاح میں گواہ ہو تو وہ زحمت خدا میں ڈوبا ہوا ہے اور اس کے لیے ہزار شہید کا ثواب ہوگا۔ اور جتنے قدم اٹھائے گا ہر قدم کے بدلے ایک نبی کا ثواب ملے گا۔ اور جو کلمہ اس سلسلے میں وہ کہے گا۔ اس کے لیے خدا ایک سال کی عبادت لکھے گا اور وہاں سے نہیں پلٹے گا۔ مگر بخشا ہوا اور جو بیوی اور شوہر کے درمیان کوشش کرے۔ اور وہ ان کی شادی کی رہنمائی کرے تو جتنے بال اس کے

ن پر ہیں ہر بال کے بدلے اُسے جنت کا ایک شہر دے گا اور ہزار حور سے
ن کی شادی کرے گا۔ اور گویا اُس نے اُمتِ محمدؐ کے قیدی خرید کر کے
زاد کیے ہیں اور اگر وہ اس سلسلہ میں جاتے یا آتے ہوئے مر جائے تو وہ
ید ہوگا۔ فرمایا ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں شراب دف
ہو یا آلاتِ قمار بازی ہوں اور نہ اُن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے
خدا اُن سے برکت اُٹھا لیتا ہے۔ فرمایا جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت
ے جب کہ وہ شراب خوار ہے تو اس کیلئے ستاروں کی تعداد جتنے گناہ ہوں گے
جو بچہ اس مرد سے پیدا ہوگا وہ نجس ہے اور خدا اس عورت کا کوئی
ل نہیں کرے گا جب تک اس کا شوہر مر نہ جائے یا عورت اس سے طلاق نہ حاصل کرے
اللہ نے فرمایا ایک نیک عمل عورت ہزار بدعمل مرد سے بہتر ہے۔ فرمایا جو عورت اپنے
اپنے شوہر کی خدمت کرے تو خدا اس سے جہنم کے سات دروازے بند کر دے گا اور
ت کے آٹھ دروازے اس کے لیے کھول دے گا کہ جس سے وہ چاہے داخل ہو فرمایا جو
ی اپنی بیوی کو ناحق مارے پیٹے گا تو قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا اپنی عورتوں
پیٹا کرو، کیونکہ جو کبھی انہیں ناحق مارے پیٹے گا تو اس نے اللہ اور اس کے
کی کی نافرمانی کی ہے۔ فرمایا جو شخص کسی عورت سے اس کے حسن و جمال
پر شادی کرے تو اس کا وہ حسن و جمال اس کے لیے وبالِ جان ہو جائیگا۔
و عورت اپنے شوہر کو پانی پلائے تو وہ اس کے لیے ایک سال کی عبادت
ثواب ہے کہ جس میں دن کو روزے رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت
۔ اور خداوندِ عالم ہر گھونٹ کے بدلے جو اُس نے پلایا ہے اس عورت

Marfat.com

کے لیے جنت میں ایک شہر تعمیر کرے گا۔ اور اس کے ساتھ گناہ بخش دے گا
جائیں گے۔ فرمایا تین قسم کے آدمی ہیں کہ جن سے خدا عذاب قبر کو اٹھا لے گا اور
انھیں جناب باری عزوجل رسول کے ساتھ محشور کرے گا۔ (۱) وہ عورت
جو شوہر کے غیر بستہ ولی نے تعمیر کرے (۲) وہ عورت جو شوہر کی بخشش پر
صبر کرے (۳) وہ عورت جو اپنا تن مرد اپنے شوہر کو بخش دے۔ والی حدیث
سے ہر ایک کو خدا ہزار شہید کا ثواب دے گا۔ اور ہر ایک کے لیے ایک سال کی
عبادت لکھ دی جائے گی۔ امیر المومنین رسول اللہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جو شخص عالم جنت یا آگ کی ہولناکی بیان کرے تو اس کے لیے
خیر دارین ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص قبر میں سے کوئی سے کوئی شے اس
سے کہتے ہیں اسے نکال لگ گئے وہ چیز معلوم ہو جاتے ہیں معلوم ہوا
تو شہید کی قبر کو شب چراغ کرنا۔ فرمایا جو کسی جنازہ پر کھڑے ہو کر
تو خداوند عالم قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اسے ذلیل کرے گا اور اس
کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ اور جو شخص شہر ستان میں پہنچے تو جب تک وہاں رہے
گا تو اس پر احد پہاڑ جتنا نور اور ثواب ہوگا۔ اور تمام قبر ستان والوں
کی دعا کرے تو وہ جہنم کی آگ سے نجات پائے گا۔ آپ نے فرمایا جو شخص
میت کی نعش سے خوف کرے۔ تو خداوند عالم جبرئیل کو حکم دیتا ہے
اسے ستر ہزار فرشتے اس کی قبر کی طرف لے جائیں اور ہر فرشتے کے ہاتھ میں
آگ کا ایک طبق ہو پس وہ اسے اس میت کی قبر پر مارتے جائیں اور کہتے
اے اللہ خدا یہ فلاں بن فلاں کا بدلہ ہے تیری طرف۔ پس اس کی قبر پر ستر

Marfat.com

جاتی ہے اور خدا اس شخص کو جنت میں ہزار شہر عطا کرتا ہے اور ہزار حور سے
اس کی شادی کرتا ہے اور ہزار حلے اسے پہناتا ہے اور اس کی ہزار شفاعت
قبول کرتا ہے۔ فرمایا جب کوئی مومن آیت الکرسی پڑھے اور اس کا ثواب
اہل قبور کے لیے قرار دے تو خداوند عالم اس کے ہر حرف کے بدلے ایک
فرشتہ خلق فرماتا ہے جو قیامت تک اس کی تسبیح کرتے رہیں گے۔ فرمایا جب
شراب خور مر جاتا ہے تو اس کی روح کو ساتویں آسمان پر لے جاتے ہیں
جہاں کرام کاتبین اس کے منتظر ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں خدایا تیرا فلاں
بندہ مر گیا ہے اور وہ نشے کی حالت میں تھا تو خداوند عالم ان دونوں فرشتوں
کو فرماتا ہے کہ اس کی قبر کی طرف پلٹ جاؤ اور قیامت تک اس
کی پشت کرتے رہو اور فرمایا جب ولی خدا مر جاتا ہے تو اس کی روح کو
ساتویں آسمان پر لے جاتے ہیں اور کرام کاتبین بھی اس کے ساتھ ہوتے ہیں
وہ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے مالک تیرا فلاں بندہ مر گیا ہے۔ الخ

فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کا بیٹا اس کا خزانہ اور سیاہیاں ہوں (کپڑے
وغیرہ یا نہیں) تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔ فرمایا دنیا کو
برا کہنا مومنوں کے لیے بہترین سواری ہے۔ اس پر وہ نیکیاں
حاصل کرتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ جب خدا دنیا پر غضبناک ہوتا ہے تو اس کا زیادہ
عذاب یہ ہے کہ اس پر فرشتہ سے اور حضرت صادق سے مروی ہے
کہ فرمایا جو شخص کسی عورت سے زنا کرے۔ وہ ایمان سے خارج ہو

Marfat.com

جاتا ہے اور جو شخص ایسا ہے وہ ایمان سے نکل جاتا ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا
کسی شخص کا اندازہ تو فرمائیے وہ ایمان سے باہر ہو جاتا ہے اور ابد الآباد جہنم میں رہے گا
سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ عمرو بن عبید حضرت حسن بصری کی خدمت میں
حاضر ہوا۔ جب اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا تو اس نے اس آیت کی تلاوت
کی کہ جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے افعال سے اجتناب کرتے ہیں اور جب
غصہ ور ہو گئے تو معاف کر دیتے ہیں اس سے فرمایا تجھے کس چیز نے غمناک کر دیا
ہے تو وہ کہنے لگا میں پیش کرتا ہوں کہ کتاب اللہ سے کوئی ایسا گناہ
کبیرہ کرنے کی وجہ سے نہیں۔ تو آپ نے فرمایا ہاں اے عمرو سب سے بڑا گناہ
شرک کا شریک قرار دینا ہے خداوند عالم فرماتا ہے جو شخص اللہ کے ساتھ
شرک کرے۔ تو خدا اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے اور اس کے لیے رحمت
خدا سے مایوس ہونا۔ خدا فرماتا ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ
کیونکہ کافر ہی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔ پھر خدا
جل جلالہ ایسے سے ماں باپ کے بارے میں فرماتا ہے کہ خدا کے ساتھ (عذاب سے)
ہاتھ نہیں ہوتے مگر وہ لوگ جو شیطان ہیں۔ یعنی خداوند عالم ان کے کفر
جل جلالہ کی انھیں سزا دیتا ہے اور ان میں سے والدین کی نافرمانی ہے۔ کیونکہ
خداوند عالم نے عاق (نافرمان) والدین کو جبار اور شقی (بدبخت) قرار دیا
ہے اور کسی ایسے شخص کو قتل کرنا جسے خدا نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ
خداوند عالم فرماتا ہے اس کی سزا جہنم ہے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور اللہ
کا غضب اور اس کی لعنت ہے اس پر اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب

Marfat.com

کی سبھا اور وہ بُری باز گشت ہے۔ اور پاکیزہ دامن عورتوں کو تہمت لگانا
خدا فرماتا ہے ایسے اشخاص پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے
لیے عظیم عذاب ہے۔ اور تیسرا کمال کھانا خدا فرماتا ہے سوا سے اس کے
نہیں کہ وہ اپنے شکموں میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے
اور میدان جہاد سے بھاگ جانا فرماتا ہے۔ اور جہاں کہیں پشت دکھا جائے
مگر جنگ کے لیے مڑنے یا گروہ میں داخل ہونے کے لیے تو ان نے اللہ
کے غضب میں جگہ بنائی ہے۔ اور اس کی جائے پناہ جہنم ہے اور وہ بُری
بازگشت ہے اور سود کھانا فرماتا ہے۔ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں تو وہ نہیں
اٹھیں گے مگر اس شخص کی طرح کہ جسے شیطان مس کر کے پاگل بنا دیا ہو۔
اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وہ نہیں چاہتا ہے کہ جو اسے خرید کرے تو ان کی
آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور زنا کرنا ارشاد ہے اور جو یہ کام کرے وہ
گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ اور قیامت کے دن اسے دوگنا عذاب ہوگا اور
ذلت و خواری کے ساتھ۔ وہ ہمیشہ اس عذاب میں رہے گا اور جھوٹی
قسم کھانا۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے ساتھ تھوڑے سے پیسے خریدتے
ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور خیانت کرنا فرمایا جو خیانت کرے
قیامت کے دن اس خیانت شدہ چیز کے ساتھ آئے گا اور واجب کیا
اسے رکھنا فرمایا اور وہ دن کہ جہنم کی آگ میں انہیں گرم کیا جائے گا اور
ان کے ساتھ ان کی پیشانیاں۔ ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغ دی جائیں
اور جھوٹی گواہی دینا اور شہادت کو چھپانا۔ فرمایا اور جو شخص گواہی کو

Marfat.com

چھپائے تو اس کا دل گناہگار ہے۔ اور شراب پینا کیونکہ خداوندِ عالم نے
اس سے اسی طرح منع کیا ہے۔ جس طرح بُت پرستی سے منع کیا ہے۔ اور
نماز کو چھوڑنا یا کسی ایسی چیز کو جسے خدا نے فرض اور واجب قرار دیا ہے
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ
دے تو وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے بری الذمہ ہے اور معاہدہ کو توڑنا
اور قطع رحمی کرنا۔ خداوندِ عالم فرماتا ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان
کے لیے تیرا گھر ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں۔ پس عمر نے گھبرا گیا اور وہ چیخ
مار کر رو دیا۔ اور کہنے لگا وہ شخص ہلاک ہوا جو اپنی رائے دوسرے کے
علم و فضل میں آپ سے نزاع کرے اور رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے
پہلے اللہ کی نافرمانی چھ چیزوں میں کی گئی۔ محبتِ دنیا۔ حبِ ریاست
راحت و آرام سے محبت۔ تو مجھ سے پیار۔ عورتوں سے محبت کرنا اور
کسی سے عداوت کرنا۔ فرمایا غضب شیطان کو اس طرح شراب کر دیتا ہے
جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ
غضب ہر برائی کی چابی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو اپنے آپ کو مسلمانوں
کی عزت و ناموس سے روکے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش کو
معاف کر دے گا۔ اور جو اپنے غصہ کو لوگوں سے روکے تو خداوندِ عالم قیامت
کے دن اپنا غضب اس سے روک لے گا۔ فرمایا جہنم میں تکبر کرنے والوں کے
لیے ایک مخصوص وادی ہے جسے سعیر کہا جاتا ہے اس نے بارگاہِ الٰہی میں اپنی
گرمی کی شدت کی شکایت کی اور سوال کیا کہ اسے سانس لینے کی اجازت دی

جائے۔ پس اُس نے سانس لیا تو تمام جہنم کو جلا دیا۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ امام زین العابدینؑ اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے کہ چھوٹے بڑے جھوٹ سے بچو۔ ہر پختہ کلام اور مزاح میں کیونکہ جب انسان چھوٹی چیز میں جھوٹ بولتا ہے تو بڑی بات میں بھی جھوٹ بولنے کی جرأت کر لیتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خداوند عالم اُسے صادق لکھ دیتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے تو خدا اُسے جھوٹا لکھ دیتا ہے۔ فرمایا جھوٹ بولنا ایمان کی خرابی و بربادی ہے۔ اور امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ایمان کا ذائقہ نہیں چکھو گے۔ جب تک سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ کو ترک نہ کرو۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا جو شخص زیادہ جھوٹ بولے اس کی آبرو جاتی رہتی ہے امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ مرد مومن کو چاہیئے کہ وہ جھوٹے شخص کے ساتھ بھائی چارہ سے اجتناب کرے۔ کیونکہ وہ اتنا جھوٹ بولتا ہے کہ جب کبھی سچی بات کرے تو اس کی تصدیق نہیں کی جاتی۔ صادقؑ نے فرمایا جو مسلمانوں سے دو چہروں اور دو زبانوں سے ملاقات کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ بدترین بندہ وہ ہے جو دو چہروں اور دو زبانوں والا ہو جو اپنے بھائی کی اُس کی موجودگی میں تعریف کرے اور عدم موجودگی میں اس کا گوشت کھائے۔ اگر اس کو کچھ عطا ہو تو اس پر حسد کرے اور اگر وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کا ساتھ چھوڑ دے۔ خداوند عالم نے فرمایا اے عیسیٰؑ خلوت و جلوت

Marfat.com

میں تیری زبان ایک ہو۔ اور اسی طرح تیرا دل بھی۔ میں تمھیں تیرے نفس سے ڈرانا ہوں۔ اور میں باخبر ہونے کے لیے کافی ہوں۔ دو زبانیں ایک مضغہ میں ڈرست نہیں رہ سکتیں۔ اور نہ دو گواہیں ایک نیام میں اور نہ دو دل ایک سینہ میں اور یہی کیفیت ذہن کی بھی ہے۔ صادقؑ سے مروی ہے۔ آپؑ نے فرمایا دو شخص ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار نہیں کرتے مگر ان میں سے ایک برائی اور لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور بسا اوقات دونوں مستحق ہوتے ہیں۔ اور آپؑ ہی سے منقول ہے۔ فرمایا میرے والد نے ارشاد کیا، رسول اللہؐ کا فرمان ہے۔ کہ جو دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری اختیار اور تین دن کے اندر صلح نہ کریں تو وہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور ان کی دوستی باقی نہیں رہتی۔ اور ان میں سے جو بات کرنے میں پہل کرے وہ حساب و کتاب کے دن جنت کی طرف پہلے جائے گا۔ امام باقرؑ سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا شیطان دو مومنوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتا رہتا ہے۔ جب تک ان میں سے ایک اپنے گناہ سے نہ پلٹ آئے جب ایسے ہی نہ ہیں تو شیطان چھوڑ کر لیٹ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کامیاب ہو گیا۔ پس خدا رحم کرے اس شخص پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان الفت محبت پیدا کرے۔ اے گروہ مومنین تم ایک دوسرے سے الفت و مہربانی سے پیش آؤ۔ حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت کا ایک پردہ اٹھایا جائے گا۔ ہر نبی روح اس کی خوشبو پانچ سو سال کی راہ سے سونگھے گا۔ مگر ایک گروہ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا وہ کونسا

Marfat.com

گروہ ہے فرمایا ماں باپ کا نافرمان۔ فرمایا پسندیدہ ترین ناجائز اونٹنی کا لفظ
ہے۔ اگر کوئی خدا میں اس سے کوئی کم تر لفظ ہوتی تو اس سے منع کرتا جس طرح
فرماتا ہے۔ اور ان دونوں سے اف نہ کہہ اور نہ ان کو جھڑک دے اور ان
سے اچھی بات کہہ۔ فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف غصہ کی نگاہ سے
دیکھے جب کہ ان دونوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو خدا اس کی نماز قبول نہیں
کرے گا۔ باقر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنی ایک بیٹی کو نصیحت فرمائی
کہ نافرمانی سے بچے کیونکہ معصیت کی وجہ سے ہزار سال کی راہ سے سونگھی جا سکتی
ہے سنے والدین کی نافرمان قطع رحمی کرنے والا اور زنا کار کو جنت کی
خوشبو نہ سونگھے گا۔ باقر سے مروی ہے زید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا
خداوند تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت جلال کبریائی نور عظمت
بلندی اور رفعت منزلت کی قسم ہے کہ کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش
پر ترجیح نہیں دیتا۔ مگر یہ کہ میں اس کے معاملہ کو پراگندہ اس کی دنیا کو اس کی
نظر میں آراستہ اور اس کے دل کو دنیا میں مشغول کر دیتا ہوں اور دنیا میں
سے اتنا اسے عطا کرتا ہوں جو میں نے اس کے مقدر میں کیا ہے اور مجھے
اپنی عزت جلال عظمت نور بلندی اور رفعت منزلت کی قسم ہے کہ بندہ میری
خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے تو میں اپنے ملائکہ کو اس کا محافظ اور
آسمان و زمین کو اس کے رزق کا کفیل بنا دیتا ہوں اور میں ہر تاجر کی تجارت
کے پیچھے اس کا معین ہوتا ہوں اور دنیا اس کے سامنے ذلیل ہو کر آتی ہے
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تونگری کی رغبت اس چیز سے حاصل کرنے کی

Marfat.com

خدا ناراض ہوتا ہے تو لوگوں میں سے اس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمت کرے گا۔ اور جو شخص خدا کی اطاعت کو ترجیح دے اس چیز پر جس سے لوگ ناراض ہوتے ہیں تو خداوند عالم ہر دشمن کی دشمنی، اور ہر حسد کرنے والے کے حسد اور ہر بغاوت کرنے والے کی بغاوت میں اس کی کفایت کرے گا۔ اور خدا اس کا ناصر و مددگار ہوگا۔ اور باقرؑ نے فرمایا کہ صبر علیؑ ایسا دروازہ ہیں جسے خدا نے کھول رکھا ہے جو اس میں داخل ہوگیا۔ وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا ایک بندہ گناہ کرتا ہے اور خدا اسی گناہ کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ کیا گناہ کی وجہ سے خدا اس کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ فرمایا ہاں کیونکہ وہ گناہ کرنے کے بعد ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے اور اپنے نفس پر ناراض رہتا ہے پس خدا اس پر رحم کرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے فرمایا جو شخص گناہ کرے اور اسے یہ یقین ہو کہ خدا میرے اس گناہ سے مطلع ہے اگر چاہے تو مجھے عذاب کرے اور چاہے تو بخش دے (تو خدا اسے بخش دیتا ہے) چاہے وہ استغفار نہ کرے۔ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے فرزند عبداللہؑ اپنے والدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا۔ کیا دونوں فرشتوں کو گناہ یا نیکی کا علم ہو جاتا ہے جب بندہ اس کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ آیا تو شبوا دیدیو ایک جیسی چیز ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں تو آپؑ نے فرمایا جب بندہ نیکی کا

Marfat.com

نصیحت کرتا ہے تو اس کا سانس خوشبو لیے ہوتے خارج ہوتا ہے تو دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے سے کہتا ہے کہ رک جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے پھر جب وہ اس نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کی زبان تلخم اور اس کی مشک سیاہی بن جاتی ہے۔ اور وہ اسے لکھ لیتا ہے اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سانس بدبودار ہو کر نکلتا ہے تو بائیں طرف والا دائیں طرف والے سے کہتا ہے۔ ٹھہر جا اس نے برائی کا قصد کیا ہے جب وہ اس کو عمل میں لاتا ہے تو اس کی زبان تلخم اور اس کی مشک سیاہی بن جاتی ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت میں اس گناہ کے لیے شرمندہ ہوتا ہے۔ حضرت انس سے منقول ہے کہ جب بندہ اللہ کی رضا کے لیے خلوص سے توبہ کرلے تو خداوند عالم دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کر دیتا ہے۔ میں نے کہا کس طرح پردہ پوشی کرتا ہے۔ فرمایا فرشتہ کو بھلا دیتا ہے وہ گناہ جو انھوں نے اس کے لکھے ہیں۔ پھر اس کے اعضاء و جوارح کی طرف وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہوں کو چھپا دو اور زمین کے ٹکڑوں کو وحی کرتا ہے کہ جو گناہ اس نے تم پر کیے ہیں انھیں پوشیدہ رکھو اور جب وہ بارگاہ خدا میں جائے گا تو کوئی اس کے خلاف کسی گناہ کی گواہی نہیں دے گی۔ باقر نے فرمایا اسے تین مسلم مسلمان جب توبہ کرلے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پس جو شخص اس استغفار کے بعد نئے سرے سے عمل کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم یہ استغفار ایمان کے لیے مضمحل ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا تو توبہ اور استغفار کے بعد گناہوں کی طرف لوٹ جائے اور پھر توبہ کرے تو سائل نے فرمایا اسے تین مسلم

کیا تو سمجھتا ہے کہ مومن اپنے گناہ پر پشیمان ہو اور اللہ سے اس کی مغفرت
طلب کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو نہ بخشے۔ آگاہ ہو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی
بیان سے مستغنی ہو گیا اگر وہ کتنی دفعہ ایسا کرے کہ گناہ کرے پھر توبہ اور استغفار
کرے۔ فرمایا جب بھی وہ صحیح استغفار اور توبہ کی طرف لوٹے تو خدا اس کو
بخش دیتا ہے۔ اور بے شک خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ
توبہ کو قبول کرتا اور گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور کسی سے کچھ نہیں
کہ کہیں اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔ اور آنحضرت سے منقول ہے کہ
گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اس کے ہے کہ اس نے گناہ ہی نہیں کیا اور
گناہ پر قائم رہنے والا جبکہ وہ استغفار بھی کرتا ہے تو وہ استہزاء کرنے
والے کی مانند ہے۔ حضرت صادق نے فرمایا جو شخص روزانہ ستر مرتبہ
سے استغفار کرے تو خدا اس کے ساتھ سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور
اس بندے سے بہتر اور اچھا کوئی نہیں جو سارے سب سے زیادہ گناہ کرے اور
فرمایا کہ کوئی مومن نہیں مگر وہ ایک گناہ سے ایک وقت میں توبہ کرتا ہے
پھر اس کا دل متوجہ ہوتا ہے اور اسی پر دلالت کرتا ہے فرمایا کہ اللہ
اللہم اجعلنی منہم۔ یعنی توبہ کرنے والوں میں سے قرار دے۔ آپ سے خدا کے ارشاد
کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور فواحش سے اجتناب
کرتے ہیں مگر کم۔ فرمایا فواحش تو زنا اور چوری ہیں اور کم وہ گناہ ہے
جس کا انسان ارتکاب کرتا ہے پھر اس سے ڈرتا اور استغفار کرتا ہے
آپ سے متعدد اسناد سے منقول ہے کہ استغفار کو ستر بار یا اسی دن کو تیس بار

Marfat.com

پڑھ کر سنائے گئے یعنی اللہ کی حکومت تمام کی۔ پھر فرمایا لوگو! گناہ تین قسم کے ہیں۔
کچھ گناہ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے معاف کر دیتا ہے۔
اور کچھ گناہ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد معاف کرتا ہے۔
اور کچھ گناہ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد بھی معاف نہیں کرتا۔ مگر اس لیے کہ ان کی تشہیر کرنے والے
بہت کم ہیں ایسے گناہ کی تشہیر کرنا جو میرے اور تمہارے درمیان ہو اور
لوگوں کی زبان گناہ تین قسم کے ہیں ایک سادہ گناہ ہے جو بخش دیا جائے گا۔
ایسا گناہ جو بخشا نہیں جائے گا اور ایسا گناہ ہے کہ جس کے
متعلق کسی کو نہیں معلوم کہ اس کا کیا ہوگا۔ فرمایا ہاں وہ گناہ جو بخش دیا جائے گا۔
اس پر کہنے لگا ہے کہ جس پر خدا نے دنیا میں پردہ ڈالا ہے اور خدا زیادہ
اچھا حکم کرنے والا اور زیادہ کریم ہے۔ اس سے کہ کسی گناہ پر پچھتاوا
کرے وہ مرتبہ بخشا جائے۔ اور وہ گناہ جو نہیں بخشا جائے گا۔ وہ بعض
لوگوں کا دوسرے لوگوں پر ظلم کرنا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ عالم ہے اپنی ذات
کی قسم کھائی ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ
ظلم کے ظلم سے میں درگزر نہیں کروں گا۔ اگرچہ تھپڑ ہی کیوں نہ ہو۔
تھپڑ کی کیا حقیقت ہے کہ کسی کا ہو یا سینگ والے جانور کا بغیر سینگ والے جانور کو مارنا
تھپڑ کی حقیقت ہے۔ بعض لوگوں کا دوسروں سے قصاص اللہ دلوائے گا۔ یہاں
تک کہ کسی کا ظلم کسی پر نہیں رہے گا۔ باقی رہا تیسرا گناہ تو وہ ایسا گناہ
ہے کہ جس کی خدا پردہ پوشی کرتا ہے اور اس سے توبہ کا

توفیق دیتا ہے۔ پس وہ اپنے گناہ سے توبہ کرتا رہتا ہے اور اپنے رب سے
اُمید رکھتا ہے پس ہم اس کے لیے اسی طرح ہیں جیسے وہ اپنی ذات کے
لیے پس اس کے لیے رحمت کی امید کی جا سکتی ہے۔ اور امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے۔ فرمایا جب خدا کی مشیت یہ ہو کہ کسی بندہ کی تکریم و عزت
افزائی کرے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ ہو تو اُسے بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے
اور اگر اس سے یہ نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ وہ گناہوں
کا بوجھ لے جائے پھر اگر خدا یہ چاہتا ہو کہ کسی بندے کو ذلیل کرے اور اُس
سے کوئی نیکی کی ہوئی ہو تو اس کے بدلہ کو صحیح و سالم قرار دیتا ہے اور
اگر ایسا نہ کرے تو اس کے رزق کو وسیع کر دیتا ہے اور اگر ایسا بھی نہ کرے
تو موت کو اس کے لیے آسان کر دیتا ہے۔ پس وہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو
جاتی ہے۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب کسی بندے کے گناہ
زیادہ ہوں اور اس کے اعمال ان کا کفارہ نہ بن سکیں تو خدا اسے حزن
و ملال میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ ان کا کفارہ ہو جائے۔ اور آنحضرتؑ
سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خداوند عالم فرماتا
ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کوئی جنبدہ دنیا سے خارج نہیں ہوتا
کہ جس پر رحم کرنے کا میں ارادہ رکھتا ہوں۔ جب تک میں اس کے کئے
ہوئے گناہوں کو بیماریوں کو نہیں کر دیتا۔ اس لیے کہ کبھی کبھار کسی
بندے کی نیکی دے کر یا دنیا میں اسے خوشحال رکھ کے۔ اب اگر کچھ گناہ
باقی رہ جاتے ہیں تو میں اس پر موت کو سخت کر دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ

Marfat.com

ہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔
س میں اُسے جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔ اور مجھے اپنی عزت و جلال کی
سم بھڑکتی ہوئی دنیا سے جاتا ہے اور اسے عذاب کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کی
ام نیکیوں کو پورا کر دیتا ہوں۔ اس کے رزق کو وسیع کر کے یا اس کے
سم کو صحیح و سالم رکھ کر یا اُسے دنیا میں امن و چین میں رکھ کر۔ ایسا اگر
ر کوئی اس کی نیکی رہتی ہے۔ تو اس کے لیے موت کو آسان بنا دیتا ہوں اور
ہ جب وہ آئے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو اور میں اُسے جہنم میں
خل کر دوں۔ فرمایا جب تیرا کوئی بندہ کسی برائی چاہتا ہے تو اس کے
ا دیر روکے رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان گناہوں کے ساتھ قیامت
ے جاتا ہے اور جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اُسے جلدی دنیا
شتاب کرتا ہے حضرت کعب نے فرمایا وہ شخص ہمارا نہیں جو ہر دن
نے نفس کا حساب نہ کرتا ہو۔ اگر نیک عمل کرے تو خدا سے اس کی زیادتی
دعا مانگے۔ اور اگر برا عمل کرے تو خدا سے استغفار کرے اور توبہ کرے
یہ کعب کا ارشاد ہے جس نے دنیا میں کسی کے لیے اچھائی نہیں
اسے وہ اخراج کے ایک دن جہنم میں ہمیشگی کرے اور دوسرا وہ گناہ
ا ارک توبہ سے کرے۔ لیکن اس کی توبہ کہاں قبول ہوگی جبکہ اس
ا حوال بیان کیے کہ اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو شیخ خدا اس سے قبول
کرے گا۔ کعب نے فرمایا کہ اللہ کی دلیری کے ساتھ تیرا دھوکہ ہمارے حق کو
سے اور ہم نے تو اسے کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ کی رحمت ہر ایک

Marfat.com

اپنی شرم گاہ کو چھپاتے تھے۔ اور اللہ کا دین ہماری طبیعت کے ساتھ اپنا ہے تو
وہ قیامت کے دن ناکام ہوگا۔ اور حضرت باقرؒ نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں
جن کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور لوگ اس
سے بغض رکھتے ہیں دوسرا وہ جو نماز کے وقت سے دیر کرتا ہے تیسرا وہ
جو زکوٰۃ نہ دے۔ حضرت صادقؒ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی
نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ جو نماز کے وقت سے دیر کرتا ہے دوسرا وہ
جو زکوٰۃ نہ دے تیسرا وہ جو حج نہ کرے۔ ہر زیادتی کرنے والے کو وہ کچھ ملے گا جو
اس نے بویا ہے۔ تم میں سے جو شخص ہے اس کے حصہ کی خرابی وہ
بھگتے بغیر نہیں رہے گا۔ اور جو شخص اس چیز کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو اس
کے مقدر میں نہیں ہے جس کو نہیں ملے گا اللہ کا خطیہ ہے۔ اور جو شخص
اپنے آپ کو اللہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہاشم سے ہی مروی ہے فرمایا ایک
شخص ابوذرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا وجہ ہے کہ ہم موت کو ناپسند
کرتے ہیں۔ تو ابوذرؓ نے کہا کیونکہ تم دنیا کو آباد کرتے ہو اور آخرت
کو برباد۔ تو اچھا نہیں کہ آباد کو چھوڑ کر برباد کی طرف منتقل ہونے کو پسند نہیں
کرتے۔ وہ شخص کہنے لگا آپ کی نظر میں بارگاہِ خداوندی میں جانے کی
کیا کیفیت ہوگی۔ فرمایا جس شخص کو اس کا مالک ہوگا جو اپنے گھر والوں
میں آتا ہے اور ویسا شخص جس کی مثال ایسی ہے جیسے غلام کی طرح ہے جو اپنے مولیٰ
کے پاس آتا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ کی نظر میں ہماری خدا کے پاس کیا حالت ہوگی
تو کہا کہ اپنے اعمال کو خدا کی کتاب پر پیش کرو۔ خدا فرماتا ہے کہ نیک

Marfat.com

زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں عطا کی گئی کہ جس کو جب وہ دیکھے تو وہ اسے خوش
کرے۔ اور جب اس کو قسم دے تو وہ اُسے نبرائے اور جب اس سے
غائب ہو تو وہ عورت اس کی حفاظت کرے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا میری اُمت
کی عورتوں کی تباہی سُرخ سونے اور باریک کپڑوں میں ہے۔ اور میری
اُمت کے مردوں کی تباہی علم کو چھوڑنے اور مال کو جمع کرنے میں ہے۔ اور
آپؐ نے فرمایا کہ خدا جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے کسی
مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کی تضرع و زاری کو سُنے۔ جابرؓ نے
نقل کیا ہے کہ جنابِ رسالتمآبؐ ایک نوجوان کے پاس گئے جبکہ وہ
سکرات موت میں مبتلا تھا تو آپؐ نے فرمایا اپنے آپ کو کس حالت میں
پاتا ہے۔ کہنے لگا خدا سے اُمید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے خائف
ہوں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جس کسی دل میں اس وقت
جمع ہو جاتی ہیں۔ تو خدا اسے وہ چیز عطا کرتا ہے جس کی اُسے امید ہوتی ہے
اور اس سے امان دیتا ہے کہ جس سے وہ خائف ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا
خدا اس بندہ سے شرم کرتا ہے کہ جو حاجت کے ساتھ ہاتھ پھیلائے پھر
کوئی حاجت طلب کرے اور اس کے مرنے سے پہلے اُسے پورا نہ کرے۔ فرمایا
فرزندِ آدمؑ کے اکثر گناہ اس کی زبان کی وجہ سے ہیں۔ فرمایا جو شخص دو رکعت
نماز نافلہ کی پڑھے کہ جہاں اسے خدا کے علاوہ کوئی نہ دیکھ رہا ہو تو اس کے
لیے جہنم کی آگ سے پردہ بن جاتا ہے۔ فرمایا جو لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوں پھر
وہ ذکرِ خدا نہ کریں بیشک اٹھ کر ایسی جگہ سے جہاں گویا مردار کھانے والوں کے

Marfat.com

کہ میرے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔ میں تمھیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے اُسے بخش دیا ہے۔ فرمایا تم میں سے ہر ایک صاحب رعیت ہے اور تم سے تمھاری رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور جو لوگوں کا امیر اور حاکم ہے وہ ان کا راعی (نگہبان) ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان اور اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس سے اُن کے متعلق سوال ہوگا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کا سوال ہوگا۔ یاد رکھو تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ فرمایا جب شوربا پکاؤ تو اس میں زیادہ پانی ڈالو اور اس میں سے کچھ لے کر اپنے پڑوسیوں کو دو۔ فرمایا لوگ ہمیشہ خیر و خوبی میں رہتے ہیں جب تک جلد بازی نہ کریں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول کس طرح جلد بازی کرتے ہیں۔ فرمایا کہتے ہیں ہم نے دعا کی ہے اور وہ قبول نہیں ہوئی۔ فرمایا جو شخص چالیس دن جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو اس کے لیے نفاق اور جہنم سے برائت کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے اس فقیر بندہ سے محبت کرتا ہے جو اپنی بیوی کی وجہ سے پاک دامن ہے۔ فرمایا اپنے منہ پاک رکھو کیونکہ وہ قرآن کے راستے ہیں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اپنی حاجات میری اُمت میں سے صاحب رحم لوگوں سے طلب کرو تو تمھیں رزق ملے گا اور کامیاب ہو گے۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ میری رحمت میرے رحم کرنے

Marfat.com

والے بندوں میں سے ہے اور اپنی حاجات سخت دل لوگوں سے طلب نہ کرو ،
ورنہ نہ تمہیں رزق ملے گا اور نہ کامیابی حاصل ہوگی۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے
کہ میری ناراضگی ایسے ہی لوگوں پر ہے۔ فرمایا ایک بندہ ایک ہی گناہ کی وجہ
سے سو سال تک قید رہے گا۔ اور وہ اپنے ہمسایوں اور ہمجولیوں کو جنت
میں جہاں سے رہتے ہوئے دیکھے گا۔ فرمایا جو ہفتے ہوئے گناہ کرے۔ وہ
مرتے ہوئے جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔ فرمایا کیا میں تمہیں سب سے
زیادہ کبیرہ گناہ کی خبر نہ دوں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ اے اللہ
کے رسول۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑے گناہ تین ہیں، اللہ کا کسی کو شریک
قرار دینا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور سیدھے
ہو بیٹھے اور فرمایا یاد رکھو، جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا پھر آپ
نے اس کا اتنا تکرار کیا کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے اور
صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا میری امت
میں سے ستر ہزار اشخاص بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر
آپ حضرت علیؓ کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا اے علیؓ وہ تیرے شیعہ
ہیں اور تو ان کا امام ہے۔ رسول اللہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص
زمین سے کوئی کاغذ اٹھاتا ہے کہ جس میں اللہ کا نام لکھا ہو تو اللہ کی ذات اور
اس کے نام کی بزرگی اور جلالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ کہیں وہ پاؤں سے
روندا نہ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک صدیقین میں سے ہے اور خدا اس کے
والدین پر تخفیف عذاب کرے گا اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔ فرمایا وہ

Marfat.com

ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے۔ فرمایا جو کسی بوڑھے کی فضیلت کو پہچانے اس کے سن کی وجہ سے پس اس کی عزت کرے تو خدا قیامت کے ہولناک منظر سے اسے محفوظ رکھے گا۔ فرمایا جب مومن اسی سال کو پہنچ جائے تو وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہے اس کی برائیاں لکھی جاتی ہیں اور بھلائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب چالیس سال کو پہنچ جائے اور اس کی اچھائی برائی پر غالب آئے تو وہ جہنم کی آگ کے لیے تیار رہے۔ محمد بن علی بن الحسین سے منقول ہے جب مرد چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ رحم کا وقت قریب آگیا ہے پس زاد راہ تیار کر لے اور گزشتہ زمانہ میں جب مرد چالیس سال کا ہو جاتا تھا تو اپنے نفس کا حساب کرتا تھا۔ عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اللہ کے رسول اہل جنت کا عمل کونسا ہے۔ فرمایا سچ بولنا جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیک ہو جاتا ہے۔ اور جب نیک ہو جاتا ہے تو مومن ہو جاتا ہے اور جب مومن ہو جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے اسی نے عرض کی اے اللہ کے رسول اہل جہنم کا کونسا عمل ہے فرمایا جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فاسق و فاجر ہو جاتا ہے اور جب فاجر ہو جاتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے اور جب کافر ہو جاتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ آپ سے مروی ہے کہ جو شخص ظلم کو دیکھے اور ظالم کو منع نہ کرے جبکہ اسے معلوم ہو کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور رسول اللہ سے منقول ہے کہ جب قیامت

Marfat.com

کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا کہ ظالم ظالموں کے اعوان و مددگار کہاں ہیں۔
ظالموں کے مشابہ لوگ کہاں ہیں۔ یہاں تک کہ جس نے انھیں قلم کی دوات کے دینے پر
دوات سے سیاہی کی لگا سکے بھی ہو۔ فرمایا پس وہ سارے لوہے کے ایک تابوت
میں جمع کر دیے جائیں گے۔ پھر انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں آکر حلقے
باندھ کر بیٹھیں گے۔ ان کی گفتگو ذکر دنیا اور محبت دنیا ہوگی۔ پس تم ایسوں کے
پاس نہ بیٹھو کیونکہ خدا کو ان کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا
کہ میں نے ایک عبادت گزار کو دیکھا جو اپنی عبادت پر ناز کر رہا تھا۔ میں نے
اس سے کہا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ تو کتنے شہر کے ہیں کتنے گل کے شمار
پوچھا گیا کہ تو کتنے بھوکے مرگئے۔ یا انھوں نے تجھے طلاق دے دی۔ اس
نے کہا بلکہ میں نے ان سب کو قتل کر دیا تو اس نے کہا کہ تیرے رانی ماں رہے شوہر تو
پھر ایک بات بتا۔ وہ تیرے گزشتہ شوہروں سے بہتر کیوں نہیں ہو جاتے
اور زیادہ کیوں نہیں ہنستے۔ امام زین العابدینؑ اکثر تمثیل کے طور پر یہ
شعر پڑھا کرتے تھے۔ "اے دنیا کی لذتیں حاصل کرنے والے کہ تجھ سے بہتر بانی
تیرے ساتھ کیا کیا کر چکے ہیں۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور
دنیا کے لیے وہ شخص مال جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں اور اس کی شہوات تو
خواہشات کو وہ بڑھاتا ہے جو علم نہیں اور اس کی وجہ سے ایک
دوسرے سے دشمنی رکھتے ہیں جو علم نہیں اور اس کی وجہ سے وہ حسد

Marfat.com

کرتا ہے۔ جو سچا دار نہیں اور اس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے جیسے یقین نہیں۔ جس کی ہمت کو دنیا ہو وہ دُنیا اور آخرت میں زیادہ غمناک ہوگا۔

کہتے ہیں کہ ایک عابد کی موت کا وقت آیا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے حزن و ملال اور ہموم و غموم اور غلطیوں اور گناہوں کے گھر کا کوئی افسوس نہیں۔ میرا افسوس تو اس رات پر ہے کہ جس میں سویا رہا اور اس دن پر ہے کہ جس میں روزہ نہیں رکھا اور اس لمحہ پر ہے کہ جس میں ذکرِ خدا سے غافل رہا۔ بھی آنکھ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے کسی کو روکے تو یہ چیز جہنم کی آگ سے اس کے لیے حجاب بن جائے گی جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کی محبت ہو اور وہ اُسے نہ جتوائے تو اس نے اُس سے خیانت کی ہے اور جو اپنے بھائی سے راضی نہ ہو مگر اس صورت میں کہ وہ اسے اپنی ذات پر ترجیح دے تو وہ ہمیشہ ناراض رہے گا۔ اور جو شخص اپنے دوست کو ہر گناہ پر سرزنش کرے تو اس کے دشمن زیادہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا خدا دنیا کو عطا کرتا ہے۔ آخرت کی نیت پر، لیکن آخرت دُنیا کی نیت پر نہیں دیتا۔ آخرت کو اپنا راس المال قرار دے اور جو کچھ دنیا میں سے مل جائے اسے غنیمت سمجھ لے۔

باونواں[۵۲] باب

مذکورہ کتاب (مجموعہ احادیث) سے منتخب شدہ احادیث

حضرت صباحؒ سے مروی ہے کہ آپؒ نے اپنے ایک شاگرد سے پوچھا کہ تو نے مجھ سے کیا کچھ سیکھا ہے اس نے کہا اے میرے مولا آٹھ مسائل آپؒ نے فرمایا بیان کرو تاکہ میں بھی سمجھوں۔ اس نے کہا پہلا مسئلہ یہ کہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شخص اپنے محبوب سے صرف کے وقت جدا ہو جاتا ہے پس میں نے اپنا قصد اس کی طرف پھیر لیا ہے جو مجھ سے جدا نہ ہو بلکہ میری تنہائی میں میرا مونس و غمگسار ہو، اور وہ عمل خیر ہے آپؒ نے فرمایا خدا کی قسم تو نے بہت اچھا کیا دوسرا مسئلہ کہنے لگا میں نے کچھ لوگوں کو حسب و نسب کے ساتھ فخر کرتے ہوئے دیکھا ہے اور کچھ لوگوں کو مال اور اولاد کے ساتھ حالانکہ ان میں سے کوئی چیز باعث فخر نہیں بلکہ فخر عظیم تو خدا کے اس قول میں ہے کہ بے شک تم میں سے زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ پس میں نے کوشش کی ہے کہ اللہ کے نزدیک میں کریم و عزت دار بنوں فرمایا خدا کی قسم بہت اچھے تیسرا مسئلہ کہنے لگا۔ میں نے لوگوں کو لہو و لعب اور خوشی میں مشغول دیکھا ہے اور خدا کا یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے مقام سے ڈرے اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکے تو بے شک جنت اس کے رہنے کی جگہ ہے۔ پس میں نے خواہش کو اپنے نفس سے پھیرنے کی کوشش کی ہے

بیمار تک کہ وہ اچھا ہوتے ہوتے بیمار ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا
خدا کی قسم ایک مسئلہ کہنے لگا میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص کو کوئی ایسی چیز
مل جاتی ہے جو اس کے نزدیک مکرم و دنیا سے عزیز تر ہوتی ہے تو وہ اس کی حفاظت میں
کوشش کرتا ہے اور میں نے اللہ کا یہ ارشاد سنا کہ کون ہے جو اللہ کو قرض
حسنہ دے۔ تو وہ اسے کئی گنا کر کے دے گا اور اس کے لیے اجر کریم ہے
پس میں نے کئی گنا کو پسند کیا اور جو چیز خدا کے پاس ہے اس سے میں نے
زیادہ محفوظ کسی چیز کو نہیں پایا۔ پس جو چیز مجھے مکرم و دنیا سے عزیز تر ہے
میں اسے خدا کے پاس بھیج دیتا ہوں تاکہ وہ میری اس ضروریت کے وقت کے
لیے ذخیرہ رہے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا تو نے خدا کی قسم۔ پھر ایک
مسئلہ کہنے لگا میں نے دیکھا کہ لوگ ایسے دو سر سے سے کرتے ہیں حالانکہ
میں نے خدا کا یہ ارشاد سنا کہ ہم نے زندگانی دنیا میں ان کی معیشتوں کو تقسیم
کر دیا ہے۔ اور بعض کو بعض پر کئی درجے بلندی دی ہے تاکہ ان میں سے
بعض بعض کو اپنے تسخر کا نشانہ بنائیں۔ حالانکہ میرے پروردگار کی رحمت
بہتر ہے اس سے جسے یہ جمع کرتے ہیں۔ جب سے میں نے خدا کی اللہ کی
رحمت ان کے جمع شدہ مال سے بہتر ہے تو میں نے کسی پر حسد نہیں کیا اور نہ
اس چیز پر افسوس کیا ہے جو مجھ سے فوت ہو گئی۔ آپ نے فرمایا تو نے
بہت اچھا کیا خدا کی قسم۔ پھر ایک مسئلہ اس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ
دوسروں سے دار دنیا میں دشمنی رکھتے ہیں اور دنیا کی دکھ و درد جہاں سے
سینوں میں ہیں۔ اور میں نے خدا کا یہ ارشاد سنا کہ بیشک شیطان تمہارا

Marfat.com

دشمن سے لیکر اسے اپنا دشمن بنا لو۔ میں شیطان کو اس کے دشمنوں پر لگا دیتا ہوں
دوسروں کی دشمنی پر مقدم کر دی۔ آپ نے فرمایا تو نے جیسا سمجھا ویسا ہی کیا۔ اس قسم
کا سوال حضرت موسیٰ نے کیا تھا۔ بعض لوگوں کی سمجھ دوڑ اور اکثر شخص لڑائی کی
تلاش میں رہتے ہیں۔ طالب کو میں نے خدا کا یہ ارشاد سنایا کہ اور میں نے جنات اور
انسان کو پیدا نہیں کیا مگر عبادت کے لیے۔ میں ان سے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ
چاہتا ہوں کہ وہ میرا کھانا مہیا کریں۔ بے شک اللہ ہی بہت بڑا رزق دینے
والا اور بڑی قوت و طاقت والا ہے۔ پس یہ یقین کر لیا کہ خدا کا
وعدہ سچا ہے اور اس کی بات سچی ہے۔ پس اس کے وعدہ پر مطمئن ہو گیا
اور اس کی بات کو سچا کر لیا۔ لہٰذا میں ان چیزوں میں مشغول ہو گیا جو اس کی طرف
سے مجھ پر لازم ہیں اور ان چیزوں کو چھوڑ دیا جو میری طرف سے اس کے ذمہ
ہیں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا تو نے خدا کی قسم۔ آخر وہ سلام کہنے لگا
پھر لوگوں کو میں اپنے بدنوں کی صحت سے متعلق گفتگو کرتے دیکھتا ہوں
کثرت مال پر باتیں کرتے اور کچھ افراد کو اپنے جیسی مخلوق پر کلام کرتے دیکھتا
ہوں۔ اور خدا کا یہ ارشاد سنتا ہوں کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کے لیے
نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے
اسے وہم و گمان نہیں ہوتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی
ہے۔ خدا اپنے حکم کو آخر تک پہنچانے والا ہے۔ اور خدا نے ہر چیز کی ایک
تقدیر اور اندازہ مقرر کیا ہے تو میں نے اللہ پر توکل کر لیا ہے اور اس کے
غیر سے میرا بھروسہ زائل ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم تو دانا و عقل

Marfat.com

وزبور قرآن اور باقی کتب کی برگشت انھیں مسائل کی طرف ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے علم حاصل کرے تو اس کا ایک باب جب حاصل کرتا ہے تو اپنے آپ کو زیادہ ذلیل سمجھتا ہے۔ لوگوں سے زیادہ تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور اللہ کا خوف اس میں بڑھ جاتا ہے اور دین میں زیادہ کوشش کرتا ہے پس یہ ایسا شخص ہے جس نے علم سے نفع حاصل کیا ہے اُسے علم حاصل کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص دنیا کے لیے اور لوگوں میں اپنی قدر و منزلت اور بادشاہ سے مرتبہ پانے کے لیے علم حاصل کرے تو وہ علم کا جب کوئی باب حاصل کرتا ہے۔ تو اپنے نفس کو عظیم سمجھتا ہے اور لوگوں پر اپنی بڑائی جتاتا ہے۔ اور اللہ کو دھوکا دیتا ہے اور دین میں زیادتی کرتا ہے۔ یہ ایسا شخص ہے جس نے علم سے نفع حاصل نہیں کیا۔ پس وہ کھو جائے اور اپنے اوپر حجت قائم کرنے اور قیامت کے دن کی پشیمانی اور رسوائی سے رُک جائے۔ امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب ملک الموت کسی فاجر کی روح قبض کرنے آتا ہے تو اس کے ساتھ جہنم کی ایک سیخ ہوتی ہے۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ آپ کی امت کے کسی شخص کو وہ سیخ لگے گی۔ فرمایا ہاں جابر بادشاہ ظالم حاکم یتیم کے مال کو کھانے والے اور جھوٹی گواہی دینے والے کو اور جھوٹی گواہی دینے والا جہنم میں اپنی زبان کو اس طرح نکالے گا جیسے کتا برتن چاٹنے کے لیے زبان نکالتا ہے۔ کسی بزرگ سے کہا گیا کہ آپ اپنے معاملہ کی بنیاد کس چیز پر رکھی ہے۔ وہ کہنے لگے چار چیزوں پر مجھے معلوم

Marfat.com

ہے کہ میری روزی دوسرا نہیں کھائے گا۔ لہٰذا میں نے اپنے نفس کو مطمئن کر لیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ میرا عمل دوسرا نہیں کرے گا۔ لہٰذا اس طرح مشغول ہو گیا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کب آئے گی۔ جبکہ وہ آئے گی اچانک۔ لہٰذا میں نے اس کی طرف جلدی کی ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ میں خدا سے غائب نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا میں اس سے شرم و حیا کرتا ہوں اور فرمایا جو شخص ظالم بادشاہ کے سامنے کوڑا لٹکا دیکھے تو قیامت کے دن وہ کوڑا آگ کا ایک اژدہا بن جائے گا جس کا طول ستر ہاتھ ہو گا۔ خدا اس شخص پر سے قیامت کے دن جہنم کی آگ میں مسلط کرے گا۔ اور وہ بری بازگشت ہے۔ فرمایا جس کا ظاہر باطن پر ترجیح رکھتا ہے اس کا ترازو اعمال ہلکا ہو گیا۔ اور جس کا باطن ظاہر پر ترجیح رکھتا ہے اس کا ترازو وزنی ہو گا۔ اور امام حسنؑ بن علیؑ سے منقول ہے۔ آپؑ نے فرمایا قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا۔ جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ فرمایا پس نیک کام کرنے والوں کے علاوہ کوئی شخص کھڑا نہیں ہو گا کہا گیا ہے کہ جس کی تونگری اس کے لباس میں ہو وہ ہمیشہ فقیر رہے گا اور جس کی تونگری اس کے دل میں ہو وہ ہمیشہ غنی رہے گا کسی بزرگ نے کہا جس کا سینہ تیرے لیے صاف نہیں اس کی کشادہ روئی تجھے دھوکا نہ دے جو سختی تجھ پر آن پڑے اس کو خود برداشت کر اور کسی پر اپنے علاوہ بھروسہ نہ رکھ۔ آنے والی مصیبت میں اس سے مدد طلب کر جو تیری مشکل میں کام آتا ہو۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا غیبت سے بچو کیونکہ غیبت

Marfat.com

نرا سے بدتر ہے۔ چونکہ انسان زنا کرنے کے بعد توبہ کرے تو خدا اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والے کو اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک جس کی غیبت کی ہے وہ معاف نہ کر دے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! جو شخص غیبت کرتا ہے وہ زبانی مومن ہے اور وہ دل سے ایمان نہیں لایا۔ لہٰذا مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ اور نہ ان کے عیوب تلاش کیا کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے بھائی کے عیب کا پیچھا کرے تو خدا بھی اس کے عیب کا پیچھا کرنے گا۔ اور اس کو اس کے گھر کے اندر رسوا و ذلیل کرے گا۔ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ جو شخص غیبت توبہ کئے مر جائے وہ سب سے آخر جنت میں داخل ہوگا اور جو غیبت پر اصرار کئے ہوئے مرے وہ جہنم میں سب سے پہلے داخل ہوگا۔ فرمایا طاقتور وہ نہیں جو مدمقابل کو پچھاڑ دے۔ بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ کیونکہ غصہ ہر شر و برائی کی جڑ ہے اور خداوند عالم نے تکبر کی اپنی کتاب میں کئی جگہ مذمت کی ہے اور ہر جبار و متکبر کی مذمت کی ہے۔ پس فرمایا ہے کہ میں اپنی آیات سے ان لوگوں کو پھیر لوں گا جو ناحق زمین میں تکبر کرتے ہیں اور فرمایا کوا ہے جو اس کی عبادت سے پہلو تہی اور تکبر کرتا ہے اور فرمایا آج کے دن تمہیں ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ بسبب اس کے کہ تم خدا پر ناحق باتیں بناتے تھے اور اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے اور فرمایا میں جہنم کے تکبر کرنے والوں کی پیشانی کے بال پکڑ کر ان کو جہنم میں ڈالوں گا اور خدا نے تکبر کرنے والے کے دل پر مہر

Marfat.com

Marfat.com

والے کی قبر کی تاریکی کے لیے چراغ ہے اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے سے شیطان کو دُور دھکیل دیتا ہے۔ ابنِ عباسؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہؐ نے فرمایا جو مسافرت میں مر جائے وہ شہید ہوتا ہے اور فرمایا کہ مسافرت کی موت شہادت ہے جب اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو وہ دائیں بائیں نگاہ کرتا ہے اور اپنے آپ کو مسافر سمجھتا ہے۔ اور اُسے اہل و عیال یاد آتے ہیں تو وہ ٹھنڈے سانس بھرتا ہے پس خداوندِ عالم اس کے ہر سانس کے بدلے اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور جب مرتا ہے تو شہید ہو کے مرتا ہے۔ ابنِ عباسؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مسافر جب بیمار ہوتا ہے تو وہ اپنے دائیں بائیں آگے اور پیچھے دیکھتا ہے لیکن اُسے کوئی نظر نہیں آتا۔ پس خداوندِ عالم اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ روایت ہے کہ جو شخص ستر قرآن جلائے اور ستر مقرب فرشتوں کو قتل کرے اور ستر باکرہ لڑکیوں سے زنا کرے وہ شخص نجات کے زیادہ قریب ہے اس شخص سے جو جان بوجھ کر نماز ترک کر دے۔ نبی کریمؐ سے مروی ہے کہ عالم کے پاس ایک لحظہ ذاکر علمی میں بیٹھنا خدا کے نزدیک ایک لاکھ رکعت مستحب نماز ایک لاکھ تسبیح اور دو ہزار گھوڑوں سے کہ جن سے مومن اللہ کی راہ میں جہاد کرے زیادہ محبوب ہے۔ انھیں کی سند سے نبی کریمؐ سے مروی ہے جب تو وقت پر نماز پڑھے تو وہ اوپر جاتی ہے اور اس کا نور چمکتا رہا ہوتا ہے اس کے لیے آسمانوں

Marfat.com

کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک وہ عرش تک پہنچتی ہے اور وہ پڑھنے
والے کی شفاعت و سفارش کرتی ہے اور کہتی ہے خدا تیری حفاظت کرے چونکہ
تو نے میری حفاظت کی ہے اور جب تو نماز بے وقت پڑھے تو ایک تاریکی اور
ظلمت اوپر کو جاتی ہے اور اس کے سامنے آسمان کے دروازے بند ہو
جاتے ہیں۔ پھر اُسے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ دیا جاتا ہے اور پڑھنے والے
کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ اور وہ کہتی ہے خدا تجھے ضائع اور برباد کردے
جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔ حضرت صادقؑ سے ان کے آباؤ کرامؑ
کے سلسلہ سے امیرالمومنینؑ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا کہ نمازِ تہجد پروردگار کی مرضی فرشتہ کی محبوب انبیاء کی سنت معرفت
نورِ ایمان کی اصل بدنوں کی راحت شیطان کی ناپسند دشمنوں کے خلاف
ہتھیار دعا کی قبولیت اور اعمال کا قبول ہونا اور رزق میں برکت اور پڑھنے
والے اور ملک موت کے درمیان سفارش قبر کا چراغ نیچے کا بستر منکر و نکیر کا
ادب اور قبر میں مونس و مددگار اور زیارت کرنے والی ہے۔ جب قیامت
کا دن ہوگا تو یہ نماز پڑھنے والے کے سر پر سایہ اور سر کا تاج اور بدن کا
لباس اور اس کے سامنے چلتا پھرتا نور نمازی اور جہنم کی آگ کے درمیان
پردہ اور خدا کے سامنے مومن کی دلیل و حجت اور اعمال کے ترازوؤں میں
بھاری اور پل صراط کا پروانہ اور جنت کی چابی ہوگی۔ کیونکہ نماز تکبیر تحمید تسبیح
تہلیل۔ تقدیس تعظیم قرأت اور دعا ہی ہے اور تمام اعمال کی اصل۔ وقت پر
پڑھنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا جان لو خدا تم پر رحم کرے۔ جبکہ علامتیں واضح

Marfat.com

ہیں۔ دارالسلام کا راستہ کھلا ہوا ہے اور تم نیکی کرنے میں ہو جس میں نفاق کی
رنجش بری خصلت کی جڑ اکھڑ گئی ہے اور خوبیوں کی شاخ پھلی پھولی ہے
کہ آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ جو باتیں ایمان کے منافی ہیں ان کی جڑ کٹی ہوئی ہے
تم نیکی کی باتیں سنتے ہو اور اعمال قابل تعریف ہیں۔ خدا تعالیٰ سے یہ ہمیشہ دعا کرتے رہو
کہ تمہارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ قیامت کے دن ایسا گروہ آئے گا۔ اور ان کی نیکیاں
پہاڑوں کے برابر ہوں گی انہیں خدا پھیلا ہوا غبار قرار دے گا۔ پھر ان کے
منہ کے بل جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا۔ سلمان فارسیؓ نے کہا اے اللہ کے رسول
ان کے اوصاف بیان فرمائیے۔ فرمایا یاد رکھو کہ وہ روزے رکھتے ہوں گے
نمازیں پڑھتے ہوں گے۔ اور عبادت کی سختی کرتے ہوں گے۔ لیکن
جب کوئی حرام کی چیز ان کے سامنے پیش ہوتی ہے تو اس پر ٹوٹ پڑتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں سے ڈرتے رہنا اور ان کی صحبت سے بچتے رہنا
اور جب آخرت میں ان کو اعمال تجھ پر تولے جانے کے وقت منقطع کر دیئے
جائیں گے یاد رکھو اور تمہارے واجب حق کے ادا کرنے اور اس کی سچے شمار
تعلقوں اور اچھے احسانوں کا خطرہ ادا کرنے میں اللہ سے مدد طلب کرو۔ آپ نے
فرمایا خدا کی قسم اس شخص پر جو فکر کرے اور عبرت حاصل کرے۔ عبرت
حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ عنقریب نہیں ہوگا
اور جو آخرت میں ہونے والا ہے وہ ہمیشہ رہے گا اور ہر شام میں آنے
والی چیز کل ہو جانے والی ہے اور ہر منتظر آنے والی ہے اور ہر آنے والی چیز قریب
ہے۔ آپ نے فرمایا یاد رکھو کہ آخرت آگے بڑھ رہی ہے اور دنیا

گذشتہ تحریر ہی ہے اور اُن میں سے ہر ایک کے ذریعہ دیئے ہیں۔ پس تم آخرت کے بیٹے ہو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ کیونکہ ہر ایک قیامت کے دن اپنی ماں کے ساتھ ملحق ہوگا اور آج کے دن عمل ہے بغیر حساب کے اور کل حساب کا دن ہے بغیر عمل کے۔ اور آپ نے فرمایا ہے شک عورتیں ناقصات الایمان ناقص الحصہ (میراث میں) اور ناقص العقل ہیں۔ ان کے ایمان کا ناقص ہونا اس وجہ سے ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز روزے کو چھوڑ بیٹھتی ہیں۔ اور ان کے حصوں کا نقص اس لیے ہے کہ ان کا میراث مردوں کے مقابلہ میں آدھا ہے اور ان کی عقلوں کا نقص اس وجہ سے ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ پس بُری عورتوں سے بچو اور اچھی عورتوں سے بھی ڈرتے رہو۔ اچھی باتوں میں ان کی اطاعت نہ کرو تاکہ وہ بُری بات کی آرزو نہ کر بیٹھیں۔ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہے تین سے کہ وہ فقر کے لئے جلدی کر رہا ہے کہ جس سے وہ بھاگتا ہے اور وہ تونگری اس کے ہاتھ سے نکل رہی ہے کہ جسے وہ طلب کرتا ہے۔ وہ دنیا میں فقراء کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ حالانکہ آخرت میں اس سے اختیار کی باز پرس کیا جائے گا۔ مجھے تعجب ہے اس متکبر سے جو کل نطفہ تھا اور وہ آئندہ کل مردار ہوگا۔ اور مجھے تعجب ہے اس سے کہ جسے خدا میں شک ہے حالانکہ وہ خدا کی مخلوق کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے اس سے جو موت کے بعد ہے۔ حالانکہ وہ مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور تعجب ہے اس سے کہ جو دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ وہ پہلی پیدائش کو دیکھ چکا ہے

Marfat.com

اور مجھے تعجب ہے اس سے جو فنا کے گھر کو آباد کر رہا ہے اور بقاء کے گھر کو چھوڑ رہا ہے۔ فرمایا جو اپنے پڑوسی کو اذیت و تکلیف پہنچاتا ہے اس کے لیے جنت کی بو سونگھنا حرام ہے اور اس کی بازگشت جہنم ہے اور وہ بری بازگشت ہے۔ اور جو شخص پڑوسی کے حق کو ضائع کر دے وہ ہم سے نہیں فرمایا جو شخص کسی رشتہ دار کی طرف جائے اپنی ذات اور مال کے ساتھ تاکہ اس سے صلہ رحمی کرے تو خدا اسے سو شہید کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اسے ہر قدم کے بدلے چالیس ہزار نیکیاں ملیں گی اور خدا اس کی چالیس ہزار برائیاں مٹا دے گا اور اسے اتنے ہی اس کے درجے بلند کر دے گا۔ اور گویا اس نے سیر کرتے ہوئے اللہ کے لیے سو سال عبادت کی ہے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو کسی دنیاوی حاجت میں کفایت کرے اور اس کے لیے جائے یہاں تک کہ وہ پوری ہو جائے تو خدا اسے نفاق اور جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ دے گا اور خدا اس کی ستر ہزار دنیاوی حاجتیں پوری کرے گا اور وہ اس وقت تک رحمت خدا میں ڈوبا رہے گا۔ جب تک پلٹ کر نہ آئے۔ نبی کریمؐ سے سوال کیا گیا کہ آسمان سے زیادہ وزنی کیا چیز ہے اور سمندر سے زیادہ بے پروا زمین سے زیادہ وسیع اور آگ سے زیادہ گرم اور زمہریر (سخت سردی) سے زیادہ سرد اور پتھر سے زیادہ سخت اور زہر سے زیادہ کڑوی کونسی چیز ہے تو آپؐ نے فرمایا کسی بری الذمہ شخص پر بہتان باندھنا آسمان سے زیادہ وزنی ہے اور حق زمین سے زیادہ وسیع ہے اور قناعت کرنے والے کا دل آسمان سے زیادہ بے پروا ہے اور ظلم و جور کرنے والا بادشاہ آگ سے زیادہ گرم

Marfat.com

ہے۔ اور کمینہ شخص کے پاس جانا بستر مرگ پر جانا زہر پینے سے زیادہ خطرناک ہے اور منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے اور شدت گرمی پر صبر کرنا زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔ فرمایا چھ چیزیں اچھی ہیں۔ لیکن وہ چھ باتیں سے سرزد ہوں تو زیادہ اچھی ہیں۔ انصاف اچھی چیز ہے اور وہ امراء سے زیادہ اچھا ہے۔ حلیم اچھی چیز ہے لیکن وہ فقراء سے صادر ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ ورع و پرہیزگاری اچھی چیز ہے اور وہ علماء سے زیادہ اچھی ہے۔ سخاوت اچھی ہے اور اغنیاء کریں تو بہت ہی اچھا ہے۔ توبہ اچھی چیز ہے اور اس کا نوجوانی سے صدور بہت اچھا ہے۔ حیا و شرم اچھی شے ہے اس کا عمدتوں سے سرزد ہونا بہت اچھا ہے۔ اور وہ امیر و حاکم جس میں عدل و انصاف نہیں مثل اس بادل کے ہے جس میں بارش نہیں۔ وہ فقیر جس میں صبر کا مادہ نہیں اس چراغ کی مانند ہے جس میں روشنی نہ ہو۔ وہ عالم جس میں ورع و پرہیزگاری نہیں اس درخت کی طرح ہے جس میں پھل نہ ہو۔ اور وہ غنی جس میں سخاوت نہیں اس جنگل کی مانند ہے جس میں انگوری نہ اگے۔ وہ نوجوان جو توبہ نہیں کرتا اس نہر کی طرح ہے جس میں پانی نہ ہو۔ اور وہ عورت جس میں شرم و حیا نہیں اس کھانے کی مانند ہے جس میں نمک نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے جو توبہ کرے اور اپنی زبان کو نہ بدلے تو اس نے توبہ نہیں کی اور جو توبہ کرے اور اپنا بستر نہ بدلے اس نے توبہ نہیں کی اور جو توبہ کرے اور اپنے اعمال و افعال کو نہ بدلے اس نے توبہ نہیں کی۔ پس جب یہ تمام چیزیں حاصل ہو جائیں تو اس وقت اس کو توبہ کرنے والا کہا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا خداوند عالم

Marfat.com

نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ خلق فرمایا ہے جو خدا کی تمام زبانوں میں جو مختلف
ہیں تسبیح کرتا ہے۔ جب شب جمعہ ہوتی ہے تو خداوند عالم اسے حکم دیتا ہے
کہ وہ آسمان سے اتر کر دنیا کی طرف چلے اور اہل زمین کو جھانکے اور کہے
کہ اے بیس سال والو تمہیں دنیا دھوکا نہ دے اور اے تیس سال والو سنو
اور یاد رکھو۔ اے چالیس سال والو جد و جہد کرو اور اے پچاس سال والو
اب تمہارے لیے کوئی عذر نہیں۔ اور اے ساٹھ سال والو تم نے اپنی دنیا
میں آخرت کے لیے کیا کچھ بھیجا ہے۔ اور اے ستر سال والو تم ایسی زراعت
ہو جس کے کاٹنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اے اسی سال والو زمین
میں رہ کر اللہ کی اطاعت کرو اور اے نوے سال والو تمہارے کوچ کا
وقت آپہنچا ہے پس زادِ راہ مہیا کرو۔ اور اے سو سال والو قیامت تمہارے
پاس آچکی اور تمہیں معلوم بھی نہیں۔ پھر وہ کہتا ہے۔ اگر رکوع کرنے والے
بڑھے۔ خشوع کرنے والے نوجوان اور دودھ پینے والے بچے نہ ہوتے
تو تم پر عذاب اُنڈیل دیا جاتا جو انڈیلنے کا حق ہے۔ فرمایا اللہ نے ایک
فرشتہ مقرر کیا ہے جو ہر دن پکارتا ہے کہ موت کے لیے بچے جن رہے ہو اور
فنا ہونے کے لیے جمع کر رہے ہو اور خراب و برباد ہونے کے لیے مکان بنا
رہے ہو۔ فرمایا جو شخص چھوٹے چھوٹے مصائب کو عظیم سمجھے خدا اسے بڑے
مصائب میں مبتلا کر دے گا۔ فرمایا کوئی دوست کسی کا دوست نہیں ہو سکتا
جب تک اپنے بھائی کی تین حالات میں نگہبانی نہ کرے۔ اس کی مصیبت
کے وقت۔ اس کی غیر حاضری میں اور اس کے مرنے کے وقت۔ فرمایا تیرے

تین دوستنا ہیں اور تین دشمن - تیرے دوست تو یہ ہیں (۱) تیرا دوست
(۲) تیرے دوست کا دوست (۳) اور تیرے دشمن کا دشمن باقی رہے
تیرے دشمن تو (۱) تیرا دشمن (۲) تیرے دوست کا دشمن اور (۳) تیرے
دشمن کا دوست - رسول اللہ سے منقول ہے کہ خداوند عالم اس امت پر
علماء اور فقراء کی وجہ سے نظر رحمت کرتا ہے - پس فرمایا ہے علماء میرے
ورثہ دار ہیں - اور فقراء میرے محبوب ہیں اور خداوند عالم نے تمام مخلوق
کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور انبیاء و فقراء کو جنت کی مٹی سے خلق
کیا ہے - پس چاہیے کہ خدا کے سوا بندوں میں زندگی بسر کرے - تو وہ فقراء
کی عزت و تکریم کرے - فرمایا دنیا و آخرت میں انبیاء کا چراغ فقراء ہیں
ہیں - اگر فقراء نہ ہوتے تو انبیاء ہلاک ہو جاتے - فقراء کی مثال انبیاء کے
ساتھ اس عصا جیسی ہے جو انبیاء کے ہاتھ میں ہے - رسول اللہ سے
مروی ہے کہ خدا کی لعنت ہے اس پر جو غنی کی اس کے غنا و تونگری کی بنا
پر عزت کرے اور خدا کی لعنت ہے اس پر جو فقیر کی اس کے فقر کی وجہ
سے توہین کرے اور ہر کام منافق ہی کرتا ہے اور جو شخص غنی کی اس کی
تونگری کی وجہ سے تعظیم کرے اور فقیر کی اس کے فقر کی وجہ سے اہانت کرے
وہ آسمانوں میں اللہ اور انبیاء کا دشمن کے نام سے پکارا جاتا ہے - نہ اس
کی کوئی دعا قبول کی جاتی ہے اور نہ کوئی حاجت اس کی پوری ہوتی ہے فرمایا
فقر نہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں فخر ہے اور غنا و تونگری دنیا میں فخر
اور آخرت میں ذلت ہے پس خوش خبری اس کے لیے ہے جس کا آخرت

Marfat.com

میں فخر ہوسے فرمایا جو شخص فقراء پر احسان جتلاتا ہے وہ دنیا و آخرت میں ملعون
ہے اور اپنے ماں باپ بھائیوں اور رشتہ داروں پر احسان جتلانے والا رحمت
الٰہی اور ملائکہ سے دور اور جہنم کی آگ کے قریب ہے۔ اس کی دعا قبول نہیں
ہوتی اور اس کی کوئی حاجت پوری نہیں کی جاتی اور خدا و ملائکہ دنیا و آخرت
میں اس پر نظر رحمت نہیں کرتا۔ فرمایا جو کسی فقیر مومن کو حق اذیت دے
تو گویا اس نے خانہ کعبہ اور بیت المعمور کو دس مرتبہ گرایا ہے اور گویا
اس نے مقربین میں سے ہزار فرشتہ کو قتل کیا ہے اور فرمایا جو فقیر کا احترام
خدا کے نزدیک ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور خشکی دریاؤں اور جو چیزیں
ان میں ہیں سب سے زیادہ عظیم ہے۔ امیر المومنین سے (۳) نے فرمایا
جو افزائی چار چیزوں میں ہیں۔ دولت کے وقت تواضع اور انکساری۔ قدرت
و طاقت کے ہوتے ہوئے معاف کر دینا۔ دشمن کے ہاتھ جو لگنے سے دست کرنا
اور احسان جتلائے بغیر بخشش کرنا۔ فرمایا زیادہ حسن سے لوگ جنت
میں داخل ہوں گے وہ اللہ کا خوف و تقویٰ اور خوش اخلاقی سے اور بہترین
چیز جو انسان کو دی گئی ہے وہ خوش خلقی ہے اور بہترین زاد راہ وہ ہے
جو تقویٰ کے ساتھ تقویٰ ہو اور بہترین قول وہ ہے جس کی تصدیق کرے
فرمایا جو شخص پانچ کام کرنے اس کے لیے پانچ چیزوں سے چھٹکارا نہیں
اور اس پانچ کام کرنے والے کے لیے جہنم کی آگ ضرور ہے۔ بھلا یہ کہ جو
شخص انگوروں کا گچھا توڑ کر نچوڑے کہ دو گھنٹے اٹھ گئے پی لے تو وہ ضرور
شراب پیئے گا اور شراب خوار ضرور جہنم میں جائے گا۔ دوسرا یہ کہ جو فاجر

لباس پہننے تو اس میں تکبر ضرور پیدا ہوتا ہے اور تکبر کرنے والا ضرور جہنم میں جائے گا۔ فیصلہ یہ کہ جو بادشاہ کے فرش پر بیٹھے وہ ضرور بادشاہ کی فرمائش کے مطابق بات کرے گا اور جو بادشاہ کی مرضی کے مطابق بات نہ کرے وہ جہنم میں ضرور جائے گا۔ چوتھا یہ کہ جو عورتوں کے پاس بیٹھے اس کے لیے زنا کرنا لازمی ہے اور زانی جہنم میں ہی جائے گا۔ پانچواں یہ کہ جو شخص مسائل فقہ کے بغیر خرید و فروخت کرے اس کے لیے سود میں مبتلا ہونا ضروری ہے اور سود کھانے والا جہنم میں ضرور جائے گا۔ فرمایا فاسق سے اجتناب دشمن سے شفقت و مہربانی۔ سفر کرنے دل کے سے نصیحت و خلوص نیت سے بیعت، مرد بد اور عورتوں سے وفا کا ہونا محال ہے۔ فرمایا جو طلب علم میں دو قدم چلے اور عالم کے پاس دو لمحے بیٹھے اور اس سے دو کلمے سنے تو خداوند عالم اس کے لیے دو جنتیں واجب فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ جو مقام پر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ اس وقت تک بندہ مومن کامل نہیں ہوتا جب تک اس میں چار چیزیں نہ ہوں اس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اس کا دل سخی ہو، وہ فضول باتوں سے رکا ہوا اور اپنا بچا ہوا مال خیرات کرتا ہو۔ حضرت صادقؑ سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا خداوند عالم حیا و تحمل کو دوست رکھتا ہے۔ اور تنگدستی اور اس کے اظہار کو ناپسند کرتا ہے اور خداوند عالم جب کسی بندے پر انعام و اکرام کرے تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا کس طرح فرمایا لباس صاف ستھرا

Marfat.com

رکھے۔ خوشبو لگائے اور اپنے گھر کی صفائی کرائے اور اپنے صحنوں میں جھاڑو
دلائے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ہر ایک فقر و فاقہ
کو دور کرتا ہے۔ اور رزق کی زیادتی کا سبب ہے۔ صدقہ سے عمر بڑھتی ہے
آپ نے فرمایا ہوا ہے اور نہ قیامت تک کوئی مرد مومن ہوگا کہ جسے کوئی
پریشانی اذیت نہ پہنچائے۔ فرمایا ایک شخص کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں
اور وہ اُن کا نافرمان ہوتا ہے۔ پھر وہ ان کے لیے ان کی وفات کے بعد دعا
مانگتا ہے تو خدا وند عالم اُسے ماں باپ سے نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ایوب کیا تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں
کہ جس سے خدا راضی ہوتا ہے۔ عرض کیا ضرور اے اللہ کے رسول (فرمایا)
لوگوں کی اصلاح کرو جب وہ خراب ہو جائیں اور ان کی آپس میں محبت پیدا
کرو۔ جب وہ ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں فرمایا الجنۃ میں ضرور میں
اس کی خبر دوں گا۔ کہ جس پر کل جہنم کی آگ حرام ہے جو ہنکا پھیکا نرم مزاج
قریب ہونے والا سہل و آسانی سے ملنے والا فرمایا تورات میں یا نجیل لیے
ہاں تفصیل تفسیر کی حرفوں میں لکھا جانا چاہیئے۔ پہلا یہ کہ جس گھر کا گھر میں رکھا
ہونا اس گھر کے تباہ ہونے کی علامت ہے اور جو علم سے خلط ملط عمل کرے وہ
مغلوب ہے اور وہ کامیاب نہیں جس پر گناہ کامیاب ہو اور کم از کم خدا کا خوف
پیش ہو۔ کہ تو اس کی نعمت کو اس کی نافرمانیوں کا معین و مددگار نہ بنا
اور تیرا چہرہ خشک پانی ہے۔ سوال کے وقت اس کے قطرات گرتے ہیں خشک
فکر کرے کہ کس کے سامنے اپنی آبرو ریزی کر رہا ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے

Marfat.com

وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین گروہ ایسے ہیں کہ جن کے لیے آسمان زمین ملائکہ زمین اور زمین والے استغفار کرتے ہیں۔ علماء۔ طالب علم اور سخی قسم کے لوگ۔ ان تین افراد کی دعا رد نہیں ہوتی۔ بیمار تو یہ کرنے والا اور سخی۔ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جنتیں آگ نہیں چھوئے گی۔ وہ عورت جو اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔ وہ بیٹا جو ماں باپ سے نیکی کرتا رہے اور وہ سخی جو خوش خلق ہو۔ تین قسم کے اشخاص شیطان اور اس کے شر سے محفوظ ہیں۔ اللہ کا ذکر کرنے والے۔ اللہ کے خوف سے گریہ کرنے والے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے۔ تین اشخاص سے خداوند عالم قیامت کے دن عذاب اٹھا لے گا۔ جو اللہ کی قضا پر راضی ہو جو مسلمانوں کا مخلص اور انھیں نصیحت کرنے والا ہو اور جو اچھی چیز کی طرف راہبری کرے۔ تین قسم کے افراد قیامت کے دن خوشبودار کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے نہ انھیں کوئی گھبراہٹ ہوگی اور نہ ان سے حساب و کتاب ہوگا۔ وہ شخص جو قرآن اللہ کی رضا و خوشی کے لیے پڑھے اور وہ شخص جو ایک گروہ کو نماز پڑھاتا ہو اور وہ اس سے خوش ہو اور وہ شخص جو مسجد کو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اذان کہے اور تین قسم کے لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ وہ شخص جو اپنی قمیض کو دھوتا ہو جبکہ اس کی جگہ دوسری قمیض اس کے پاس نہ ہو۔ وہ شخص جس کے باورچی خانہ میں دو دیگیں نہ پکتی ہوں اور وہ شخص جس کے پاس آج کے دن کا خرچ ہو اور وہ کل کے لیے فکر مند نہ ہو۔ فرمایا تین قسم کے لوگ جو جنت میں بغیر حساب و کتاب

کیے جائیں گے۔ وہ زنا کار جس کے بال کچھ سفید ہو گئے ہوں (ادھیڑ عمر کا) والد کا نافرمان اور شراب کا عادی۔ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم بصرہ میں گیا تو لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور اس سے کہنے لگے اے ابو اسحاق خدا وند عالم فرماتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں۔ لیکن ہم دعا کرتے ہیں اور ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ وہ کہنے لگا اے اہل بصرہ یہ اس لیے ہے چونکہ تمہارے دل دس چیزوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ پہلی یہ کہ تم خدا کو پہچانتے ہو باوجود اس کا حق ادا نہیں کرتے۔ دوسری یہ کہ تم قرآن کی تلاوت پڑھتے تو ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔ تیسری یہ کہ تم زبانی کہتے ہو کہ ہم رسول اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کی سنت کو ترک کیے ہوئے۔ چوتھی یہ کہ تم کہتے ہو کہ شیطان ہمارا دشمن ہے۔ پھر بھی اس کی موافقت کرتے ہو۔ پانچویں یہ کہ تم کہتے ہو کہ ہم جنت کو چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے عمل نہیں کرتے۔ چھٹی یہ کہ تم کہتے ہو موت حق ہے اور اس کے لیے تیاری نہیں کرتے۔ ساتویں یہ کہ تم عیب سے بیزار ہوتے ہو اپنے بھائیوں کی عیبتا میں مشغول ہو جاتے ہو۔ آٹھویں یہ کہ اللہ کی نعمت کھاتے ہو لیکر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ نویں یہ کہ تم کہتے ہو کہ ہم آگ سے ڈرتے ہیں اور اس سے بھاگتے نہیں ہو۔ دسویں یہ کہ تم اپنے مُردوں کو خود دفن کرتے ہو لیکن ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ کہا گیا ہے کہ امیر المومنین نے اہل قبور میں سے مومنین و مومنات کو پکارا اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم نے کسی کہنے والے کی آواز سنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین

پیغمبر آپؐ نے فرمایا ہم تمھیں اپنے حالات بیان کریں یا تم ہمیں اپنے حالات بتاتے ہو۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنینؑ آپ پہلے اپنی خبر دیں، بتائیں۔ آپؑ نے فرمایا تمھاری بیویوں نے دوسرے لوگوں سے شادیاں کر لی ہیں اور تمھارے اموال تمھارے وارثوں نے تقسیم کر لیے ہیں اور تمھاری اولاد یتیموں میں شمار ہوتی ہے اور وہ مکانات جنھیں تم نے پختہ کیا اور بنایا تھا اس میں تمھارے دشمن رہتے ہیں۔ اب بتاؤ تمھارے کیا حالات ہیں تو جواب دینے والا پکارا۔ کفن پھٹ چکے ہیں بال بکھر گئے ہیں۔ چہرے غبار آلود ہو گئے ہیں۔ آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر رخسار پر آ گئے ہیں۔ ہمارے نتھنوں اور دہن سے پیپ خون کیڑے اور خون والی پیپ نکلتی رہتی ہے اور جو کچھ ہم آگے بھیج چکے تھے وہ ہم نے پا لیا ہے اور جو کچھ ہم نے خرچ کیا تھا اس کا ہم نے نفع پایا ہے اور جو پیچھے چھوڑ آئے اس کا خسارا ہوا اور ہم اپنے اعمال و افعال کے گرو ہیں اور خدا کے کرم و احسان سے خوش کی امید رکھتے ہیں۔

تیرہواں باب

عقل کے بیان اور یہ کہ عقل کی بنا پر نجات ہے

امیر المومنینؑ سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے

Marfat.com

کہ خداوند عالم نے اپنے سابق علم میں چھپے ہوئے نور سے عقل کو پیدا کیا کہ جس پر کوئی نبی مرسل اور ملک مقرب اطلاع نہیں رکھتا تھا۔ پس علم کو اس کا نفس، فہم کو اس کی روح، زہد کو اس کا سر، حیا کو اس کی آنکھ، عظمت کو اس کی زبان، رأفت کو اس کا ارادہ اور رحمت کو اس کا دل قرار دیا پھر اس عقل کو ان چیزوں کے ساتھ پیدا کیا اور قوت بخشی یقین۔ ایمان۔ سچائی۔ سکینہ و وقار۔ نرمی۔ تقویٰ۔ خلوص۔ بخشش۔ قناعت۔ تسلیم و رضا اور شکر کے ساتھ پھر اس سے فرمایا آگے بڑھو پس وہ آگے بڑھی۔ پھر اس فرمایا پیچھے ہٹو وہ پیچھے ہٹی۔ پھر اسے فرمایا کہ کلام کرو۔ پس اس نے کلام کی اور کہا حمد ہے اس خدا کی جس کی نہ کوئی ضد ہے نہ مثل نہ شبیہ ہے نہ کفو اور نہ عدیل (برابر) وہ خدا ہے کہ جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز خاضع و ذلیل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ خوبصورت نہیں پیدا کی اور نہ تجھ سے زیادہ اپنی مطیع و فرمانبردار بنائی ہے اور نہ تجھ سے زیادہ بلند و اشرف اور اپنے ہاں زیادہ عزت والی بنائی ہے۔ تیری وجہ سے میری توحید مانی اور عبادت کی جائے گی اور تیرے ذریعہ سے مجھے پکارا جائے گا۔ اور مجھ پر امید کی جائے گی اور مجھ سے خوف کیا جائے گا اور میری طرف رغبت کی جائے گی اور تجھ سے بچا جائے گا اور تیرے سبب سے ثواب و عقاب ہوگا۔ پس اس وقت عقل سجدہ میں گر پڑی اور ہزار سال تک سجدہ میں رہی تو خداوند عالم نے فرمایا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت

Marfat.com

کہو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پس عقل نے اپنا سر اٹھایا اور کہنے لگی۔ خدایا مجھے اس کا شفیع بنانا جس میں مجھے قرار دینا تو خداوند عالم نے فرشتوں سے کہا کہ تمہیں میں گواہ کرتا ہوں کہ میں اسے شفیع قرار دوں گا اس کا جس میں اسے قرار دوں گا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مومن بے عقل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں دس چیزیں جمع نہ ہو جائیں۔ بھلائی کی اس سے اُمید کی جاتی ہے اور اس کے شر سے لوگ مامون ہوتے ہیں۔ دوسرے کی تھوڑی سی نیکی کو بہت سمجھتا ہے اور اپنی زیادہ نیکی کو کم جانتا ہے ساری عمر وہ علم حاصل کرنے سے نہیں تھکتا اور اس سے حاجات طلب کی جائیں تو وہ دل تنگ نہیں ہوتا۔ فقر اس کے نزدیک عزت سے زیادہ محبوب ہے اور فقر غنا سے زیادہ پسند ہے گمنامی سے اس کا حصہ شہرت (قدر و منزلت) سے زیادہ ہے اور دسویں چیز یہ ہے کہ جس کسی کو دیکھتا ہے کہتا ہے کہ یہ مجھ سے بہتر ہے اور زیادہ متقی ہے امیرالمومنینؑ نے فرمایا عقل بے انتہا ہے علم سیکھنے سے آتا ہے اور علماء کے پاس بیٹھنا زیادتی علم کا سبب ہے۔ روایت میں ہے کہ جبرئیل جناب آدمؑ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالبشر تجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کو تین چیزوں کے درمیان مختار قرار دوں آپؑ ان میں سے ایک کو چن لیجئے اور دو کو چھوڑ دیں۔ حضرت آدمؑ ان سے کہنے لگے وہ کیا ہیں جبرئیلؑ نے کہا عقل۔ حیا اور ایمان۔ تو آدمؑ کہنے لگے میں عقل کو اختیار کرتا ہوں۔ پس جبرئیلؑ نے حیا اور ایمان سے کہا کہ تم جاؤ وہ دونوں کہنے لگے ہمیں تو حکم ہوا ہے کہ ہم عقل سے جدا نہ ہوں

مصنف کتاب کہتا ہے کہ ہر ادیب کا ایک سرچشمہ ہوتا ہے اور عقیدت کا امیر اور ادیب کا سرچشمہ عقل ہے۔ خداوند عالم نے اسے اپنی معرفت اور دین کی اصل و بنیاد قرار دیا ہے۔ اور تمام دنیا کا آباد کار اور ہلاکتوں سے بچنے کا سالم رہنے کی پناہ گاہ یہی عقلوں پر احکام (تکلیفات) عقل کے مکمل ہونے پر واجب کہتے ہیں اور دنیا کے معاملات کی تدبیر اسی کے ذریعہ ہے۔ اخلاقیات اور اخراجات و مقاصد کے تباین کے باوجود اس کی وجہ سے اپنی مخلوق کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔ اور عقل ہی خداوند عالم کو پہچنوا دیتا ہے۔ اس کے کسی بندے کی ہلاکت سے نکال دیتا ہے اور عقل ہمیشہ سچا مشورہ دینے والی شے ہے۔ اور زیادہ مخلص دوست ہے اور بہترین ہمنشین ہے اور بہترین ذخیرہ ہے اور خدا کی بخشی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیز عقل ہے اور دانائی جہاں ہے کسی شاعر نے کہا ہے۔ جب انسان کی عقل مکمل ہو جاتی ہے تو اس کے سارے اوصاف مکمل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے احسانات اور تعریفیں عقل کو پہنچ جاتی ہے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے کہ عقل دل میں ایک نور ہے کہ جس کی وجہ سے حق و باطل میں فرق کیا جاتا ہے۔ اور خداوند عالم کے اس قول کی تفسیر میں (تاکہ ڈرائے اس کو جو زندہ ہے) فرمایا ہے یعنی جو عقل رکھتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا لوگوں میں جو زیادہ عقلمند ہے وہ اس سے افضل ہے اور جس کی اچھی صفات میں سے عقل اس پر زیادہ غالب نہیں تو اس کی موت اس کے بری صفات میں سے زیادہ غالب صفت کی وجہ سے ہوگی اور جو چیز زیادہ ہو جائے اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے سوائے عقل کے کہ وہ جتنی

Marfat.com

زیادہ ہوگی۔ اتنی قیمتی ہے اور عقل جیسی وہ ہے جس سے بہتر حاصل ہو اور
عاقل ہی عاقل سے انتشار رکھے گا۔ اور جاہل کی الفت جاہل سے ہوگی۔
اور کہتا اچھا کہا ہے کسی شاعر نے "جب انسان میں عقل نہ ہو تو اسے زینت
بخشے اور اچھی راستے اور ادب نہ رکھتا ہو تو وہ صرف جوپایہ ہے۔ اگرچہ
صاحب مال و نسب ہی کیوں نہ ہو۔ اور فرمایا جب خدا کسی بندے کو ذلیل
اور کمینہ رکھنا چاہتا ہے۔ تو اس پر علم و ادب کے دروازے بند کر دیتا ہے
اور انسان عقل و دین میں اس وقت تک صحیح و سالم رہتا ہے جب تک کوئی نئی
بات یا چیز استعمال نہ کرے اور اپنی مروت میں درست رہتا ہے۔ جب تک
بے سلیقے والے کام نہ کرے اور امانت میں محفوظ رہتا ہے۔ جب تک دغابت
قبول نہ کرے اور امانت اس کے پاس نہ رکھی جائے اور اپنے فضل و کمال
میں درست ہے۔ جب تک کسی قوم کا امام و پیشوا نہ بنے۔ پیغمبر پر شبہ
در لوگوں میں زیادہ شریف علماء ہیں اور ان کے سردار متقی ہیں اور ان کے
دشاہ پرہیزگار ہیں۔ اور کسی انسان کی کلاہم کی پستی اس کی عقل کی کمی پر دلیل
ہے۔ روایت ہے کہ امام حسنؑ بن علیؑ نے اپنے خطبہ میں فرمایا جان لو کہ عقل
رنہ ہے اور علم زینت ہے اور وفا مروت ہے اور جلد بازی بیوقوفی ہے
ر بیوقوفی کمزوری ہے۔ اور اہل دنیا کے پاس بیٹھنا معیوب ہے اور اہل
ت کے ساتھ ہم نشینی مشکوک کر دیتی ہے۔ اور بنا اپنے بھائیوں کو خفیف
جھو اس کی مروت خراب ہو جاتی ہے اور ہلاک نہیں ہوتے۔ مگر شک کرنے
لے اور ہدایت یافتہ نجات حاصل کرتے ہیں۔ جو اپنی اجل اور رزق میں خدا

Marfat.com

کو آنکھ جھپکنے کی دیر بھی متہم نہیں کرتے۔ پس ان کی مروّت کامل ہے ایمان کا دین مکمل ہے۔ وہ صبر کرتے ہیں یہاں تک کہ جزا ان کا رزق لے آتا ہے۔ وہ اپنا دین اور مروّتیں دنیا کے مقابلہ میں نہیں بیچتے اور دنیا کی کوئی چیز خدا کے گناہ کر کے طلب نہیں کرتے۔ اور انسان کی عقل اور مروّت کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی حاجات کو پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ چاہے وہ اپنی حاجات اس کے پاس نہیں لے کے جاتے اور خداوند عالم نے جو چیزیں اپنے بندے کو بخشی ہیں ان میں سے افضل عقل ہے کیونکہ اس کے ذریعہ وہ دنیا کی آفات سے نجات اور آخرت کے عذاب سے صحیح و سالم رہتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ کے سامنے لوگوں نے ایک شخص کی بہت عبادت کی تعریف کی۔ تو آپ نے فرمایا اس کی عقل کو دیکھو کیونکہ قیامت کے دن بندوں کو ان کی عقل کے برابر جزا ملے گی اور اچھا ادب دلیل ہے عقل کے صحیح ہونے کی۔

چوتھواں باب

اس حضرت رسول اللہ نے شب معراج اپنے پروردگار سے پوچھی تھیں

اور یہ خاتمہ کتاب ہے

امیر المومنین سے مروی ہے کہ نبی کریم نے اپنے پروردگار سے شب معراج سوال

Marfat.com

کرتے ہوئے عرض کیا اے مالک کونسا عمل افضل ہے تو ارشاد قدرت ہوا کوئی چیز میرے نزدیک مجھ پر بھروسہ کرنے اور میری تشبیہ پر راضی رہنے سے افضل نہیں ہے۔ اے محمدؐ میری محبت اُن کے لیے ضروری ہے جو ایک دوسرے سے میری وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ اور میری محبت واجب ہے ان کے لیے جو میرے لیے ایک دوسرے سے عطوفت و شفقت سے پیش آتے ہیں اور میری محبت لازم ہے ان کے لیے جو ایک دوسرے سے صلہ رحمی اور میل جول رکھتے ہیں اور میری محبت اُن کے لیے لازمی ہے جو مجھ پر توکل کرتے ہیں اور میری محبت کا کوئی نشان غایت اور نہایت نہیں ہے جب میں ان کا ایک حکم بند کرتا ہوں تو اُن کا دوسرا حکم پیدا کرتا ہوں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو مخلوق کو میری نظر سے دیکھتے ہیں اور وہ اپنی حاجات مخلوق کے پاس نہیں لے جاتے۔ ان کے شکم حرام کھانے سے خفیف ہیں۔ ان کی زبان دنیا میں میرا ذکر میری محبت اور میرا ان سے راضی ہونا ہے۔ اے احمدؐ اگر تو چاہتا ہے کہ تمام لوگوں سے زیادہ صاحب ورع ہو تو دنیا سے پرہیز کرو اور آخرت کی طرف رغبت کرو۔ آپؐ نے عرض کیا خدایا کس طرح دنیا سے پرہیز گار بنوں۔ فرمایا دنیا میں سے تھوڑا سا کھانا پینا اور لباس لے لو اور کل کے لیے ذخیرہ نہ بناؤ۔ مجھے ہمیشہ یاد رکھو۔ عرض کیا یاد رکھنے والے کس طرح تجھے ہمیشہ یاد رکھوں۔ فرمایا لوگوں سے خلوت کر لو کھٹی میٹھی چیزوں سے بچتے رہو۔ اور اپنے شکم اور گھر کو دنیا سے خالی رکھو۔ اے احمدؐ اس سے کچھ کم بیش کی طرح ہو جاؤ۔ جیسا وہ سیتر اور زرد قسم کی چیزیں دیکھے اور نہ چکھے یا کھٹی یا کھٹی چیز

اُسے دی جائے تو وہ اس کے دھوکے میں آجائے۔ آپؐ نے عرض کیا پروردگار مجھے کوئی ایسا عمل بتا کہ جس سے میں تیرا قرب حاصل کرلوں۔ فرمایا اپنی رات کو دن اور دن کو رات بنالے۔ عرض کیا پالنے والے یہ کیسے ہو۔ فرمایا اپنی نیند کی جگہ نماز کو اور کھانے کی جگہ بھوک کو دے دو۔ اے احمدؐ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے جو بندہ میرے لیے چار چیزوں کی ضمانت دے دے تو میں اُسے جنت میں داخل کردوں گا۔ اپنی زبان کو لغویات سے اور سوائے مقصد کے اُسے نہ کھولے اور اپنے دل کو وسواس سے محفوظ رکھے اور میرے جاننے اور اس پر نظر رکھنے کو یاد رکھے اور اسی کے آنکھوں کی ٹھنڈک بھوک ہو اے احمدؐ کاش تم بھوک، خاموشی اور علیحدہ رہنے اور اس کے جو چیز ان صفات والوں کو میرا شیدا بنا دیتی ہے اس کی لذت کو پہچانتے۔ عرض کیا اے پالنے والے بھوک کی میرا شد کیا ہے۔ ارشاد ہوا حکمت دل کی حفاظت اور میرا تقرب اور ہمیشہ کا حزن و ملال اور لوگوں میں کم خرچ ہونا اور حق بات کہنا اور یہ پروا نہ کرنا کہ آسانی سے گزر ہو رہا ہے یا تنگی سے اے احمدؐ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندہ کس وقت میرے قریب ہوتا ہے۔ آپؐ نے عرض کیا نہیں میرے مالک ارشاد ہوا جب بھوکا ہو یا سجدہ میں ہو۔ اے احمدؐ مجھے تین قسم کے بندوں سے تعجب ہے وہ بندہ جو نماز شروع کرے اور اُسے پتہ ہو کہ وہ کس کے سامنے ہاتھ اُٹھا رہا ہے اور وہ کس کے سامنے کھڑا ہے۔ باوجود اس کے وہ اونگھ رہا ہو اور تعجب ہے اُس بندہ سے کہ جس کے پاس زمین سے اُگے ہوئے گھاس

وغیرہ سے ایک دن کی روزی ہو اور وہ کل کے لیے اہتمام کرے اور مجھ غیب
ہے اس بندے سے کہ جسے یہ معلوم نہیں کہ میں اس پر راضی ہوں کہ ناراض
اور وہ خفا ہو۔ اے احمد جنت میں ایک محل ہے جس کے موتی کے اوپر
موتی اور در کے اوپر در ہے۔ نہ اس میں کوئی رخنہ ہے اور نہ جوڑ اس میں
خاص لوگ رہتے ہیں۔ میں پانچوں وقت ان پر نظر رحمت کرتا ہوں پس میں ان
سے کلام کرتا ہوں اور ان کے ملک میں ستر گنا اضافہ کرتا ہوں۔ جب
جنت والے کھانے پینے سے لذت حاصل کرتے ہیں تو وہ میرے ذکر
کلام اور گفتگو سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے عرض کیا خداوندا ان
کی علامت کیا ہے۔ فرمایا وہ تہجد کی نماز میں اخلاص سے اپنی زبان کو فضول
باتیں کرنے سے اور اپنے شکم کو ناجائز کھانے سے نیچا کر رکھتے ہیں۔ اے
احمد اللہ کی محبت یہ ہے کہ فقراء سے محبت کی جائے اور ان کا قرب حاصل
کیا جائے۔ آپ نے عرض کیا فقراء کون ہیں۔ فرمایا جو تھوڑے رزق پر راضی
رہتے ہیں۔ جو دکھ پر صبر کرتے ہیں اور اپنی تنگی کی خدا کے پاس شکایت
اپنی بھوک اور پیاس کی شکایت نہیں کرتے اور زبان سے جھوٹ نہیں
بولتے۔ وہ اپنے پروردگار پر شکایت کرنے والے نہیں ہوتے اور جو چیز ان کے ہاتھ
سے نکل جائے اس پر غم نہیں کرتے اور جو انہیں مل جائے اس پر خوش نہیں
ہوتے۔ اے احمد میری محبت فقراء کی محبت ہے۔ پس فقراء سے قریب
رہو۔ اور ان کی مجلس اپنے قریب رکھو۔ میں تمہارے قریب ہو جاؤں گا
اور اغنیاء کو چھوڑ کر اور ان کی مجلس اپنے سے دور کرو۔ کیونکہ فقراء میرے

محبوب ہیں۔ اے احمدؐ لباس پہننے، اچھا کھانا کھانے اور نرم بستر پر سونے سے اپنے آپ کو مزین نہ کرو۔ کیونکہ نفس ہر برائی کی پناہ گاہ ہے۔ اور یہ ہر برائی کا ساتھی ہے۔ تو اسے اللہ کی اطاعت کی طرف کھینچے تو وہ تجھے اس کی نافرمانی کی طرف کھینچے گا۔ اللہ کی اطاعت میں وہ تیری مخالفت کرے گا۔ اللہ جسے تو ناپسند کرے۔ اس میں وہ تیری اطاعت کرے گا۔ جب نفس سیر ہو تو وہ طغیان و سرکشی کرتا ہے اور جب بھوکا ہو تو شکایت کرتا ہے جب فقیر و محتاج ہو تو غضبناک ہوتا ہے۔ اور جب غنی و تونگر ہو جائے تو تکبر کرتا ہے۔ جب بڑا ہو جائے تو بھول جاتا ہے اور جب ماموں ہو تو غافل ہو جاتا ہے۔ وہ شیطان کا قرین و ساتھی ہے اور نفس کی مثال شتر مرغ جیسی ہے۔ زیادہ کھاتا ہے اور جب اس پر بوجھ رکھا جائے تو پرواز نہیں کرتا اور مثل کنیر (ایک کیڑا ہوتا ہے) کے ہے رنگ اس کا اچھا ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اے احمدؐ دنیا اور اہل دنیا سے بغض رکھ۔ آخرت اور اہل آخرت سے محبت کر۔ عرض کیا خدایا اہل دنیا کون ہیں اور اہل آخرت کون ہیں۔ فرمایا اہل دنیا وہ ہے جس کا کھانا ہنسنا سونا اور غصہ زیادہ ہو۔ کم راضی ہوتا ہو۔ جس سے برائی کرے اس سے معذرت نہ چاہے اور جو اس کے سامنے عذر پیش کرے اس کا عذر قبول نہ کرے۔ اطاعت کے وقت سست ہو۔ گناہ کے وقت شجاع اور بہادر ہو اس کی امید طویل ہو اور موت قریب ہو۔ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرتا ہو۔ کم فائدہ ہو۔ زیادہ باتیں کرتا ہو۔ نڈر ہو۔ کہا کیے وقت زیادہ خوش ہوتا ہو اور اہل دنیا فراخی کے وقت شکر نہیں کرتے

مصیبت کے وقت صبر نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک لوگوں کی کثرت قلت
ہے۔ ایسے کاموں پر اپنی تعریف کرتے ہیں جو انھوں نے نہیں کیے اور ایسی
چیز کا دعویٰ کرتے ہیں جو ان میں نہیں ہے اور جن چیزوں کی آرزو رکھتے ہیں
ان میں گفتگو کرتے ہیں اور لوگوں کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ اے احمد! دنیا
میں جہالت اور حماقت زیادہ ہوتی ہے جن سے علم حاصل کرتے ہیں۔ ان کے
سامنے تواضع نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں۔ حالانکہ صاحبان
معرفت کے نزدیک وہ احمق ہیں۔ اے احمد! بے شک اہل خیر اور اہل آخرت
کے چہرے کمزور ہوتے ہیں۔ ان میں حیا و شرم زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں حماقت
کم ہوتی ہے۔ ان کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔ وہ مکر و فریب کم کرتے ہیں۔
لوگ ان سے آرام و راحت میں ہیں اور ان کے نفس ان سے سختی و تنگی میں
ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو مناسب ہوتی ہے وہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہیں
انھیں تھکائے رکھتے ہیں۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتے
ان کی آنکھیں گریہ کناں اور دل فکر کرنے والے ہیں۔ جب لوگ غافلین
میں لکھے جاتے ہیں۔ تو ان کا نام ذکر کرنے والوں کی فہرست میں لکھا جاتا
ہے۔ وہ نعمت کی ابتدا میں حمد الٰہی بجا لاتے ہیں اور آخر میں شکر کرتے
ہیں۔ ان کی دعا بارگاہ الٰہی میں جاتی ہے۔ ان کی بات سنی جاتی ہے۔ ہے ان
سے بڑا کر خوش ہوتے ہیں۔ ان کی دعا حجاب کے پیچھے ہوتی ہے پروردگار
ان کی کلام سننا پسند کرتا ہے۔ جس طرح بال بچے سے محبت کرتی ہے وہ
خدا سے پاک چیز کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ وہ زیادہ کھانا زیادہ باتیں

Marfat.com

کرنا اور زیادہ لباس نہیں چاہتے۔ لوگ ان کے نزدیک مُردہ ہیں اور خدا
اُن کے نزدیک حی (زندہ) و کریم ہے کشتہ پھیرنے والوں کو اپنے کرم
کی وجہ سے بُلا لیتے ہیں اور آگے بڑھنے والوں کے لیے لطف و مہربانی زیادہ
کرتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا و آخرت ایک ہستی ہے۔ اے احمد صلعم
معلوم ہے کہ میرے پاس زہد و تقویٰ رکھنے والوں کے لیے کیا کچھ ہے۔ غرض
کیا نہیں سارے پالینے والے (فرمایا) لوگ مبعوث ہوں گے اور ان کے
حساب و کتاب کی جانچ پڑتال ہو رہی ہوگی اور زاہد اس سے بامون
ہوں گے اور کم از کم جو کچھ میں زہد اختیار کرنے والوں کو آخرت میں ملے گا
وہ یہ ہے کہ میں انھیں سب جنتوں کی چابیاں دے دوں گا تاکہ وہ جس
دروازہ چاہیں کھول لیں اور میں اپنی ذات سے انھیں محجوب نہیں قرار دوں گا
اور انھیں اپنی گفتگو میں سے تبسم تبسم کی لذت انعام دوں گا اور انھیں جنت کی
محفل میں بٹھاؤں گا اور انھیں یاد دلاؤں گا کہ انھوں نے کیا کچھ کیا اور
کس طرح دنیا میں مشقت کے ساتھ رہے اور میں ان کے لیے جنت کے
کھول دوں گا۔ ایک دروازے سے صبح شام میری طرف سے ان کے پاس
ہدیے لائیں گے۔ اور ایک دروازے سے وہ میری (رحمت) کی طرف جس
طرح چاہیں دیکھیں گے بغیر کسی تکلیف کے اور ایک دروازے سے وہ جہنم
کی طرف جھانکیں گے۔ پس وہ ظالموں کو دیکھیں گے کہ وہ کس طرح عذاب
میں رہے ہوں گے۔ اور ایک دروازے سے ان کے پاس کھانے اور
اور حور العین آئیں گی۔ آپ نے عرض کیا اے پروردگار یہ زاہد و پرہیزگار کو

Marfat.com

لوگ ہیں کہ جن کی اوصاف تو نے بیان کی ہیں۔ فرمایا زاہد وہ ہے جس کا
کوئی گھر نہ ہو کہ جس کے خراب ہونے پر وہ مغموم ہو اور نہ اس کی کوئی اولاد
ہو کہ جس کے مرنے پر وہ محزون ہو اور نہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جو اس
سے چلی جائے تو اس کے جانے کا اسے دکھ ہو۔ کوئی انسان اسے نہ
پہچانتا ہو تاکہ وہ اسے پہچاننے کی مقدار اللہ کے ذکر سے مشغول رکھے۔
نہ اس کے پاس بچا ہوا کھانا ہو کہ جس کا اس سے سوال کیا جائے اور
نہ ہی اس کے پاس فربہ لباس ہو۔ اے احمد زاہدوں کے چہرے زرد ہوتے
ہیں رات کی تھکان اور دن کے روزے کی وجہ سے اور ان کی زبانیں ذکر
خدا کر کر کے تھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے دل اپنے سینوں میں زیادہ
خاموشی کی وجہ سے گنگ دیئے گئے ہوں گے۔ انھیں خوف خدا کی کشش
کرنا عطا کیا گیا ہے نہ جہنم کے خوف سے اور نہ جنت کے شوق میں بلکہ
وہ نگرستہ آسمان و زمین کو دیکھتے ہیں۔ لہٰذا انھیں علم و یقین ہے کہ
خداوند عالم ہی عبادت کے لائق ہے۔ پس اے احمد! اپنے اور تیری اور
دوسروں کی امت کے صدیقوں اور شہداء کے لیے کیا کرنے کا حکم ہے
عرض کیا اے پالنے والے کون سے زاہد زیادہ ہیں میری امت کے یا بنی
اسرائیل کے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے زاہد تیری امت کے زاہدوں میں اس طرح
ہیں جیسے سیاہ بال سفید کپڑے میں ہوتا ہے۔ آپ نے عرض کیا اے پالنے
والے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ بنی اسرائیل کی تعداد تو زیادہ ہے۔ اور شاید
یہ اس لیے ہے کہ انھوں نے یقین کے بعد شک کیا اور اللہ کے بعد انکار

کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں پس میں نے اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کیا اور اپنی امت کے لیے حفظ و ایمان ورحمت اور باقی بھلائیوں کی دعا کی۔ اے احمد تجھ پر ورع (محرمات سے بچنا) لازم ہے۔ کیونکہ ورع دین کا سر، دین کا وسط اور دین کا آخر ہے۔ اور ورع ہی کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اے احمد ورع مومن کی زینت اور دین کا ستون ہے اور ورع کی مثال کشتی جیسی ہے جس طرح سمندر سے کوئی نجات نہیں حاصل کر سکتا جب تک کشتی میں نہ ہو۔ اسی طرح پرہیزگار اور زاہد ورع کے بغیر نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ اے احمد جو بندہ مجھے پہچانے اور میرے سامنے خشوع و خضوع کرے تو ہر چیز اس کے سامنے جھکتی ہے۔ اے احمد ورع بندے پر عبادت کے دروازے کھول دیتی ہے۔ پس اس کی وجہ سے بندہ مخلوق کی نگاہ میں مکرم ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ کے گھر پہنچتا ہے۔ اے احمد خاموشی اختیار کر۔ کیونکہ زیادہ آباد محفل صحرا اور خاموش لوگوں کے دل ہیں اور خراب ترین مجلس ان لوگوں کے دل ہیں جو فضول باتیں کرتے ہیں۔ اے احمد عبادت کے دس جز ہیں ان میں سے نو حصہ حلال روزی کے حصول میں ہیں۔ کیونکہ اگر تیرا کھانا پینا پاک ہوا تو تو میری حفظ و امان میں رہے گا۔ عرض کیا اے پالنے والے تجھ تک عبادت کو نصیبی ہے۔ ارشاد ہوا خاموشی اور روزہ۔ عرض کیا اے پالنے والے روزے کی جزا مجھے کیا ملے گی۔ فرمایا روزے کی میراث حکمت۔ حکمت کی میراث معرفت اور معرفت کی میراث یقین ہے۔ پس جب بندہ یقین حاصل کر لیتا ہے تو پھر

Marfat.com

پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس حالت میں ہے۔ تنگی میں یا فراخی میں اور جب بندہ
محبت کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے سر پر کچھ ملائکہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔
ہر فرشتہ کے ہاتھ میں کوثر کے پانی اور جنت کے شراب کا ایک ایک پیالہ
ہوتا ہے وہ اس کی روح کو یہ دونوں پلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا تشنہ
اور کڑواہٹ دور ہو جاتی ہے۔ اور اسے بہت بڑی بشارت کی خوشخبری
دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو پاک ہوا اور تیرے رہنے کی جگہ پاک ہے
تو عزیز کریم حبیب اور قریب کی بارگاہ میں جا رہا ہے۔ پس اس کی روح
ملائکہ کے ہاتھ سے اڑتی ہے۔ وہ نور کی بارگاہ میں پلک جھپکنے کی مقدار
میں پہنچ جاتی ہے اور اس روح اور خدا کے درمیان کوئی پردہ اور حجاب
باقی نہیں رہتا اور خدا اس کا مشتاق ہوتا ہے اور وہ جا کر عرش کے پاس
ایک چشمہ کے قریب بیٹھ جاتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے دنیا
کو کس حالت میں چھوڑا ہے تو وہ کہتی ہے خدایا تیری عزت و جلال کی قسم
مجھے دنیا کی کوئی خبر نہیں۔ مجھے تو نے جب سے پیدا کیا ہے میں تو تجھ سے
لو لگی رہی ہوں۔ خدا وند عالم فرمائے گا اے میرے غلام تو نے سچ کہا ہے
تو دنیا میں اپنے جسم کو دور رکھ جو چیز میرے سامنے تجھ کو اور تیری خلوت و جلوت
میری نگاہ میں تھی تو سوال کر میں تجھے عطا کروں گا تو مجھ سے کوئی خواہش کر میں
تیری مرضت افزائی کروں گا میں یہ میرا جنت تیرے لیے مباح و حلال ہے تو
اس کو مبارک قرار دے اور اس کے وسط میں اور اس میرا گھر ہے۔ اس
میں سکونت اختیار کر لے پھر دوڑ کے گی خدایا چونکہ تو نے مجھے اپنی ذات

Marfat.com

کی معرفت دی ہے لہٰذا میں اس کی وجہ سے تیری تمام مخلوق سے بے نیاز
ہو گئی ہوں۔ تیری عزت و جلال کی قسم اگر تیری خوشنودی اسی میں ہو کہ میں ٹکڑے
ٹکڑے کر دی جاؤں اور مجھے سخت ترین طریقہ پر بتدریج قتل کیا جائے تو
تیرا رضا و خوشی مجھے پسند ہو گی۔ خدایا میں کس طرح اپنے اوپر اتراؤں۔
حالانکہ میں ذلیل ہوں۔ اگر تو میری عزت و تکریم نہ کرے اور میں مغلوب ہوں
اگر تو میری مدد نہ کرے اور میں کمزور ہوں اگر تو مجھے قوت نہ بخشے اور میں
مُردہ ہوں۔ اگر تو اپنی یاد سے مجھے توفیق نہ رکھے اور اگر تیری پردہ پوشی
نہ ہوتی تو میں رسوا ہو جاتی۔ جبکہ میں نے پہلی مرتبہ تیری نافرمانی کی تھی۔
خدایا میں تیری رضا و خوشی کو کیسے نہ چاہوں۔ حالانکہ تو نے میری عقل کو
کامل کیا۔ یہاں تک کہ میں نے تجھے اور حق کو باطل سے اور امر کو شی سے
اور علم کو جہالت سے اور تجھ کو ظلمت سے پہچانا۔ پس ارشادِ قدرت ہوتا
ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تیرے اور اپنے درمیان کسی
وقت حجاب نہیں حائل رہنے دوں گا اور میں اپنے دوستوں سے ایسا ہی کرتا
ہوں۔ اے استاد کیا تجھے معلوم ہے کہ کونسی زندگی زیادہ خوشگوار اور
کونسی حیات زیادہ باقی رہنے والی ہے۔ آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ
نہیں۔ ارشاد ہوا کہ خوشگوار زندگی وہ ہے جو اپنے ساتھی کو میرے ذکر سے
سرشار نہ بناتے اور وہ میری نعمت کو نہ بھولے اور میرے حق سے
جاہل نہ ہو۔ لیکن خدایا میری رضا و خوشی کا طالب ہو اور باقی رہنے
والی حیات تو وہ ایسی زندگی ہے کہ انسان اپنے نفس کے لیے عمل کرے۔

Marfat.com

یہاں تک کہ دنیا اس کے سامنے ذلیل ہو جائے اور اس کی آنکھوں میں
حقیر معلوم ہو اور آخرت اس کے نزدیک ذی عظمت ہو اور وہ میری خواہش
کو اپنی خواہش پر ترجیح دے اور میری رضا کو چاہے اور میری عظمت
کے حق کو بزرگ سمجھے اور یہ یاد رکھے کہ مجھے اس کا علم ہے اور ہر اچانک
نگاہ کے وقت دن رات مجھ پر اسکی نگاہ رہے اور اپنے دل کو ہر اس
چیز سے دور رکھے کہ جسے میں ناپسند کرتا ہوں شیطان اور اس کے
وسوسوں کو مشغول رکھے اور اپنے دل پر شیطان کا تسلط اور اسے راستہ
نہ دے۔ جب وہ ایسا کرے تو اس کے دل میں محبت قرار دوں گا۔
یہاں تک کہ میں اس کے دل کو اپنے لیے مخصوص کر لوں گا اور اس کی فراغت
اس کا شغل اس کا ہم و غم اور گفتگو اس عصمت کے متعلق ہو گی جس سے میں نے
اپنی مخلوق میں سے اپنی ذات بابرکات سے محبت کرنے والوں کی عطا
کی ہے اور اس کے دل کی آنکھ اور کان کھول دوں گا۔ یہاں تک کہ وہ
دل سے سنے گا اور میرے جلال و عظمت کو دل سے دیکھے گا۔ اور دنیا
اس کے لیے تنگ ہو جائے گی اور میں اس کے نزدیک ہر شخص قرار دوں گا۔
دنیا کی لذات کو اور اسے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے ڈرانے والا
جس طرح نگہبان اپنی بھیڑوں پر ہلاکت کی جگہ سے ڈراتا ہے جب وہ
ایسا ہو جاتا ہے تو وہ لوگوں سے بہت بھاگتا ہے اور خانہ کعبہ کے نگہبان
بنانے کے گھر کی ظلمت اور شیطان کے گھر کا رخ کرنے کے گھر کی طرف منتقل کرتا ہے
اسے آنکھیں اسے ہیبت اور عظمت سے مزین کرتا ہوں تو یہ بے شک اور

Marfat.com

زندگی اور باقی رہنے والی حیات اور راضی رہنے والوں کا مقام۔ پس جو شخص میری مرضی کے مطابق عمل کرے میں اس کے لیے تین چیزیں لازم قرار دیتا ہوں۔ اسے ایسے شکر کی پہچان کراتا ہوں کہ جس میں جہالت کی ملاوٹ نہیں ہوتی اور ایسا ذکر جس میں نسیان نہیں۔ اور ایسی محبت کہ وہ میری محبت پر مخلوق کی محبت کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس جب وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اپنے جلال کی طرف اس کے دل کی آنکھ کو کھول دیتا ہوں اور اس سے اپنی مخصوص مخلوق کو مخفی نہیں رکھتا۔ اور میں اس سے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں مناجات کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ مخلوق سے اس کی بات چیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس سے اس کا اٹھنا بیٹھنا منقطع ہو جاتا ہے اور میں اسے اپنی اور اپنے ملائکہ کی گفتگو سناتا ہوں اور میں اسے اس راز سے آگاہ کرتا ہوں۔ جسے کو میں نے اپنی مخلوق سے چھپا رکھا ہے اور میں اسے شرم و حیا کا لباس پہناتا ہوں۔ یہاں تک کہ تمام مخلوق اس سے شرم کھاتی ہے اور زمین پر خشا ہوا ہو کر چلتا پھرتا ہے اور اس کے دل کو یاد نہ رکھنے والا اور نہ دیکھنے والا قرار دیتا ہوں۔ اور جنت و جہنم کی کوئی چیز میں اس سے چھپا نہیں رکھتا اور جو شدت ہولناکی قیامت میں لوگوں پر گزرے گی اور جو اغنیاء فقراء رجال اور علماء سے حساب لوں گا۔ اس سے اسے آگاہ کرتا ہوں اور اس کو اس کی قبر میں خبر سنا دیتا ہوں اور اس پر منکر نکیر کو نازل کرتا ہوں تاکہ وہ اس

Marfat.com

قبر اور لحد کی تاریکی صبح قیامت کے طلوع ہونے کا ہولناک منظر اسے دکھاتا ہوں۔ پھر میں اس کے لیے اس کا میزان عمل نصب کروں گا اور اس کے اعمال کا دفتر پھیلا دوں گا۔ پھر اس کی کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں تھما دوں گا۔ پس وہ اس کو کھلا ہوا پڑھے گا۔ اس کے بعد میں اس کے اور اپنے درمیان کوئی ترجمان نہیں قرار دوں گا۔ تو یہ ہیں محبت کرنے والوں کے صفات۔ اے احمدؐ اپنا تم و غم ایک اور اپنی ایک ہی زبان قرار دے اپنے بدن کو زندہ بنا۔ وہ کبھی بھی غافل نہ رہے اور جو تجھ سے غافل رہے تو تجھے کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کونسی وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔ اے احمدؐ زائل ہونے سے پہلے اپنی عقل کا استعمال کر لے۔ کیونکہ جو اپنی عقل کو عمل میں لائے نہ وہ خطا کرتا ہے اور نہ طغیانی و سرکشی۔ اے احمدؐ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں نے تجھے تمام انبیاء پر کیوں فضیلت دی ہے۔ حضورؐ نے عرض کیا خدایا نہیں۔ ارشاد ہوا تیرے خوش خلقی سخاوت نفس اور لوگوں پر رحم کھانے کی وجہ سے اسی طرح زمین میں اوتاد (نیک لوگ جو کہ تعداد میں چالیس ہیں) اوتاد نو میں تھے مگر انھیں چیزوں کی بنا پر اے احمدؐ جب بندہ کا شکم تجھ کا ہو اور وہ اپنی زبان کو روکے رکھے تو میں اسے حکمت کی تعلیم دیتا ہوں۔ اب اگر وہ کافر ہے تو وہ حکمت اس کے خاوند جنت، دلیل اور دبال جان ہو جائے گی اور اگر وہ مومن ہے تو حکمت اس کے لیے نور ایمان شفا اور رحمت بننے کی بجائے وہ ان چیزوں کو جانے لگے جانا چاہیے جنھیں نہیں جانتا ہونا اور وہ کچھ دیکھتا ہے جسے وہ پہلے

نہیں دیکھتا تھا۔ سب سے پہلے جس چیز کو دیکھتا ہے وہ اُس کے اپنے
عیوب ہیں۔ یہاں تک کہ یہ چیز اسے اپنے غیر کے عیوب سے مشغول رکھتی
ہے اور میں اُسے علم کے وہ نتائج دکھاتا ہوں جہاں تک کہ شیطان اُس
کے ہاں نہیں آسکتا۔ اے احمدؐ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب
عبادت خاموشی اور روزہ ہے۔ تو جو شخص روزہ رکھے، لیکن اپنی
زبان کو نہ روکے وہ اس کی مانند ہے جو نماز کے لیے کھڑا ہو اور نماز
میں شرارت نہ کرے تو میں اس کو قیام کا اجر تو دوں گا لیکن عبادت کرنے
والا اجر نہیں دوں گا۔ اے احمدؐ کیا تجھے معلوم ہے کہ بندہ عبادت گزار
کب ہوتا ہے۔ عرض کیا نہیں اے مالک۔ ارشاد ہوا جب اس میں
سات چیزیں جمع ہو جائیں۔

۱۔ ورع و پرہیزگاری جو اسے حرام چیزوں سے روک دے۔
۲۔ خاموشی جو لایعنی باتوں سے منع کرے۔
۳۔ خوف کہ جس سے اس کا گریہ ہر دن زیادہ ہو۔
۴۔ اور شرم و حیا کہ جس کی وجہ سے وہ خلوت میں شرمائے۔
۵۔ اتنا کھانا کہ جو ضرورت کی حد ہے۔
۶۔ اور دنیا سے قناعت رکھے، چونکہ میں اس سے قناعت رکھتا ہوں۔
۷۔ اور اچھے لوگوں سے محبت رکھے چونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

اے احمدؐ ہر وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ میرا
محب نہیں جب تک کہ قدر ضرورت روزی نہ کھائے پست لباس نہ پہنے

سجدہ میں گر نہ جائے۔ طویل قیام نہ کرے۔ خاموشی اختیار نہ کرے۔ مجھ پر توکل نہ کرے۔ زیادہ گریہ نہ کرے۔ کم نہ ہنسے۔ اپنی خواہش کی مخالفت نہ کرے اور مسجد کو اپنا گھر نہ بنائے علم کو اپنا ساتھی اور زہد کو اپنا ہمنشین علماء کو اپنا محبوب اور فقراء کو اپنا ساتھی نہ بنائے اور میری رضا کو طلب کرے اور نافرمان لوگوں سے بھاگ جائے اور میرے ذکر میں مشغول رہے اور ہمیشہ زیادہ تسبیح کرے اور وعدہ کا سچا ہو اور معاہدہ کو پورا کرے اس کا دل پاک ہو اور نماز میں زکوٰۃ دے اور فرائض میں کوشش کرے اور میرے پاس جو ثواب ہے اس میں رغبت کرے اور میرے عذاب سے ڈرے اور میرے دوستوں کا نشین و ہمنشین بنے۔

اے احمدؐ اگر کوئی بندہ اہل آسمان و زمین جیسی عبادت کرے اور اہل آسمان و زمین جیسے روزے رکھے اور ملائکہ کی طرح کھانا نہ کھائے اور ننگے شخص جیسا لباس پہنے باوجود اس کے میں اس کے دل میں دنیا اس کی دولت اس کی ریاست اور اس کی زینت کی محبت ذرہ برابر دیکھوں تو وہ میرے گھر میں میرے جوار میں نہیں رہ سکتا اور میں اس کے دل سے اپنی محبت کو نکال دونگا اور تجھ پر میرا سلام اور میری رحمت ہو۔ اور حمد ہے اللہ کے لیے جو رب العالمین کا پالنے والا ہے۔ ختم شد ترجمہ کتاب ارشاد القلوب و ہمیں جلد اول از قلم حقیر پر تقصیر سید صغدر حسین نجفی بن سید غلام سرور نقوی خدا دونوں کے گناہ معاف فرمائے۔ یہ مکان حقیر واقع مسلم کالونی سمن آباد لاہور۔ بوقت دس بج کر پچیس منٹ شب بتاریخ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء۔

Marfat.com

سیرت امیر المومنینؑ (جلد اول)

حجۃ الاسلام علامہ مفتی سید حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی کی معرکۃ الآراء تصنیف چھپ چکی ہے جس کا مومنین کو عرصہ سے انتظار تھا۔ اہل علم اور سیرت امیر المومنینؑ سے ذوق و شوق رکھنے والے آج ہی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ سائز ۱۰ × ۷½ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ آفسٹ طباعت ہدیہ قسم اوّل سفید کاغذ عمدہ مجلد و لایتی ڈائیدار ۳۶/- روپے قیمتی خاص مجلد ۴۵/-

---

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے پاکیزہ حالات زندگی سے متعلق شہرہ آفاق

کتاب چودہ ستارے ۱۴ معہ اضافہ

مؤلفہ: مورخ یگانہ فخر العلماء حضرت الحاج مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی (پشاور)

ہم نے کتاب چودہ ستارے معہ اضافہ باتصویر آفسٹ پر طبع کرائی ہے۔ اس میں (۱۱۲) صفحات کا اضافہ ہے۔ فہرست مضامین اور فہرست مآخذ بھی مندرج ہے۔ ایران اور پاکستان کے چھ علماء کی تقاریظ سے مزین ہے۔ ٹائیٹل پیج پانچ رنگ کے گرد پوش سے آراستہ ہے۔ "کتاب چودہ ستارے" خریدتے وقت۔ امامیہ کتب خانہ لاہور کی مطبوعہ خریدیں کیونکہ یہ ایڈیشن بالکل صحیح ہے لکھائی چھپائی بہترین حجم ۴۰۸ صفحات سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ ہدیہ قسم اوّل سفید کاغذ مجلد ۱۴ روپے۔ قسم دوم اخباری کاغذ مجلد بارہ روپے ۱۲/-

ملنے کا پتہ

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ لاہور ۸

Marfat.com